بلیک ہول

خاص نمبر

A contact loved ones.
ایک رابطہ اپنوں سے
Aik Rabta Apno Se.
پاکستانی پوائنٹ
www.PakistaniPoint.Com

اشتیاق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمود، فاروق، فرزانہ، انسپکٹر جمشید
آفتاب، آصف، فرحت، انسپکٹر کامران مرزا
اور شوکی برادرز کی مشترکہ مہم

623 واں خاص نمبر

623

ایک تہلکہ خیز خاص نمبر

بلیک ہول

اشتیاق احمد

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھدی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبین ہوں، یعنی مجھ پر تمام رُسل ختم کر دیئے گئے۔"

(صحیح بخاری و مسلم)

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ترجمہ "حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہونگے اور بہت ہوں گے (یہ سن کر) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان خلفاء کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان سے سوال کریگا (روایت کیا اس کو بخاریؒ نے صفحہ ۴۹۱ جلد اول میں، اور مسلمؒ نے کتاب الامارت میں اور امام احمدؒ نے اپنے مسند صفحہ ۲۹۷ جلد ۲ میں اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے)"

(صحیح و مسلم)

ترجمہ "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور

عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو (روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے' پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے' اور اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ مکلم ہوا کرتے تھے بغیر اس بات کے کہ وہ نبی ہوں' پس اگر ان میں سے کوئی میری امت میں بھی ہو سکتا ہے تو وہ عمرؓ ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے اپنی صحیح صفحہ ۵۲۱ جلد اول میں اور روایت کیا اس کو مسلم نے)

ترجمہ "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے' مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (اس لئے کہ تم ہارونؑ کی طرح نبی نہیں) (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے غزوہ تبک کے باب میں)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سے پہلے یہ علامات ظاہر نہ ہو چکیں کہ دونوں جماعتوں میں جنگ عظیم رونما ہو۔ حالانکہ دونوں کا دعوئ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ قریباً ۳۰ دجال کاذب دنیا میں نہ آچکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں (روایت کیا اس کو امام بخاریؒ اور مسلمؒ اور امام احمدؒ نے)۔"

ترجمہ۔ "حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (روایت کیا اس کو مسلمؒ نے)۔"

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمام جماعتوں پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی، (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑا کہ ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیاء سابقین کے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال غنیمت ان کے لئے جلا کر خاک سیاہ کر دیتی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھی اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی)، اور چوتھے میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (برخلاف امم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہو سکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی بوقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لئے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف انبیاء سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لئے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیئے گئے (روایت کیا اس کو مسلمؒ نے فضائل میں)۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

دو باتیں

السلام علیکم!

روایت قائم کرنا اس ادارے کی کچھ روایت سی بن گئی ہے' لہٰذا اس روایت کو بیان کرنا مجھے کچھ روایتی سا لگتا ہے.... چنانچہ میں اس ذکر کو چھوڑ رہا ہوں کہ یہ خاص نمبر کتنے دنوں یا کتنے گھنٹوں میں لکھا گیا اور یہ کہ یہ ایک ریکارڈ توڑ بات ہے.... وغیرہ وغیرہ۔

نہ یہ ذکر کرنا اچھا لگتا ہے کہ ناول کیسا ہے' کس پائے کا ہے.... اور میں نے اسے بہتر بنانے کے لیے کیا کچھ پاپڑ بیلے ہیں.... جی نہیں.... اگر پاپڑ بیلے' تو یہ میرا فرض تھا.... بہتر نہیں بن سکا' تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں.... اور بن گیا ہے تو آپ کے تو ہو گئے مزے۔

یہ سب باتیں میرے نزدیک غیر ضروری ہیں.... تب پھر سوال یہ ہے کہ ضروری کیا ہے.... آخر دو باتیں تو مجھے لکھنا ہیں.... پھر کیا لکھوں.... یہ اپنی جگہ ایک سوال ہے.... اب تو ملک پر بھی بات کرنے کو جی نہیں چاہتا.... کہ ملکی حالات آپ سب کے سامنے ہیں اور حد درجے خوفناک ہیں.... اس خوفناکی کی لپیٹ میں تو اب عوام بری طرح آ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

چکے ہیں.... اس لپیٹ کا بھی کیا ذکر کرنا.... ادارے کے حالات پر بھی بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی.... کہ یہ لنگڑا لولا.... بس چل رہا ہے۔

سوچ سوچ کر میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے اور وہ یہ کہ اس بار دو باتیں نہ لکھوں اور دو باتیں کے صفحات خالی چھوڑ دوں.... آپ اپنے اپنے ناول میں اپنی مرضی کی دو باتیں خود لکھ لیں۔

آپ شاید مسکرا رہے ہوں.... لیکن آپ نہیں سمجھ سکتے.... اس آدمی کی کیا حالت ہو سکتی ہے.... جو چھ سو ناولوں کی چھ سو دو باتیں لکھ چکا ہو.... اس کے لیے یہ مسئلہ کتنا بڑا ہے کہ موجودہ ناول کی دو باتیں کیا لکھی جائیں اور خاص نمبر کی دو باتیں.... جو ویسے ہی شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہوتی ہیں۔

محمد ارشد صدیقی.... کراچی کے ایک قاری ہیں.... ہر ماہ ناول پر یا ناولوں پر تبصرہ لکھ کر بھیجنا ان کے لیے لازم و ملزوم ہے.... مشترکہ مہم والے ہر ناول میں ان کی یہ شکایت ہوتی ہے کہ میں انسپکٹر کامران مرزا کے ساتھ بہت ناانصافی کرتا ہوں.... اس بار میں نے سو فیصد کامیاب کوشش کی کہ ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہوئی ہو.... آپ پڑھنے کے بعد ضرور فیصلہ فرمائیے گا۔

خاص نمبروں کے بارے میں ایک شکایت خاص طور پر یہ کی جاتی ہے کہ ان میں جاسوسی برائے نام ہوتی ہے.... یا نام کو بھی نہیں ہوتی

اور یہ کہ مجرم پہلے ہی سامنے ہوتا ہے.... اس کے بارے میں ذہن کے گھوڑے دوڑانے کی ضرورت نہیں پڑتی.... اس خاص نمبر میں یہ شکایت بھی آپ کو دور دور تک نظر نہیں آئے گی.... اتنا بڑا خاص نمبر خالص جاسوسی نظر آئے گا.... مطلب یہ کہ ہم سے زیادہ جاسوسی اور آپ مجرم کی تلاش میں دوڑ بھاگ کرتے نظر آئیں گے.... پھر بھی آپ مجرم کی گرد کو نہیں پا سکیں گے.... اور جب مجرم آپ کے سامنے آئے گا تو آپ ضرور اچھل پڑیں گے.... دھک سے رہ جائیں گے.... آپ کا منہ کھلا کا کھلا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی.... جب کہ آج تک کسی خاص نمبر میں ایسا نہیں ہو سکا.... ہے نا آپ کے لیے خوشی کی بات۔

بہت دنوں سے کسی خاتون مجرمہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے.... اس خاص نمبر کی صورت میں یہ مطالبہ پورا ہو رہا ہے.... ایک حد درجے خوفناک مجرمہ رانوتا سے آپ ملاقات کرتے نظر آئیں گے' یا پھر وہ آپ سے ملاقات کرتی نظر آئے گی.... لیکن زیادہ یادگار ملاقات' آپ کے ہیروز سے اس کی ہو رہی ہے.... آپ کو ضرور پسند آئے گی یہ ملاقات اور نئی مجرمہ۔

گزشتہ خاص نمبر سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا گیا تھا.... یعنی مرزائیوں سے ایک سوال.... آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ مرزائیوں نے ان سوالات کے جوابات دینے کی بالکل کوشش نہیں کی.... حیرت

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہے.... وہ ادارہ ختم نبوت کے کسی سوال کا جواب دینے کے بھی قابل نہیں ہیں.... اور پھر بھی مرزائیت پر اڑے ہوئے ہیں.... میرے خیال میں یا تو انہیں سوالات کے جوابات دینے چاہئیں.... ورنہ پھر مرزائیت سے توبہ کر لینی چاہیے.... اس لیے کہ بالکل صاف اور سیدھی سی بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں.... ہاں قیامت تک تیس کے قریب جھوٹے نبی ضرور آئیں گے.... اب اگر کسی نبی کو آنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز یہ نہ فرماتے.... کہ تیس جھوٹے نبی پیدا ہوں گے.... کیونکہ اس فرمان کی روشنی میں کسی نبی کا آنا باطل ٹھہرا.... اب رہی بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی.... تو ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا کہ ہاں البتہ میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم ضرور نازل ہوں گے.... یعنی آسمان سے نازل ہوں گے.... یعنی ان کی یہ نشانی بیان فرما دی کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے.... اب جب مسلمان حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہوتا دیکھ لیں گے تو جان لیں گے یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں.... لہذا ان کے بارے میں تو کوئی شک و شبہ ہی نہیں رہ جائے گا.... ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا اور جو نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ بالکل جھوٹے ہوں گے۔

کچھ مرزائی یہ ہوائی چھوڑتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نازل ہونے کی کوئی حدیث موجود نہیں۔ جب کہ یہ غلط ہے۔ یہ بات تو صحاح ستہ سے ثابت ہے۔ آسمان کا لفظ تک صحاح ستہ سے دکھایا جا سکتا ہے۔ کسی مرزائی کو خلش ہو تو ہم سے حدیث طلب کر سکتا ہے۔ تاکہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر خود کو جہنم کے گڑھے سے بچائے۔ اس موقع پر کچھ مرزائی کہ دیا کرتے ہیں ہم احادیث کو نہیں مانتے۔ اس صورت میں تو وہ خود بخود مرزا کو ماننے سے انکاری ہو جاتے ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود جگہ جگہ احادیث نقل کرتا ہے اپنی کتابوں میں۔ اور جو احادیث وہ خود نقل کرتا ہے۔ خود ان احادیث کی رو سے بھی وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن افسوس مرزائی سوچتے نہیں کہ وہ کس سازش کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ بہرحال سوالات کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ شاید کوئی مرزائی کسی دن کسی سوال کے بارے میں سوچ میں ڈوب جائے۔ یا وہ مجھ سے ثبوت اور حوالے مانگ لے۔ اور اپنی عاقبت سنوار لے۔ بہرحال میں ہر لمحے ان کے لیے ثبوت اور حوالے فراہم کرنے کی ذمے داری لیتا ہوں۔ ایسے ایسے ثبوت اور حوالے کہ ان کی عقل دنگ رہ جائے۔ مرزائیت کا جھوٹ چودھویں کے چاند کی طرح ان کے سامنے روشن ہو جائے۔ وہ تحقیق کے میدان میں تو اتریں۔ اپنا نام لکھ کر نہ سہی۔ فرضی نام سے حوالے منگوا کر دیکھیں۔ اپنا پتا لکھ کر نہ سہی۔ کسی کی معرفت فرضی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نام سے منگوا کر دیکھیں۔۔۔ وہ بہت بڑے دھوکے میں پڑے ہیں۔۔۔ انہیں مذہب کے نام پر بہت بڑا دھوکا دیا گیا ہے۔۔۔ یہ بات اگر ثابت کر دی جائے تو کیا خیال ہے۔

کوئی ہے۔۔۔ جو میدان میں اترے۔

○☆○

پوری قوم آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک گئی ہے۔۔۔ صدر صاحب نے حکومت توڑنے کے ساتھ جو اعلانات کیے تھے' ان میں سے کسی پر عمل نہیں ہو رہا۔۔۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جو بہت پریشان کر رہی ہیں اور ایک بار پھر قوم اسی عذاب میں مبتلا ہو گئی ہے۔۔۔ جس سے وہ پہلے دوچار تھی۔۔۔ باتیں درج ذیل ہیں۔

سندھ میں ایک قادیانی کو وزیر بنا دیا گیا ہے۔۔۔ اخبارات میں اس بات کا عام چرچا ہوا ہے' تمام شہروں میں احتجاج ہوئے ہیں' لیکن عبوری حکومت نے اس احتجاج کا قطعاً کوئی نوٹس نہیں لیا۔

آصف زرداری کے خلاف حکومت نے ابھی تک کوئی مقدمہ درج نہیں کرایا۔۔۔ بی بی سی کی خبر۔

نصیراللہ بابر کے ملک سے فرار ہو جانے کی خبریں غلط ہیں۔۔۔ وہ اپنے گھر میں پوری طرح آزاد ہیں۔۔۔ ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں' یہ بھی اخبارات میں آ چکا ہے۔ ڈی آئی جی سسٹم کو ختم کرنے کا اعلان حکومت نے کیا تھا۔۔۔ اس پر خود نئی حکومت کے نئے وزیر عمل

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں کر رہے.... بلکہ کھلم کھلا خلاف ورزیاں اخبارات میں پڑھنے میں آ رہی ہیں۔

عبوری حکومت نے مہنگائی کو کنٹرول کرنے کا اعلان کیا تھا.... لیکن مزید ٹیکس لگائے جا رہے ہیں.... کسی چیز کا نرخ تو کیا کم ہونا تھا۔ حکومت میں وہ آدمی لیے جا رہے ہیں جن کے بارے میں عوام مطمئن نہیں ہیں۔

انتخابات سے پہلے اگر احتساب نہ ہوا تو حکومت کو توڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا.... کچھ لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ حکومت صدر لغاری اور بے نظیر صاحبہ کی ملی بھگت سے توڑی گئی ہے.... اس کا اشارہ اس بات سے ملتا ہے کہ زرداری صاحب کو تمام سہولتیں حاصل ہیں اور ان پر اب تک کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا جبکہ اخبارات میں ان کے سامان سے ۷۰ کروڑ نقد اور منوں کے حساب سے سونا برآمد ہونے کی خبریں شائع ہو چکی ہیں' ان خبروں کی تردید ابھی تک پڑھنے میں نہیں آئی.... اگر یہ خبریں درست ہیں تو مقدمہ تو فوری درج ہو جانا چاہیے تھا۔

ان حالات میں یہی کہا جائے گا کہ ہم آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک گئے ہیں.... اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

والسلام

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انتساب

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

عمران محمود کے نام

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ستارگانِ فضا ہائے نیلگوں کی طرح
تخیلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب
جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خوب سے ناخوب
نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب!

جواب کا جواب

"ہمارے ملک سے ایک شہر کو اغوا کر لیا گیا ہے"
"جی کیا فرمایا آپ نے.... شاید آپ کچھ غلط کہہ گئے.... پھر سے کہئے"۔ محمود بوکھلا اٹھا۔
اجنبی نے ابھی چند منٹ پہلے ان کے دروازے کی گھنٹی بجائی تھی.... اس سے پہلے ان میں بہت زور شور سے بحث ہو رہی تھی.... بحث اس بات پر ہو رہی تھی کہ گرمی کی یہ چھٹیاں کیسے گزاری جائیں۔
"انہیں گزارنے کی ضرورت ہی کیا ہے' خود بخود گزر جائیں گی"۔ فاروق کی آواز ابھری اور بیگم جمشید مسکرا دیں' وہ اگرچہ باورچی خانے میں تھیں.... لیکن صحن میں کھلنے والی کھڑکی کے ذریعے ان کی ایک ایک بات سن رہی تھیں۔
"امی جان! آپ کو کس بات پر ہنسی آئی"۔ محمود کا منہ کھڑکی کی طرف گھوم گیا۔
"فاروق کی بات پر.... ویسے بات ہے بالکل ٹھیک.... آخر اس بحث میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے کہ یہ چھٹیاں کیسے گزاری جائیں....

ہم انہیں گزاریں یا نہ گزاریں... یہ خود بخود گزر جائیں گی"۔

"چلیے... میں اپنے سوال میں تھوڑی سی تبدیلی کیے لیتا ہوں... اور اب سوال اس طرح کرتا ہوں"۔ محمود نے کہنا چاہا' لیکن اسی وقت فاروق بول اٹھا۔

"نہ بھئی... تبدیلی کرنا ہے تو پوری کرو... تھوڑی سی تبدیلی سے ہمارے ہاں کام نہیں چلے گا... کیوں فرزانہ"۔

"کچھ کہہ نہیں سکتی... کیونکہ کام چلنے کی بھی کیا بات ہے... چلنے کو بغیر کسی تبدیلی کے بھی چل سکتا ہے... پھر اس میں تھوڑی تبدیلی اور پوری تبدیلی کی کیا بحث"۔ فرزانہ نے منہ بنایا۔

"حد ہو گئی... تم اور میرا ساتھ دو... ہو نہیں سکتا"۔ فاروق نے پاؤں پٹخے۔

"لال پیلے ہونے کی ضرورت نہیں... چلو میرا ساتھ وصول کرو... ہاں محمود... تھوڑی سی تبدیلی کے بجائے تم اپنے سوال میں پوری تبدیلی کرو... مطلب یہ پورا سوال ہی بدل ڈالو"۔ فرزانہ نے نعرہ لگایا۔

"یہ... یہ... یہ کیسے ممکن ہے؟"

"کیوں... کیوں... کیوں... ممکن ہونے کو اس دنیا میں کیا ممکن نہیں ہو سکتا"۔ فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"بات ہے گرمیوں کی چھٹیوں کی... اب جملے میں گرمیوں کی

چھٹیوں کے الفاظ تو آئیں گے ہی آخر... اب ان کے بجائے سردیوں کے دن تو لگانے سے رہا"۔

"بھئی جلے بھنے کیوں جا رہے ہو... اس کی ترکیب بھی میں بتائے دیتا ہوں"۔ فاروق شوخ انداز میں مسکرایا۔

"بہت خوب فاروق... یہ ہوئی نا بات... چلو شاباش... بتاؤ"۔

"اپنی شاباش اپنے پاس رکھو... مجھے نہیں چاہیے تمہاری شاباش"۔ فاروق جل گیا۔

"یہ کیا بات ہوئی... تمہیں شاباش سے اللہ واسطے کا بیر ہے کیا... یا پھر شاباش سے آج کل تمہاری لڑائی ہو گئی ہے"۔ محمود نے گھبرا کر کہا۔

"یہ مجھ سے چھوٹی ہے... چھوٹے بڑوں کو شاباش نہیں دیا کرتے"۔ فاروق نے منہ پھاڑ کر کہا۔

"اوہ ہاں! اصول کی بات ہے... محمود... تم اسے شاباش کی بجائے کچھ اور دے دو"۔ فرزانہ نے گویا اسے مشورہ دیا۔

"دیکھا... دیکھا امی جان... یہ دونوں میرا مذاق اڑانے پر تل گئے ہیں نا"۔ فاروق چلایا۔

"دیکھا نہیں... صرف سنا... اس لیے کہ میرا منہ اس وقت چولہے کی طرف ہے۔ وہ ہنسیں۔

"لیجیے... آپ بھی ان کا ساتھ دینے پر اتر آئیں"۔ فاروق بولا

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"نن نہیں تو.... میں اتری تو نہیں.... نہ ہی چڑھی ہوں.... جہاں کھڑی تھی.... وہیں ہوں"۔ انہوں نے بوکھلا کر اپنے آپ کو دیکھا۔

"ابا جان! اب آپ غسل خانے سے آ ہی جائیں.... اس لیے کہ میرے خلاف محاذ قائم ہو گیا ہے اور اب آپ ہی مجھے ان سب سے بچائیں گے"۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔

"کیا ہے.... کیوں چلا رہے ہو.... میں ایک بہت ضروری مسئلہ سوچ رہا ہوں"۔

"جی.... کیا مطلب.... آپ غسل کر رہے ہیں.... یا اندر مسائل حل کر رہے ہیں"۔

"پتا نہیں کیا بات ہے.... جب میں غسل کرنے لگتا ہوں تو میرے دماغ میں خیالات کی بھرمار ہو جاتی ہے.... وہ وہ باتیں ذہن میں آتی ہیں.... جو غسل خانے سے باہر نہیں آتیں"۔

"لیکن آپ غسل کرتے وقت باتیں کیسے کر رہے ہیں.... یہ تو منع ہے.... یعنی نہاتے وقت آدمی باتیں نہیں کر سکتا"۔

"اس وقت میں نہا چکا ہوں اور کپڑے پہن چکا ہوں.... باہر نکلنے ہی والا تھا کہ تمہارا جملہ کانوں میں آ پڑا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی غسل خانے کا دروازہ کھل گیا اور انسپکٹر جمشید انہیں بالکل تیار کھڑے نظر آئے۔

"آپ تو واقعی پروگرام کے مطابق باہر جانے کے لیے بالکل....

بلکہ سو فیصد تیار ہیں"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"کک.... کون سے پروگرام کے مطابق.... میں نے تو کوئی پروگرام نہیں بنا رکھا باہر جانے کا"۔

"آپ نے نہیں.... ہم نے"۔ فاروق نے فوراً کہا۔

"تم نے پروگرام بنا رکھا ہے.... کیا.... کب.... اور کیسے"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"بنا نہیں رکھا.... بنا رہے ہیں.... اور ان شاء اللہ آپ کی مدد سے بہت جلد بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔

"سوال یہ ہے اباجان.... کہ اس بار گرمیوں کی چھٹیاں کہاں گزاری جائیں"۔

"جواب یہ ہے کہ ناشتے کا وقت ہے اور مجھے بھوک لگی ہے"۔ انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

"جواب پسند آیا اور اس جواب کا جواب یہ ہے کہ ناشتا بالکل تیار ہے.... یہ لیجیے.... حاضر ہے"۔ بیگم جمشید نے باہر آتے ہوئے کہا۔

"بھئی واہ.... آج تو بہت زبردست خوشبو ہے.... سنو بھئی.... ناشتے تک کوئی بات نہیں ہو گی"۔ انسپکٹر جمشید ہنسے۔

"لل.... لیکن.... ناشتے کے فوراً بعد تو آپ دفتر کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے اور دروازے کی طرف چل پڑیں گے"۔

"میں اس کے علاوہ کر بھی کیا سکتا ہوں"۔ انہوں نے کندھے

اچکائے۔

"اس طرح ہمارا مسئلہ درمیان میں رہ جائے گا.... لہٰذا یہ بات ناشتے کے دوران ہو سکتی ہے"۔

"لیکن تم جانتے ہو.... میں ناشتے کے دوران باتیں کرنے کا عادی نہیں"۔ انہوں نے منہ بنایا۔

"مطلب یہ.... آپ دراصل کنی کترا رہے ہیں"۔

"اچھا تو پھر اس کی ایک صورت ہے.... ناشتا بعد میں پہلے بات.... ہاں کہوں.... تمہیں کیا کہنا ہے تم یہ بات طے کرنا چاہتے ہو کہ اس بار گرمیوں کی چھٹیاں کہاں گزاری جائیں، اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ یہیں گزاری جائیں.... اور کچھ.... کیا اب میں ناشتا شروع کر سکتا ہوں"۔

"جی نہیں.... اب آپ بات کرنے کی اجازت دے چکے ہیں.... اور ابھی ہم نے اپنی بات نہیں کی.... ہمارے شہر میں تو گرمی بہت ہوتی ہے.... جب کہ گرمیوں کی چھٹیوں کا مزا کسی پر فضا شہر میں آتا ہے.... لیکن اس بار ہم کسی ایسے شہر میں جانا چاہتے ہیں.... جہاں پہلے کبھی نہ گئے ہوں"۔

"اچھی بات ہے.... ٹنڈا چلے جاؤ.... لیکن میں نہیں جا سکتا.... مجھے دفتر سے چھٹیاں نہیں مل سکیں گی.... آج کل غیر ملکی عناصر نے بہت سر اٹھا رکھا ہے.... ان کی پکڑ دھکڑ میں تمام دن گزر جاتا ہے اور

Pakistanipoint.com Waqar Azeem

پکڑ دھکڑ مکمل نہیں ہوتی"۔

"آپ کے بغیر تو مزا نہیں آئے گا"۔

"کیوں نہیں آئے گا... جب کہ میں اسے تم لوگوں کے ساتھ بھیج رہا ہوں"۔

"کسے؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"مزے کو... اور کسے"۔

"اب آپ بھی مذاق پر اتر آئے"۔ فاروق بولا۔

"یار کیا اتر آئے اتر آئے لگا رکھی ہے... تم چڑھ آئے بھی تو کہہ سکتے ہو... مثلاً آپ بھی مذاق پر چڑھ آئے... آپ بھی آج بھوکا مارنے پر چڑھ آئے... آپ بھی آج..."

"بس بس... کافی ہے"۔ فاروق نے گھبرا کر محمود کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"آپ نے کیا نام لیا ابا جان... ٹھنڈا"۔

"ٹھنڈا نہیں... گرم... سنا ہے... وہ شہر بہت گرم ہے' نام ہے غذا"۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم کسی گرم شہر میں جا کر کیا کریں گے... گرمی کے لیے تو ہمارا اپنا شہر کافی ہے"۔

"ایک تو تم میں یہ بہت بری عادت ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"وہ کون سی.... ذرا وضاحت تو کر دیں"۔ محمود جلدی سے بولا.... فاروق نے اسے تیز نظروں سے گھورا اور بولا۔

"اور محمود میں بھی کوئی نہ کوئی بہت بری بات ضرور ہو گی.... لہٰذا وہ بھی بتا دیجیے گا"۔

"اس کی بات بعد میں آئے گی.... پہلے تم سن لو.... تم بات کو غلط بہت جلد سمجھتے ہو"۔

"جی ہاں بالکل! یہ بات تو فاروق میں واقعی ہے"۔ فرزانہ خوش ہو گئی۔

"میں نے گرمی کا لفظ اور معنوں میں بولا تھا.... سنا ہے.... وہاں کے لوگ بہت گرم مزاج ہیں.... بات بات پر لڑنے مرنے پر تل جاتے ہیں.... لیکن شہر اس قدر پرفضا ہے کہ کیا بتاؤں"۔

"کیا آپ وہاں جا چکے ہیں؟"

"نہیں.... ایک دوست نے بتایا تھا' اس کے بارے میں"۔

"تب پھر آپ بھی چلیں ناں ساتھ"۔

"نہیں.... تم اپنے انکل کو ساتھ لے جا سکتے ہو.... میں نہیں جا سکوں گا.... ہاں فرصت مل گئی تو بعد میں آ جاؤں گا"۔

"بہت بہت شکریہ.... اتنا بھی بہت ہے.... تو پھر اب ہم انکل خان رحمان اور پروفیسر انکل سے بات کر لیں"۔

"ہاں ضرور.... لیکن پہلے ناشتا"۔ وہ مسکرائے۔

"اوہ ہاں... واقعی... پہلے ناشتا۔

جونہی وہ ناشتے سے فارغ ہوئے... انسپکٹر جمشید نے دفتر کی راہ لی... اور وہ فون کی طرف متوجہ ہو گئے... لیکن عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی... محمود نے ریسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے شوکی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ... وہ... وہ شہر اغوا ہو گیا"۔

☆○☆

چند لمحے تک وہ سوچتے رہے کہ شوکی نے کیا کہا ہے... پھر محمود نے پرسکون آواز میں کہا۔

"شوکی یہ تم ہی ہو؟"

"پپ... پتا نہیں"۔ دوسری طرف سے اس کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا بات ہوئی؟" محمود کا منہ بن گیا۔

"پتا نہیں"۔ شوکی بولا۔

"اچھا تو پھر... جب تمہیں کسی چیز کا پتا ہی نہیں تو فون کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔

"پتا نہیں"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"سمجھ گیا... اچھا یہ بتاؤ... تم بات کون سے شہر کی کر رہے ہو... اور یہ شہر کب سے اغوا ہونے لگے... کیا ہو گیا ہے... آج کل

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے شہروں کو.... اس میں جواب طلب بات یہ ہے کہ شہر شہریوں سمیت
ہوا ہے یا ان کے بغیر اور اگر ان کے بغیر اغوا ہوا ہے تو پھر شہری
ب کس شہر میں ہیں"۔

"میرے پاس ان سوالات کے جوابات نہیں ہیں.... مجھے تو
صرف ایک بات معلوم ہے.... اور وہ یہ کہ شہر اغوا ہو گیا ہے"۔

"تم اپنے ہوش میں نہیں لگتے شوکی.... خیر کوئی بات نہیں....
ہوتا ہے ایسا بھی کبھی کبھی"۔

"کیا ہوتا ہے کبھی کبھی"۔ شوکی نے گنگنانے کے انداز میں کہا۔

"یار تم عجیب ہو.... شہر اغوا ہو گیا ہے اور تم گنگنا رہے ہو"۔
محمود نے بھنا کر کہا۔

"یہ جوابی گنگناہٹ ہے"۔ شوکی نے بھی بھنا کر کہا۔

"جوابی گنگناہٹ.... کیا مطلب"۔

"تم نے بھی یہ الفاظ گنگنا کر کہے تھے.... ہوتا ہے ایسا کبھی
کبھی"۔

"اچھا خیر.... بات کیا ہے؟"

"بتایا تو ہے"۔

"یار تم فون رفعت کو دو.... معلوم ہوتا ہے.... آج کی تاریخ میں
تم ڈھنگ کی بات کر ہی نہیں سکتے"۔

"کیوں.... آج کیا تاریخ ہے"۔ شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"یہ تو اس وقت مجھے بھی یاد نہیں.... تم رفعت سے بات کراؤ.... تاریخ مکھن سے پوچھ لو"۔

"ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔ وہ فورا بولا اور پھر رفعت کی آواز سنائی دی۔

"اس میں کوئی شک نہیں محمود.... شہر کا اغوا ہو گیا ہے"۔

"کیوں مذاق کرتی ہو.... پہلے ہی شوکی بہت بور کر چکا ہے"۔

"اچھی بات ہے.... بہت جلد تمہیں اس خبر پر یقین آ جائے گا"۔

"ارے تو وضاحت بھی تو کرو نا.... کبھی شہر بھی اغوا ہوتے ہیں"۔

"سائنس کا دور ہے.... پتا نہیں ابھی کیا کچھ اغوا ہو گا"۔

"جب تک تم تفصیل نہیں سناؤ گی.... اس وقت تک"۔

عین اس وقت لائن کٹ گئی.... محمود گھبرا گیا.... اس نے فورا شوکی کے نمبر ملائے.... لیکن لائن بالکل خاموش تھی۔

"یہ.... یہ.... یہ کیا ہوا؟"

"لائن کٹی ہے.... معلوم ہوتا ہے.... کوئی زبردست گڑبڑ ہے اس طرف.... اللہ اپنا رحم فرمائے"۔

"پھر اب کیا کریں؟"

"کرنا کرانا کیا ہے.... صبر کر لیتے ہیں"۔ فاروق نے مشورہ دیا۔

"میرا خیال ہے.... ہم یہ خبر ابا جان کو سنا دیں پہلے"۔ فرزانہ نے کہا۔

"بات معقول ہے.... شوکی نے اگر یہ الفاظ کہے ہیں تو بلاوجہ نہیں.... اس کی وجہ ضرور ہو گی"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"بالکل ٹھیک"۔ دونوں ایک ساتھ بولے۔

دفتر کے نمبر ملائے گئے.... فوراً اکرام کی آواز سنائی دی۔

"ابا جان کو فون دیں.... محمود بات کر رہا ہوں"۔

"ہم سب پریشان ہیں"۔ اکرام بولا۔

"جی.... کیا مطلب.... آپ سب پریشان ہیں.... لیکن کس لیے"۔

"ابا جان کو فون دیں"۔

"ابھی تک انسپکٹر صاحب نہیں پہنچے"۔

محمود نے فوراً گھڑی پر نظر ڈالی.... نو بج کر ایک منٹ ہو چکا تھا.... انسپکٹر جمشید ٹھیک نو بجے اپنی کرسی پر موجود ہوتے تھے.... ان کا یہ برسوں کا معمول تھا اور اس میں کبھی فرق نہیں آتا تھا.... انہیں اگر دفتر نہ آنا ہوتا تو دفتر میں پہلے سے اطلاع ہوتی تھی.... اور آج چونکہ اطلاع نہیں تھی.... اس لیے انہیں ٹھیک نو بجے دفتر میں ہونا چاہیے تھا اور وہ نہیں تھے.... اسی لیے سب لوگ پریشان تھے.... اور اب وہ چاروں بھی پریشان ہو گئے.... کیونکہ انسپکٹر جمشید ٹھیک وقت پر دفتر کے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

لیے روانہ ہوئے تھے۔

"اچھی بات ہے.... میں چند منٹ بعد فون کروں گا"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... ویسے ایک گاڑی دفتر سے گھر کے راستے کو روانہ کی جا رہی ہے.... تاکہ معلوم ہو سکے.... راستے میں کہاں گڑبڑ ہوئی ہے"۔

"پھر کیا خیال ہے.... کیا ہم بھی گھر سے ان کی تلاش میں نکلیں"۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں.... ہو سکتا ہے' یہ کوئی چال ہو اور تم لوگوں کے گھر سے نکلنے کے بعد یہاں کوئی واردات ہو جائے"۔ اکرام نے جلدی جلدی کہا۔

"اوہ اچھا"۔ اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی.... اور ساتھ ہی دروازے کی گھنٹی بجی.... ان کے کان کھڑے ہو گئے.... فاروق کے ہاتھ فون کی طرف بڑھے اور محمود اٹھ کر دروازے کی طرف چلا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کرتا دھرتا

شوکی نے اس اجنبی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا.... اس کے جسم پر سرخ لباس تھا.... اور لباس مٹی سے لبریز تھا.... یوں لگتا تھا جیسے بہت دور کا سفر پیدل طے کر کے آیا ہو.... اس نے شوکی اور باقی سب کو غور سے دیکھا' پھر اپنی ٹوپی اتار کر اس زور سے جھاڑی کہ کمرے میں گرد ہی گرد پھیل گئی۔

"آپ کیا چاہتے ہیں.... گرد پھیلانا"۔ شوکی نے جل بھن کر کہا۔

"نہیں.... یہ اس شہر کی گرد ہے جو اغوا ہو گیا ہے"۔

"کیا کہا.... کون اغوا ہو گیا ہے۔

"شہر.... میرا شہر.... اس شہر میں میرے بیوی بچے بھی تھے"۔

"او بھائی.... کیوں بے پر کی اڑا رہے ہیں.... کوئی بچہ اغوا ہو سکتا ہے.... جہاز اغوا ہو سکتا ہے.... ٹرین اغوا ہو سکتی ہے.... لیکن بھلا شہر بھی کبھی اغوا ہوتے ہیں.... صاف صاف کہئے.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہی کہ میرا شہر اغوا ہو گیا ہے"۔

"اچھا آپ آرام سے بیٹھیں..... ٹھنڈا پانی پئیں..... ہوش و حواس ٹھکانے آنے دیں..... پھر ہم آپ سے پوچھیں گے کہ ہوا کیا ہے"۔

اجنبی نے انہیں عجیب سی نظروں سے دیکھا اور سر جھٹک کر رہ گیا..... اخلاق اس کے لیے پانی کا گلاس لے آیا..... ایسے میں اندرونی دروازے پر دستک ہوئی اور شوکی کی والدہ کی دبی آواز سنائی دی۔

"لڑکو! تم کسی کام کے بھی ہو یا بالکل نکمے ہو"۔

محمود فوراً دروازے پر پہنچا۔

"نہیں امی جان! ہم بالکل نکمے نہیں ہیں..... کسی حد تک کام کے بھی ہیں..... آپ حکم کریں"۔

"اپنی خالہ کے ہاں سے ذرا ایک..... کمرو مانگ لاؤ..... آج ہمارے ہاں مہمان آرہے ہیں"۔

"جج..... جی..... کیا فرمایا..... کیا مانگ لائیں"۔ آفتاب نے گڑبڑا کر کہا۔

"کمرو..... میں کوئی فارسی نہیں بول رہی ہوں"۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔

"امی جان..... آپ کمرو کہہ رہی ہیں..... ہم نے سنا ہے اور سمجھا ہے..... لیکن کمرو کوئی کس طرح لا سکتا ہے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"محمود کو فون کرو..... یہ کام چٹکی بجاتے ہو جائے گا"۔

"کیا مطلب"۔ وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"تم نے ہی تو بتایا تھا..... ان کے کوئی دوست ہیں سی پی ایس..... ان کا دوست کوئی جن ہے..... وہ ذرا اس جن کو سی پی ایس سے ادھار لے کر ادھر بھیج دیں..... بس ہم اس سے صرف ایک کمرہ اٹھوائیں گے اور کوئی کام نہیں لیں گے..... یہ وعدہ رہا"۔

"اب ہم سمجھے..... آپ تو بہت دور کی کوڑی لائیں..... خیر..... ہم ذرا اپنے مہمان سے فارغ ہو لیں..... پھر آپ کے مہمانوں کے لیے کچھ کریں گے"۔

"کوئی کیس ہے کیا؟" وہ فوراً بولیں۔

"کچھ کہہ نہیں سکتے..... تیل دیکھیں..... تیل کی دھار دیکھیں"۔

"دونوں چیزیں ختم ہیں..... بازار سے لا دینا"۔ انہوں نے فوراً کہا۔

"کون سی دونوں چیزیں"۔ آفتاب کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تیل اور تیل کی دھار"۔

"لیکن بازار سے صرف تیل ملے گا..... دھار آپ کو خود بنانا ہو گی"۔

"اچھا خیر بنا لوں گی..... اور ہاں کم معاوضے پر بات نہ کرنا..... اب تم بہت مشہور و معروف بن چکے ہو..... تمہاری شہرت پر لگا کر چاروں

طرف اڑ چکی ہے"۔

"آپ فکر نہ کریں۔۔۔ ہم پورا پورا معاوضہ لیں گے"۔

اور انھوں نے اندرونی دروازہ کھٹ سے بند کر دیا' ادھر اجنبی پانی پینے کے بعد کئی لمبے لمبے سانس لے چکا تھا۔۔۔ وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ہاں! اب آپ اطمینان سے بتائیں۔۔۔ کیا ہوا ہے؟"

"میں اپنے شہر سے باہر کاروبار کے سلسلے میں گیا ہوا تھا۔۔۔ میرے شہر کا نام غنڈا ہے۔۔۔ کاروبار سے واپس لوٹا جب گاڑی سے اترا تو وہاں بے شمار لوگ ایک کھلے میدان میں جمع تھے۔۔۔ سب کے سب حیران پریشان تھے۔۔۔ ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔ ان میں کچھ جانے پہچانے لوگ بھی تھے۔۔۔ میں نے ایک سے پوچھا۔

"کیا بات ہے۔۔۔ آپ سب لوگ یہاں کیوں جمع ہیں' آپ کو کیا ہوا ہے؟"

"ہم بھی آپ کی طرح گاڑی سے اترے ہیں۔۔۔ یہ سٹیشن کی عمارت دیکھ رہے ہیں"۔

"ہاں! دیکھ رہا ہوں"۔

"اس عمارت کے اس طرف دیکھیں۔۔۔ کچھ نظر آ رہا ہے"۔

"ارے۔۔۔ شہر کہاں گیا؟"

"یہی ہم ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں۔۔۔ آخر ہمارا شہر کہاں

گیا ہے.... شہر کی جگہ کھلا میدان کیوں نظر آ رہا ہے' ہمارے گھر کہاں گئے؟.... بیوی بچے کہاں گئے؟.... شہر کے سب لوگ کہاں ہیں؟... یہ سب لوگ تو وہ ہیں جو آپ کی طرح گاڑی سے اترے ہیں"۔

"ارے باپ رے.... یہ.... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں.... کیا میں پاگل ہو چکا ہوں.... یا میں خواب دیکھ رہا ہوں"۔ میں نے چیخ کر کہا۔

"ہم سب بھی یہی سوچ رہے ہیں"۔

"کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا.... ہم پاگلوں کی طرح اس میدان میں ادھر ادھر بھاگے دوڑے.... زمین میں کوئی گڑھا بھی نہیں تھا... کہ ہم کہہ سکتے.... پہلے زمانوں کی طرح یہ شہر زمین میں دھنس گیا ہے... کیونکہ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی عذاب دیتے رہتے ہیں... قرآن و احادیث سے یہ باتیں ہمیں معلوم ہوئی ہیں... اللہ جب کسی قوم پر ناراض ہوتے ہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیتے ہیں' پانی میں غرق کر دیتے ہیں یا ان پر پہاڑ گرا دیتے ہیں.... زلزلوں سے تباہ کر دیتے ہیں... لیکن وہاں شہر کے دھنسنے کے کوئی آثار نہیں تھے... یہ تو بالکل ایسا لگتا تھا... جیسے پورا کا پورا شہر ہوا میں تحلیل ہو گیا ہو... لیکن یہ ناممکن بات تھی.... اب سب لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ طے کیا کہ آس پاس کے شہروں میں چلتے ہیں... حکومت کے لوگوں کو یہ بات بتاتے ہیں.... اپنے عزیزوں' رشتے داروں کو بتاتے ہیں... اور اس طرح ہم وہاں سے چلے آئے.... میں نے اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کو

بتایا۔۔۔ سرکاری افسروں کو یہ بات بتائی۔۔۔ آس پاس کے شہروں میں کھلبلی مچ گئی۔۔۔ خوف کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ کیونکہ اگر ایک شہر غائب ہو سکتا تھا۔۔۔ تو دوسرا بھی تو ہو سکتا تھا۔۔۔ آس پاس کے شہروں نے اور حکومت کے لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی۔۔۔ لیکن شہر کا کہیں سراغ نہ ملا۔۔۔ ایسے میں مجھے آپ لوگوں کا خیال آیا۔۔۔ اور میں آپ کی طرف چلا آیا۔۔۔ وہاں ابھی وہی افراتفری کا عالم ہے۔۔۔ اور اب تو یہ خبر سارے ملک میں پھیل جائے گی۔۔۔ ابھی تک تو افسران نے اس خوفناک اور ہولناک ترین خبر کو چھپائے رکھا ہے"۔

"یہ کب کا واقعہ ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ آپ ٹرین سے کب اترے تھے"۔

"کل اسی وقت"۔

"گویا چوبیس گھنٹے ہو گئے اور شہر کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا"۔

"نہیں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ہم یہ کیس لینے کے لیے تیار ہیں"۔ آفتاب نے کہا۔

"کیا کہا۔۔۔ دماغ تو نہیں چل گیا"۔ شوکی نے اسے گھورا۔

"کیوں بھائی جان۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ ہمارا کام تو یہی ہے"۔

"ارے بھئی۔۔۔ پورا ایک شہر غائب ہوا ہے۔۔۔ بھلا ہم کس طرح

اس کو تلاش کر سکتے ہیں"۔ شوکی نے منہ بنایا۔

"کیوں نہیں تلاش کر سکتے.... آخر ہم سراغ رساں ہیں"۔

"لیکن اس کیس کا ہمیں معاوضہ کون دے گا؟"

"وہ تمام شہری.... جو پریشان ہیں.... ادھر ادھر بھاگ دوڑ رہے ہیں"۔

"ٹھیک ہے.... ہم آپ کے ساتھ اس سٹیشن تک چلیں گے.... جس کے سامنے وہ شہر آباد تھا.... کیا نام بتایا آپ نے"۔

"ٹنڈا"۔ اس نے کہا۔

"بہت عجیب نام ہے"۔

"شہر دراصل ایک ٹنڈے آدمی نے بسایا تھا.... وہ بہت دولت مند تھا.... بس اس کے نام پر ٹنڈا نام پڑ گیا.... تو آپ میرے ساتھ چل رہے ہیں"۔

"ہاں! یہ تو کرنا ہو گا"۔

"آفتاب پھر سوچ لو.... یہ کیس ہمارے بس کا نہیں"۔ شوکی نے گویا اسے خبردار کیا۔

"بھائی جان اس میں پریشانی کی کیا بات ہے.... پہلے آنکھوں سے دیکھ تو لیں.... ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا کوئی واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں.... یہ صاحب گپ چھوڑ رہے ہیں اور ہمیں کسی اور کام کے لیے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں.... وہاں چل کر یہ معافی مانگیں گے اور

اصل بات بتائیں گے.... اس وقت ہم اپنا معاوضہ ان سے طے کر لیں گے"۔

"اوہ تو یہ بات ہے.... تب تو بہت خوب آفتاب"۔

اجنبی نے بھی یہ باتیں سنی تھیں.... لیکن وہ خاموش رہا.... اور پھر وہ ایک پرائیویٹ کار کے ذریعے بارہ گھنٹے کے سفر کے بعد اس اسٹیشن کے سامنے پہنچے.... وہاں اب ہزارہا لوگ موجود تھے.... غالباً" آس پاس کے لوگ خبر سن کر اس طرف آتے جا رہے تھے۔

"یہ دیکھیے.... یہاں تھا ہمارا شہر"۔

"اف مالک.... آپ تو واقعی سچ بول رہے ہیں"۔

"اور نہیں تو کیا"۔ اس نے جل کر کہا۔

"ٹھیک ہے.... اس وقت یہاں بہت لوگ ہیں.... ہم رات کے وقت یہاں آ کر جائزہ لیں گے اور آپ کے شہر کا سراغ لگائیں گے.... آپ تب تک ہمارے معاوضے کی بات شہریوں سے کر لیں.... تمام شہری بھی اگر ایک ایک ہزار روپے دینے کا وعدہ کریں تو ہمارا معاوضہ پورا ہو جائے گا"۔

"ایک ایک ہزار دینا ان کے لیے کیا مشکل ہے.... آپ فکر نہ کریں.... لیکن اب آپ جائیں گے کہاں"۔

"نزدیک ہی کسی شہر میں.... کسی ہوٹل میں قیام کریں گے"۔

"تو پھر ہوٹل تک میں خود پہنچا آتا ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ اور اچھی بات ہے"۔

وہ اس کے ساتھ نزدیکی شہر پہنچے.... وہ صاف ستھرا اور چھوٹا سا شہر تھا.... لیکن شہر کی رونق اجڑ چکی تھی.... لوگوں کے چہروں پر خوف ہی خوف تھا.... شاید ان کا خیال تھا کہ اب ان کے شہر کی باری آنے والی ہے.... لہٰذا وہ دور دراز کے شہروں کا رخ کر رہے تھے اور یہ شہر خالی خالی لگ رہا تھا.... ایک ہی دن میں اتنا بے رونق ہو گیا تھا۔

"وہ رہا سامنے اسلامی ہوٹل"۔ اس نے کہا۔

"اسلامی ہوٹل.... بھئی واہ.... نام تو خوب ہے.... ارے ہاں.... آپ نے اپنا نام تو اب تک نہیں بتایا"۔

"میں نثار خالد ہوں"۔

اور وہ ہوٹل میں داخل ہو گئے.... کاؤنٹر پر ایک نوجوان آدمی اداس کھڑا تھا.... انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونکا.... شاید ان حالات میں کسی گاہک کے آنے کی کوئی امید نہیں رہ گئی تھی.... ہوٹل بھی بالکل خالی تھا۔

"کوئی کمرہ مل سکے گا"۔

"کوئی کیا.... یہاں تو سارا ہوٹل خالی ہو چکا ہے.... سوائے آپ کے اور اس کے"۔

"اس کے.... کون اس کے.... یہ کیا نام ہوا" آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک مسافر ابھی تک ہوٹل میں موجود ہے.... بس وہ نہیں گیا... باقی سب جا چکے ہیں... یا پھر آپ ہیں.... آپ کہاں سے آئے ہیں... اسے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ ساتھ والا شہر غائب ہو گیا ہے... اور اس شہر کی باری بھی آ سکتی ہے"۔

"دلیر آدمی معلوم ہوتا ہے"۔ شوکی مسکرایا۔

"ہاں صاحب یہ بات تو خیر ہے.... دلیر تو وہ بہت ہے"۔

"اچھا آپ ہمیں ان کے ساتھ والا کمرہ دے دیں' ہم ایک کمرے میں ہی گزارا کر لیں گے"۔

"آپ سے کرایا ایک کمرے کا لیا جائے گا.... رہ لیں چاہے آپ دس کمروں میں"۔

"جی... ہم پانچ افراد دس کمروں میں.... یعنی ہر آدمی دو کمروں میں رہے گا... آدھا ایک کمرے میں آدھا دوسرے کمرے میں"۔ آفتاب نے گھبرا کر کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا.... اچھا خیر.... یہ ہے آپ کا کمرہ پہلی منزل پر کمرہ نمبر ۱۹"۔

"اور وہ صاحب؟"

"وہ کمرہ نمبر ۲۰ میں ہیں"۔

عین اس وقت ہوٹل کے دروازے پر کوئی آ کر رکا.... انہوں نے یہ بات صرف محسوس کی تھی' کیونکہ ان کے رخ تو کاؤنٹر کی طرف

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھے.... انہوں نے قدموں کی آواز سنی۔۔۔ پھر انہوں نے کاؤنٹر کلرک کی آنکھوں میں خوف کے آثار دیکھے۔

"کیا ہوا آپ کو"۔

"آگئے.... اس شہر کے کرتا دھرتا"۔

"کرتا دھرتا.... کیا مطلب؟" شوکی نے کہا اور سب دروازے کی طرف مڑے.... انہوں نے چند غنڈوں کو اندر کی طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔ کلرک کا لرزتا ہاتھ دراز کی طرف گیا اور پھر اس نے چند سرخ سرخ نوٹ گن کر ان کی طرف بڑھا دیئے۔

"سمجھ دار آدمی ہو"۔ ان میں سے جو سب سے آگے تھا' اس نے وہ نوٹ اس کے ہاتھ سے لے لیے۔۔۔ پھر ان پانچوں پر ایک نظر ڈالی۔

"یہ کون لوگ ہیں؟"

"مسافر ہیں.... ابھی ابھی آئے ہیں"۔

"اس وقت تو شہر سے لوگ جا رہے ہیں اور یہ آ رہے ہیں"۔

"جی بس.... کیا بتائیں.... تقدیر گھیر کر لے آئی ہے۔۔۔ چلے جائیں گے ہم بھی ایک آدھ دن تک واپس"۔ شوکی نے بے چارگی کے عالم میں کہا.... ایسے میں غنڈے کی نظر نثار خالد پر پڑی۔

"ہائیں.... یہ.... تم ہو باجوہ"۔

نثار خالد چونک اٹھا.... اس کی آنکھوں میں خوف پھیل گیا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"باجوہ..... کون باجوہ..... میرا نام نثار خالد ہے"۔

"ہاں ہاں! نثار خالد باجوہ..... تمہارا پورا نام یہی ہے..... لیکن تم پندرہ سال بعد نظر آئے ہو..... کہاں رہے اتنے دن تک؟"

"آپ کو ضرور غلط فہمی ہو گئی ہے..... میں تو آپ کو نہیں جانتا"۔

"یار یہ کیا کہہ رہا ہے"۔ غنڈا اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"یہ کہہ رہا ہے..... یہ ہمیں نہیں جانتا..... جب کہ یہ دس سال تک ہمارے ساتھ رہا ہے..... اس کام میں اس نے ہمارا ساتھ دیا ہے..... غنڈہ ٹیکس وصول کرنے میں اس کا جواب نہیں تھا..... کسی انسان کو قتل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا..... اچھے اچھے غنڈوں کی چھٹی ہٹا دیتا تھا..... اور اب کیسے بھیگی بلی بنا کھڑا ہے..... چلو باجوہ..... ہمارے ساتھ..... پہلے ہم تمہاری کہانی سنیں گے..... پھر تمہیں پندرہ سال کی رپورٹ سنائیں گے..... اس کے بعد ہم پھر سے یہ کاروبار شروع کریں گے"۔

"نہیں..... یہ نہیں ہو سکتا..... میں وہ باجوہ نہیں..... جو تم سمجھ رہے ہو"۔

"کیا تم نثار خالد نہیں ہو؟" غنڈے نے تلملا کر کہا۔

"ہاں..... میرا نام یہی ہے..... لیکن میرے نام کے ساتھ باجوہ نہیں لگا ہوا..... نہ میں باجوہ ہوں..... آپ کو ضرور خوش فہمی ہو گئی

ہے"۔

"خوش فہمی نہیں.... ایسے موقعوں پر غلط فہمی کا لفظ بولا جاتا ہے"۔ شوکی بول اٹھا۔

انہوں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا.... شاید وہ انہیں بھول ہی گئے تھے۔

"کیا یہ تمہارے ساتھ ہیں باجوہ"۔

"ہاں نن نہیں.... ارے.... تم نے مجھے پھر باجوہ کہا"۔ وہ بھنا اٹھا۔

"ہم ثابت کر سکتے ہیں.... کہ تم ہی ہمارے پرانے دوست نثار خالد باجوہ ہو.... اور اس کا پہلا ثبوت.... کیا تمہارے دائیں کندھے پر ایک سیاہ ابھرا ہوا تل نہیں ہے"۔

"نن نہیں"۔ نثار خالد ہکلایا۔

"اگر نہیں ہے.... تو کندھے پر سے کپڑے ہٹا کر دکھا دو"۔

"نن نہیں"۔ نثار خالد گھبرا گیا۔

"بھئی نثار خالد صاحب! اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے.... جب آپ وہ خالد نثار نہیں ہیں تو کندھے پر سے قمیص سرکا دیں"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"نن نہیں"۔ وہ چلایا۔

"اب تو پھر کپڑا ہٹایا جائے گا.... پکڑ لو اس کو.... اب یہ وہ باجوہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نہیں ہے.... شریف باجوہ ہو گیا ہے"۔

"نن نہیں.... نہیں.... مجھے ہاتھ نہ لگانا.... ورنہ" اس بار اس کا لہجہ سرد ہو گیا"۔

"ورنہ تم کیا کر لو گے.... مارو گے ہم سب کو.... لو مارو"۔

اچانک نثار خالد کا ہاتھ اٹھ گیا.... اس کا بھرپور مکا غنڈے کی ٹھوڑی پر لگا' وہ دوسری طرف الٹ گیا اور ساکت رہ گیا۔

وہ سب دھک سے رہ گئے.... پھر باقی غنڈوں نے اسے گھیر لیا اور لگے اس پر تابڑ توڑ حملے کرنے.... ان کی لاتوں اور گھونسوں سے خود کو اچھل کود کر کے بچاتے ہوئے اس نے ان کے بھی لاتیں اور گھونسے رسید کرنے شروع کیے.... اور یہ صرف تین منٹ بعد وہ سب لمبے لیٹ چکے تھے.... شوکی برادرز اب اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے اور وہ ان کے سامنے اس طرح کھڑا تھا جیسے کوئی بھاری غلطی کر بیٹھا ہو۔

"مم.... معافی چاہتا ہوں"۔ اس کے ہونٹ ہلے۔

"لیکن کس بات کی"۔ شوکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ کو میری وجہ سے پریشانی ہوئی.... لیکن اس میں آپ کا کیا قصور"۔

"آئیے جناب! میں آپ کو کمرہ نمبر ۱۹ میں لے چلتا ہوں"۔

"اوہ ہاں.... چلئے"۔ نثار خالد چونکا۔

وہ سب ایک برآمدہ طے کر کے کمرہ نمبر ۱۹ کے سامنے پہنچ گئے.... دائیں طرف انہیں کمرہ نمبر نظر آیا.... اس کا دروازہ بند تھا۔

"یہ ہے آپ کا کمرہ"۔

"آپ نے کرایہ تو طے کیا ہی نہیں"۔

"اس کی ضرورت نہیں.... آپ جو دیں گے.... لے لوں گا"۔

"چلیے ٹھیک ہے"۔

کلرک چلا گیا.... وہ اندر داخل ہوئے.... شوکی برادرز اب بھی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں؟" اس نے مسکرا کر کہا۔

"آپ نثار خالد باجوہ ہیں"۔

"نہیں.... صرف نثار خالد"۔

"کیا آپ ہماری ایک خواہش پوری کریں گے"۔

"کک.... کون سی خواہش"۔

"اپنے دائیں کندھے سے کپڑے ہٹا کر دکھا دیں"۔

"لو اور سنو.... ارے بھئی.... ان غنڈوں کو وہم ہوا تھا"۔

"تب آپ کو کپڑا ہٹا کر دکھانے پر کیا اعتراض ہے"۔

"لیکن اس کی ضرورت بھی کیا ہے"۔

"ہمارے خیال میں ضرورت ہے"۔

"سوری! میں ایسا نہیں کروں گا"۔ وہ بھی اڑ گیا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب ہم یہ کیس ہاتھ میں نہیں لیں گے"۔

"یہ آپ صرف مجھ سے نہیں.... پورے شہر سے زیادتی کریں گے.... یہ کیس آپ کو میں نہیں پورا شہر سونپ رہا ہے"۔

"لیکن آپ یہ کیوں نہیں بتا دیتے کہ آپ کے کندھے پر تل ہے یا نہیں"۔

"دیکھو بھئی.... تمہارا تو ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں.... تم کیوں بلاوجہ الجھن مول لیتے ہو"۔ اس نے اکتا کر کہا۔

"جی نہیں.... اب تو آپ کو یہ بتانا ہو گا.... کیا آپ وہی باجوہ ہیں.... جو پندرہ سال پہلے غنڈہ ٹیکس وصول کیا کرتا تھا اور پندرہ سال سے وہ غائب تھا"۔

"نہیں! میں وہ باجوہ نہیں ہوں.... ان لوگوں کو غلط فہمی ہوئی تھی"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"اگر ان لوگوں کو غلط فہمی ہوئی تھی تو آپ کندھا دکھا دیتے.... بحث کی کیا ضرورت تھی؟"

"میں دوسروں کو سبق سکھا دینے کا عادی ہوں"۔

"ہم ان حالات میں اس کیس کو ہاتھ میں نہیں لے سکتے"۔

"یہ.... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ دھک سے رہ گیا۔

"ہم بھی اپنی مرضی کے مالک ہیں"۔

"اگر تم نے انکار کیا تو میں تم لوگوں کا بھی وہی حال کروں گا....

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جو ان غنڈوں کا کیا ہے"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔ شوکی ہکلایا۔

"آپ عجیب آدمی ہیں.... ہمیں اتنی دور سے لائے اور اب غنڈہ گردی پر اتر آئے"۔ آفتاب بوکھلا اٹھا۔

عین اس لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

قبضہ

دروازے کی گھنٹی بجی.... آفتاب' آصف اور فرحت چونک اٹھے.... تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اندازہ لگاؤ"۔ آصف پٹ سے بولا۔

"کس بات کا؟" فرحت نے منہ بنایا۔

"پہلے اس بات کا اندازہ لگاؤ.... کہ آصف کس بات کا اندازہ لگوانا چاہتا ہے"۔

"حد ہو گئی یعنی کہ"۔ آصف نے جھلا کر کہا۔

"ارے تو بتاؤ نا.... آخر ہم کس بات کا اندازہ لگائیں اور کیوں لگائیں اندازہ.... کیا آج کا دن اندازے لگانے کا دن ہے.... کہیں تم پر اندازے لگانے اور لگوانے کا بھوت تو نہیں سوار ہو گیا"۔ آفتاب جلدی جلدی بولا۔

"توبہ ہے تم سے"۔ فرحت نے جل کر کہا۔

"ہاں ضرور کیوں نہیں.... توبہ ہے مجھ سے.... میں کب کہتا ہوں.... توبہ ہے تم سے"۔ آفتاب نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اسی وقت دوبارہ گھنٹی بجی.... وہ پھر چونکے۔

"اچھا بس.... میں جا رہا ہوں.... دروازہ کھولنے.... لگا چکے تم تو اندازہ.... میں صرف یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ یہ گھنٹی دوست گھنٹی ہے یا دشمن گھنٹی"۔

"اس سے تو دوستی کی بو آ رہی ہے.... تمہیں سنگھائی نہیں دی"۔ آفتاب مسکرایا۔

"کیا کہا.... سنگھائی نہیں دی"۔

"ہاں! اگر سنائی نہیں دی کہا جا سکتا ہے.... دکھائی نہیں دی' کہا جا سکتا ہے.... تو سنگھائی نہیں دی' کیوں نہیں کہا جا سکتا"۔

"ہاں! بات معقول ہے"۔ فرحت نے فوراً تائید کر دی۔

اس وقت تک آصف دروازے پر پہنچ چکا تھا.... اس نے ایک جھلائی ہوئی نظر ان دونوں پر ڈالی.... اور دروازہ کھول دیا.... حالانکہ اصولی طور پر اسے پوچھنا چاہیے تھا.... کون ہے.... دروازہ کھلتے ہی اس کی نظر ایک ادھیڑ عمر خوش پوش انسان پر پڑی۔

"معاف کیجئے گا.... یہ انسپکٹر کامران مرزا کا گھر ہے"۔

"معاف کیا"۔ آصف نے فوراً کہا۔

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا"۔

"دیا تو ہے.... معاف کیا"۔

"یہ تو نصف بات کا جواب ہو گیا.... اور بقیہ نصف کا جواب"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اگر یہ گھر انسپکٹر کامران مرزا کا نہ ہوتا تو پھر میں ہرگز نہ کہتا.... معاف کیا"۔

"اوہ اوہ.... .... بہت خوب.... واہ صاحب زادے.... شاندار"۔

"تعریف رہنے دیں.... بات بتائیں"۔

"بھئی دوست ہیں ہم.... کامران مرزا صاحب کے.... کیا وہ اس وقت گھر پر نہیں ہیں"۔

"جی نہیں.... ابھی دفتر سے نہیں لوٹے.... چند منٹ تک آ جائیں گے.... آپ اندر تشریف لے آئیں.... ہم آپ کے لیے چائے لے آتے ہیں.... ابھی آپ چائے کا ایک کپ خالی نہیں کر پائیں گے کہ وہ آ جائیں گے"۔

"یہ دعویٰ تو خیر آپ کا غلط ثابت ہو جائے گا"۔ اجنبی نے فوراً کہا۔

"کون سا دعویٰ؟"

"یہ کہ میں ابھی صرف ایک کپ پی سکوں گا کہ وہ آ جائیں گے"۔

"تو پھر آپ کا دعویٰ اس دعویٰ کے جواب میں کیا ہے"۔

"اگر چائے فوراً آ گئی تو میں تین چار کپ پی جاؤں گا۔ تب کہیں وہ آئیں گے"۔

"آپ ٹھنڈی چائے کی بات کر رہے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں.... تیز گرم چائے کی"۔ وہ مسکرائے۔

"آیئے آیئے.... ہم بزرگوں سے شرطیں نہیں لگاتے.... ہمیں منع کر رکھا ہے اباجان نے.... ورنہ آج آپ سے شرط ضرور لگاتے"۔

"بھئی بغیر کسی ہار جیت کے تو لگا سکتے ہیں.... ایسی شرط تو منع نہیں ہے"۔

"ہاں! یہ بھی ہے.... خیر شرط رہی.... ہمارا دعویٰ ہے.... آپ تیز گرم چائے کا ایک کپ نہیں پی سکیں گے"۔

"او کے.... لیکن چائے آنے میں دیر نہیں ہونی چاہیے"۔

"ہرگز نہیں.... اس لیے کہ چائے تو پہلے ہی بالکل تیار رکھی ہے"۔

آصف انہیں ڈرائنگ روم میں لے آیا.... آفتاب فوراً چائے کی ٹرے اٹھا لایا.... فرحت بہت غور سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی.... شاید اندازہ لگانے کی کوشش میں تھی کہ وہ دوست ہے یا دشمن.... نیک ارادے سے آیا ہے یا بد ارادے سے۔

ادھر اس نے چائے انڈیلی اور ایک سانس میں کپ چڑھا گیا.... وہ دھک سے رہ گئے.... اس قدر گرم چائے ایک سانس میں پیتے پہلی بار انہوں نے کسی کو دیکھا تھا.... اس وقت تک وہ دوسرا کپ انڈیل چکا تھا.... دوسرے کپ کا بھی وہی انجام ہوا.... اور اس نے تیسرا کپ انڈیلا.... اب وہ ساکت بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے.... بولنا بھول گئے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھے.... بلکہ ان کی سٹی گم ہو چکی تھی.... اور اسے تلاش کرنا انہیں کافی مشکل نظر آ رہا تھا۔

پانچویں کپ کے بعد کہیں جا کر دروازے کی گھنٹی بجی.... اور وہ چھٹا کپ ہاتھ میں اٹھا چکا تھا.... دروازہ کھلنے سے پہلے چھٹا کپ صاف تھا.... آصف نے دروازہ کھولا تو انسپکٹر کامران مرزا کو اس چہرے پر ہوائیاں اڑتی نظر آئیں۔

"خیریت"۔

"ہماری سٹی گم ہو گئی ہے انکل.... اس کو تلاش کر رہے ہیں"۔

"اچھا! ملنے پر اطلاع دینا.... ویسے آج صبح تم نے منہ نہیں دھویا تھا شاید"۔

"یہ بات آپ کیسے کہہ سکتے ہیں"۔ آصف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دھونے سے منہ پر ہوائیاں ذرا صاف نظر نہیں آتیں.... اور اگر چہرے پر ہلکا سا میک آپ کر لیا جائے تو ہوائیاں اور مدھم ہو جاتی ہیں"۔

"آپ کا اندازہ درست نہیں.... میں نے منہ ضرور دھویا تھا۔ لیکن ایک منٹ میں تیز گرم چائے کے چھ کپ پیتے میں نے پہلی بار کسی کو دیکھا ہے"۔

"ارے.... سجاد عرفانی"۔ وہ چلائے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

”جی.... کیا مطلب.... چھے کپوں کو آپ سجاد عرفانی کہہ رہے ہیں“۔

”نہیں چھے کپ پینے والا.... سجاد عرفانی کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا.... میرا بچپن کا دوست.... وہ بچپن سے ہی تیز گرم چائے پینے کا عادی تھا.... کہاں ہے وہ“۔

جی ڈرائنگ روم میں ساتویں کپ سے انصاف کر رہے ہیں“۔

”غلط.... اب آٹھواں جا رہا ہے“۔ آفتاب کی آواز لہرائی۔

”فوراً ہار مان لو.... ورنہ گھر سے چائے کا پیکٹ صاف ہو جائے گا“۔ انسپکٹر کامران مرزا نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”ارے! یہ آواز تو میرے بچپن کے دوست کامران مرزا کی ہے“۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

”تو کیا آپ جوانی کے دوست کامران مرزا سے ملنے آئے تھے“۔ فرحت بولی۔

اور وہ مسکرا دیے۔

”پہلا جملہ ہے.... جو پسند آیا“۔ وہ بولے۔

”کک.... کون سا جملہ“۔ فرحت بوکھلا اٹھی۔

”السلام علیکم“۔ انسپکٹر کامران مرزا نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام“۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دونوں دوست گرم جوشی سے ملے.... پھر بیٹھ گئے.... چائے کا دور شروع ہوا.... بچپن کی باتیں دہرائی گئیں.... تینوں بہت دلچسپی سے ان باتوں کو سن رہے اور حیران ہو رہے تھے کہ ان کا بچپن کیسا تھا.... خاص طور پر انسپکٹر کامران مرزا کی باتیں تو بہت حیرت انگیز تھیں.... مثلاً ایک واقعہ سجاد عرفانی نے یاد کرنے کے انداز میں سنایا کہ ایک بار ایک مکان میں آگ لگ گئی.... آگ نچلے حصے میں لگی تھی اور اس کی اوپر والی منزل میں چند بچے پھنس گئے تھے.... چنانچہ انسپکٹر کامران مرزا اوپر چڑھ کر ان بچوں کو نکال لائے تھے.... جب کہ وہاں کھڑے بڑی عمر کے لوگ بھی یہ جرات نہ کر سکے تھے.... اس قسم کے اور بہت سے واقعات انہوں نے سنائے.... دوسری طرف انسپکٹر کامران مرزا سجاد عرفانی کے بچپن کے واقعات سنا رہے تھے.... وہ دراصل سائنس کے تجربات کا شوق جنون کی حد تک رکھتے تھے.... قیمتی سے قیمتی کھلونے خرید کر لاتے اور انہیں کھول کر دیکھتے کہ وہ کس طرح چلتے ہیں اور والد صاحب بہت چیخا کرتے کہ لو صاحب زادے نے آج پھر سو روپے کا کھلونا برباد کر دیا.... آخر بچپن کی کہانیوں کا دور ختم ہوا اور وہ حال تک آ گئے۔

"اب سناؤ.... یہ اس قدر مدت بعد میری یاد کس طرح آ گئی.... اور تم رہے کہاں؟"

"سائنس میں ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد میں دنیا کے جھمیلوں سے دور دراز ایک شہر کے کنارے ایک تجربہ گاہ بنا کر رہنے لگا ہوں.... بس

وہاں دن رات تجربات کرتا رہتا ہوں.... اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کی کاری گری سے اندازے لگا کر ایجادات کرتا ہوں.... جو ملک اور قوم کے کام آتی ہیں"۔

"لیکن میں نے کسی ایجاد پر تمہارا نام نہیں پڑھا"۔

"میں نے نام کمانا کبھی پسند نہیں کیا' گمنام رہ کر اپنی ایجاد حکومت کو بھیج دیتا ہوں.... ایجادات کے شعبے میں اگر تم پتہ چلاؤ گے تو وہ بتائیں گے کہ ایک گمنام سائنس دان نے اس وقت تک انہیں سو کے قریب چیزیں ایجاد کر کے بھیجی ہیں.... جن سے اس وقت ملک فائدہ اٹھا رہا ہے.... مثلاً دھوپ سے چلنے والی چند مشینیں.... جن سے بجلی اور گیس کا خرچ بالکل بچ گیا ہے"۔

"اوہ ہاں! ایسی مشینوں کے بارے میں میں نے سنا ہے"۔

"لیکن میرے دوست.... اس وقت میں تمہارے پاس ایک پریشانی لے کر آیا ہوں"۔

"کیا مطلب.... پریشانی"۔

"ہاں! پریشانی.... نہ سمجھ میں آنے والی پریشانی.... اور وہ یہ کہ میری تجربہ گاہ اب میری نہیں رہی"۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"اس پر کسی اور نے قبضہ کر لیا ہے"۔

"میں سمجھا نہیں.... وہ کون ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میں نہیں جانتا.... وہ کون ہے.... اس نے سامنے آئے بغیر قبضہ کیا ہے"۔

"یار سجاد عرفانی.... کہیں تمہارے دماغ کو کچھ ہو تو نہیں گیا"۔

"نہیں.... میرا دماغ بالکل درست ہے.... میں بالکل ٹھیک ہوں.... میری پریشانی کا حل اگر مجھے وہاں سے مل جاتا تو کبھی تمہیں پریشان کرنے نہ آتا"۔

"میں سمجھا نہیں.... اچھا خیر.... تم تفصیل سناؤ"۔

اب آفتاب' آصف اور فرحت کے بھی کان کھڑے ہو چکے تھے.... کیونکہ معاملہ جاسوسی ہو گیا تھا۔

"میں مثال کے طور پر بتاتا ہوں.... فرض کیا.... تمہاری کار ہے.... بالکل درست حالت میں ہے.... لیکن وہ تمہارا حکم نہ مانے.... تو"۔

"میرا حکم نہ مانے.... کیا مطلب؟"

"تم کار میں بیٹھ کر کار چلانا چاہو اور کار نہ چلے تو جب کہ تمہارا مستری تمہیں بتائے کہ کار بالکل درست ہے.... اس میں کوئی خرابی نہیں ہے.... تم اپنے گھر کا گیس کا چولہا جلاؤ اور وہ نہ جلے جب کہ گیس کے چولہوں کا مستری بتائے کہ چولہا بالکل ٹھیک ہے.... اور گیس بھی موجود ہے بلکہ جب وہ چولہا جلائے تو جل جائے.... لیکن جب تم جلاؤ تو وہ ٹس سے مس نہ ہو.... یہی حال اگر میری تجربہ گاہ کے آلات کا ہو جائے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تو تمہارے احساسات کیا ہوں گے.... کیا تم اپنے آپ کو پاگل ہوتا محسوس نہیں کرو گے"۔

"بات معقول ہے.... یہ تو واقعی پاگل کر دینے والی بات ہے"۔

"اسی لیے میں نے کہا تھا.... میری تجربہ گاہ پر کسی نے قبضہ کر لیا ہے.... شیطانی قبضہ"۔

"شش.... شیطانی قبضہ.... بھئی واہ.... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن تم فاروق نہیں ہو"۔

"تو پھر.... اس سے کیا فرق پڑتا ہے.... ایک بات کہہ دی ہے.... ناولوں کے نام تجویز کرنے کا فاروق نے ٹھیکا لے رکھا ہے"۔ آفتاب جل گیا۔

"یہ کیا بات شروع ہو گئی"۔ سجاد عرفانی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ اور بات ہے.... پھر بتا دیں گے.... پہلے آپ اپنی بات مکمل کر لیں"۔

"میں اپنی کہہ چکا.... اور کیا کہوں.... میری تجربہ گاہ میں اب میری مرضی نہیں چلتی.... میں آلات سے کچھ کام لینا چاہتا ہوں.... آلات کرتے کچھ اور ہیں.... اس سے زیادہ حیرت اور خوف کی بات بھلا کیا ہو گی.... یہ تم سوچو"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

وہ مسئلہ بہت سنگین ہے... لیکن تم میرے پاس کیوں آئے... تمہیں تو کسی بڑے سائنس دان کے پاس جانا چاہیے تھا"۔

"اوہ ہاں! میں نے یہ بھی سوچا تھا... لیکن تمام سائنس دان مجھ سے جلتے ہیں... بھنتے ہیں"۔

"میرا خیال ہے... تم سب کا نام نہ لو، اس لیے کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کچھ ایسے سائنس دان بھی ضرور ہیں... جو آپ سے نہیں جلتے ہوں گے... بلکہ تم تو گمنام رہ کر کام کر رہے ہو... تم سے کوئی کیوں جلے گا"۔

"گمنامی کی حالت میں بھی لوگ جلتے ہیں"۔

"تو جلا کریں... آپ اپنا کام کرتے رہیں اور یہ بتائیں... آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں"۔

"اس سائنس دان کا سراغ لگاؤ... جس نے میری تجربہ گاہ پر قبضہ کیا ہے"۔

"اسی لیے میں نے کہا ہے نا کہ کسی سائنس دان کی خدمات حاصل کرو... یہ کام سراغ رسانی کا نہیں... سائنس دانی کا ہے"۔

"جی نہیں... یہ کام آپ اور صرف آپ کا ہے... کرنا ہے کریں... نہیں تو میں انسپکٹر جمشید کے پاس چلا جاؤں گا، وہ بھی تو میرے بچپن کے دوست ہیں"۔

"اوہو اچھا... یہ بات بھی ہے... تب تو خیر... ہمیں یہ کام کرنا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہی ہو گا.... ہم صبح تمہارے ساتھ چلیں گے.... کیا خیال ہے"۔

"بالکل ٹھیک"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"تجربہ گاہ میں کل کتنے آدمی کام کرتے ہیں"۔

"پانچ آدمی"۔ انہوں نے کہا۔

"ان میں سے کسی پر آپ کو شک ہے"۔

"نہیں.... وہ میرے بہت پرانے ملازم ہیں"۔

"پرانے ملازم بھی بعض اوقات مجرم ثابت ہو جاتے ہیں"۔

"یہ دیکھنا تمہارا کام ہے.... میں تو ایسا نہیں محسوس کرتا"۔

"اچھا ٹھیک ہے.... ہم دیکھیں گے.... تم فکر نہ کرو.... اب آرام کرو.... ہم سفر کی تیاری کرتے ہیں"۔

"واہ.... دوست ہو تو تم جیسا"۔

"اپنی جیب کی چیزیں نکال کر میز پر رکھ دو"۔ انسپکٹر کامران مرزا اچانک سرد آواز میں بولے۔

"کیا مطلب؟" وہ اچھل پڑے۔

"یہ.... یہ آپ نے کیا کہا انکل"۔ فرحت کانپ گئی۔

"میں نے ان سے کہا ہے.... جیب کی چیزیں نکال کر میز پر رکھ دیں.... اب تک انہوں نے ایسا کیا نہیں.... یہ چیز انہیں مجرم ثابت کرتی ہے.... ہو سکتا ہے.... یہ میرے دوست سجاد عرفانی کے میک اپ میں کوئی دشمن ہو"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دشمن نہیں.... میں دشمن نہیں ہوں.... یہ رہیں میری چیزیں"۔
یہ کہہ کر اس نے تمام چیزیں ڈھیر کر دیں.... ان چیزوں میں ایک چیز کو دیکھتے ہی وہ چاروں زور سے اچھلے.... ان کے منہ حیرت سے کھل گئے۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کس کا اغوا

محمود نے دروازہ کھولا تو ایک اجنبی پر نظر پڑی.... اس نے دروازہ کھلنے کے فوراً بعد یہ الفاظ کہے۔

"ہمارے ملک سے ایک شہر کو اغوا کر لیا گیا ہے"۔

"کیا.... کیا فرمایا آپ نے.... شہر کو اغوا کر لیا گیا ہے.... اب آپ بھی مذاق کریں گے ہم سے"۔

"مذاق اور میں.... وہ بھی تم سے ارے میاں جاؤ"۔ اجنبی نے خالص لکھنوی انداز میں ہاتھ نچایا۔

"جاؤں کہاں.... میں تو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں.... آپ کو جہاں جانا ہو جائیں"۔

"جا تو چکا ہوں.... یعنی یہاں آ تو چکا ہوں.... مجھے یہیں آنا تھا"۔

"لیکن میں نے جانے کی بات کی ہے.... آپ کو جہاں جانا ہو جائیں.... ہمیں پریشان نہ کریں.... ہم ان دنوں کسی جاسوسی جھمیلے میں پڑنا نہیں چاہتے.... اس لیے کہ گرمیوں کی چھٹیاں ہیں اور ہم بہت

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

خوبصورت سیر کا پروگرام بنا رہے ہیں"۔

"آپ کو سیر کے پروگراموں کی پڑی ہے.... وہ بھی خوبصورت سیر کے پروگرام کی.... لا حول ولا.... ارے میاں جاؤ"۔ اس نے بھنا کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ نچایا۔

"اچھا جا رہا ہوں"۔ یہ کہہ کر محمود نے کھٹ سے دروازہ بند کر دیا اور اندر کی طرف مڑا.... اندر فاروق فون پر کسی سے الجھا ہوا تھا.... وہ کہہ رہا تھا۔

"میرا دماغ نہ چاٹیں.... ہمارے گھر میں شہد ختم ہو چکا ہے.... آج اباجان آتے ہوئے لے کر آئیں گے نا پھر چاٹ لیجئے گا کیا کہا.... میرا نہیں.... آپ کا دماغ الٹ گیا ہے.... آپ خود تو اپنی بات پر یقین کر نہیں رہے.... آخر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شہر اغوا ہو گیا ہے.... جی کیا فرمایا.... آ کر دیکھ لیں.... شہر کا نام کیا بتایا آپ نے.... کیا.... ٹنڈا"۔

وہ چلا اٹھا.... ادھر محمود دھک سے رہ گیا.... دروازے پر اس نے یہی خبر تو سنی تھی.... فاروق فون پر یہی خبر سن رہا تھا.... شوکی پہلے ہی انہیں یہ خبر سنا چکا تھا.... وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ پھر سے کھول دیا.... اجنبی وہاں بت بنا کھڑا تھا۔

"ارے میاں جاؤ"۔ اس نے اسے دیکھ کر ہاتھ نچایا۔

"اچھا ٹھیک ہے.... چلا جاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر محمود نے دروازہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بند کیے بغیر اندر کا رخ کیا.... اور سچ مچ اندر چلا گیا.... اجنبی ارے ارے کرتا رہ گیا.... یہاں تک کہ اس نے پھر گھنٹی بجا دی.... وہ واپس مڑا اور تلملا کر بولا۔

"اب کیا ہے جناب! آپ خود تو مجھے بار بار کہہ رہے ہیں کہ ارے میاں جاؤ.... ارے میاں جاؤ.... اول تو میں میاں نہیں.... نہ ہیرا ہوں.... پھر بھی آپ کے کہنے پر چلا گیا ہوں.... تو آپ نے پھر سے گھنٹی بجا دی ہے.... مہربانی فرما کر اب نہ بجائیے گا.... ناراض ہو جائے گی"۔

"کک.... کون ناراض ہو جائے گی"۔ اجنبی نے بوکھلا کر پوچھا۔

"گھنٹی اور کون.... ناراض ہونے کے لیے یہاں اور ہے ہی کون.... ارے ہاں.... آپ یوں کیوں نہیں کرتے.... کہ ہمارے ڈرائنگ روم میں تشریف سے آرام رکھیے.... مم.... میرا مطلب ہے.... آرام سے تشریف رکھیے.... وہاں بیٹھ کر پرسکون ہو کر چائے پیجیے.... اور جب آپ کے اوسان بجا ہو جائیں تو پھر اپنی رام کہانی سنائیے گا"۔

"واہ.... بہت خوب.... آپ کے منہ میں گھی شکر"۔

"مم.... میرے منہ میں گھی شکر.... نن نہیں تو"۔ محمود نے بوکھلا کر اپنے منہ کو ٹٹول ڈالا۔

"میں نے محاورۃ" کہا ہے.... ورنہ آج کل گھی شکر کہاں ملتا ہے.... اب تو بناسپتی گھی اور سفید چینی کا زمانہ ہے"۔ اس نے سرد آہ بھری۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہمارے ہاں ملتا ہے۔۔۔ آپ اندر آ جائیں"۔

"آپ کا مطلب ہے۔۔۔ آپ کے ہاں دیسی گھی اور دیسی شکر ملتے ہیں"۔

"ہاں ملتے ہیں۔۔۔ روزانہ آتے رہتے ہیں۔۔۔ آپس میں باتیں بھی کرتے ہیں۔۔۔ بالکل آپ جیسی باتیں۔۔۔ پرانے زمانے کی باتیں۔۔۔ کہتے ہیں۔۔۔ وہ بھی کیا زمانہ تھا۔۔۔ جب لوگ ہمیں بہت ذوق اور شوق سے کھایا کرتے تھے۔۔۔ اب کوئی پوچھتا تک نہیں۔۔۔ ۔۔۔ حالانکہ ان کا یہ گلا۔۔۔ ان کی یہ شکایت سو فیصد غلط ہے۔۔۔ لوگ پوچھیں تو تب نا۔۔۔ جب یہ چیزیں ملتی ہوں"۔

"بات معقول ہے"۔

"لیکن کون سی۔۔۔ پہلے والی یا دوسری"۔

"دونوں۔۔۔ دونوں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"آپ نے ایک دونوں کی فضول خرچی کی۔۔۔ ایک سے بھی کام چل سکتا تھا"۔

"آپ بڑے وہ ہیں۔۔۔ بات پر بات مارتے چلے جا رہے ہیں۔۔۔ اچھا بابا میں اندر آ گیا۔۔۔ اب لے چلیے مجھے اپنے ڈرائنگ روم تک"۔

ادھر فاروق جھلا کر ریسیور رکھ چکا تھا۔۔۔ لیکن گھنٹی پھر بج رہی تھی۔۔۔ اس نے تلملا کر ریسیور اٹھایا تو ایک اور آواز سنائی دی:

"اف مالک"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جی نہیں.... یہ اف مالک کا گھر نہیں ہے"۔ فاروق نے جھلا کر کہا۔

"ارے ارے.... سنئے تو.... ناراض کیوں ہوتے ہیں"۔

"میں آپ کو کیوں بتاؤں کہ ناراض کیوں ہوتا ہوں.... ہوتا ہوں بس"۔

"فاروق.... ریسیور فرزانہ کو دے دو.... یہ تم سے بہتر طور پر نبٹ لے گی اور تم مہمان کے لیے چائے لے آؤ.... اس لیے کہ یہ ہمیں شہر کے اغوا ہونے کی کہانی سنانے آئے ہیں.... وہ کہانی جو شوکی فون پر نہیں سنا سکا.... جو کوئی اور فون پر نہیں بتا سکا.... وہ کہانی ہمیں یہ سنائیں گے"۔

"اوہ! تب تو میں بھی فون پر اپنا دماغ نہیں چٹواؤں گی"۔ فرزانہ جلدی سے بولی۔

"تب پھر ریسیور آف کر دو"۔

"نہیں.... یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں.... کوئی اہم فون بھی آ سکتا ہے.... تمہارے اباجان ابھی تک دفتر نہیں پہنچے.... ان کا فون بھی آ سکتا ہے"۔

"وہ تو خیر موبائل پر بھی کر لیں گے.... خیر دوسروں کے لیے فون کے دروازے بند نہیں کرنے چاہئیں.... اس لیے اب فون کی ڈیوٹی آپ سنبھالیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ٹھیک ہے.... ایسے معلوم ہوتا ہے.... آج کا دن بہت گرم ہے"۔

"ادھر ٹنڈا بھی گرم ہے.... اباجان بتا رہے تھے"۔ فرزانہ نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ک.... کیا کہا.... ٹنڈا.... گویا آپ تک پہلے ہی خبر پہنچ چکی ہے"۔

"ت.... تو آپ بھی ٹنڈے کی بات کرنے آئے ہیں"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"ہاں! وہی تو اغوا ہوا ہے.... میں بھی ٹنڈا کا شہری ہوں.... میرا گھر.... میری بیوی.... میرے بچے.... سب نہ جانے کہاں ہیں.... اس لیے کہ پورا شہر غائب ہے"۔

"یہ ضرور کسی بلیک میلر کی کارستانی ہے"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا کہہ رہے ہیں.... بلیک میلر کسی پورے شہر کو کیسے اغوا کر سکتا ہے"۔

"یہ بعد کی بات ہے.... ویسے ہو سکتا ہے.... وہ بلیک میلر سائنس دان بھی ہو"۔ فاروق نے کہا۔

"بہت خوب فاروق.... تمہاری یہ بات دل کو لگی ہے"۔

"لگی ہے نا.... میں بھی حیران تھا میری باتیں اب تمہارے دل کو

کیوں نہیں لگتیں.... پہلے تو بہت لگا کرتی تھیں"۔

"پہلے آپ تفصیل بتائیں"۔

"ارے میاں جاؤ.... کیا خاک تفصیل بتاؤں.... میں شہر سے باہر کاروبار کے لیے گیا ہوا تھا.... تین دن بعد واپس لوٹا.... سٹیشن پر اترا تو شہر کی جگہ کھلا میدان تھا اور مجھ جیسے وہاں کئی سو آدمی حیران پریشان کھڑے تھے.... وہ سب یہی کہہ رہے تھے.... شہر کا اغوا ہو گیا ہے.... اب میں تفصیل کیا بتاؤں.... میں نے وہاں کھڑے رہ کر پریشان ہونا مناسب نہ سمجھا.... گاڑی کا ٹکٹ لیا اور یہاں چلا آیا.... کیونکہ پورے ملک میں آپ لوگ ہی ہیں.... جو اس شہر کو.... بے چارے غریب شہر کو تلاش کر کے واپس وہاں لا سکتے ہیں"۔

"ارے باپ رے.... اب ہمیں پورے شہر کی تلاش میں نکلنا ہو گا.... اور اسے واپس بھی لانا ہو گا"۔

"ہاں بالکل"۔ اجنبی نے خوش ہو کر کہا۔

"فرزانہ.... تم ذرا دفتر فون کرو"۔

"اوہ ہاں اچھا"۔ فرزانہ چونکی۔

"پھر موبائل پر اس نے دفتر فون کیا.... دوسرے فون پر تو بیگم جمشید زور زور سے باتیں کر رہی تھیں.... اور کہہ رہی تھیں"۔

"ہاں ہاں.... ہمیں اطلاعات مل چکی ہیں.... آپ لوگ فکر نہ کریں.... ہم بہت جلد آپ کے شہر کو تلاش کر لیں گے.... کیا کہا.... نہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تلاش کر سکے تو.... تو خود اس شہر میں جا کر رہنا شروع کر دیں گے"۔
ان کے جھلائے ہوئے جواب پر ان کی ہنسی نکل گئی.... ادھر دفتر سے رابطہ قائم ہو گیا اور اکرام کی آواز سنائی دی۔
"ہاں انکل.... اباجان پہنچے یا نہیں"۔
"نہیں.... آئی جی صاحب نے فوراً آپ لوگوں کو طلب کیا ہے.... پروفیسر داؤد صاحب اور خان رحمان صاحب کو بھی وہ فون کر چکے ہیں.... آپ لوگ وقت ضائع کیے بغیر چلے آئیں"۔
"بہت بہتر.... کیا کوئی خاص گڑبڑ ہے"۔
"اس سے بڑی گڑبڑ اور کیا ہو گی کہ ایک شہر اغوا ہو گیا ہے"۔
"ارے باپ رے.... شاید آج ہم اس خبر کے علاوہ اور کوئی خبر نہیں سن سکیں گے.... لیکن اباجان کہاں چلے گئے"۔
"یہ بات بھی کم حیرت کی نہیں ہے"۔ اکرام ہنسا۔
"ہائیں انکل.... آپ ان حالات میں ہنس رہے ہیں"۔
"رونے سے بھی تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا.... لہٰذا کیوں نہ ہنس ہی لیا جائے"۔
"اللہ سے ڈریں انکل.... اگر ہمارا شہر بھی اغوا ہو گیا تو"۔
"نن نہیں.... ارے باپ رے.... اس قدر خوفناک باتیں تو نہ کریں"۔ وہ بوکھلا اٹھا۔
"ان سے کم خوفناک باتیں آج کی تاریخ میں تو ہو نہیں سکیں گی

انکل"۔

"اچھا بس.... تم آ جاؤ"۔

فون بند کر کے وہ اجنبی کی طرف مڑے۔

"ہمارے دفتر میں یہ خبر پہنچ چکی ہے جناب.... سب لوگوں کو وہاں بلایا گیا ہے.... تاکہ سوچا جا سکے کہ اب کیا کیا جائے.... لہٰذا ہم اجازت چاہتے ہیں.... آپ آرام کریں.... جب تک ٹھہرنا چاہیں.... یہاں ٹھہرے رہیں"۔

"نہیں.... میرے بھائی کا گھر ہے اس شہر میں.... میں اس کے پاس جا کے ٹھہروں گا.... آپ لوگوں کو تو صرف اطلاع دینے آیا تھا"۔

"ٹھیک ہے.... شکریہ.... اطلاع مل گئی.... آپ جانا چاہیں تو شوق سے جا سکتے ہیں.... جونہی آپ کا شہر ملا.... آپ کو ہی نہیں.... سب کو خود بخود اطلاع مل جائے گی.... ویسے آپ کا نام کیا ہے.... ہم نے اب تک آپ کا نام نہیں پوچھا"۔

"میں انوار برکی ہوں"۔

"شکریہ انوار برکی صاحب"۔

وہ چلا گیا اور انھوں نے دفتر کا رخ کیا۔ اصل پریشانی انہیں اپنے والد کی تھی.... آخر وہ دفتر کیوں نہیں پہنچے تھے.... یہ ایک خوفناک سوال تھا.... اور اس سوال کا جواب انہیں معلوم نہیں تھا.... محکمہ سراغرسانی کے میٹنگ روم میں اس وقت سبھی بڑے آفیسر موجود تھے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

وہاں خان رحمان اور پروفیسر داؤد بھی تھے۔۔۔ ان سب کے چہروں پر فکرمندی کے آثار تھے۔۔۔ جونہی وہ اندر داخل ہوئے۔۔۔ آئی جی بولے۔

"آؤ بھئی آؤ۔۔۔ تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔ آج تو جمشید نے کمال کر دیا"۔

"ایسا کمال کرنے کے وہ عادی تو نہیں ہیں"۔ فاروق بولا۔

اور بہت سے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"تنڈا کے بارے میں خود تم سن چکے ہو گے"۔

"جی ہاں بالکل"۔

"ہم سب اسی سلسلے میں یہاں جمع ہوئے ہیں۔۔۔ تجویز یہ ہے کہ ایک پارٹی ترتیب دی جائے۔۔۔ جس میں ہر قسم کے ماہرین موجود ہوں۔۔۔ یعنی آثار قدیمہ کے ماہر۔۔۔ کیونکہ اگر وہ شہر خدانہ کرے زمین میں دھنس گیا ہے۔۔۔ تو اس کا سراغ یہ آسانی سے لگا سکیں گے۔۔۔ شہر کے ساتھ کچھ اور ہوا ہے تو سائنس دانوں کا ایک گروہ اس پارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے۔۔۔ جن کے انچارج پروفیسر داؤد ہوں گے۔۔۔ اس طرح سراغرسانوں کا ایک گروہ جائے گا۔۔۔ اس کے انچارج انسپکٹر جمشید ہوتے۔۔۔ لیکن وہ غائب ہیں۔۔۔ ان کی جگہ اب کیا کیا جائے"۔

"انسپکٹر کامران مرزا صاحب کو بلا لیتے ہیں"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی ہے۔۔۔ اور شوکی برادرز کو

بھی بلا لیتے ہیں.... کیا خیال ہے"۔

"بہت مناسب"۔

"تو پھر پہلے ان لوگوں سے رابطہ کر لیا جائے"۔

فون پر رابطہ کرنے کی کوشش شروع ہوئی.... لیکن دونوں پارٹیوں سے رابطہ نہ ہو سکا.... انہیں بتایا گیا.... وہ غائب ہیں.... اب تو وہ حیران رہ گئے۔

"اب کیا کریں؟"

"اب آپ فرمائیں"۔ پروفیسر بولے۔

"میرا خیال ہے.... میں ساتھ چلتا ہوں.... اکرام کو بھی لے لیتے ہیں"۔ آئی جی بولے۔

"واہ.... اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے"۔

"تو پھر.... پہلے ہم فہرست بنا لیں"۔

آئی جی صاحب سب لوگوں کے نام لکھنے لگے.... باقی لوگ ٹکر ٹکر ان کی طرف دیکھ رہے تھے.... سنسنی کی ایک لہر تھی.... جو تمام لوگوں کے جسموں میں پھیل گئی تھی.... اس سے زیادہ حیران کن معاملہ شاید انہیں پیش نہیں آیا تھا۔

ایسے میں میٹنگ روم کا دروازہ کھلا.... کئی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں.... پھر چند آوازیں ابھریں۔

"ارے.... ارے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اب باقی لوگوں نے بھی دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ سب حیرت زدہ رہ گئے..... محمود' فاروق' فرزانہ' خان رحمان اور پروفیسر داؤد تو بری طرح اچھل پڑے۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں ہاں نہیں

دستک کی آواز نے انہیں چونکا دیا.... نثار خالد کی آنکھوں میں الجھن تیر گئی.... وہ جلدی سے بولا۔

"میں دیکھتا ہوں"۔

پھر اس نے دروازہ کھول دیا.... باہر ایک جنگلی سا آدمی کھڑا تھا.... اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن تھی.... دروازہ کھلتے ہی وہ اندر آ گیا۔

"کہاں گھسے چلے آ رہے ہیں"۔ نثار خالد نے جھلا کر کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب.... یہاں کون سی عورتیں ہیں.... میں نے جھگڑے کی آواز سنی تو اندر آ گیا.... آپ کا آپس میں کوئی جھگڑا ہے کیا"۔

"جی نہیں.... کوئی جھگڑا نہیں ہے.... ہم تو یونہی آپس میں باتیں کر رہے تھے"۔

"اوہ اچھا خیر"۔

"غلط کہہ رہے ہیں جناب! یہ ہمیں مارنا پیٹنا چاہتے ہیں.... پہلے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہمیں ہمارے شہر سے یہاں لائے اور اب دھمکیاں دینے پر اتر آئے ہیں۔۔۔ شاید آپ ساتھ والے کمرے میں رہتے ہیں۔۔۔ اور آپ نے ان کی دھمکیوں کی آواز سنی ہو گی"۔

"ہاں یقیناً۔۔۔ اب یہ آپ کو دھمکیاں نہیں دے سکیں گے، فکر نہ کریں"۔

"ارے۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔ چلتے پھرتے نظر آؤ"۔ نثار خالد نے سرد آواز میں کہا۔

"ارے باپ رے۔۔۔ اس قدر سرد آواز میں تو بات نہ کرو"۔ اجنبی نے لرز کر کہا۔

"ہاہا۔۔۔ یہ تمہارا حمایتی تو ایک ہی دھمکی میں ڈر گیا"۔

"کک۔۔۔ کیوں جناب۔۔۔ کیا آپ ڈر گئے ہیں؟"

"نن نہیں تو۔۔۔ میں اور اس سے ڈروں گا۔۔۔ مجھ سے تو اچھے اچھے ڈرتے ہیں"۔ اس نے کانپ کر کہا۔

"ہاہا۔۔۔ کانپ بھی رہے ہو۔۔۔ اور ڈر بھی نہیں رہے۔۔۔ کاش تم نے ہال میں لڑائی کا منظر دیکھا ہوتا"۔ نثار خالد نے بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہال میں لڑائی کا منظر۔۔۔ کیا مطلب؟"

"چند غنڈوں نے مجھ سے جھگڑا مول لے لیا تھا۔۔۔ ہاتھ پیر تڑوا بیٹھے مجھ سے۔۔۔ یقین نہیں تو نیچے جا کر دیکھ لو۔۔۔ کاؤنٹر کلرک سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تفصیل پوچھ لینا"۔

"اچھا!" یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف مڑا۔

"ارے ارے جناب.... یہ کیا' آپ جا رہے ہیں"۔

"ہاں! یہ دیکھنے جا رہا ہوں کہ ہال میں انہوں نے کیا کیا ہے"۔

"نہ جائیے.... یہیں ٹھہریے.... ورنہ یہ صاحب ہمیں پریشان کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں"۔

"لیکن یہ دیکھنا بھی تو بہت ضروری ہے کہ ہال میں انہوں نے کیا کیا ہے"۔

"یہ درست کہہ رہے ہیں.... انہوں نے واقعی کئی غنڈوں کی چٹنی بنا دی تھی"۔

"کہاں ہے.... وہ"۔ اس نے فوراً کہا۔

"کون.... کیا؟" شوکی بول پڑا۔

"چٹنی"۔ اس نے کہا۔

"اوہو.... آپ سمجھے نہیں.... میں نے محاورۃ" کہا ہے"۔

"اوہ اچھا.... وہ جو ہم بچپن میں سکول میں پڑھا کرتے تھے"۔ اس نے چونک کر کہا۔

"ہاں ہاں.... وہی"۔ شوکی فوراً بولا۔

"میں ابھی آتا ہوں.... تم فکر نہ کرو"۔

یہ کہہ کر اجنبی فوراً نکل گیا.... نثار خالد نے زوردار قہقہہ لگایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اب یہ نہیں آئے گا.... ہل کا منظر دیکھ کر یہ کہاں آنے کی ہمت کرے گا"۔

"خیر کوئی بات نہیں.... اللہ مالک ہے.... جس نے اسے یہاں بھیجا تھا.... وہ ہماری مدد کے لیے کسی اور کو بھی تو بھیج سکتا ہے.... افسوس تو آپ پر ہے.... ہمیں اتنی دور سے یہاں لائے اور اب رعب جھاڑ رہے ہیں.... یہ رعب وہیں جھاڑا ہوتا نا.... پھر دیکھتے ہم.... آپ ہمیں کیسے یہاں تک لاتے"۔

"لانے کو میں اب بھی تم لوگوں کو وہیں سے لا سکتا ہوں' لیکن اس طرح وقت برباد ہو گا"۔

"اب کون سا آباد ہو رہا ہے.... آپ اپنے کندھے سے کپڑا سرکا کر دکھا دیں.... ہم آپ کا شہر آپ کو تلاش کر دیں گے"۔

"گولی مارو شہر کو"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"ہائیں ہائیں.... آپ تو شہر کے لیے بہت پریشان تھے"۔

"ہاں تھا اور ہوں.... لیکن کندھے سے کپڑا نہیں ہٹاؤں گا"۔

"تو پھر ہم یہیں سے اپنے شہر واپس جائیں گے.... اور اس کیس کو ہاتھ نہیں لگائیں گے"۔

"کیس تو خیر تم لوگوں کو حل کرنا ہو گا"۔ وہ مسکرایا۔

"زبردستی؟" شوکی نے اسے گھورا۔

"ہاں زبردستی.... ورنہ میں مار مار کر تم لوگوں کا بھرکس نکال دوں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

گا جس طرح میں نے ان غنڈوں کی چٹنی بنائی ہے نا۔۔۔ تمہاری بھی دھنائی کر دوں گا"۔

"دیکھئے۔۔۔ آپ ہمیں ڈرانے کی کوشش نہ کریں۔۔۔ اگر ہم ڈر گئے تو کام خراب ہو جائے گا"۔ آفتاب نے واقعی ڈرے ڈرے سے انداز میں کہا۔

"کام کس طرح خراب ہو جائے گا۔ اس نے منہ بنایا۔

عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ وہ چونک اٹھے۔

"یہ اب کون آ گیا؟" نثار خالد نے چونک کر کہا۔

"تمہارا کوئی اور مددگار۔۔۔ اللہ تعالٰی نے بھیج دیا"۔

"کوئی پروا نہیں۔۔۔ کھول دو دروازہ' دیکھ لوں گا اسے بھی"۔ وہ غرایا۔

شوکی نے تھر تھر کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھول دیا۔۔۔ انہوں نے دیکھا۔۔۔ دروازے میں وہی جنگلی کھڑا تھا۔

"ارے! یہ تو وہی ہے"۔ شوکی بول اٹھا۔

"کیا۔۔۔ وہی جنگلی۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ اس میں اتنی ہمت کہ نیچے کا حال دیکھ کر بھی اوپر آ گیا"۔

"تو پھر۔۔۔ اور کیا کرتا؟" جنگلی بولا۔

"ارے بے وقوف۔۔۔ بھاگ جاتے۔۔۔ جان بچ جاتی"۔

"تو اب کیا ہو گیا ہے جان کو۔۔۔ بچی ہوئی تو ہے"۔ اس کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لہجے میں حیرت تھی۔
جنگلی اندر آ گیا۔
"آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں"۔ ایسے میں شوکی نے درخواست کی۔
"کیسے.... بات کیا ہے"۔
"یہ صاحب ہمیں ہمارے شہر سے لائے ہیں.... کیس حل کرانے کے لیے.... لیکن اب یہ ہمیں دھمکیاں دے رہے ہیں"۔
"کیوں بھئی.... تم دھمکیاں کیوں دے رہے ہو"۔ جنگلی نے حیران ہو کر کہا۔
"اب آپ کو کس طرح سمجھائیں.... پتا نہیں آپ ہماری بات سمجھ سکیں گے یا نہیں"۔
"کوشش کر دیکھیں"۔ جنگلی مسکرایا۔
شوکی نے ساری بات بتا دی.... آخر میں وہ بولا۔
"اب اگر یہ جرائم پیشہ رہے ہیں تو ہم ان کے لیے کام نہیں کر سکتے.... اس صورت میں ہم اپنے شہر واپس جائیں گے.... جب کہ یہ زبردستی کام لینا چاہتے ہیں"۔
"کیوں بھئی.... اگر آپ کے کندھے پر نشان نہیں ہے.... تو آپ ان لوگوں کو کندھا دکھا کیوں نہیں دیتے"۔
"نہیں.... میں کندھا نہیں دکھاؤں گا اور ان لوگوں کو کام کرنا ہو

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

گا.... یہ سراغ لگانا ہو گا کہ شہر کہاں چلا گیا"۔

"سن لیا آپ نے جنگلی صاحب"۔ شوکی نے بھنا کر کہا۔

"آپ نے میرا کیا نام لیا"۔ جنگلی نے بوکھلا کر کہا۔

"جنگلی صاحب"۔ اس نے فوراً کہا۔

"اگر آپ مجھے جنگلی صاحب نہ کہنے کا وعدہ کریں تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں"۔

"کیا کہا.... آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں.... آپ تو اکیلے ہیں اور اتنے ڈیل ڈول والے بھی نہیں ہیں"۔

"تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے.... یہ بھی تو اکیلے ہیں.... اور ڈیل ڈول کے بڑے نہیں ہیں"۔ جنگلی مسکرایا۔

"تو کیا آپ نے ہال میں وہ چٹنی نہیں دیکھی.... جو انہوں نے پانچ آدمیوں کی بنائی تھی"۔

"دیکھی ہے.... ان میں سے ایک کی تو ایک ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے.... ابھی تک پولیس بھی نہیں پہنچی.... ورنہ ان صاحب کو تو پولیس ہی گرفتار کر لے گی"

"پولیس.... پولیس تو میرے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کرے گی.... یوں بھی اس وقت پولیس کو گم شدہ شہر کی پڑی ہے.... آخر کچھ پولیس والوں کے بھی تو گھر تھے اس شہر میں"۔

"اوہ ہاں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اور یہ شہر تو یوں بھی خالی ہو رہا ہے.... کون یہاں کسی کے لیے آئے گا.... تم جنگلی آدمی کہاں سے ٹپک پڑے.... کیا تمہارا اس شہر میں کوئی رشتے دار نہیں ہے"۔ نثار خالد نے جھلا کر کہا۔

"نہیں.... میرا اس شہر میں کوئی نہیں ہے"۔ اس نے منہ بنایا۔

"اچھا اب تم چلتے پھرتے نظر آؤ.... ورنہ"۔ اس نے گویا دھمکی دی۔

"لیکن ان لوگوں کو میری مدد کی ضرورت ہے.... یہ بے چارے بہت ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں"۔

"ارے تو تم.... ان کی مدد کرو گے"۔ نثار خالد چلایا۔

"اگر انہوں نے کہا تو.... ورنہ نہیں"۔ اس نے منہ بنایا۔

"بچائیے.... ہمیں اس ظالم آدمی سے.... ورنہ یہ تو ہمیں پیس کر رکھ دے گا"۔

"آپ نے مجھے مدد کے بلایا.... تو میں آپ کے ضرور کام آؤں گا"۔ وہ اندر آ گیا۔

"ارے کیا واقعی؟"

"ہاں.... دروازہ اندر سے بند کر لیں"۔

"ارے دماغ تو نہیں چل گیا"۔

"وہ اب تمہارا چلے گا"۔

"ارے تم نے دروازہ بند نہیں کیا"۔

"اوہ جی ہاں اچھا نہیں"۔

"کیا کہا.... اچھا نہیں"۔ جنگلی نے آنکھیں نکالیں۔

"یہ لیجیے.... کر دیا بند"۔ شوکی نے فوراً کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

اسی وقت نثار خالد نے وحشیانہ انداز میں جنگلی پر چھلانگ لگائی اور منہ کے بل فرش پر گرا.... جنگلی دوسرے کونے میں کھڑا نظر آیا.... شوکی برادرز حیرت زدہ رہ گئے.... ساتھ ہی انہوں نے پرجوش انداز میں نعرہ لگایا۔

"وہ مارا"۔

نثار خالد دوبارہ اٹھا اور ایک بار پھر دوڑ کر حملہ آور ہوا' لیکن اس بار وہ دیوار سے سے ٹکرایا.... اور اس کا سر پھٹنے کی آواز سنائی دی۔

"ارے باپ رے.... یہ تو زخمی ہو گیا"۔

"اس انداز میں لڑنے والے زخمی نہیں ہوں گے تو کیا ہوں گے"۔

"اب.... اب کیا ہو گا"۔

"ہونا کیا ہے.... اس پر حملہ میں نے نہیں کیا' اس نے مجھ پر کیا ہے"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"اوہو.... مطلب.... یہ کہ اب ہم کیا کریں"۔ آفتاب نے جھلا کر کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"سب سے پہلے تو ہم اس کے دائیں کندھے سے کپڑا ہٹا کر دیکھتے ہیں.... جس بنا پر یہ سارا جھگڑا ہوا ہے"۔ شوکی فوراً بولا۔

"اوہ ہاں.... بالکل ٹھیک"۔ جنگلی خوش ہو کر بولا۔

شوکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بات ہے.... تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو"۔

"مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا ہے"۔ شوکی نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"خدا کا شکر کرو.... غریب سا احساس نہیں ہوا"۔ جنگلی ہنسا۔

"حد ہو گئی.... ارے بھئی پہلے یہ تو پوچھ لیں کہ احساس کیا ہوا ہے"۔ آفتاب نے گھبرا کر کہا۔

"ارے ہاں ٹھیک ہے.... اچھا تو کیا بات ہو رہی تھی.... مم.... میں بھول گیا"۔ وہ گڑبڑا گیا۔

"آپ آدمی ہیں یا"۔ شوکی کہتے کہتے رک گیا۔

"نہیں میں آدمی نہیں.... جنگلی ہوں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"یوں تو خیر.... جنگلی بھی آدمی ہی ہوتے ہیں"۔ شوکی مسکرایا۔

"ہوتے ہوں گے.... لیکن اس پائے کے نہیں ہوتے.... جس کے ہونے چاہئیں"۔

"اب بس کریں.... اور ایکٹنگ نہ کریں.... ویسے السلام علیکم"۔

شوکی نے شوخ آواز میں کہا۔

"ہائیں.... یہ کیا بات ہوئی یعنی کہ.... اب بس کریں.... اور ایکٹنگ نہ کریں.... ویسے السلام علیکم"۔ آفتاب کے لہجے میں بلا کی حیرت در آئی۔

"تم بھی کہو السلام علیکم"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"السلام علیکم جناب"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"تت.... تو کیا ہم بھی کہیں"۔

"ہاں کوئی حرج نہیں"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"السلام علیکم جناب"۔ اخلاق اور اشفاق نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے.... ہوٹل کے کلرک کو بلا کر لاؤں"۔

"یہ تو کرنا ہو گا"۔

شوکی نے نیچے کی طرف دوڑ لگا دی۔

"آپ.... کون.... ہیں.... جناب"۔ آفتاب نے ٹکڑے ٹکڑے توڑے۔

"میں.... آپ.... لوگوں.... کا.... دوست.... ہوں"۔ اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"یہ بات تو ثابت شدہ ہے"۔ آفتاب نے کہا۔

"تو پھر غیر ثابت شدہ بات کون سی ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"پتا نہیں۔۔۔ کوئی تو ہو گی"۔

"شاید ہم سب بے کار باتیں کرنے پر تل گئے ہیں"۔ اشفاق نے برا سا منہ بنایا۔

"تو یہ اپنا نام کیوں نہیں بتا دیتے"۔ آفتاب نے بھنا کر کہا۔

"بھئی مرضی ان کی۔۔۔ ہم کون ہوتے ہیں۔۔۔ ان کا نام پوچھنے والے۔۔۔ کیوں جناب! ٹھیک کہا نا میں نے"۔ اشفاق نے جلدی جلدی کہا۔

"نہیں!" وہ مسکرایا۔

"آپ نے کیا کہا۔۔۔ نہیں۔۔۔ مطلب یہ کہ میں نے ٹھیک نہیں کہا"۔ اشفاق کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں!" وہ بولا۔

"اب اس ہاں کا کیا مطلب ہے۔۔۔ یعنی میں نے ٹھیک نہیں کہا"۔

"بالکل"۔

"آپ شاید بہت مختصر بات کرنے کے عادی ہیں"۔

"درست"۔ اس نے کہا۔

اسی وقت قدموں کی آواز سنائی دی۔۔۔ شوکی کلرک کے ساتھ نظر آیا۔۔۔ جونہی اس کی نظر بے ہوش نثار خالد پر پڑی۔۔۔ وہ زور اچھلا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اس قدر خوف سما گیا کہ وہ بھی خوف

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

زدہ ہوئے بغیر رہ سکے.... ایسے میں اس کے ہونٹ ہلے۔

"اف مالک.... یہ.... یہ آپ نے کیا کیا.... اب میرا ہوٹل کھنڈر میں تبدیل ہو جائے گا"۔

کلرک دھاڑا.... اس کے لہجے میں حد درجے خوف تھا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہیرا

"میز پر الٹی جانے والی چیزوں میں وہ چیز جسے دیکھ کر وہ چونکے تھے.... سب سے نمایاں تھی.... وہ ایک بڑا سا ہیرا تھا.... نیلے رنگ کا.... اس میں سے نیلگوں شعاعیں اس طرح نکل رہی تھیں.... جیسے وہ کوئی ننھی سی ٹارچ ہو

"یہ ہیرا آپ کو کہاں سے ملا؟" انسپکٹر کامران مرزا نے سرسراتی آواز میں پوچھا۔

"اس ہیرے کی کہانی بہت عجیب ہے"۔

"ہم وہ کہانی سننا پسند کریں گے"۔

"کیا فائدہ.... اس ہیرے کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں"۔

"اوہو.... اس کے باوجود ہم کہانی سنیں گے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے بھنا کر کہا۔

"اچھی بات ہے.... ناراض ہونے کی ضرورت نہیں.... تجربہ گاہ میں ابھی حالات بگڑے نہیں تھے.... آلات میرے کنٹرول میں تھے کہ ایک دن ایک ماتحت میرے پاس دوڑ کر آیا.... اور اس نے بتایا کہ

کاربن گیس بنانے والی ایک مشین کام نہیں کر رہی۔۔۔ اس میں کوئی چیز پھنس گئی ہے"۔

میں اس کے ساتھ اس مشین کے پاس پہنچا۔۔۔ اس کا معائنہ کیا۔۔۔ وہ واقعی پھنس گئی تھی۔۔۔ لہذا اس کو کھولنا پڑا۔۔۔ اس میں سے یہ ہیرا ملا۔۔۔ اب چونکہ ہیرا کاربن سے ہی بنتا ہے۔۔۔ لہذا میں نے خیال کیا کہ کسی طرح اس مشین میں گیس پھنس گئی اور اس نے ہیرے کی شکل اختیار کر لی۔۔۔ جب میں نے وہ ہیرا نکال لیا۔۔۔ تو مشین درست کام کرنے لگی۔۔۔ اس کے بعد وہ نہیں پھنسی البتہ۔۔۔ باقی تمام مشینوں نے کام کرنا بند کر دیا"۔

"اور یہ ہیرا آپ نے جیب میں رکھ لیا"۔

"ہاں اور کیا کرتا۔۔۔ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ ضرور بہت قیمتی بھی ہو گا۔۔۔ لیکن مجھے دولت کا لالچ نہیں' اس لیے کسی جوہری کو یہ نہیں دکھایا"۔

"خوب! یہ ہیرا میرے پاس رہے گا۔۔۔ اپنی تجربہ گاہ فون کر کے معلوم کریں۔۔۔ آلات اب کام کر رہے ہیں یا نہیں"۔

"نہیں کر رہے"۔ اس نے کہا۔

"تمہیں کچھ معلوم نہیں۔۔۔ فون کرو"۔ وہ غرائے۔

سجاد عرفانی ڈر گیا اور فوراً نمبر ملانے لگا۔۔۔ جلد ہی آواز سنائی دی' اس نے اپنا تعارف کرایا اور پھر تجربہ گاہ کے بارے میں پوچھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہی حال ہے.... جو پہلے تھا"۔

"آلات کو چلا کر دیکھو"۔ اس نے کہا۔

"او کے سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند منٹ بعد آواز پھر سنائی دی۔

"آلات اسی طرح جام ہیں.... بالکل کام نہیں کر رہے"۔

"او کے.... ہم آ رہے ہیں.... تم فکر نہ کرو"۔ سجاد عرفانی نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"آلات بدستور بند ہیں"۔

"میرا اندازہ غلط ثابت ہو گیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"کون سا اندازہ؟" آفتاب چونکا۔

"بلکہ ایک نہیں.... میرے دو اندازے آج غلط ثابت ہو گئے"۔

"آپ کے اندازے اور غلط ثابت ہو گئے.... وہ بھی دو عدد"۔ فرحت نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں! میرا پہلا اندازہ یہ تھا کہ یہ حضرت سجاد عرفانی نہیں ہیں.... بلکہ یہ سجاد عرفانی کے میک اپ میں کوئی اور ہیں.... لیکن بچپن کی باتیں سن کر اور میری چند باتوں کے جواب میں جو باتیں انہوں نے بتائیں.... وہ سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اصل سجاد عرفانی ہیں.... دوسرا اندازہ ہیرے کے بارے میں غلط ثابت ہوا"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"وہ اندازہ کیا تھا؟" آفتاب نے پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کہ سجاد عرفانی کے کسی دشمن نے اس ہیرے کے ذریعے تجربہ گاہ کو جام کیا ہے اور یہ دراصل ہیرا نہیں.... کوئی آلہ ہے.... لیکن جب مجھے پتا چلا کہ اس ہیرے کے نہ ہوتے ہوئے بھی آلات کام نہیں کر رہے تو میں نے جان لیا.... میرا یہ اندازہ بھی غلط ہے"۔

"لیکن اباجان.... ہو سکتا ہے آپ کا یہ اندازہ غلط نہ ہو.... اور یہ ہیرا واقعی کوئی آلہ ہو.... پیغام رسانی کا آلہ.... یا تجربہ گاہ میں ہونے والی گفتگو سننے کا آلہ"۔

"اوہ ہاں! اس پر بھی غور کیا جائے گا اور میں اپنے چند بڑے سائنس دان دوستوں سے اس آلے کو چیک کراؤں گا"۔

"ضرور.... میں تو خود یہی چاہتا ہوں.... ویسے اس ہیرے نے مجھے بھی الجھن میں ڈالا ہوا ہے"۔

"چلو اچھا ہے.... اس بہانے ہم ایک الجھن دور کر لیں گے"۔

"لیکن انکل.... سب سے پہلے آپ اس کو کسی جوہری سے کیوں چیک نہیں کرا لیتے"۔ فرحت نے کہا۔

"ہیرے اس طرح نہیں بنا کرتے.... کوئلہ مدتوں پہاڑوں کے نیچے دبا رہتا ہے تو ہیرا بنتا ہے.... اس مشین میں کاربن سے ہیرا کس طرح بن گیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"پھر۔۔۔ آپ جیسے مناسب سمجھتے ہیں، کریں"۔ فرحت نے کندھے اچکائے۔

اور وہ ہیرا لے کر چلے گئے۔۔۔۔ وہ سجاد عرفانی کے ساتھ گھر میں رہ گئے۔۔۔ اپنی اپنی جگہ وہ سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔۔ ایسے میں سجاد عرفانی کی آواز ان کے کانوں میں آئی۔

"ایسا لگتا ہے۔۔۔ جیسے میں اب سجاد عرفانی نہیں رہوں گا۔۔۔۔ تبدیل ہو جاؤں گا۔۔۔ کک۔۔۔۔ کہیں میں انسپکٹر کامران مرزا نہ بن جاؤں۔۔۔ اور وہ سجاد عرفانی نہ بن جائیں"۔ انداز کھویا کھویا تھا۔

"یہ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل"۔

"میں ایسا محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا ہو گا بھی"۔ اس کے ہونٹ ہلے۔

"آپ کی تجربہ گاہ کے ملازم کیا محسوس کرتے ہیں؟" ایسے میں فرحت نے پوچھا۔

"وہی۔۔۔ جو میں محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔ ان کا خیال بھی یہی ہے کہ تجربہ گاہ پر کسی شیطانی طاقت کا قبضہ ہو گیا ہے۔۔۔۔ تبھی تو آلات کام نہیں کر رہے"۔

"آلات میں کوئی خرابی نہ ہو گئی ہو"۔

"خرابی کسی ایک آلے میں ہو سکتی ہے۔۔۔ یا دو آلات میں۔۔۔ سب کے سب آلات ایک ہی وقت میں کیسے خراب ہو سکتے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہوں.... کہیں یہ اس صدی کا سب سے انوکھا واقعہ نہ بن جائے"۔

"میری تجربہ گاہ اگر دارالحکومت میں ہوتی تو اس وقت شاید سارے شہر میں کھلبلی مچی ہوتی.... لیکن تجربہ گاہ دور دراز ایک چھوٹے سے شہر کے کنارے بنائے گئی ہے نا.... اس لیے لوگوں کو فوری طور پر اس تبدیلی کا پتا نہیں چلے گا"۔

"خیر.... آپ آرام کریں.... ہمیں بھی سفر کی تیاری کرنا ہے.... اب انکل کے آنے پر ہی ہم سفر شروع کر سکیں گے"۔

"ٹھیک ہے"۔

وہ اٹھ گئے.... پھر دو گھنٹے بعد انسپکٹر کامران مرزا کی واپسی ہوئی.... ان کے چہرے پر حد درجے سنجیدگی تھی۔

"خیر تو ہے.... ہیرے کا کیا رہا؟"

"وہ.... وہ ہیرا نہیں ہے.... کوئی آلہ ہے.... لیکن کیا ہے.... یہ ہمارے سائنس دان نہیں جان سکے"۔

"اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا.... پروفیسر سجاد عرفانی بھی دھک سے رہ گئے۔

"تب پھر.... اس کا مطلب ہے.... یہ آلہ اس مشین میں جان بوجھ کر پھنسایا گیا تھا"۔

"ہاں! اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ کام آپ کی تجربہ گاہ میں کس نے

کیا؟"

"ان کے پانچ ملازمین میں سے ایک نے"۔

"نن نہیں.... ان میں سے کوئی غدار نہیں ہے"۔

"بعض اوقات غداری مجبوری کی بنا پر بھی کی جاتی ہے.... مثلاً آپ کے ملازم کے کسی بچے کو کوئی اغوا کر لے اور اسے اس قسم کا کام کرنے پر مجبور کرے.... اولاد کو بچانے کے لیے کوئی ایسا کر سکتا ہے"۔

"اوہ ہاں.... ایسی کوئی بات ہو سکتی ہے.... تو پھر کب چلنا ہے"۔

"صبح سویرے"۔

"ارے ہاں! تھوڑی دیر پہلے انکل سجاد عرفانی کو محسوس ہو رہا تھا.... جیسے وہ بدل جائیں گے.... سجاد عرفانی سے انسپکٹر کامران مرزا بن جائیں گے اور آپ سجاد عرفانی بن جائیں گے"۔

"مم.... میں بن جاؤں گا.... سجاد عرفانی.... لیکن میں تو ایسی کوئی بات محسوس نہیں کر رہا"۔

"یہ ایسا محسوس کر رہے تھے"۔ آفتاب نے کہا۔

"کیا آپ اب بھی ایسا محسوس کر رہے ہیں"۔

"نن نہیں.... بس چند لمحوں کے لیے ایسا محسوس ہوا تھا.... اب تو میں خود کو سجاد عرفانی ہی محسوس کر رہا ہوں"۔ انہوں نے پرسکون آواز میں کہا۔

"خیر.... دیکھتے ہیں.... پتا نہیں کیا چکر ہے"۔ وہ بولے۔

دوسرے دن ان کا سفر شروع ہوا.... انہیں ہوائی جہاز کے ذریعے سجاد عرفانی کے شہر تک جانا پڑا.... ایئرپورٹ پر پروفیسر سجاد عرفانی کی کار ڈرائیور سمیت موجود تھی.... وہ انہیں دیکھ کر کار ان کے نزدیک لے آیا۔

"السلام علیکم پروفیسر صاحب.... اور آپ حضرات کو بھی"۔ اس نے کہا۔

"وعلیکم السلام"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

"شاکر.... کیا حالات ہیں؟"

"وہی جو آپ چھوڑ کر گئے تھے"۔

"اس کا مطلب ہے.... تجربہ گاہ کے آلات اب بھی کام نہیں کر رہے"۔

"جی ہاں.... بالکل"۔ اس نے کہا۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔

اور پھر وہ کار میں بیٹھ کر تجربہ گاہ پہنچ گئے۔

"پہلے تو آپ تسلی کر لیں.... کہیں آلات کام تو نہیں کرنے لگ گئے"۔

"اگر ایسا ہوتا.... تو یہ لوگ فوراً چلا کر بتاتے"۔ سجاد عرفانی نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"پھر بھی آپ دیکھ لیں"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

انہوں نے آلات کو چیک کیا' لیکن وہ بالکل جام تھے.... انہوں نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اب مجھے وہ مشین دکھائیں.... جس میں سے ہیرا نکلا تھا اور اس مشین پر جو ملازم کام کرتا ہے' اسے بھی بلائیں"۔

"آیئے"۔ انہوں نے کہا اور انہیں اس مشین کے پاس لے آئے.... ساتھ ہی انہوں نے کہا۔

"شاکر.... تم ادھر آؤ"۔

انہوں نے دیکھا.... وہ ایک نوجوان اور دبلا پتلا آدمی تھا.... انسپکٹر کامران مرزا پہلے تو اس مشین کا جائزہ لیتے رہے.... وہ اس قسم کی تھی کہ اس میں ہیرا آسانی سے پھنس سکتا تھا.... صرف اوپر سے گرانے کی ضرورت تھی۔

"مسٹر شاکر.... آپ کو وہ ہیرا کس نے دیا تھا"۔

"جی مجھے.... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ دھک سے رہ گیا۔

"تو وہ ہیرا آپ نے اس مشین میں نہیں گرایا تھا"۔

"جی نہیں.... بالکل نہیں"۔

"تجربہ گاہ میں اس دن کوئی اجنبی آیا تھا"۔

"نن نہیں"۔ وہ ہکلایا۔

"تب پھر ان چاروں میں سے کسی ایک نے یہ کام کیا ہو گا.... کیونکہ باہر سے تو کوئی آیا نہیں تھا اور خود پروفیسر سجاد عرفانی کو یہ کام

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

کرنے کی ضرورت نہیں تھی.... آپ کا کیا خیال ہے"۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔

"آپ پانچوں ایک ایک کاغذ پر اپنا اپنا نام لکھ کر دے دیں"۔

"اس سے کیا ہو گا"۔ سجاد عرفانی نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ بس دیکھتے جائیں.... ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا"۔ وہ مسکرائے۔

"ان پانچوں کے رنگ اڑے اڑے تھے.... آخرکار انہوں نے الگ الگ کاغذ پر نام لکھ کر ان کی طرف بڑھا دیئے.... انہوں نے کاغذ لے کر دستخطوں کو غور سے دیکھا.... پھر بولے۔

"مسٹر شاکر ہی مجرم ہیں"۔

"جی.... کیا مطلب؟" شاکر زور سے اچھلا۔

"آپ نے ہی وہ ہیرا اس مشین میں ڈالا تھا.... اب آپ بتائیں.... آپ کو ہیرا کس نے دیا تھا"۔

"آخر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہیرا میں نے مشین میں ڈالا تھا.... وہ بھی کسی سے لے کر"۔

"اپنے تجربے کی بنا پر.... اگر میرا اندازہ غلط ثابت ہو گیا تو میں سراغرسانی کا پیشہ چھوڑ دوں گا"۔

"نہیں جناب.... میں نے ہیرا مشین میں نہیں ڈالا تھا"۔

"اچھی بات ہے.... ثبوت سنو.... میں نے آپ پانچوں کو ایک

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ایک کاغذ پر اپنا نام لکھنے کے لیے کہا تھا نا"۔

"جی ہاں! بالکل کہا تھا اور ہم نے نام لکھ کر آپ کو دیے ہیں"۔

"بالکل ٹھیک.... اس معاملے کا تعلق ہیرا مشین میں رکھنے سے کوئی ہو سکتا ہے بھلا؟" انہوں نے پوچھا۔

"تعلق تو نہیں ہو سکتا"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"تب پھر میں نے آپ لوگوں کے نام کیوں لکھوائے.... نام لکھتے وقت یہ سوال ذہن میں گونجا تھا"۔

انہوں نے سر ہلا دیے۔

"اب جس کا ہیرا رکھنے نہ رکھنے سے کوئی تعلق بھی نہیں تھا.... اس نے فوراً اس خیال کے جواب میں اپنے آپ سے کہا ہو گا.... مجھے کیا.... جب میرا اس معاملے سے تعلق ہی نہیں.... اور اس نے اپنے بالکل درست دستخط کر دیے.... لیکن جس کا تعلق تھا.... وہ دستخط کرتے وقت گھبرا گیا اور یہ گھبراہٹ اس کے دستخط میں بھی صاف نظر آتی ہے.... بلکہ اس نے دستخط بھی درست طور پر نہیں کیے.... نہ وہ کر سکا.... پروفیسر صاحب.... ان کی فائلیں نکلوائیں.... یا ایسے کاغذات جن پر ان کے دستخط ہوں"۔

"اوہ اچھا"۔ پروفیسر سجاد عرفانی نے چونک کر کہا۔

اور پھر ان کی فائلیں لائی گئیں.... ان سے ان کاغذات پر دستخط

ملائے گئے.... باقی چار کے دستخط بالکل درست تھے.... لیکن شاکر کے دستخط گڑبڑ تھے.... انسپکٹر کامران مرزا نے مسکراتے ہوئے دونوں دستخط پروفیسر صاحب کے سامنے رکھ دیے۔

"آپ خود دیکھ لیں.... آخر اس پر گھبراہٹ کیوں طاری ہو گئی تھی.... جب کہ اس نے ہیرا نہیں رکھا تھا"۔

"حیرت انگیز انسپکٹر کامران مرزا، اس طرح کسی مجرم کو پکڑنا آپ ہی کا کام ہے.... اب شاکر تم کیا کہتے ہو.... اپنا جرم قبول کرتے ہو یا اب بھی تمہارے پاس کہنے کے لیے کچھ ہے"۔

"میرے پاس ایک چیز ہے"۔ اس نے سر سراتی آواز میں کہا۔

"اور وہ کیا؟"

اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کا ہاتھ جیب میں ہی رہ گیا۔

"تم نے جیب میں گوند کی شیشی تو نہیں الٹ لی تھی.... ہاتھ جیب سے واپس نہیں آیا"۔ آفتاب کی شوخ آواز گونجی۔

"بے چارہ اس کی تلاش کر رہا ہے"۔ انہوں نے فرحت کی آواز سنی۔

سب نے فرحت کی طرف دیکھا اور زور سے چونکے۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سفر واپسی

دروازے پر انسپکٹر جمشید کھڑے تھے.... ان کے چہرے پر نہ تو حیرت کے آثار تھے.... نہ گھبراہٹ کے اور نہ پریشانی کے.... البتہ چہرے پر سوالیہ انداز ضرور تھا۔

"آپ لوگ یہاں موجود ہیں.... یہ بات مجھے بابا فضل نے بتائی.... لیکن اس میٹنگ کا پروگرام کب بنا اور کیا میں اس میں شامل نہیں ہوں"۔

"اس سے پہلے انسپکٹر جمشید.... آپ یہ بتائیں.... آپ اس وقت تک تھے کہاں؟" آئی جی نے جھلا کر کہا۔

"اس وقت تک.... کیا مطلب سر.... میں تو بالکل درست وقت پر دفتر پہنچا ہوں"۔

"درست وقت پر.... یہ ایک اور رہی.... اپنی گھڑی دیکھی ہے"۔

"ہاں سر.... کیوں نہیں.... میری عادت ہے.... دفتر میں داخل ہوتے وقت گھڑی ضرور دیکھتا ہوں.... میں اپنے وقت پر دفتر داخل ہوا

تھا... اس وقت نو بج کر ایک منٹ ہو رہا ہے"۔ انہوں نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی۔

"آج ضرور تمہیں کچھ ہو گیا ہے جمشید... میرے دفتر میں لگے کلاک پر نظر ڈالو"۔ آئی جی بولے۔

انہوں نے کلاک پر نظر ڈالی.... نو بج کر چھپن منٹ ہو رہے تھے.... گویا وہ ایک گھنٹے کے قریب دیر سے دفتر میں داخل ہوئے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے.... سر.... میری گھڑی غلط نہیں ہو سکتی.... یہ رک نہیں سکتی.... جب کہ چل رہی ہے.... ہاں اس وقت رکی ہوئی ہوتی تو میں یہ کہتا کہ گھڑی خراب ہے.... میں اپنے بالکل درست وقت پر گھر سے چلا ہوں.... محمود.... ذرا ڈرائیور کو بلا کر لانا.... اس سے کچھ کہنا مت"۔

"جی بہتر"۔ محمود نے کہا اور کھوئے کھوئے انداز میں باہر چلا گیا۔

"ڈرائیور کو کیوں بلایا ہے جمشید"۔

"یہ دیکھنے کے لیے کہ اس کی گھڑی میں کیا وقت ہوا ہے.... بلکہ اس کا رجسٹر آپ کو یہ بھی بتائے گا کہ ہم کتنے کلومیٹر کا فاصلے طے کر کے اپنے دفتر میں آئے ہیں.... اس لیے کہ کل جب وہ مجھے گھر چھوڑ کر گیا تھا تو اس نے کلومیٹر نوٹ کیے تھے... میرے گھر سے وہ اپنے گھر سائیکل پر جاتا ہے.... کیونکہ میں نے نہ تو خود ذاتی کام کے لیے سرکاری

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جیپ کبھی استعمال کی ہے اور نہ ڈرائیور کو کرنے دیتا ہوں..... شام جب وہ جیپ کھڑی کر کے گیا تو رجسٹر پر کلومیٹر نوٹ کیے تھے..... اب گھر سے یہاں تک کے دیکھ لیتے ہیں..... ہم نے کتنے کلومیٹر طے کیے ہیں..... روزانہ پورے نو کلومیٹر رجسٹر پر درج ہوتے ہیں..... اگر آج بھی اتنے ہی درج ہوئے ہیں اور ڈرائیور کی گھڑی بھی نو بج کر چند منٹ بتا رہی ہے تو آپ کیا کہیں گے"۔

"پھر ہم کہیں گے..... یہ اپنی نوعیت کا انوکھا ہی واقعہ ہے..... کیونکہ جمشید..... اس وقت پورے ملک کی گھڑیاں دس بجا رہی ہیں..... ریڈیو آن کرو بھئی ذرا"۔

دفتر کے ملازم نے کمرے میں رکھا ریڈیو فوراً آن کر دیا..... اسی وقت ریڈیو پر اعلان کیا گیا۔

"اس وقت صبح کے ٹھیک دس بجے ہیں..... اب آپ خبریں سنیں"۔

اور اس نے ریڈیو بند کر دیا..... انسپکٹر جمشید کے چہرے پر حیرت کی بجلی چمکی..... ان سب نے اس بجلی کو چمکتے صاف دیکھا..... انہوں نے حیرت کے عالم میں اپنی گھڑی پر دیکھا' ان کی گھڑی اس وقت ۹ بج کر پانچ منٹ بتا رہی تھی..... انہوں نے نفی میں سرہلایا۔

"نہیں جناب! میری گھڑی بھی غلط نہیں ہے"۔

اسی وقت محمود' ڈرائیور کے ساتھ اندر داخل ہوا..... اس کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

چہرے پر حیرت اور الجھن تھی.... کیونکہ اس طرح اسے پہلے کبھی نہیں بلایا گیا تھا۔

"جمال خان.... آپ کی گھڑی پر کیا وقت ہے؟"

"جی.... گھڑی پر"۔ اس نے حیران ہو کر کہا اور پھر گھڑی دیکھ کر بولا۔

"نو بج کر پانچ منٹ سر"۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہم ایک منٹ انسپکٹر جمشید.... جمال خان.... آپ بتائیں.... آپ انسپکٹر جمشید کے گھر کتنے بجے پہنچے تھے"۔

"ٹھیک پونے نو بجے سر.... یہ میرا برسوں کا معمول ہے.... صاحب بالکل تیار ملتے ہیں' یہ ان کا ہمیشہ کا معمول ہے.... میں نے گاڑی نکالی.... رجسٹر میں وقت اور تاریخ درج کی اور اسی وقت صاحب گاڑی میں بیٹھ گئے اور ہم اپنے بالکل درست وقت پر یعنی نو بجنے میں ایک منٹ پر دفتر میں داخل ہو گئے' صاحب اتر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے.... میں جیپ کو اس کی جگہ پر لے گیا"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

اب کمرے میں موجود سب لوگوں کے منہ مارے حیرت کے کھل گئے۔

"یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے.... کیا راستے میں آپ کہیں رکے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نہیں"۔

"جی نہیں.... بالکل نہیں.... بات کیا ہے سر"۔ ڈرائیور نے پریشان ہو کر کہا۔

"کلاک پر وقت دیکھیں"۔ آئی جی بولے۔

جمال خان نے کلاک کی طرف دیکھا.... اب وہاں دس بج کر پانچ منٹ ہو چکے تھے.... اور ان دونوں کی گھڑیوں پر نو بج کر دس منٹ ہو رہے تھے.... گویا ان کی اور باقی تمام کی گھڑیوں میں ۵۵ منٹ کا فرق تھا۔

"یہ.... یہ کیا جناب.... میں کچھ سمجھا نہیں"۔

"سمجھا تو اس وقت ہم میں سے کوئی بھی نہیں.... خیر آپ بھی یہیں بیٹھ جائیں.... اور ہماری باتیں سنتے رہیں' شاید آپ درمیان میں کوئی کام کی بات بتا سکیں.... کیا خیال ہے انسپکٹر جمشید"۔

"ٹھیک ہے سر"۔ وہ فوراً بولے۔

جمال خان بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا' چند لمحے تک خاموشی رہی پھر انسپکٹر جمشید کی آواز ابھری۔

"اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ معاملہ حد درجے انوکھا ہے.... لیکن ایک کیس میں ہم اس قسم کے حالات میں گھر چکے ہیں.... لیکن وہ معاملہ برموڈا ٹرائی اینگل سے تعلق رکھتا تھا جب کہ یہاں کوئی برموڈا نہیں ہے.... میں گھر سے یہاں تک اپنی گھڑی اور اپنے ڈرائیور کی گھڑی

کے مطابق وقت پر پہنچا.... لیکن آپ سب کی گھڑیاں بتا رہی ہیں کہ میں پچپن منٹ دیر سے یہاں پہنچا' اس کا مطلب ہے.... میری اور ڈرائیور کی زندگی کے پچپن منٹ کہاں گئے.... راستے میں ہم کہیں رکے نہیں.... ہم نے رک کر کوئی کام نہیں کیا.... اگر ایسا ہوتا تو ہماری گھڑیاں ہمیں بتاتیں.... لیکن ہماری گھڑیاں اس بات کی تصدیق کر رہی ہیں کہ ہم کہیں نہیں رکے.... اب سوال یہ ہے کہ ہماری زندگی کے پچپن منٹ کہاں گئے؟"

"یہ سوال اپنی جگہ بہت انوکھا ہے لیکن جمشید.... اس سے بھی کہیں زیادہ.... ایک انوکھی خبر سننے کے لیے تیار ہو جاؤ.... تم نے ٹنڈا شہر کا کبھی نام سنا ہے؟"

"جی.... جی ہاں.... کیوں نہیں.... میں نے تو شاید آج ہی اپنے بچوں کے سامنے اس شہر کا نام لیا بھی ہے.... کیونکہ وہ ایک تفریحی شہر ہے اور وہ سیر کا پروگرام بنا رہے تھے.... سو میں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ ٹنڈا چلے جائیں.... میں نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ میں نہیں جا سکوں گا.... کیونکہ آج کل دفتر میں بہت مصروف ہوں"۔

"بہت خوب! یہ اچھی بات ہے کہ.... تم اس شہر کے بارے میں جانتے ہو"۔

"اس شہر سے متعلق کیا خبر ہے سر"۔ وہ پریشان ہو گئے۔

"ایسی خبر.... جس کے سننے کی کبھی امید نہیں کی جا سکتی"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا مطلب؟" ان کے منہ سے نکلا۔

"مطلب یہ کہ وہ شہر غائب ہو گیا ہے"۔ آئی جی بولے۔

لیکن یہ دیکھ کر ان سب کی حیرت اور بڑھ گئی کہ انسپکٹر جمشید یہ خبر سن کر اچھلے نہیں تھے.... نہ ان کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آئے تھے۔

"کیا یہ خبر تم پہلے بھی سن چکے ہو جمشید"۔

"نہیں سر.... یہ بات نہیں"۔

"تب پھر.... کیا بات ہے.... تم سن کر حیرت زدہ کیوں نہیں ہوئے"۔

"میری زندگی کے پچپن منٹ اگر غائب ہو سکتے ہیں تو شہر بھی غائب کیا جا سکتا ہے.... مجھے ایک بار پھر برموڈا کا نام لینا پڑ رہا ہے.... یہ بالکل ایسے ہی حالات ہیں.... اس کیس میں پورے کے پورے بحری اور ہوائی جہاز غائب ہو گئے تھے.... اور وقت کا مسئلہ بھی بالکل ایسا ہی تھا.... لیکن وہ جہاز تو برموڈا سے گزر رہے تھے.... میں اور جمال خان تو اپنے شہر کی سڑک سے گزر کر آئے ہیں.... اور ٹنڈا بھی سمندر سے بہت دور ہے.... اس کا بھی برموڈا سے کوئی واسطہ نہیں.... پھر یہ سب کیا ہے؟"

"ظاہر ہے جمشید ہم سب اسی لیے یہاں جمع ہوئے ہیں"۔

"اچھی بات ہے.... پہلے تو ملنے والی خبروں کی تفصیل بتائیں....

پھر ہم سوچیں گے کہ کیا کیا جائے"۔

انہیں اس وقت تک ملنے والی تمام خبریں سنائی گئیں.... وہ غور سے سنتے رہے.... یہاں تک کہ خبریں ختم ہو گئیں اور کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

"ٹھیک ہے.... میں اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں چلا جاتا ہوں.... لیکن اس بار کا کیس کوئی عام کیس نہیں ہے.... میں تو اپنی زندگی کے پچپن منٹ گم کر بیٹھا ہوں.... کل یا پرسوں اگر شہر اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے.... تو وہ لوگ بھی آ کر یہی کہیں گے کہ"۔ وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"کک.... کیا کہیں گے" آئی جی صاحب دھک سے رہ گئے۔

"یہ کہ ہماری زندگی کے یہ دو دن کہاں گئے.... کیونکہ جب وہ لوٹیں گے تو ان کے کیلنڈروں پر تاریخوں اور گھڑیوں پر وقت اور ہو گا.... باقی ملک کے کیلنڈر کچھ اور بتا رہے ہوں گے۔

"اس.... اس کا مطلب ہے.... شہر واپس آ جائے گا"۔

"ہاں بالکل آ جائے گا.... مجھے یقین ہے.... اور ہم ٹاک ٹوئیاں مارتے رہ جائیں گے"۔

"تب پھر.... تم.... کیا چاہتے ہو جمشید؟" آئی جی صاحب نے پریشان ہو کر کہا۔

"پتا نہیں! میں کیا چاہتا ہوں.... ابھی تک سمجھ نہیں پایا....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ارے ہاں.... میں چاہتا ہوں.... اس کا آغاز کرنے سے پہلے ہی انسپکٹر کامران مرزا اور شوکی برادرز یہاں موجود ہوں"۔

"چلو ٹھیک ہے.... انہیں ابھی فون کر دیتے ہیں"۔

"ٹھیک ہے"۔

آئی جی صاحب نے دونوں پارٹیوں سے رابطہ کرنے کا حکم دیا.... سلسلہ ہوتے ہی انہیں بتایا گیا کہ وہ موجود نہیں ہیں' لیکن جونہی وہ لوٹے یا انہوں نے فون وغیرہ کے ذریعے رابطہ کیا تو پیغام دے دیا جائے گا"۔

"خیر کوئی بات نہیں.... ہم فوری طور پر ٹنڈا جا رہے ہیں.... ان لوگوں کی طرف سے کوئی فون آئے تو انہیں یہی بتا دیا جائے.... ہم ٹنڈا کے نزدیک ترین شہر میں ملیں گے.... کیونکہ ٹنڈا تو اس وقت ہے ہی نہیں"۔

"بالکل ٹھیک"۔ آئی جی صاحب نے خوش ہو کر کہا۔

"میٹنگ ختم ہو گئی.... اب وہ دفتر میں رہ کر کیا کرتے.... فوراً گھر کا رخ کیا.... جلد ہی سب تیار ہو کر انسپکٹر جمشید کے گھر آ گئے اور یہاں سے ایک پرائیویٹ جہاز کے ذریعے ٹنڈا سے نزدیک ترین شہر میں اترے.... لیکن اس وقت رات ہو چلی تھی.... چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ رات کسی ہوٹل میں بسر کی جائے.... صبح ٹنڈا کا رخ کریں گے۔

"تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہوٹل میں داخل ہو رہے تھے.... لیکن

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

ہال میں انہیں عجیب منظر نظر آیا.... کاؤنٹر پر کوئی نہیں تھا.... ہوٹل کے ہال میں میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں.... کئی جگہ خون بھی نظر آیا.... ہال میں بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔

"یہ عجیب ہوٹل ہے"۔ انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"شاید یہاں کوئی ہنگامہ ہوا ہے"۔ محمود بولا۔

"ہاں.... لیکن کوئی تو ہونا چاہیے تھا"۔

عین اس وقت انہیں اوپر سے کچھ آوازیں آتی سنائی دیں۔

"اوپر کچھ لوگ ہیں.... کیا خیال ہے.... ہم یہیں ٹھہر کر ان کا انتظار کریں.... یا اوپر چلیں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"اوپر ہی چلتے ہیں"۔ فرزانہ نے بے چین ہو کر کہا۔

عین اس وقت دروازے پر چند غنڈے نمودار ہوئے.... ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے خنجر تھے.... ایک کے ہاتھ میں بڑا سا پستول بھی تھا۔

"یہاں تو وہ نہیں ہیں.... اور یہ کون لوگ ہیں؟"

"یہ.... یہ تو شاید مسافر ہیں.... باجوہ ضرور اوپر ہو گا.... وہ چار لڑکوں اور ایک لڑکی کے ساتھ ہوٹل میں آیا تھا.... ہم نے باجوہ کہہ کر بلایا تو بپھر گیا اور ہماری ٹھکائی کر دی"۔ ان میں سے ایک نے کہا' اس کے سر پر پٹی بندھی تھی۔

"تم فکر نہ کرو.... اب ہم اس کی ٹھکائی کریں گے تو یاد ہی کرے گا اور اسے اٹھا کر باس کے پاس لے جائیں گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اسی لیے تو ہم آپ کے پاس دوڑے گئے تھے استاد"۔

"تم نے اچھا کیا... لیکن مار کھا کر گئے' یہ اچھا نہیں کیا... اس کی چٹنی بنا کر آتے تو بات بھی تھی... آؤ"۔ اس نے کہا جسے استاد کہا گیا تھا' پستول اسی کے ہاتھ میں تھا... جب وہ ان کے نزدیک سے گزرنے لگے تو رک گئے... استاد نے نظر بھر کر ان کی طرف دیکھا۔

"آپ لوگ مسافر ہیں"۔

"ہاں جناب!" انسپکٹر جمشید فوراً بولے۔

"آپ کسی اور... مگر نہیں... آج تو پورا شہر خالی ہونے کو ہے... کسی ہوٹل میں لوگ نہیں ملیں گے... آپ کیسے آ گئے یہاں... لوگ تو یہاں سے بھاگ رہے ہیں"۔

"ہم آنے پر مجبور تھے"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"کیا مجبوری تھی... کیا ٹنڈا کے غائب ہونے کی خبریں آپ لوگوں تک نہیں پہنچیں"۔

"یہی خبر تو ہمارے یہاں آنے کا سبب بنی ہے"۔

"کیا مطلب؟" استاد نے چونک کر کہا۔

"پہلے آپ بتائیں... یہ یہاں کیا ہنگامہ ہو رہا ہے... اور کیوں... اور اب آپ لوگ یہ اتنے بڑے بڑے خنجر کیوں اٹھائے ہوئے یہاں آئے ہیں"۔

"ہمارے ساتھیوں کو یہاں ایک شخص نے مارا پیٹا ہے... ہم

اس سے بدلہ لینے کے لیے آئے ہیں"۔

"لیکن کیوں مارا پیٹا ہے.... ان کا قصور کیا تھا"۔

"کوئی بات نہیں تھی.... بس بلاوجہ جھگڑا کر بیٹھا وہ شخص.... اب اس شہر میں ننگو دادا کے علاوہ چلتی کس کی ہے کہ اس کے غنڈوں کو کوئی پیٹ دے.... لہٰذا بدلہ نہ لیا تو ننگو دادا کا رعب خاک میں مل جائے گا اور اس شخص کی دھاک بیٹھ جائے گی.... یہ ہے مسئلہ"۔

"تو آپ لوگ ننگو دادا کے آدمی ہیں.... وہ باس ہے آپ کا"۔

"ہاں بالکل"۔ استاد نے فوراً کہا۔

"اچھا! لیکن اس طرح کسی کو انتقام کا نشانہ بنانا تو غیر قانونی ہے.... اگر کسی نے آپ لوگوں کے ساتھ زیادتی کی ہے تو آپ قانون کی مدد لیں"۔

"قانون تو خود ننگو دادا سے مدد مانگتا رہتا ہے"۔ استاد ہنسا۔

"کیا مطلب؟"

"جب شہر میں کوئی واردات ہو جاتی ہے نا.... اور مجرم پکڑا نہیں جاتا تو وہ ننگو دادا سے درخواست کرتے ہیں.... پھر ننگو دادا مجرم کو پکڑ کر قانون کے حوالے کرتے ہیں اور قانون ان کا شکریہ ادا کرتا ہے"۔

"لیکن یہ ننگو دادا کرتا کیا ہے؟"

"اسے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں.... اس کے کارندے کرتے ہیں.... کوئی شخص کسی پر ظلم کرتا ہے.... زیادتی کرتا ہے.... کسی کا مال

Pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہتھیا لیتا ہے.... تو مظلوم نگووادا کے پاس جاتا ہے .... اور نگووادا اپنی فیس لے کر اسے ظلم سے نجات دلا دیتا ہے.... وہ ظالم کو اپنے ہاتھ سے سزا دیتا ہے"۔

"اگرچہ یہ کام ٹھیک لگتا ہے.... لیکن پھر بھی یہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے اور اس کا یہ بھی بڑا اثر ہوتا ہو گا کہ قانون کے محافظ اس شہر میں بے اثر ہو کر رہ گئے ہوں گے.... لیکن اب ہم یہاں آ گئے ہیں.... ضرور اس نظام کو بدلیں گے"۔

"اور تم لوگ کون ہو؟" استاد نے طنزیہ انداز میں کہا۔

عین اس لمحے اوپر سے ایک خوف ناک آواز سنائی دی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جنگلی صاحب

"کیا بات ہے.... آپ اس طرح کیوں چلا رہے ہیں.... اس شخص نے بھی تو کئی آدمیوں کو زخمی کیا تھا.... اور ہم نے اس کے دو چار ہاتھ جما دیئے تو کون سی قیامت آ گئی"۔

"آپ نہیں جانتے"۔ کلرک نے جھلا کر کہا۔

"کیا نہیں جانتے.... جب تک آپ یہ نہیں بتائیں گے.... اس وقت تک ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ ہم کیا نہیں جانتے"۔ آفتاب نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"توبہ ہے تم سے"۔ شوکی نے تلملا کر کہا۔

"مجھ سے کیوں.... اپنے اللہ سے توبہ کرو"۔ آفتاب نے جھٹ سے کہا۔

"اگر یہ شخص واقعی باجوہ ہے.... جیسا کہ وہ لوگ اسے پکار رہے تھے.... تب ہوٹل کی مصیبت آ جائے گی.... باجوہ اس گروہ کے ایک طوفان کا نام تھا.... جب سے یہ غائب ہوا.... گروہ کی وہ شان وہ رعب نہیں رہ گیا.... لیکن پھر بھی تگودادا کی وجہ سے بھرم قائم ہے.... جس

دن وہ مر گیا.... گروہ ختم ہے"۔

"ارے تو ہو جائے ختم.... ہماری بلا سے.... ہم کوئی اس گروہ کی حفاظت کرنے آئے ہیں.... آپ تو بس اس وقت اس شخص کی بات کریں.... ویسے مسئلہ چٹکیوں میں حل ہو سکتا ہے.... اگر آپ ایک عدد رسی ہمیں لا دیں"۔ شوکی نے جلدی جلدی کہا۔

"رسی.... لیکن رسی کا آپ کیا کریں گے؟" جنگلی نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے میاں جاؤ.... تم بھی عقل سے پیدل لگتے ہو.... رسی ہو گی تو ہم اسے باندھ لیں گے اور اگر ہم اسے باندھ لیں گے تو یہ ہوش میں آنے کے بعد ہمارے خلاف کچھ نہیں کر سکے گا' جیسا کہ مسٹر کلرک کہہ رہے ہیں.... کہ یہ طوفان کھڑا کر دے گا.... حالانکہ میں سمجھتا ہوں.... طوفان تو ویسے بھی کھڑا نہیں کیا جا سکتا"۔

"کیا مطلب.... طوفان کیسے کھڑا نہیں کیا جا سکتا؟" آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں وہ طوفان ہی کیا جو کھڑا ہو جائے.... ذرا سوچو.... طوفان جو ہوتا ہے.... وہ تو اڑتا ہے.... اس کی تو ہمیشہ رفتار بتائی جاتی ہے.... کہ آج طوفان اتنی رفتار سے آئے گا.... یا کل کے طوفان کی رفتار اتنی تھی"۔ جنگلی نے روانی کے عالم میں کہا۔

"ہائیں ہائیں.... یہ کیا.... ہم تو آپ کو جنگلی خیال کر رہے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہیں.... اور آپ ہیں کہ شہری ثابت ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اگر تھوڑی دیر اور یہی حالت رہی تو آپ تو پورے شہری ثابت ہو جائیں گے"۔

"چلئے.... آپ کا اس میں کیا نقصان ہو جائے گا"۔ وہ مسکرایا پھر چونک کر بولا۔

"ویسے اگر آپ کو رسی کی ضرورت ہے.... اور آپ ضرور ہی اسے باندھنا چاہتے ہیں تو رسی تو میں اپنے بیگ میں سے نکال کر دے سکتا ہوں.... ویسے اس کی ضرورت نہیں.... یہ ہوش میں آکر بھی کچھ نہیں کر سکے گا.... پتا نہیں یہ طوفان کس طرح کا تھا"۔

"آپ لوگوں نے اس کے دائیں کندھے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا"۔ کلرک نے خوف زدہ آواز میں کہا۔

"آپ بھی کچھ کریں نا.... ہاتھ پر ہاتھ دھرے کھڑے ہیں"۔

"اوہ ہاں اچھا.... نن نہیں.... مم.... ٹھیک.... آہ"۔

"یہ آپ نے کوئی جملہ بولا ہے یا حروف الگ الگ ادا کیے ہیں"۔

"مم.... میں دیکھتا ہوں"۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا اور کپڑا ہٹا دیا.... پھر اس کے منہ سے مارے خوف کے ایک چیخ نکل گئی۔

"ارے باپ رے.... تل کا نشان تو موجود ہے.... اس کا مطلب

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہے.... یہ باجوہ ہی ہے.... اب آئے گی مصیبت"۔ اس نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

"نہیں آئے گی.... ہم سے وہ پہلے ہی ملاقات کر چکی ہے.... کہہ رہی تھی.... اس کا یہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"کک.... کون.... آپ کس کی بات کر رہے ہیں"۔ کلرک ہکلایا۔

"اس کی.... جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں.... یعنی مصیبت کی"۔

"وہ تو آ کر رہے گی.... کیونکہ اس نے نکوادا کے آدمیوں کو مارا پیٹا ہے.... اب وہ اس سے بدلہ لینے آئیں گے اور یہ ان کے لیے تیز چھری ثابت ہو گا.... اس لیے کہ نکوادا کے گروہ میں باجوہ سے بڑھ کر لڑاکا کوئی نہیں ہو سکتا.... اس سے وہ سب ڈرتے ہیں.... یہاں تک کہ نکوادا بھی ڈرتا ہے.... وہ تو یوں بھی بوڑھا ہو گیا ہے"۔

"اچھا اب یہ اپنا لمبا چوڑا لیکچر بند کریں.... بہت سن لی.... باجوہ کی تعریف.... آپ کو شاید معلوم نہیں کہ ہمارے اس انجانے دوست نے اس کو ایک ہاتھ بھی رسید نہیں کیا اور یہ بے ہوش ہو گیا ہے اگر کہیں یہ ہاتھ رسید کر دیتے تو.... تو کیا ہوتا"۔ آفتاب بولا۔

"اس کا بھرتہ بن گیا ہوتا"۔

"یہ صاحب.... ہاتھ پیر کے مضبوط تو لگتے ہیں.... لیکن اتنے بھی

نہیں.... کہ باجوہ کو ہرا سکیں.... اتفاق سے یہ چوٹ کھا گیا ہو گا"۔

"خیر.... اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کریں.... اور ہاں میں اسے رسی سے باندھنے کی اجازت نہیں دوں گا"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

اچانک باجوہ اچھل کر کھڑا ہو گیا.... اس کا چہرہ حد درجے خوف ناک لگ رہا تھا۔

"نہیں چھوڑوں گا.... نہیں چھوڑوں گا"۔ وہ غرایا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں بھائی صاحب"۔

"میں ہی باجوہ ہوں.... ارے.... یہ میں نے کیا کہہ دیا"۔ اچانک وہ سہم گیا.... اس نے بوکھلا کر چاروں طرف دیکھا.... پھر بولا۔

"خیر کوئی بات نہیں.... ابھی یہاں یہ بات صرف ان لوگوں نے سنی ہے.... اور ان کی تو میں ابھی ایسی کی تیسی کر کے دکھاتا ہوں"۔

"کیوں.... کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو.... کہ نگوادادا کو تمہارے بارے میں معلوم ہو جائے"۔

"نگوادادا کی ایسی کی تیسی.... وہ ہے کیا چیز"۔

"تب پھر تم کس سے خوف زدہ ہو"۔ شوکی نے فوراً پوچھا۔

"اے.... خبردار.... اپنے کام سے کام رکھو.... اور وہ سورما کہاں ہے.... جس نے مجھ سے ٹکر لی تھی"۔

"میں سورما نہیں.... ایک عام انسان ہوں"۔ جنگلی مسکرایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

حیرت ہے.... یہ صاحب تو اب کسی طرح بھی جنگلی نہیں لگ رہے"۔

"جنگلی ہو گے تم خود.... میں سو فیصد شہری ہوں"۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

ایک آواز نے انہیں چونکا دیا.... پھر انہوں نے دروازے کی طرف دیکھا.... اور اچانک وہاں ارے ارے کی آوازیں گونجیں.... پھر السلام علیکم کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

"کیا یہ واقعی آپ لوگ ہیں؟" شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

"نہیں.... ہم جھوٹ موٹ یہاں موجود ہیں"۔ فاروق کی آواز ابھری۔

"وہ مارا"۔ آفتاب اچھلا۔

"جب تک یہ معلوم نہیں ہو جاتی.... کیا مارا.... ہم اندر داخل نہیں ہوں گے"۔ محمود نے جل کر کہا۔

"یہ.... یہ کیا بات ہوئی"۔ اشفاق بولا۔

"مطلب یہ کہ.... یہاں کیا ہو رہا ہے.... یہ صاحب زخمی کیوں نظر آ رہے ہیں"۔

"یہ ہم لوگوں کو زخمی کرنے کے چکر میں تھے.... اللہ نے جنگلی صاحب کے ہاتھوں خود انہیں زخمی کروا دیا"۔

"کیا کہا.... جنگلی صاحب.... ارے بھئی.... تم نے اب تک اپنے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انکل منور علی خان کو نہیں پہچانا"۔

"ارے!" وہ پانچوں بری طرح اچھلے.... پھر شوکی نے فوراً کہا۔

"مجھے خیال ضرور گزارا تھا.... اور میں نے ان سے سوالات بھی شروع کیے تھے.... لیکن پھر یہ ٹپک پڑے"۔ شوکی نے باجوہ کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ کون ہے.... جلدی جلدی بتائیں.... اس لیے کہ لڑنے بھڑنے والے یہاں آ چکے ہیں اور نیچے موجود ہیں.... لیکن وہ اوپر نہیں آنا چاہتے.... ان کا مطالبہ ہے.... ان زخمی صاحب کو نیچے بھیج دیا جائے.... اور یہ وعدہ انہوں نے ہم سے لیا ہے"۔

"کیا مطلب.... آپ سے وعدہ لیا ہے.... یہ آپ نے وعدے دینے کا کاروبار کب سے شروع کر دیا ہے"۔ آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"حد ہو گئی.... ارے بھئی.... موقع سنجیدگی کا ہے"۔ شوکی نے اسے گھورا۔

"نہیں شوکی.... اسے نہ روکو"۔ منور علی خان نے ہاتھ ہلایا ساتھ ہی مسکرائے بھی۔

"واہ! اسے کہتے ہیں کھلی چھٹی.... جو ہمیں بہت مشکل سے ہاتھ آتی ہے"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"تو مجھ سے لے لیں"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کک.... کیا؟" فاروق چونک اٹھا۔

"کھلی چھٹی اور کیا.... ابھی ابھی جو مجھے ملی ہے.... وہ میں آپ کو دیے دیتا ہوں"۔

"بھئی واہ.... آج تو آفتاب حاتم طائی کی قبر پر لات مارنے پر تل گیا ہے"۔

"کک.... کیا کہا.... لات مارنے پر.... وہ بھی حاتم طائی کی قبر پر.... بھائی کیوں مذاق کرتے ہیں.... کہاں میاں.... کہاں حاتم طائی کی قبر.... میرے خیال میں کم از کم ہمارے ملک میں تو ہو گی نہیں"۔

"کیا چیز"۔ منور علی خان نے چونک کر پوچھا۔

"جی.... وہ.... یعنی کہ حاتم طائی کی قبر"۔

"اوہ اچھا.... وہ.... ارے.... ہاہا"۔ منور علی خان ہنسنے لگے۔

"یہ آپ واقعی ہنس رہے ہیں.... یا ہنسنے کی ایکٹنگ کر رہے ہیں"

"یار بند کرو.... پہلے اس معاملے سے نبٹ لیا جائے.... پھر ہمیں اپنا کام بھی کرنا ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلا کر کہا۔

"کک.... کون سا کام؟"

"وہی کام.... جس کے چکر میں تم لوگ یہاں نظر آ رہے ہو.... خزانے کے سلسلے میں آئے ہو نا"۔

"آئے نہیں جناب.... لائے گئے ہیں.... اور یہی فساد کی جڑ ہے

کر آیا ہے ہمیں"۔

"بھئی جلدی سے مختصر کر کے بات بتا دو.... تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں"۔ انسپکٹر جمشید نے منہ بنایا۔

"ویسے تو آج کل کسی نتیجے پر پہنچنا بھی کسی مجرم کے اڈے پر پہنچنے سے کم مشکل نہیں"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"اوٹ پٹانگ بات ضرور کریں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے اسے گھورا۔

"م.... معافی چاہتا ہوں.... بھول گیا تھا.... ہاں تو مسٹر.... شوکی.... جلدی کرو"۔

شوکی نے جلدی جلدی ساری بات کہہ ڈالی۔

"ٹھیک ہے.... مسٹر باجوہ.... اب آپ ہمارے ساتھ نیچے چلیں.... نگوادادا کے لوگ ہال میں موجود ہیں اور تم سے لڑنے مرنے پر تلے بیٹھے ہیں"۔

"اگر میں زخمی نہ ہو گیا ہوتا تو بتاتا انہیں راستا.... یہ صاحب بھی عجیب ہیں.... پتا نہیں انہوں نے مجھ سے کس طرح مقابلہ کیا.... یوں لگتا تھا جیسے میں اندھا ہو گیا ہوں اور کچھ بھائی نہیں دے رہا ہو"۔

"کوئی بات نہیں.... ہم ان سے نبٹ لیں گے.... آپ بے خوف ہو کر ہمارے ساتھ چلیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اچھی بات ہے.... آپ لوگ عجیب و غریب لوگ ہیں.... آپ کی باتوں پر اعتبار کرنے کو دل کرتا ہے.... جب کہ میں نے کبھی کسی کی بات پر اعتبار نہیں کیا"

"آئیں.... آئیں"۔ انہوں نے ہاتھ ہلایا۔

"پھر وہ سب نیچے آ گئے.... تگو دادا کے ساتھی تو ان کے ساتھ ہی اوپر آنے کو تلے ہوئے تھے.... لیکن انسپکٹر جمشید نے ان کی منت سماجت کر کے انہیں روکا تھا.... وہ بھی اس شرط پر کہ یہ لوگ اسے نیچے لے آئیں گے۔

وہ اس کے ساتھ نیچے پہنچے.... تگو دادا کے آدمی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"باجوہ! تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا"۔

"کہاں؟" اس نے کہا۔

"تگو دادا کے پاس.... وہی تمہارا فیصلہ کریں گے.... تم پندرہ سال کہاں رہے"۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے"۔

"لیکن.... تگو دادا کا اصول ہے کہ اس کے گروہ کے کسی آدمی کا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہوتا.... اور اس کا یہ اصول تم اچھی طرح جانتے ہو"۔

"ہاں جانتا ہوں.... لیکن میں نے اس اصول کو ماننے سے پندرہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سال پہلے انکار کر دیا تھا اور اسی لیے میں گروہ سے الگ ہو گیا تھا"۔

"پھر تم کہاں رہے.... الگ ہو کر"۔

"یہ بھی میرا ذاتی معاملہ ہے"۔

"تب تو ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے.... اب تم زخمی ہو.... تم کچھ نہیں کر سکو گے.... لل.... لیکن تم زخمی کس طرح ہو گئے"۔ استاد کی آواز سنائی دی۔

"اس شخص کی مہربانی ہے"۔ اس نے منور علی خان کی طرف اشارہ کیا۔

"بہت خوب! تب تو یہ ہماری طرف کے آدمی ہوئے"۔

"نا نہیں.... یہ تو مجھے اپنی طرف کے آدمی بھی نہیں لگتے"۔ باجوہ نے برا سا منہ بنایا۔

"بالکل درست کہا.... بلکہ بہت کام کی بات کہی.... ہم تو اپنی طرف کے آدمی بھی نہیں لگتے.... واہ.... شاندار.... یار باجوہ صاحب.... تمہیں تو شاعر ہونا چاہیے تھا.... اور تم نثر نگار بھی نہ بنے.... دھت تیرے کی"۔ محمود نے جلدی جلدی کہا۔

"ہم یہاں تم لوگوں کی باتیں سننے نہیں آئے.... نہ ہمارے پاس اتنا وقت ہے.... چلو باجوہ.... ہمارے ساتھ"۔

"یہ آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جائیں گے.... گگو داوا سے کہیں.... خود یہاں آ کر ان سے معاملہ طے کر لیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا کہا۔۔۔ نگوادا یہاں آئیں۔۔۔ اس شہر میں اجنبی ہو۔۔۔ ورنہ یہ بات کبھی نہ کہتے"۔

"نہیں جناب! ایسی کوئی بات نہیں"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"کیسی بات نہیں"۔ استاد نے جھلا کر کہا۔

"ہم پھر بھی یہی بات کہتے۔۔۔ اب تک ہم نگوادا کے بارے میں بہت کچھ جان چکے ہیں"۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ پہلے ہم تم سے حساب کتاب کر لیتے ہیں"۔

"آؤ آؤ"۔

جونہی وہ حملہ آور ہوئے۔۔۔ ڈھیر ہو گئے۔۔۔ ان کے مقابلہ میں بھلا وہ کب ٹکتے۔۔۔ کلرک اور باجوہ کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"آپ۔۔۔ آپ لوگ آخر ہیں کیا؟"

"کبھی انسپکٹر جمشید کا نام سنا ہے"۔ منور علی خان مسکرائے۔

"ارے! یہ کیا کیا منور علی خان۔۔۔ یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی"۔

"ہائیں۔۔۔ اف مالک۔۔۔ ارے باپ رے۔۔۔ تت۔۔۔ تو۔۔۔ تو آپ جنسپکٹر اشید ہیں"۔ کلرک چلا اٹھا۔

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ جنسپکٹر اشید۔۔۔ بھئی بہت خوب۔۔۔ یہ نام زندگی

ہیں پہلی بار سن رہے ہیں.... پھر بھی جانا پہچانا سا لگتا ہے"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"مم.... معافی چاہتا ہوں"۔ کلرک نے گھبرا کر کہا۔

"معاف کیا.... بالکل معاف کیا.... اس میں معافی مانگنے والی کوئی بات ہے بھی نہیں"۔

"اب ان لوگوں کو باندھ کر ڈال دو.... جب نکو دادا آئے گا.... تو دیکھا جائے گا.... اور اب ہم اوپر چلتے ہیں.... کمرے میں بیٹھ کر بات چیت کریں گے"۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

وہ اوپر آ گئے.... لڑنے والوں کو باندھ دیا گیا۔

"ہاں تو مسٹر باجوہ.... میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں.... آپ پندرہ سال کہاں رہے؟"

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

راہبیں

انہوں نے دیکھا.... فرحت کے ہاتھ میں ایک عدد پستول چمک رہا تھا۔

"جی ہاں! یہ صاحب اسی کو نکالنے کے چکر میں تھے"۔

"ہاتھ اوپر اٹھا دیں شاکر صاحب.... اور سچ اگل دیں.... ورنہ پھر جب ہم سچ اگلوائیں گے تو اس وقت تمہارا رواں رواں بولنے پر تیار ہو جائے گا.... تم نے اس مشین میں ہیرا کیوں رکھا تھا"۔

"یہ.... یہ ہیرا.... ہیرا نہیں ہے"۔ اس نے بوکھلا کر کہا۔

"یہ اندازہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے.... آپ کوئی اضافہ کریں"۔

فرحت نے برا سا منہ بنایا۔

"اور میں کیا بتاؤں"

"آپ کو ہیرا کس نے دیا تھا؟"

"نہیں بتا سکتا"۔ اس نے کندھے اچکائے۔

"اچھا.... جو تم بتا سکتے ہو.... وہ بتا دو"۔ آفتاب نے دانت نکالے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہی تو بتا رہا ہوں.... کچھ نہیں بتا سکتا"۔ اس نے بھی جواب میں دانت نکالے۔

"بہت خوب! یہ ہوا جواب.... جواب ہو تو ایسا"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"اگر جواب ہو تو ایسا تو سوال ہے تو کیسا انکل"۔ آصف مسکرایا۔

"چپ رہو.... مجھے اس سے بات کرنے دو.... دیکھو دوست اگر تم ہمیں صرف اس شخص کا نام وغیرہ بتا دو.... جس نے ہیرا تمہیں دیا تھا.... تو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔

"افسوس! نہیں بتا سکتا.... میں نہیں جانتا' وہ کون ہے البتہ"۔

"البتہ کیا؟" انسپکٹر کامران مرزا جلدی سے بولے۔

"البتہ وہ آج مجھ سے ہوٹل مون لائٹ میں ملاقات کرے گا.... کمرہ نمبر ۲۰۹ میں ٹھیک چار بجے شام"۔

"لیکن کس سلسلے میں؟"

"اسی ہیرے کے سلسلے میں اور اسے مجھ سے کچھ اور کام بھی ہے' معاوضے کی باقی رقم بھی ادا کرے گا.... پہلے اس نے خود ملاقات نہیں کی تھی.... اپنا ایک کارندہ بھیجا تھا.... جس نے وہ ہیرا مجھے دیا تھا اور ہدات کی تھی کہ یہ ہیرا تجربہ گاہ کے کسی بھی آلے میں رکھ دیا جائے.... صرف اتنے سے کام کے مجھے ۵۰ ہزار ملیں گے.... بس میں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لالچ میں آ گیا"۔

"ہوں خیر.... تم آج پروگرام کے مطابق اس سے ملاقات کرو گے.... باقی ہم دیکھ لیں گے"۔

"اور مجھے کرنا کیا ہو گا؟" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"کچھ بھی نہیں.... جو وہ کہے.... سن لینا اور مان لینا"۔

"بہت بہتر"۔ اس نے فوراً کہا۔

اور پھر اس روز انہوں نے ہوٹل مون لائٹ میں کمرہ نمبر ۲۰۸ بک کرا لیا.... انہوں نے اس کمرے میں اور کمرہ نمبر ۲۰۹ میں آلات کا جال بچھا دیا.... اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر ہر بات صاف سن سکتے تھے۔

چار بجنے میں پانچ منٹ پر کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز انہوں نے سنی.... پھر کمرے میں قدموں کی آواز اور کرسی وغیرہ گھسیٹنے کی آوازیں سنائی دیں.... اور پھر ٹھیک چار بجے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس.... اندر آ جائیں"۔ اندر سے آواز ابھری۔

دروازہ کھلا اور انہوں نے شاکر کی آواز سنی۔

"میں شاکر ہوں.... آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے"۔

"ہاں! میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں.... تم پروفیسر سجاد عرفانی کے اسسٹنٹ ہو.... اور میں نے اپنے ایک کارکن کے ہاتھ ایک ہیرا دیا تھا"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"بالکل ٹھیک.... لیکن اب آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے"۔

"وہ تو صرف ایک آزمائش تھی.... وہ ہیرا جعلی تھا.... میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میرے لیے کام کر سکتے ہو یا نہیں.... سو تم نے وہ کام پچاس ہزار میں کرنا منظور کر لیا.... لیکن اصل کام اب شروع ہوتا ہے.... پہلے تو یہ اپنے پچیس ہزار لے لو.... پچیس ہزار تمہیں پہلے ادا کر دیئے گئے تھے"۔

"جی ہاں! شکریہ"۔ شاکر کی آواز لہرائی۔

"اب نیا کام سنو"۔

"ایک منٹ.... پہلے آپ یہ بتائیں.... پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کے آلات جام کیوں ہو گئے ہیں' وہ کام کیوں نہیں کرتے"۔

"ایسی باتیں نہ پوچھو.... جن کے جوابات کسی کو نہیں دیئے جا سکتے.... اپنے کام سے کام رکھو.... بہت پیسے کما لو گے"۔

"اچھی بات ہے.... اب مجھے کیا کرنا ہو گا"۔

"پروفیسر سجاد عرفانی کو قتل کر دو.... اس کی جگہ نیا پروفیسر سجاد عرفانی آ جائے گا.... تمہیں اصل والے کو قتل کر کے ٹھکانے لگا دینا ہو گا.... باقی کام ہم سنبھال لیں گے.... نقلی سجاد عرفانی اصل کی جگہ لے گا.... اور باقی ملازمین کو بھی ایک ایک کر کے صاف کر دیں گے"۔

"نن.... نہیں.... میں اتنا خوفناک جرم نہیں کر سکتا"۔ شاکر نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیوں نہیں کر سکتے.... کیا تم نے ہیرا رکھنے کا سودا نہیں کیا تھا"۔

"وہ جرم اور طرح کا تھا.... اس میں کسی کی جان نہیں لی گئی تھی"۔

"لیکن اب تو تمہیں یہ جرم کرنا ہو گا.... ورنہ تمہارے اس جرم کی تمام تصاویر بلکہ ایک ویڈیو فلم تک پولیس کو دے دی جائے گی اور تمہیں غداری کی سزا موت سنائی جائے گی.... کیونکہ تمہارے ملک میں غداری کی سزا صرف موت ہے"۔

"نن نہیں.... کک.... کیا میں وہ تصاویر دیکھ سکتا ہوں"۔ شاکر نے کانپ کر کہا۔

"کیوں نہیں.... میں تصاویر ساتھ لایا ہوں.... یہ لو"۔

چند تصاویر کے آپس میں سرسرانے کی آوازیں بھی انہیں سنائی دیں.... پھر شاکر بولا۔

"اف مالک! آپ تو میرا بیڑا غرق کرنے پر تل گئے"۔

"نہیں.... اگر تم نے ہمارے احکامات پر عمل کیا.... تو پھر تم بالکل محفوظ رہو گے"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا.... مجھے کوئی تجربہ نہیں، کہیں میں کام خراب نہ کر بیٹھوں"۔

"فکر نہ کرو.... یہ لو زہر کی شیشی.... پروفیسر سجاد عرفانی کے کمرے

بھی کھانے پینے کی چیز میں ملا دینا.... اتنا کام بھی کر سکو گے یا نہیں"۔

"ہاں یہ کر سکوں گا"۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"بس تو پھر.... باقی سب کو کسی بہانے چھٹی دلوا دینا.... اس کے بعد تم زہر ملا دینا.... ویسے میں خود بھی حالات معلوم کر لوں گا.... فوراً ہی نقلی سجاد عرفانی وہاں آ جائے گا.... اس کے بعد تمہارا کام ختم.... تم چاہو تو اپنا معاوضہ لے کر ملک سے باہر چلے جانا.... اپنے بیوی بچوں سمیت.... یا یہیں رہتے رہنا.... تم پر کوئی شک تو تب کرے گا نا.... جب پرانے سجاد عرفانی کی موت کا کسی کو پتا چلے گے.... پروفیسر دنیا میں اکیلا ہے.... کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو گی ان ملازمین کو ان کے گھروں میں اس طرح ہلاک کیا جائے گا.... کہ خودکشی کے کیس معلوم ہوں گے"۔

"لیکن پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کے سب لوگ خودکشی کریں گے تو پولیس کو گڑبڑ کا احساس تو ہو جائے گا"۔

"ٹھیک ہے.... اس کا اس سے زیادہ اچھا علاج ہے.... وہ یہ کہ نقلی پروفیسر سجاد عرفانی ان ماتحتوں کو ایک ایک کر کے ملازمت سے نکال دے گا.... ان کی جگہ نئے آدمی رکھ لیے جائیں گے.... جو میرے ماتحت ہوں گے"۔

"ہاں! یہ بہتر رہے گا.... لیکن آپ چاہتے کیا ہیں.... تجربہ گاہ کے آلات تو آپ نے پہلے ہی جام کر دیئے ہیں.... اب اس پر قبضہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔

"یہ باتیں تمہارے سمجھنے کی نہیں ہیں.... نہ ان سے تمہارا کوئی تعلق ہے.... بس تم صرف اتنا کرو.... جس کا تمہیں کہا گیا ہے"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن ابھی تک آپ نے ایک بات نہیں بتائی"۔ شاکر بولا۔

"اور وہ کیا؟"

"میرا معاوضہ کیا ہو گا"۔

"اس سارے کام کے دس لاکھ روپے"۔

"دس لاکھ روپے.... گویا آپ پروفیسر سجاد عرفانی کی زندگی کی قیمت دس لاکھ لگا رہے ہیں.... ایک اس قدر قیمتی آدمی کی"۔

"اچھا.... بیس لاکھ لے لینا"۔

"ٹھیک ہے.... مجھے منظور ہے.... دس لاکھ روپے"۔ شاکر نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"او کے.... یہ لو دس لاکھ.... میں جانتا تھا.... تم بیس لاکھ سے کم میں نہیں مانو گے.... لیکن یہاں گننے کی ضرورت نہیں.... گھر میں گنتے رہنا"۔

"او کے سر"۔

اور پھر شاکر کے باہر آتے قدموں کی آواز سنائی دی.... وہ اس سے پہلے باہر آ چکے تھے.... شاکر کو اشارہ کیا گیا.... وہ فوراً ہاتھ اٹھا کر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کھڑا ہو گیا.... نوٹوں کا بریف کیس گرنے کی آواز کمرے کے اندر سنائی تو اس نامعلوم آدمی نے فورا کہا۔

"کیا ہوا شاکر؟"

"سس.... سر"۔ شاکر نے ہکلانے کی آواز منہ سے نکالی۔

دروازہ کھلا اور ایک نقاب پوش شخص نظر آیا.... لیکن باہر کا منظر دیکھ کر وہ دھک سے رہ گیا.... شاید اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی۔

"ہاتھ اوپر اٹھا دو.... تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"تت تم.... تم کون ہو"۔

"خادم کو انسپکٹر کامران مرزا کہتے ہیں"۔

"کیا.... نہیں"۔

وہ پوری قوت سے چلایا اور پھر تڑ سے گرا.... انہوں نے دیکھا.... وہ بے ہوش ہو گیا تھا.... اسے جکڑ لیا گیا.... پھر پولیس ہیڈ کوارٹر لایا گیا.... تھوڑی دیر بعد وہ ہوش میں آ گیا.... اس نے خود کو شکنجے میں کسا ہوا پایا۔

"یہ.... یہ کیا.... مجھے کیوں باندھا گیا ہے"۔

"لو.... یہ پوچھ رہے ہیں.... انہیں کیوں باندھا گیا ہے"۔ آفتاب مسکرایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"شاکر کو اس کے سامنے لایا جائے"۔

"شاکر.... کون شاکر.... میں کسی شاکر کو نہیں جانتا"۔

شاکر کو اس کے سامنے لا کھڑا کیا گیا۔

"ہاں شاکر شروع ہو جاؤ.... ہیرا تمہیں اسی سے ملا تھا"۔

"ہاں سر"

"اس کے بعد اس نے تم سے ہوٹل مون لائٹ میں ملاقات کی.... وہاں اس نے کہا کہ تم پروفیسر سجاد عرفانی کو زہر دے کر ہلاک کر دو.... اس کے بعد وہاں کے ملازمین کو ہٹا دیا جائے گا.... اور اس کام کے لیے اس نے تمہیں بیس لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا.... دس لاکھ روپے ایڈوانس دیئے"۔

"یس سر"۔

"تم کیا کہتے ہو؟"

"میں اس شخص کو نہیں جانتا"۔ اس نے کہا۔

"اچھی بات ہے.... یہ ریکارڈ کی گئی گفتگو سن لو"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

گفتگو سنائی گئی.... اس پر اس نے کہا۔

"یہ آواز میری نہیں.... میری آواز کی نقل کی گئی ہے"۔

"اچھی بات ہے.... اب یہ ویڈیو فلم دیکھو"۔

کمرے میں ہونے والی کارروائی کی فلم چلا کر دکھائی گئی.... اب تو

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس کے ہوش اڑ گئے.... لیکن پھر اس نے چونک کر کہا۔

"فلم میں جو نقاب پوش نظر آ رہا ہے.... وہ میں نہیں.... آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ میں ہوں"۔

"ہاں! یہ بات کی ہے تم نے کام کی"۔

"مطلب یہ کہ آپ کے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں.... ہاہاہا.... پھر مجھے کیوں پکڑ رکھا ہے.... چھوڑ دو مجھے"۔

"ارے بھئی.... ہمیں یہ دیکھنے کا تو اختیار ہے نا کہ تم ہو کون.... آخر ہم نے تمہیں مون لائٹ کے اس کمرے سے نکلتے ہوئے گرفتار کیا ہے.... اور یہ تم میرا نام سن کر بے ہوش کیوں ہو گئے تھے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں بے ہوش ہو گیا تھا.... یہ آپ کیا کہ رہے ہیں.... میں کیوں ہوتا بے ہوش.... آپ کا نام سن کر.... مجھے تو کسی دوا یا گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا"۔

"بہت خوب! سوال یہ ہے کیوں.... ہماری تم سے کیا دشمنی تھی کہ تمہیں بے ہوش کر دیا"۔

وہ ساکت رہ گیا.... اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"پھنس گئے نا آخر.... اس کا نقاب اتار دو بھئی"۔

پولیس والوں نے اس کا نقاب اتار دیا.... ان کے سامنے ایک

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بالکل نیا چہرہ تھا.... انہوں نے اس شخص کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا.... پولیس والوں نے بھی نفی میں سر ہلا دیئے.... یعنی وہ ان کے لیے بھی اجنبی تھا۔

"اپنے بارے میں بتا دو دوست.... ورنہ ہم تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کریں گے"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... میں بتانے کے لیے تیار ہوں.... لیکن پہلے مجھے کھولا جائے"۔

"نہیں.... اسی حالت میں بتاؤ"۔ انسپکٹر کامران مرزا سرد آواز میں بولے۔

"سوری اس حالت میں کیسے بتا سکتا ہوں.... مارے خوف کے میرا برا حال ہے"۔

"بٹن دبا دو.... دیکھتے ہیں.... یہ کیسے زبان نہیں کھولتا"۔

جونہی بٹن دبایا گیا.... اس کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا.... وہ فوراً بولا۔

ٹھہرو.... بتاتا ہوں.... بٹن آف کر دو"۔

بٹن آف کر دیا گیا.... چند لمحے تک وہ سانس لیتا رہا' پھر اس کے ہونٹ ہلے۔

"پہلے مجھے اس شکنجے سے نکالیں"۔

نہیں.... اسی حالت میں بتاؤ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے سرد آواز

میں کہا۔

"سوری! میں اس حالت میں نہیں بتاؤں گا"۔

"بٹن پھر دبا دو"۔

"نن نہیں.... نہیں.... نہیں.... ٹھہرو.... بتاتا ہوں"۔

"ہمارا وقت ضائع نہ کرو.... میں جانتا ہوں تم شکنجے سے کیوں نکلنا چاہتے ہو"۔

"کیوں نکلنا چاہتا ہوں"۔ اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"تاکہ خودکشی کر سکو"۔

"اوہ نہیں"۔ وہ دھک سے رہ گیا۔

لیکن اس شکنجے میں تم اتنی آسانی سے مر نہیں سکو گے.... لہذا بتانا پڑے گا.... یہ سب تم نے کیوں کیا.... کون ہے وہ جو تجربہ گاہ پر مکمل قبضہ کرنا چاہتا ہے"۔

"اس کا نام راہیں ہے"۔

اس نے سرسراتی آواز میں کہا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پرانی حویلی

"افسوس! مجھے نہیں معلوم.... میں پندرہ سال کہاں رہا.... پندرہ سال پہلے کے واقعات دھندلے دھندلے سے ذہن میں ہیں.... میں وہ بتا سکتا ہوں"۔

"چلو وہی بتا دو.... لیکن اگر تم نے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔

"جانتا ہوں جناب"۔ وہ زبردستی مسکرایا۔

"کیا جانتے ہو؟" انسپکٹر جمشید غرائے۔

"یہ کہ آپ سے برا کوئی نہ ہو گا"۔

"فضول کی باتیں نہ کرو.... ہاں شروع ہو جاؤ"۔

"اس روز.... یعنی آج سے پندرہ سال پہلے نکوداوا نے مجھے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایک بہت بڑے گھر میں ڈاکا ڈالنے کا حکم دیا تھا.... میں ان ساتھیوں کو لے کر رات کے بارہ بجے وہاں پہنچ گیا.... گھنٹی بجائی تو ملازم نے بے دھڑک دروازہ کھول دیا.... اس نے یہ بھی نہ پوچھا کہ باہر کون ہے.... ہم نے اسے ایک رائفل کا بٹ مار کر بے

ہوش کر دیا اور آگے بڑھے.... اندر وہ شخص اور اس کے بیوی بچے گہری نیند سو رہے تھے.... ایک رائفل والے کو ان کے سروں پر کھڑا کر دیا گیا.... اور گھر کی قیمتی چیزیں جمع کرنا شروع کر دی گئیں.... ایسے میں ہم نے ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنی.... ہم دوڑ کر اس کمرے میں آئے تو ہمارا ساتھی پڑا تڑپ رہا تھا.... اچانک میرے باقی چار ساتھی بھی گرے اور تڑپنے لگے.... میں دھک سے رہ گیا کہ گولی چلی.... نہ کوئی اور ہتھیار استعمال کیا گیا.... اور میرے ساتھی گر کر تڑپنے لگے.... میری سٹی اس وقت گم ہو گئی جب وہ چاروں بھی دم توڑ گئے۔

"اب تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے"۔ اس شخص نے مجھ سے عجیب لہجے میں کہا۔

"جو آپ فرمائیں"۔ میں نے اس طرح کہا جیسے میں اس کا غلام ہوں.... اور سچ بات یہ ہے کہ میں نے اس وقت خود کو اس کا غلام ہی محسوس کیا تھا.... میری بات سن کر اس نے کہا۔

"تم آج سے میرے غلام بن کر رہو گے.... تمہیں کوئی اعتراض؟"

"اعتراض کیسا؟"

میں نے یہ الفاظ کہے.... ان پر مجھے خود بھی حیرت ہوئی.... میرے پانچوں ساتھیوں کی لاشیں ابھی تک جوں کی توں پڑی تھیں۔

"چلو ٹھیک ہے.... تم پر مہربانی کرتا ہوں.... تمہیں جان سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نہیں مارتا... اب تم میرے لیے کام کرو گے"۔

بس جناب مجھے صرف یہ باتیں یاد ہیں.... اس کے بعد میں نے اس کے لیے کیا کیا... کچھ معلوم نہیں.... یہ تو مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ میں پندرہ سال غائب رہا ہوں.... ویسے میں نے ان لوگوں کو پہچان لیا تھا کہ وہ نکو دادا کے آدمی ہیں اور مجھے حیرت ہوئی تھی کہ یہ لوگ اچانک کہاں سے آ ٹپکے"۔

"مطلب یہ کہ تمہیں بالکل کچھ معلوم نہیں کہ تم پندرہ سال کہاں رہے"۔

"ہاں بالکل معلوم نہیں"۔

"لیکن تمہیں ایک بات ضرور یاد ہو گی"۔

"اور وہ کیا؟"

نکو دادا نے ڈاکا کس گھر میں ڈالنے کا حکم دیا تھا... اس شخص کا نام کیا تھا"۔

"نکو دادا نے مجھے ضرور بتایا تھا... اور ہم آسانی سے اس گھر تک پہنچ گئے تھے... لیکن اب یاد کرنے پر بھی مجھے یاد نہیں آتا کہ وہ کون تھا... اس کا کیا نام تھا... میں خود بہت زور لگا چکا ہوں... یہ بات یاد کرنے کے لیے"۔

"کک... کیا... کیا تم سچ کہہ رہے ہو... ادھر میری طرف دیکھ کر بات کرو"۔ انسپکٹر جمشید نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا... پھر سرسراتی آواز میں کہا۔

"ہاں! میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں... ننگوداوا ابھی اسی شہر موجود ہے... آپ اس سے کیوں معلوم نہیں کر لیتے"۔

"وہ تو خیر اب ہم کریں گے... ابھی ابھی تو تمہاری کہانی سن کر فارغ ہوئے ہیں... لیکن یہ کہانی میرے لیے بہت عجیب ہے... اب یا تو اس آدمی نے تمہاری یادداشت غائب کر دی... یا تم پر ہپناٹزم کر دیا تھا... ورنہ پندرہ سال کی باتیں تم ضرور سنا سکتے... خیر... ہمیں اس آدمی کا نام معلوم کرنا ہے... جس کے گھر ننگوداوا نے بھیجا تھا... خیال ہے... ہمیں خود ہی ننگوداوا کے پاس جانا پڑے گا... پولیس تو اسے پکڑ کر لا نہیں سکے گی"۔

"بالکل جناب... یہی بات ہے"۔ کلرک نے فوراً کہا۔

"ننگوداوا ہمیں کہاں ملے گا؟"

"اپنے اڈے پر... وہ سلطان پورہ میں رہتا ہے"۔

"راستا سمجھا دیں"۔

ور پھر وہ ننگوداوا کے اڈے پر پہنچ گئے... وہاں کا منظر عجیب تھا... ایک کھلے میدان میں بڑا سا پلنگ... جو کسی جن کا پلنگ ہو سکتا تھا' بچھا تھا... اس کے بیچوں بیچ ایک پہلوان نما آدمی بیٹھا تھا جس کے سامنے لوگ قطار بنائے کھڑے تھے... دائیں بائیں ننگوداوا کے مسلح آدمی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

چوکس کھڑے تھے.... نگوادا ان لوگوں کی فریادیں سن رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے ایک آدمی کو ہدایات بھی جاری کر رہا تھا.... اس کا وہ آدمی ہدایات کو نوٹ کر رہا تھا.... جب ایک آدمی کے بارے میں بات لکھوا دی جاتی تو وہ لائن سے ہٹ جاتا.... اور ایک درخت کے نیچے جا بیٹھتا' وہاں اور بہت لوگ بیٹھے تھے۔

لائن بہت لمبی تھی.... لہٰذا وہ انتظار نہیں کر سکتے تھے.... اس لیے بے دھڑک آگے بڑھے.... لیکن فوراً ہی نگوادا کے آدمیوں نے رائفلیں تان لیں۔

"لائن میں آؤ"۔

"ہم لائن میں نہیں آ سکتے.... اس لیے کہ ہم اپنے کسی ذاتی کام سے نہیں آئے"۔ انسپکٹر جمشید نے بلند آواز میں کہا۔

ان کی آواز سن کر نگوادا کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"یہ کون بولا؟" وہ گرجا۔

"میں بولا.... ہمیں آپ سے فوری طور پر کچھ کہنا ہے"۔

"اور یہ جو اتنے لوگ تم سے پہلے کھڑے ہیں"۔ وہ غرایا۔

"ٹھیک ہے.... کھڑے ہیں.... لیکن یہ لوگ اپنے ذاتی کاموں کے لیے آئے ہیں' اگر میں آپ کے پاس اپنے کسی ذاتی کام سے آیا ہوتا تو پھر میں بھی لائن میں لگتا.... لیکن میں سرکاری کام سے آیا ہوں' اس لیے آپ فوری طور پر مجھے وقت دیں"۔

"سرکاری کام .... کیا مطلب؟"

"میں یہاں مطلب سمجھانے نہیں آیا.... آپ میری بات سنیں.... مجھے بتائیں آج سے...."

"خاموش! میں ایک لفظ نہیں سن سکتا.... لائن میں آنا ہو گا"۔

"ہم لائن میں نہیں آئیں گے"۔ انسپکٹر جمشید سرد آواز میں بولے۔

"تمہارے تو اچھے بھی آئیں گے.... تم ہو کیا چیز"۔

"اچھی بات ہے.... اب جو ہو گا.... اس کے ذمے دار آپ خود ہوں گے"۔

"کیا مطلب.... کیا ہو گا.... جس کا ذمے دار میں خود ہوں گا"۔

انسپکٹر جمشید نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا.... فوراً ہی چند فائر ہوئے اور نگوداوا کے آدمیوں کے ہاتھوں سے رائفلیں نکل گئیں.... ان کی نالیں مڑ گئی تھیں۔

"ارے! یہ کیا.... ایسے نشانے باز تو کبھی دیکھے نہ سنے.... میرے گروہ میں ایسے لوگوں کو ہونا چاہیے.... کیا تم لوگ نگوداوا کے گروہ میں شامل ہونا پسند کرو گے"۔

"ہم تو اس گروہ کا نام و نشان مٹانے کے لیے آئے ہیں.... اب بھی بات سننے کے لیے تیار ہو یا نہیں"۔

"یہ اتنے سارے لوگ دیکھ رہے ہو"۔ نگوداوا نے درخت کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نیچے بیٹھے اور اپنے سامنے کھڑے لوگوں کی طرف اشارہ یا۔

"بالکل دیکھ رہے ہیں"۔

"اگر میں انہیں اشارہ کر دوں تو یہ تمہیں کتوں کی طرح نوچ ڈالیں"۔

"آپ انہیں اشارہ کر کے بھی دیکھ لیں.... لیکن ان کا خون بھی تمہاری گردن پر ہو گا.... وہ دیکھو.... آسمان کی طرف ایک سکہ اچھالا جا رہا ہے"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی ان کا ہاتھ مشینی انداز سے جیب کی طرف گیا اور سکہ اچھلتا ہوا اوپر اٹھتا نظر آیا.... ساتھ ہی منور علی خان نے فائر کیا.... گولی سکے کو لگی اور وہ غائب ہو گیا۔

سب لوگ سناٹے میں آ گئے۔

"نگوادا.... ہم سے ٹکر لینا تمہارے بس کا روگ نہیں.... ہماری ٹیم کا تو صرف ایک بچہ تم سب کے لیے کافی ہو جائے گا.... لہٰذا تم میری بات سن لو"۔

"ہرگز نہیں.... اب مقابلہ ہو گا.... زندگی میں پہلی بار اس انداز سے کسی نے نگوادا کو للکارا ہے"۔

"مقابلہ ہو گا تو خون بہے گا اور ہم بلاوجہ انسانی جانوں سے نہیں کھیلتے"۔

"تم ہو کون؟" نگوادا نے قدرے ست پڑتے ہوئے کہا۔

"اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم خون خرابے سے باز آ جاؤ.... مجھے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انسپکٹر جمشید کہتے ہیں"۔

"اوہ نہیں.... نہیں"۔ نہ صرف نگوادا.... بلکہ باقی سب لوگ بھی چلا اٹھے۔

"حیرت ہے.... کمال ہے.... آج یہاں میرے پاس انسپکٹر جمشید آئے اور میں پہچان نہ سکا"۔

وہ چھلانگ لگا کر پلنگ سے اتر آیا اور ان کی طرف لپکا.... وہ پہلے ہی ہوشیار تھے۔

"خبردار.... آگے نہ آنا.... میں ایسی چالوں کو سمجھتا ہوں"۔

"یہ چالیں نہیں.... آپ ان لوگوں سے پوچھ لیں.... میں تو آپ کا نام لیتا نہیں تھکتا.... آپ کا ذکر ان کے سامنے کرتا رہتا ہوں"۔

"اگر بات یہی ہے تو پھر تم نے یہ کون سا طریقہ اختیار کیا ہے.... قانون کیوں اپنے ہاتھ میں لے لیا"۔

"پولیس کچھ نہیں کرتی تھی.... بالکل نکمی تھی"۔

"اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا جائے.... خیر میرا مشورہ مان لو.... خود کو قانون کے حوالے کر دو.... قانون تمہارے بارے میں ضرور نرم فیصلہ سنائے گا.... اور اب مجھے صرف اتنا بتا دو.... کہ پندرہ سال پہلے تمہارے گروہ میں ایک شخص باجوہ شامل تھا"۔

"ارے! وہ لوگ اب تک باجوہ کو گرفتار کر کے نہیں لائے"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

اس نے چلا کر کہا۔

"وہ نہیں لا سکیں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب؟"

"باجوہ میرے قبضے میں ہے.... ہاں بتاؤ.... پندرہ سال پہلے وہ تمہارے گروہ میں شامل تھا.... پھر وہ غائب کیوں ہو گیا.... کیسے ہو گیا"۔

"یہ ہمیں کیا معلوم.... ہم نے تو اسے بہت تلاش کیا تھا.... ہم یہ خیال کرتے رہے کہ کسی دشمن نے اسے اور اس کے پانچ ساتھیوں کو ٹھکانے لگا دیا ہے اور لاشیں غائب کر دی ہیں"۔

"لیکن ایسا نہیں ہوا تھا.... تم صرف یہ بتاؤ.... اسے کس کے گھر ڈاکا ڈالنے کے لیے بھیجا گیا تھا"۔

"پروفیسر سیلانی کے ہاں.... وہ ایک بے وقوف اور پاگل شخص تھا.... لیکن میں نے سنا تھا.... اس کے پاس اس کے باپ دادا کے زمانے کی بہت قیمتی چیزیں ہیں.... وہ چیزیں اس کے باپ دادا کو کسی ہند بادشاہ نے دی تھیں.... ان میں ہیرے جواہرات اور کچھ نادر عجائبات شامل تھے.... ان سب چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے میں نے باجوہ کو پانچ آدمی دے کر بھیجا.... لیکن وہ لوٹ کر نہیں آئے.... ہم نے دو خیال قائم کیے تھے.... ایک یہ کہ اس نے ڈاکا مارا اور ساتھیوں سمیت تمام چیزیں ہڑپ کرنے کے چکر میں غائب ہو گیا.... دوسرا خیال یہ تھا کہ کسی دشمن نے انہیں ٹھکانے لگا دیا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب پھر.... تم نے پروفیسر سیلانی کے گھر پتا کرایا تھا"۔

"ہاں! میں نے سن گن لینے کے لیے ایک عورت کو نوکری کی تلاش کے بہانے وہاں بھیجا تھا.... وہ پروفیسر سے ملی تھی.... اس نے اپنی غربت کی کہانی سنا کر ملازمت مانگی تھی.... اس سے.... اور ساتھ ہی اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی کہ اس گھر میں چوری کی کوئی واردات تو نہیں ہوئی.... لیکن وہاں ایسے کوئی آثار اسے نظر نہیں آئے تھے.... حالات بالکل معمول پر تھے.... نہ پروفیسر نے پولیس میں کوئی رپورٹ درج کرائی تھی.... لہذا میں نے یہی خیال کیا تھا کہ باجوہ اور اس کے ساتھی دراصل وہاں تک پہنچے ہی نہیں.... کافی دنوں تک ہم انہیں تلاش کرتے رہے.... لیکن ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا"۔

"اور اب وہ باجوہ اس شہر میں موجود ہے"۔

ہاں! میرے آدمیوں نے کسی ہوٹل میں اسے دیکھا ہے.... وہ اس سے لڑ پڑے تھے.... میں نے اس کی گرفتاری کے لیے اور آدمی بھیجے.... لیکن وہ بھی اسے نہیں لا سکے.... اب آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کے قبضے میں ہے"۔

"ہاں! یہی بات ہے.... پروفیسر سیلانی کا پتا کیا ہے؟"

"وہ فرید ٹاؤن کے سرے پر ایک حویلی نما کوٹھی میں رہتا ہے.... وہ حویلی بہت پرانی ہے.... شاید اس کے دادا پردادا نے بنوائی ہو گی.... آج کے دور میں ایسی حویلی بنوانا آسان کام نہیں"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"اس کے بعد کبھی تم نے پروفیسر سیلانی کے گھر ڈاکا ڈالوایا"۔

"نہیں.... میں تو پہلے ہی باجوہ کو یاد کرتا رہا.... دراصل مجھے اس سے بہت لگاؤ تھا.... بیٹوں کی طرح محسوس ہوتا تھا.... افسوس.... اس نے دھوکا دیا"۔

"لیکن میں نے اس کی کہانی سنی ہے.... اس نے دھوکا نہیں دیا.... وہ خود پھنس گیا تھا"۔

"کیا کہا.... خود پھنس گیا تھا"۔

"ہاں! اگر تم چاہو تو میں اسے یہاں بلوا سکتا ہوں.... یا اس کی کہانی خود تمہیں سنا سکتا ہوں"۔

"آپ خود سنا دیں.... اس سے بعد میں ملاقات کر لیں گے"۔ نگوو ادا نے بے چینی سے کہا۔

انہوں نے اس کی کہانی سنا دی.... نگوو ادا کا مارے حیرت کے برا حال ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے.... باجوہ پندرہ سال سے پروفیسر سیلانی کا غلام ہے"۔

"یہ میں نے نہیں کہا.... کیونکہ مجھے نہیں معلوم اس نے پندرہ سال کس طرح گزار دیئے"۔

"پروفیسر سیلانی کے الفاظ تو یہی ظاہر کرتے ہیں"۔

"ہاں! لیکن ذاتی طور پر مجھے نہیں معلوم"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"پھر اب میں کیا کر سکتا ہوں"۔

"کچھ بھی نہیں.... میں تم سے تو اس آدمی کا نام معلوم کرنے آیا تھا.... اب تم خود کو قانون کے حوالے کر دو.... اسی میں تمہاری بھلائی ہے.... ورنہ اس کیس سے فارغ ہو کر میں تمہاری طرف آؤں گا"۔

"اچھی بات ہے.... دیکھا جائے گا"۔

"ویسے میں چاہوں تو اسی وقت تمہیں گرفتار کرا سکتا ہوں.... لیکن تم نیک کام کرتے رہے ہو.... طریقہ غلط اختیار کیا ہے.... اب میں اجازت چاہوں گا"۔

وہ وہاں سے واپس روانہ ہوئے.... نگودارا اور وہاں موجود باقی تمام لوگ اس طرح انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق ہوں۔

جلد ہی وہ ایک پرانی حویلی کے سامنے کھڑے تھے۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بے چارہ شکریہ

"رابیں۔۔۔ کون رابیں؟" انسپکٹر کامران مرزا نے مارے حیرت کے کہا۔

"میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کا نام رابیں ہے۔"

"لیکن تم اس کے لیے کام کرنے پر کیوں مجبور ہو؟" انہوں نے پوچھا۔

"وہ دوسروں کو غلام بنا لینے کا ماہر ہے۔۔۔ مدت ہوئی۔۔۔ اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا تھا۔۔۔ پہلے میں ایک جرائم پیشہ تھا۔۔۔ چوریاں کیا کرتا تھا۔۔۔ لوگوں کو اغوا کر کے ان کے رشتہ داروں سے رقمیں وصول کیا کرتا تھا کہ ایک دن اس نے مجھے اغوا کرا لیا اور پھر اپنا غلام بنا لیا"۔

"لیکن کیسے۔۔۔ تم کیوں مجبور ہو گئے اس کے لیے کام کرنے پر؟"

"پہلے اس نے مجھے اغوا کیا۔۔۔ پھر اپنی طاقت کا جلوہ دکھایا اور پھر مجھ سے کہا۔۔۔ اب اگر میں فرار ہونا چاہتا ہوں تو خوشی سے

فرار ہو جاؤں.... میں بھاگ نکلا.... لیکن اس کے کارندوں نے مجھے پھر دبوچ لیا اور اس کے سامنے لا کھڑا کیا.... وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا.... پھر اس نے کہا.... ایک بار اور کوشش کر دیکھو"۔

میں ایک بار پھر بھاگ نکلا.... کیونکہ بھاگتے وقت کوئی نہیں روکتا تھا.... ایک دن بعد جب میں اپنے خیال میں بہت دور جا چکا تھا.... اور جہاں اس کے آدمی نہیں پہنچ سکتے تھے.... وہ پھر پہنچ گئے.... اور مجھے پکڑ کر اس کے سامنے لے آئے.... وہ طنزیہ ہنسی ہنسا اور بولا' ایک بار پھر کوشش کرو.... میں نے ایک کوشش اور کی اور پھر بھاگ نکلا.... لیکن پھر پکڑا گیا.... پتا نہیں اس کے آدمی کس طرح میرا سراغ لگا لیا کرتے تھے.... پھر آخرکار اس نے مجھ سے کہا.... تم بھاگتے بھاگتے تھک جاؤ گے.... لیکن مجھ سے بچ کر نہیں جا سکو گے.... مجھ سے بچنے کے لیے بس مرنا ضروری ہے.... ادھر تم مرے.... ادھر میری طرف سے تم آزاد ہو گئے.... مطلب یہ کہ میری قید سے آزاد ہونے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ بندہ مر جائے.... ورنہ آزادی ممکن نہیں.... اور پھر میں اس کا غلام بن گیا.... اس کے احکامات پر عمل کرنے لگ گیا.... وہ دن اور آج کا دن.... میں اس کا غلام چلا آ رہا ہوں.... ہر وہ کام کرتا ہوں.... جس کا مجھے وہ حکم دیتا ہے"۔

"اور اس کا نام رابیں ہے.... وہ کہاں رہتا ہے؟"

"مرکزی بلڈنگ میں.... کمرہ نمبر ۳۰۴"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"خود تمہارا کیا نام ہے؟"

"میں.... میں کھیڑا جانو ہوں"۔

"بہت سخت قسم کا نام ہے.... اس سے نرم نام نہیں ملا تھا؟" آفتاب نے بھنا کر کہا۔

"جی.... کیا فرمایا"۔

"کچھ نہیں.... میں اپنی باتوں کی وضاحت نہیں کر سکتا.... کیونکہ وہ میری اپنی سمجھ میں نہیں آتیں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"پتا نہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"مسٹر کھیڑے.... یہ مرکری بلڈنگ کہاں ہے.... کیا یہ کرائے کی عمارت ہے.... جس میں اس نامعلوم آدمی نے کمرے لے رکھے ہیں"

"نہیں.... وہ پوری عمارت اس کی اپنی ہے.... راجا روڈ کے آخر میں واقع ہے"۔

"اوہ.... تب اس کی گرفتاری آسان ہو گی"۔ آصف چونکا۔

"کیا کہا.... اس کی گرفتاری آسان ہو گی.... ناممکن.... آپ لوگ اسے گرفتار کر ہی نہیں سکیں گے"۔

"یہ ہمارا کام ہے.... تم کیا جانو"۔

اسے پولیس کے حوالے کرنے اور پولیس کو اس کے بارے میں خاص ہدایات دینے کے بعد وہ مرکری بلڈنگ کی طرف روانہ ہوئے.... راجا روڈ کے آخر میں انہیں ایک بڑی سی عمارت نظر آئی.... اس کے

Iwadar Azeem
Pakistanipoint.com

دروازے پر ایک باوردی چوکیدار نظر آیا.... وہ آگے بڑھے تو اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"فرمایئے"۔ اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہمیں مسٹر راہیں سے ملنا ہے"۔

"راہیں.... کون راہیں.... یہاں تو کوئی راہیں نہیں رہتا"۔

"اچھا کمال ہے.... تب پھر ہمیں غلط بتایا گیا.... اس عمارت کے مالک کا نام کیا ہے"۔

"ڈاکٹر نسیم کٹانا"۔

"چلیے ہم ان سے ہی مل لیتے ہیں"۔

"ڈاکٹر صاحب بہت مصروف آدمی ہیں.... وقت ضائع کیا جانا پسند نہیں کرتے"۔

"ہم بھی کم مصروف آدمی نہیں ہیں اور ایک بہت اہم کام کے سلسلے میں آئے ہیں.... آپ یہ میرا کارڈ انہیں دے دیں.... پھر دیکھیے گا.... وہ کس طرح بلاتے ہیں"۔

"اچھی بات ہے.... دیکھ لیتے ہیں"۔ اس نے منہ بنا کر کہا اور کارڈ لے کر اندر کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کارڈ صاحب تک پہنچا دو"۔

"اچھا!" اندر کی طرف کسی نے کہا۔

وہ دو منٹ تک اسی طرح کھڑے رہے.... وہاں صرف اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

چوکیدار کے لیے کرسی موجود تھی.... اور وہ کرسی پر بیٹھا رہا.... اس نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا.... انسپکٹر کامران مرزا کے علاوہ سبھی اسے تلملائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے.... آخر خدا خدا کر کے ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی

"جائیے صاحب.... ڈاکٹر صاحب نے آپ سے ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے.... آپ خوش قسمت ہیں"۔ چوکیدار نے برا سا منہ بنایا۔

"شکریہ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا اور اندر داخل ہو گئے.... اندر دائیں طرف ایک کمرہ تھا' اس میں چند آدمی بیٹھے تھے۔

"آئیے.... میں آپ کو صاحب کے کمرے تک پہنچا دوں"۔ ان میں سے ایک انہیں دیکھتے ہی اٹھ گیا۔

"وہ انہیں ایک کمرے کے دروازے تک لایا.... انگلی سے تین بار دستک بہت آہستگی سے دی گئی.... اندر سے ایک عجیب و غریب سی آواز آئی۔

"شاں"۔ اندر سے کہا گیا۔

"جائیے اندر"۔ ملازم بولا۔

"شاں.... یہ کون سی زبان ہے؟؟" آفتاب بوکھلا اٹھا۔

"آپ اندر جائیں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا اور وہ اندر داخل گئے.... فوراً ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا.... انہوں نے اس کی چٹخنی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

لگنے کی آواز بھی سنی.... گویا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا.... انہوں نے کوئی پروا نہ کی.... نہ دروازے کی طرف مڑ کر دیکھا۔

"کمرے میں انہیں ایک مسہری نظر آئی.... مسہری کے سرہانے گاؤ تکیے سے کوئی ٹیک لگائے ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا.... لیکن وہ اسے دیکھ نہ سکے اس لیے کہ اس نے اپنے پورے جسم پر سیاہ رنگ کی چادر لے رکھی تھی' سر بھی ڈھانک رکھا تھا۔

"آپ میں سے انسپکٹر کامران مرزا،کون شیں؟" آواز ابھری۔

"میں ہوں"۔ وہ آگے بڑھ کر بولے۔

"آپ اتنے بہت سے لوگ کیوں اندر آئے.... کارڈ تو صرف ایک کا ملا شا"۔

"وہ تھا میرا کارڈ.... آپ کے چوکیدار کو یہ بات کہنی چاہیے تھی کہ یا تو سب کے کارڈ دیں یا صرف کارڈ والا اندر جائے"۔

"شاں"۔ اس نے کہا۔

"یہ کون سی زبان ہے؟"

"اس کا مطلب ہے ہاں"۔ میں ہ کو ش بولتا ہوں.... خیر آپ بات کریں.... اور کرسیوں پر بیش جائیں"۔

"بیش جائیں.... کیا مطلب؟"

"بیٹھ جائیں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"جب آپ ہ کو ہ بول سکتے ہیں تو کیوں ش بولتے ہیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"یہ میرا مسئلہ شے.... آپ کا نہیں"۔

"اوہ اچھا.... آپ کا نام راہیں ہے"۔

"کیا بکواس شے.... میں ڈاکٹر نسیم کٹانا شوں.... آپ مش سے ملنے آئے یا راہیں نامی کسی آدمی سے"

"آپ سے اور صرف آپ سے.... آپ چاہے راہیں ہوں.... چار سو بیس ہوں .... نسیم کٹانا ہوں یا شمیم کلٹانا"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"یہ کیا جواب شوا"۔

"شوا نہیں.... ہوا"۔ آصف نے بھنا کر کہا۔

"میں اسی طرح بول سکتا.... شوں"۔ وہ غرایا۔

"نہیں مسٹر راہیں.... کھیڑا جانو نے سب کچھ اگل دیا ہے"۔

"کون! یہ کس کا نام لیا آپ نے.... میں اس نام کے کسی آدمی کو نہیں جانتا"۔

"نہیں جانتے ہوں گے.... آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا.... پھر ہم آپ کے سامنے کھیڑے کو لا بٹھائیں گے.... اگر خود کھیڑے جانو نے کہ دیا کہ آپ راہیں نہیں ہیں تو آپ کو فارغ کر دیا جائے گا"۔

"اور اگر اس نے شہ دیا کہ میں راہیں شوں تو پھر آپ کیا کریں گے"۔

"اس صورت میں آپ کو ہمارے کچھ سوالات کے جواب دینا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دں گے.... یہ سوچنا آپ کا کام ہے کہ آپ ہمارے ساتھ باعزت طریقے سے چلتے ہیں یا زبردستی لے جایا جانا پسند کریں گے"۔

"اچھی بات ہے.... میں چلنے کے لیے تیار ہوں' لیکن آپ ایسا کیوں نہیں کرتے"۔

"کیسا کیوں نہیں کرتے"

"کھیڑے کو یہیں بلا لیں"۔

"نہیں! وہ یہاں نہیں آ سکتا.... آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا"۔

"اچھی بات ہے"۔

اور پھر وہ اس کے ساتھ پولیس اسٹیشن تک آ گیا.... کھیڑے کو اس کے سامنے لا بٹھایا گیا۔

"کیوں مسٹر کھیڑے.... یہی مسٹر راہیں ہیں"۔

"بالکل جناب"۔ اس نے فوراً کہا۔

"کیا بکواس ہے.... میں کیوں ہوتا راہیں.... میں ڈاکٹر نسیم کٹانا ہوں"۔

"لیکن معاملات طے کرتے وقت تو آپ نے مجھے اپنا نام راہیں بتایا تھا"۔

"یہ شخص مجھے پھنسوانا چاہتا ہے.... اور کچھ نہیں"۔

"خیر کوئی بات نہیں.... اگر یہ جھوٹا ہے تو ابھی معلوم ہو جائے

گا.... آفتاب اسے جھوٹا یا سچا ثابت کر دو"۔

"ج.... جی کیا فرمایا.... میں ثابت کر دوں"۔ آفتاب گڑبڑا گیا.... آصف اور فرحت ہنسنے لگے۔

"ہاں کیوں.... کیا تم ایسا نہیں کر سکتے.... تو پھر میں آصف سے کہتا ہوں اور اگر آصف نے بوکھلاہٹ ظاہر کی تو پھر میں یہی بات فرحت سے کہوں گا اور وہ چٹکی بجانے میں ثابت کر دے گی"۔

"یہ لیجئے.... بجا دی میں نے چٹکی"۔ آفتاب نے کہا اور چٹکی بجا دی۔

"اچھا آصف"۔

"ایک منٹ ابا جان.... اتنی جلدی تو نہ کریں.... لیجئے میں ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کیے دیتا ہوں.... ڈاکٹر صاحب.... آپ نے اس شخص کو کبھی دیکھا تو نہیں"۔

"نہیں بالکل نہیں"۔

"آپ نے اس سے کبھی کسی سلسلے میں بھی ملاقات نہیں کی"۔

"نہیں.... بالکل نہیں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"بہت خوب.... مسٹر کھیڑے.... یہ صاحب جنہیں آپ راہبر کہہ رہے ہیں.... آپ سے کہاں ملاقات کرتے رہے ہیں"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"ہوٹل مون لائٹ کے کمرہ نمبر ۳۲۰ میں"۔ اس نے فوراً کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اب بتائیں.... آپ کبھی ہوٹل مون لائٹ کے کمرہ نمبر ۳۲۰ میں گئے ہیں"۔

"نہیں.... کبھی نہیں"

"اباجان.... یہ شخص جھوٹا ہے.... کھیڑے کا بیان درست ہے"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"یہ نتیجہ کس طرح نکالا؟" کامران مرزا مسکرائے۔

"ہم اس کمرے کو دیکھ چکے ہیں"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"اچھا تو پھر.... اس سے کیا ہوتا ہے"۔

"فرحت تم بتاؤ.... اس سے کیا ہوتا ہے"۔ آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

"ہم.... میں کیوں بتاؤں.... کہ اس سے کیا ہوتا ہے.... ہوتا ہو گا کچھ یا نہیں ہوتا ہو گا کچھ.... تم خود بتاؤ نا"۔

"آصف تم؟"

"مجھے مت گھسیٹو.... میں پہلے ہی بہت گھسیٹا گیا ہوں"۔

"تو اپنا نام گھسیٹا رکھ لو"۔ آفتاب نے جل بھن کر کہا۔

"آفتاب.... یہ تم کیا لے بیٹھے.... تم یہ بات ثابت کر رہے تھے کہ...."

"اوہ.... جی ہاں مجھے یاد ہے.... ہاں تو اباجان.... ان صاحب.... یعنی ڈاکٹر تسیم صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے کبھی کھیڑے جانو سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ملاقات نہیں کی..... جب کہ کھیڑے جانو کا بیان ہے کہ یہ شخص راہیں ہے..... اور پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کے بارے میں اس نے مون لائٹ ہوٹل کے کمرہ نمبر ۳۲۰ میں ملاقات کی تھی"۔

"ہاں ہاں..... یہ باتیں تو طے ہیں..... ثابت تو یہ کرنا ہے کہ ملاقات ہوئی تھی یا نہیں"۔

"بالکل ہوئی تھی"۔

"ارے تو ثابت کرو نا"۔ انسپکٹر کامران مرزا جھلا اٹھے۔

"وہ دیکھیں میز پر ڈاکٹر نسیم کٹانا اس وقت کیا کر رہے ہیں..... اپنے بال پوائنٹ سے کچھ لکھ رہے ہیں..... میں نے ہوٹل کے اس کمرے کی میز پر بھی اسی طرح لکھا ہوا دیکھا ہے"۔

"کیا بکواس ہے..... یہ عادت تو اکثر لوگوں میں ہوتی ہے"۔ ڈاکٹر نسیم نے جھلا کر کہا۔

"ضرور ہوتی ہے..... لیکن' ارے ارے..... آپ اپنے لکھے ہوئے کو مٹانے کی کوشش نہ کریں"۔ آفتاب نے چلا کر کہا۔

انسپکٹر کامران مرزا کی آنکھیں چمکنے لگیں..... وہ واقعی اپنے لکھے ہوئے الفاظ کو مٹانے کے چکر میں تھا۔

"یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ڈاکٹر نسیم کٹانا ہی راہیں ہے..... اور اسی نے ہوٹل کے کمرے میں کھیڑے جانو سے ملاقات کی تھی..... اسی نے کھیڑے جانو کے ذریعے ہیرا شاکر تک پہنچایا تھا..... اب سوال یہ ہے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہ اس نے یہ سب کیوں کیا اور یہ شخص چاہتا کیا ہے.... پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کے آلات کو اس نے کیوں بے کار کیا ہے.... مسٹر راہیں عرف ڈاکٹر تسیم کٹاناتا.... آپ کوئی وضاحت فرمائیں گے یا کمیڑے جانو کی طرح آپ کو بھی کمرۂ امتحان میں لے جا کر شکنجے میں کسنا ہو گا"۔

"جو کر سکتے ہو.... کر لو.... لیکن ایک بات لکھ لو"۔ وہ شیطانی انداز میں مسکرایا۔

"ایک بات.... ہم تو دس باتیں لکھنے کے لیے تیار ہیں.... لکھوائیے.... کیا لکھوانا ہے؟"۔ آفتاب مسکرایا.... اور قلم کاغذ نکال کر لکھنے کے لیے بالکل تیار ہو گیا.... باقی لوگ ان کی اس حرکت پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔

"ہاں تو لکھوائیے.... کیا لکھوانا ہے؟" آفتاب نے گویا اسے یاد دلایا۔

"لکھو"۔ اس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"جی.... فرمائیے"۔

"نہ تو تم لوگ میری زبان کھلوا سکو گے اور نہ پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کو کبھی آزاد کرا سکو گے"۔

آفتاب نے جلدی جلدی یہ الفاظ لکھ لیے.... ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا نے سرد آواز میں کہا۔

"لے چلو اسے کمرۂ امتحان میں.... اور آفتاب تم بہت شاندار

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رہے.... خوب پکڑا اسے"۔

"شش.... شکریہ"۔ آفتاب شرما گیا۔

"بے چارے شکریے کے دو ٹکڑے کر دیئے.... ہے کوئی تک"۔ آصف جھلا اٹھا۔

"عین اس وقت پولیس اسٹیشن کے سامنے ایک بڑی کار آ کر رکی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

تالے کی آواز

"اس سے پہلے کہ ہم اندر داخل ہوں اور پروفیسر سیلانی سے ملاقات کریں.... میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ.... ہم تو گم شدہ شہر کی تلاش میں نکلے ہیں.... یہ کس چکر میں پھنس گئے.... کیا اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا؟"

"تم ہم سے پہلے اس چکر میں الجھے ہوئے تھے.... ہمارا اس میں کیا قصور ہے"۔ محمود نے منہ بنایا۔

"بس یہاں سے فارغ ہو کر ہم اس شہر کا رخ کریں گے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"لیکن کیسے انکل.... شہر تو غائب ہے"۔ مکھن نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا مطلب ہے.... شہر کی سمت جائیں گے.... ویسے تم تو وہاں تک ہو آئے ہو"۔

"ہاں انکل.... لیکن اس وقت وہاں بے شمار لوگ موجود تھے.... لہٰذا ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ رات میں کسی وقت آ کر اس جگہ کا معائنہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کریں گے۔۔۔ جہاں پہلے شہر تھا"۔

"بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ اب ہم ساتھ ہی چلیں گے۔۔۔ چلو محمود دستک دو"۔

محمود نے آگے بڑھ کر دستک دی۔۔۔ ایک منٹ بعد حویلی کا بھاری بھرکم دروازہ تیز چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھلا اور بڑی سی پگڑی باندھے ایک بوڑھے آدمی کا چہرہ دکھائی دیا۔

"ایک مدت بعد اس دروازے پر دستک ہوئی ہے۔۔۔ مزا آ گیا۔۔۔ اب دعوت اڑے گی"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"دعوت اڑے گی۔۔۔ کیا مطلب؟" فاروق نے کہا۔

"اب دعوت اڑے گی۔۔۔ کیا مطلب"۔ وہ چونکے۔

"آپ کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہیں؟" اس نے بھنا کر کہا۔

"اس شخص کا دماغ خراب لگتا ہے۔۔۔ لہٰذا بحث نہ کرو اور پروفیسر سیلانی کو پیغام بھیجو"۔

محمود نے اپنے کارڈ اسے دے دیئے اور بولا۔

"اب ہم کسی بات کا مطلب نہیں پوچھنا چاہتے' نہ بتانا چاہتے ہیں۔۔۔ بس آپ یہ کارڈ پروفیسر صاحب کو دے دیں۔۔۔ ہم ان سے ملنے آئے ہیں"۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔ ویسے دعوت تو پھر بھی اڑے گی"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"ارے بابا.... اڑا لینا دعوت.... روکا کس احمق نے ہے"۔

اور وہ برا سا منہ بنا کر اندر چلا گیا۔

"مم.... میں خوف محسوس کر رہا ہوں"۔ مکھن نے کانپتی آواز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں.... کرتے رہو محسوس.... خوف محسوس کرنا صحت کے لیے کافی حد تک اچھا ہے"۔ فاروق نے جل کر کہا۔

"واقعی خوف تو میں بھی محسوس کر رہی ہوں"۔

"حد ہو گئی.... بھئی اس کا اچھا علاج یہ ہے کہ خوف تمہیں محسوس کرنا شروع کر دے"۔

"لیکن اب خوف کو کون سمجھائے"۔

"کیا.... کون کسے سمجھائے؟" پروفیسر داؤد بے خیالی کے عالم میں بولے۔

"جی.... وہ خوف کی بات ہو رہی ہے.... آپ کو تو محسوس نہیں ہو رہا"۔

"نہیں.... جب جمشید ساتھ ہوتا ہے تو خوف نزدیک نہیں آتا.... ڈرتا ہے شاید اس سے.... ویسے مجھے وہ ضرور محسوس ہو رہی ہے"۔

"وہ کیا؟" خان رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"یار وہی.... بھوک"۔ وہ مسکرائے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"دھت تیرے کی"۔ محمود نے جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ مارا۔

"فکر نہ کریں.... پروفیسر سیلانی صاحب کے ساتھ دعوت اڑائیں گے.... ابھی ابھی ملازم دعوت کا ہی تو ذکر کر رہا تھا"۔

"لیکن بھئی.... وہ دعوت اڑانے کی بات کر رہا تھا.... دعوت اڑوانے کی نہیں"۔

"دیکھا جائے گا.... اندر کھانے کے لیے کچھ تو مل ہی جائے گا.... ورنہ پھر ہم جلد ہی لوٹ آئیں گے اور کسی ہوٹل سے کچھ کھا لیں گے"۔

عین اس وقت دروازہ کھلا.... وہی ملازم نظر آیا.... اس کی پگڑی اب کچھ جھوم سی رہی تھی.... جیسے بہت خوش ہو.... بہت مزے میں ہو۔

"آیئے صاحب.... پروفیسر صاحب آپ سے ملاقات کریں گے"۔

"شکریہ"۔ وہ بولے اور اس کے پیچھے چلنے لگے.... اب انہوں نے دیکھا.... اندر سے حویلی قلعے نما تھی.... پوری ایک فوج اندر سما سکتی تھی.... اور باہر موجود اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کا آسانی سے مقابلہ کر سکتی تھی.... انہیں کافی دیر تک ایک پختہ سڑک پر چلنا پڑا.... پھر کہیں جا کر رہائشی حصہ نظر آنے لگا.... انہوں نے دیکھا زیادہ تر کمرے پتھروں کے بنے ہوئے تھے.... لیکن ان کو بہت صفائی سے کاٹا گیا تھا....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اور عمارت کاری گری کا نمونہ لگتی تھی... پرانے زمانے کی طرز کے لکڑی کے موٹے موٹے دروازے نظر آئے... ایک دروازے پر رک کر پگڑی والے نے کہا۔

"پروفیسر صاحب اندر موجود ہیں.... آپ اندر جا سکتے ہیں.... اس بات کا خیال رہے کہ وہ اپنی رائے کے خلاف کوئی بات نہیں سنتے"۔

"اچھی بات ہے"۔

دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہوئے.... اندر ایک سفید بالوں والا بوڑھا ایک شاہی مسہری پر نیم دراز تھا.... اس کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی.... چہرہ حد درجے خوفناک سا تھا۔

"خوش آمدید.... مدت بعد کوئی میرے پاس آیا.... تشریف رکھیے"۔

مسہری کے سامنے دیوار سے لگی کچھ کرسیاں رکھی تھیں.... وہ بھی شاہی انداز کی تھیں.... ان پر بھی شاید ہیرے جڑے تھے۔

"شکریہ!" انسپکٹر جمشید نے کہا اور سب ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"پہلے تو یہ بتائیں.... آپ کیا پینا پسند کریں گے.... کوئی گرم چیز یا ٹھنڈی چیز"۔

"جی نہیں.... شکریہ"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"میں اخبار نہیں پڑھتا.... بیرونی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ہوں.... میں نہیں جانتا.... آپ کس چیز کے انسپکٹر ہیں.... اور یہ آپ

کے ساتھ کون لوگ ہیں.... آپ اتنے بہت سے لوگ مل کر کیوں آئے ہیں.... پہلے یہ بتا دیں"۔

"ہم آج سے پندرہ سال پہلے والے ایک واقعے کے بارے میں آپ سے بات کرنے آئے ہیں.... اگر آپ محسوس نہ کریں"۔

"پندرہ سال پہلے ہونے والے ایک واقعے کے بارے میں.... کیا مطلب؟؟"

"پندرہ سال پہلے پانچ آدمیوں نے آپ کی اس حویلی میں ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی تھی.... ان میں سے ایک کا نام باجوہ تھا.... آپ کو کچھ یاد ہے"۔

"یاد تو ہے.... پھر؟"

"وہ پانچ آدمی پھر کسی کو نظر نہیں آئے تھے.... نہ اس بات کی تصدیق ہو سکی تھی کہ وہ آپ کی حویلی میں ہیں یا نہیں.... وہ ایک گروہ کے کارکن تھے.... گروہ کے باس نے بھی آپ سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی.... انہوں نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ چوری کا مال لے کر فرار ہو گئے ہیں.... لیکن اب پندرہ سال بعد ان میں سے ایک واپس لوٹا ہے"۔

"اچھا تو پھر؟"

"اسے کچھ یاد نہیں کہ پندرہ سال پہلے یہاں اس کے ساتھ کیا ہوا تھا.... اسے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کی زندگی کے پندرہ سال

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہاں گئے.... وہ پندرہ سال کہاں رہا.... ہاں اُسے اتنا یاد ہے کہ پندرہ سال پہلے وہ ڈاکا ڈالنے کی نیت سے یہاں ضرور آیا تھا"۔

"آیا ہو گا.... ڈالا ہو گا انہوں نے ڈاکا.... مجھے بھی بس اتنا ہی یاد ہے کہ ڈاکا ڈالنے چار پانچ آدمی آئے ضرور تھے.... اندر داخل بھی ہو گئے تھے.... لیکن میرے ملازمین نے انہیں مار بھگایا تھا"۔

"اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ اپنے سردار کے پاس واپس ضرور پہنچتے.... لیکن وہ نہیں پہنچے"۔

"تب پھر.... میں کیا بتا سکتا ہوں"۔

"ہم اس حویلی کی تلاشی لینا چاہتے ہیں"۔

"کیا فائدہ.... یہاں آپ لوگوں کو کچھ نہیں ملے گا"۔

"تب پھر تلاشی دینے میں کیا حرج ہے؟"

"کیا میں تلاشی دینے پر مجبور ہوں"۔

"ہاں! ہمارا تعلق پولیس سے ہے"۔

"اوہ تو آپ پولیس انسپکٹر ہیں.... خیر.... آپ لے لیں تلاشی"۔

"شکریہ! کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گے"۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جانے کی"۔

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے"۔ فاروق مسکرایا۔

"تو پھر میں کیا کروں.... ہو گی"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"تو کیا ہم خود ہی ساری حویلی کی تلاشی لیں گے.... کوئی ہمارے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ساتھ نہیں جائے گا"۔ انسپکٹر جمشید بھنا اٹھے۔

"یہ کام تو میرا سایہ بھی کر دے گا"۔ پروفیسر سیلانی نے بھی اس بار مسکرا کر کہا۔

"کیا کہا.... آپ کا سایا.... مطلب یہ آپ کا سایا آپ سے جدا ہو کر ہمارے ساتھ ساتھ چلے گا"۔ شوکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں! میں اپنے ملازم کو اپنا سایہ کہتا ہوں.... ابھی بلاتا ہوں اس نالائق کو"۔

یہ کہ کر اس نے گھنٹی بجائی.... فوراً ہی ایک بالکل سیاہ رنگ کا لمبا تڑنگا اور حد درجے خوفناک آدمی اندر داخل ہوا.... ساتھ ہی اس نے دانت نکال دیے.... دانت بالکل سفید تھے اور اس کے سیاہ چہرے پر اس قدر سفید دانت اور بھی خوفناک لگے، شوکی برادرز کو اپنے دل ڈوبتے محسوس ہوئے۔

"یہ.... یہ تو واقعی آپ کا سایہ ہے"۔ فاروق ہکلایا۔

"ہاں! میں نے ٹھیک کہا تھا.... سنو چولی.... ان لوگوں کو پوری حویلی دکھا دو.... یہ تلاشی لیں گے.... سرکاری لوگ ہیں.... ہر چیز دکھا دینا.... سوائے میرے کمرے کے"۔

"او کے بھائی"۔

"یہ آپ نے ان صاحب کا کیا نام لیا.... چولی"۔

"ہاں! یہ اگر چولی ہے تو میں دامن ہوں.... آپ لوگوں نے شاید

یہ محاورہ نہیں سنا.... اس کا اور میرا چولی دامن کا ساتھ ہے.... لیکن آپ کو کیا پتا.... محاورے کیا ہوتے ہیں"۔ اس نے منہ بنایا۔

"شکریہ.... لیکن آپ نے ایک اور بات کہہ دی کہ میرا کمرہ نہ دکھانا.... پھر یہ تلاشی کیسی ہوئی"۔ انسپکٹر جمشید نے اعتراض کیا۔

"اس کمرے میں کچھ نہیں ہے.... میرے باپ دادوں کی تصاویر ہیں.... ہاتھ کی بنائی ہوئی بڑی بڑی تصاویر"۔

"تو پھر.... اس کمرے کو دکھانے میں کیا حرج ہے"۔

"نہیں.... میں اپنے باپ دادا وغیرہ کی تصاویر دکھانا پسند نہیں کرتا"۔

"ہمیں ان تصاویر سے کوئی غرض نہیں.... ہم صرف کمرے کی تلاشی لیں گے اور اگر آپ نے اب بھی انکار کیا تو ہم زبردستی تلاشی لیں گے"۔

"کیا کہا؟" چولی پھنکارا۔

"نہ چولی نہ.... میں نے بتایا نا.... سرکاری مہمان ہیں"۔

"لیکن بھائی.... میں نے بہت مدت سے دعوت نہیں اڑائی"۔

"اوہ دعوت.... خیر.... تم فکر نہ کرو' میں اس کا بھی انتظام کر دوں گا.... تم پہلے انہیں حویلی دکھا دو"۔

"اور وہ کمرہ؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"نہیں.... وہ کمرہ میں آپ کو نہیں دکھاؤں گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب ہم پہلے وہ کمرہ دیکھیں گے.... پھر باقی حویلی"۔

"میں انہیں بتاؤں بھائی"۔ چولی غرا کر کئی قدم آگے بڑھ آیا.... شوکی براورز بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے.... یہ دیکھ کر محمود' فاروق اور فرزانہ مسکرا دیئے۔

"نہیں! میں نے کہا نہیں.... سرکاری آدمی ہیں"۔

"اور میں نے ایک مدت سے دعوت نہیں اڑائی"۔

"دعوت کا انتظام میں کروں گا.... تم فکر نہ کرو.... اچھا جاؤ.... انہیں وہ کمرہ بھی دکھا دینا.... یہ بھی کیا یاد کریں گے"۔

"یہ آپ کو بھائی کیوں کہتا ہے"۔

"ان کی طرف اپنے آقا کو بھائی ہی کہتے ہیں"۔

"اور بھائی کو کیا کہتے ہیں؟"

"پتا نہیں.... میں اپنا دماغ نہیں چٹوا سکتا آپ لوگوں سے.... آپ جائیے بس"۔

"اچھی بات ہے"۔

اور وہ باہر نکل آئے۔

"تو کیا آپ سب سے پہلے وہ کمرہ دیکھیں گے؟" چولی نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"ہاں! بالکل"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"لیکن ابا جان! میرا خیال ہے.... پہلے حویلی دیکھ لی جائے"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

فرزانہ نے رائے دی۔

"بھئی ہم وقت کیوں برباد کریں.... اگر اس کمرے میں ہی کچھ ہے تو جلد فارغ ہوں گے اس طرح"۔

"لیکن میں خوف محسوس کر رہی ہوں.... یوں لگتا ہے.... جیسے ہمارے گرد جال بنا جا رہا ہے"۔ اس نے کہا۔

"کوئی پروا نہ کرو.... اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

سیاہ فام چولی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا.... جیسے اسے حیرت ہوئی ہو.... اس بات کو انہوں نے صاف محسوس کیا۔

"کیوں! تم اللہ کے نام پر کیوں چونکے؟"

"اس حویلی میں اللہ کا نام شاید کسی نے پہلی بار لیا ہے"۔

"کیوں.... کیا پروفیسر سیلانی مسلمان نہیں ہے"۔

"نہ وہ مسلمان ہے.... نہ ہی کوئی ملازم مسلمان ہے.... یہاں سب کے سب ہندو ہیں"۔

"اور خود تم؟"

"میں بھی ہندو ہوں اور صاف الفاظ میں کہتا ہوں.... مسلمانوں سے شدید نفرت کرتا ہوں"۔

"ضرور کرو.... کس نے روکا ہے.... لیکن ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ اس حویلی میں سب کے سب ہندو ہیں' اس لیے کہ ہم اپنے اللہ سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے.... اس سے ساری

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

مخلوق ڈرتی ہے اور مخلوق میں ہندو بھی آ جاتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"یہ تو آپ کو آگے چل کر معلوم ہو گا کہ ڈرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟"

"چلو آگے بھی ہم چل ہی رہے ہیں"۔

وہ ایک کمرے کے دروازے پر پہنچے.... اس پر بڑا سا تالا لٹک رہا تھا.... پرانی طرز کا تالا تھا.... چولی کے ہاتھ میں چابیوں کا گچھا موجود تھا... اس نے تالے میں ایک چابی لگائی اور قدرے زور لگایا.... تالا کلک کی آواز کے ساتھ کھلا.... شوکی برادرز کو یہ آواز بہت خوفناک لگی۔

"ارے باپ رے"۔ وہ کانپ گیا۔

"کیا ہوا؟" فاروق نے منہ بنایا۔

"اس تالے کی آواز.... کس قدر خوفناک تھی"۔ شوکی نے کانپ کر کہا۔

"ہاہا.... آپ لوگ تو تالے کی آواز سے ڈر گئے.... اندر داخل ہونے پر تو آپ کے پتے پانی ہو جائیں گے.... آئیں"۔

اور اس نے دونوں ہاتھوں سے دروازے کو دھکیل دیا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دوست کا نام

کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی نیچے اترا.... پھر سیدھا اندر کی طرف آیا.... پولیس اسٹیشن کے گیٹ پر کھڑے کانسٹیبل نے اسے زوردار سیلوٹ کیا.... لیکن اس نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تک نہیں۔

تیز تیز قدم اٹھاتا تھانے دار کے پاس جا کر رکا.... وہ بھی اسے دیکھ کر فوراً کھڑا ہو گیا اور لگا تھر تھر کانپنے۔

"سس.... سر آپ"۔

"بے وقوف انسان.... تم نے میرے دوست ڈاکٹر نسیم کشانا کو گرفتار کیا ہے"۔ وہ دھاڑا۔

"مم.... میں نے نہیں سر.... ان.... ان لوگوں نے.... میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ ڈاکٹر صاحب بہت بڑے آدمی ہیں.... ان کے تعلقات بہت بڑے لوگوں سے ہیں.... لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی"۔

"یہ کون لوگ ہیں.... خیر.... ان سے تو میں بعد میں بات کروں

گا.... پہلے تو تم انہیں باہر نکالو"۔ لمبے آدمی نے کہا۔

"یس سر.... ابھی لیجئے سر"۔

"ایک منٹ.... آپ اسے باہر نہیں نکال سکتے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے سرد آواز میں کہا۔

"لیجئے.... سن لیا آپ نے.... یہی میں آپ کو بتا رہا تھا.... یہ دارالحکومت سے آئے ہیں.... اب بتایئے.... میں کیا کروں"۔

"ان کا تعارف؟"

"یہ انسپکٹر کامران مرزا ہیں"۔

"ہوں گے.... تم انہیں نکالو.... اس شہر میں راج میرا ہے.... نہ کہ ان کا.... ورنہ میں کمشنر کو فون کرتا ہوں"۔

"پھر آپ کمشنر کو فون ہی کر لیں.... اور ہاں آپ کی اپنی تعریف کیا ہے.... انسپکٹر صاحب.... آپ نے ہمارا تعارف ان سے کرا دیا.... ان کا نام نہیں بتایا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"یہ جے ناتھ ہیں پڑوسی ملک کے سفیر"۔

"اوہ اچھا.... اب سمجھا.... تو مسٹر جے ناتھ.... اس شخص یعنی ڈاکٹر نسیم کنانا کو نہیں چھوڑا جا سکتا.... آپ نہیں جانتے.... اس نے کتنا بڑا جرم کیا ہے"۔

"آخر کیا کیا ہے اس نے؟"

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں"۔

"تب پھر میں کمشنر کو فون کروں گا"۔

"ضرور کریں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

اس نے فوراً فون کا ریسیور اٹھایا اور لگا نمبر ڈائل کرنے... اسی وقت انسپکٹر کامران مرزا نے سرد آواز میں کہا۔

"آپ سرکاری فون استعمال نہیں کر سکتے... باہر جا کر فون کریں"۔

"تم دیکھ رہے ہو انسپکٹر اور سن رہے ہو"۔ جے ناتھ غرایا۔

"یس سر... یس سر... سر آپ کچھ تو خیال کریں... یہ سفیر ہیں شلوجستان کے"۔ انسپکٹر نے گڑبڑا کر کہا۔

"ہوں گے... غیر قانونی کام، غیر قانونی ہی ہے"۔

جے ناتھ نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پھر جیب سے موبائل فون سیٹ نکال کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہاں! یہ ہوئی نا بات"۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔

"بات تو اب ہو گی"۔ جے ناتھ بولا۔

"ضرور... ضرور... کیوں نہیں... ہم اسی انتظار میں ہیں کہ کیا بات ہوتی ہے... بہت دن ہوئے بات ہونے کو"۔ آفتاب جلدی جلدی بولا۔

"یہ کیا بکواس ہے"۔

"آپ ذرا گفتگو شائستہ انداز میں کریں... میں بکواس وغیرہ قسم

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کی گفتگو پسند نہیں کرتا"۔ آصف نے منہ بنایا۔

اسی وقت سلسلہ مل گیا۔

"ہیلو کمشنر صاحب.... جے ناتھ بات کر رہا ہوں.... وہ اپنے دوست ہیں نا نسیم.... ڈاکٹر نسیم کٹانا.... انہیں انسپکٹر ارشاد نے گرفتار کیا ہے"۔

اس نے دوسری طرف کی بات سن کر فون انسپکٹر کی طرف بڑھا دیا.... اس نے تھرتھر کانپتے ہاتھوں سے فون لے لیا۔

"یس سر.... ارشاد بات کر رہا ہوں"۔

دوسری طرف سے بات سن کر اس کا رنگ اڑ گیا.... پھر اس نے مشکل سے کہا۔

"نو سر.... یہ میرا کیا دھرا نہیں ہے.... انسپکٹر کامران مرزا کا ہے.... ہاں جناب وہ یہاں.... ہمارے شہر میں آئے ہوئے ہیں.... بلکہ اس وقت یہاں میرے پاس موجود ہیں"۔

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے فون ان کی طرف بڑھا دیا۔

"السلام علیکم!" انسپکٹر کامران مرزا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کرتے پھر رہے ہیں.... یہ میرا شہر ہے.... آپ کا دارالحکومت نہیں ہے"۔

"پروفیسر سجاد عرفانی کا نام سنا ہے آپ نے؟" وہ سرد لہجے میں

بولے۔
"ہاں کیوں نہیں.... وہ ہمارے ملک کے بہت مشہور سائنس دان
ہیں"۔
"ان کی تجربہ گاہ کو جام کر دیا ہے.... آپ کے کٹانا نے.... تجربہ
گاہ کے آلات اب کام نہیں کر رہے"۔
"کٹانا نے ایسا کیا ہے.... نہیں انسپکٹر صاحب آپ کو ضرور غلط
فہمی ہوئی ہے.... یہ شخص تو بہت بھلا چنگا ہے.... آپ اسے فوراً فارغ
کردیں اور میرے دفتر آکر بات کرلیں"۔
"افسوس! ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے"۔
"کیا کہا آپ نے.... آپ اسے چھوڑ نہیں سکتے.... آپ ہیں
کون.... یہ شہر میرا ہے.... میں اس شہر کا کمشنر ہوں.... یہاں میرا حکم
چلتا ہے.... نہ کہ آپ کا"۔ اس نے گرج دار آواز میں کہا۔
"تو پھر آپ خود یہاں آکر بات کرلیں"۔
"میں یہاں آؤں گا.... پولیس اسٹیشن.... آپ کا دماغ تو ٹھیک
ہے"۔
"تو آپ نہیں آسکتے تو نہ آئیں.... ڈاکٹر کٹانا کو چھوڑا نہیں
جائے گا"۔
"اچھی بات ہے.... اب میں دیکھتا ہوں.... آپ فون انسپکٹر کو
دیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انہوں نے فون انسپکٹر کی طرف بڑھا دیا.... وہ کمشنر کی بات سنتا رہا.... آخر فون بند کرنے کے بعد ان کی طرف مڑا۔

"کمشنر صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو فوراً گرفتار کر لوں"۔

"پھر کیا خیال ہے.... کیا آپ ہمیں گرفتار کر رہے ہیں؟"

"مجبوری ہے.... یہ تو کرنا ہو گا ورنہ کمشنر صاحب مجھے نہیں چھوڑیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... آپ ذرا یہ حکم پڑھ لیں"۔

"حکم.... کیا حکم"۔ اس نے چونک کر کہا۔

"پڑھ لیں آپ"۔

جے ناتھ نے چونک کر اس کاغذ کی طرف دیکھا.... پھر پچھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔

"یہ کیا ہے"۔

"ایک حکم.... سادہ سا اور سیدھا سا"۔

"اس سے ہمارا کیا تعلق ہے"۔

انسپکٹر نے جلدی جلدی اجازت نامہ پڑھا اور ساکت رہ گیا۔

"انسپکٹر! کیا بات ہے.... تمہیں سانپ کیوں سونگھ گیا ہے"۔

"افسوس سر.... میں ڈاکٹر نسیم کتانا کو نہیں چھوڑ سکتا"۔

"یہ کیا بکواس ہے.... تم نے کمشنر کا حکم نہیں سنا"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہی ریسیور انسپکٹر کو دیا گیا.... اب اس کے ہاتھ پہلے کی نسبت زیادہ کانپ رہے تھے۔

"یس سر"۔ وہ سنتا رہا۔

"جناب! آپ بتایئے.... اب میں کیا کروں"۔

وہ دوسری طرف کی بات سنتا رہا.... پھر مسکرا دیا اور فون بند کر دیا۔

"کیوں.... اب کیا حکم ملا"۔

"کمشنر صاحب کو ماننا پڑتا ہے.... ان کے پاس بہت زبردست ذہن ہے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے سیٹی بجا دی.... اور مسلسل بجاتا چلا گیا.... پھر ایک منٹ کے اندر وہاں تمام عملہ جمع ہو گیا۔

"ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے"۔ انچارج بولا۔

"دیکھئے جناب.... آپ ہمیں گرفتار کر کے نقصان میں رہیں گے.... آپ نے صدر کے حکم کے الفاظ پر شاید غور نہیں کیا ہے"۔

"پڑھے ہیں.... لیکن میں کمشنر صاحب کا حکم ماننے پر مجبور ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑے ہو گئے.... کانسٹیبل
ا گئے.... اس وقت تک انہیں بھی ان کے نام معلوم ہو چکے تھے۔
انسپکٹر کامران مرزا کے ہاتھ میں پستول نظر آیا۔
"یہ کیا.... آپ نے پولیس اسٹیشن میں پستول نکالا"۔ انسپکٹر
یا۔
"آپ نے صدر کا حکم پڑھ کر حکم عدولی کی"۔ انسپکٹر کامران
ا مسکرائے۔
"لیکن آپ ایک پستول سے کیا کر لیں گے.... آپ کی طرف
تنے پستول اٹھے ہوئے ہیں' کتنی رائفلیں اٹھی ہوئی ہیں"۔
"لیکن میرے پستول کی نال جے ناتھ کی طرف ہے.... سب سے
پہلے یہ مرے گا.... اپنے آدمیوں کو حکم دے کر دیکھ لو"۔
"اب.... اب میں کیا کروں؟" انسپکٹر نے گھبرا کر کہا۔
"بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں"۔ جے ناتھ نے کانپ کر کہا۔
"ہاں! اب آئے ہیں نا سیدھی راہ پر"۔ وہ مسکرائے۔
"رائفلیں اور پستول ہٹا لو"۔ انسپکٹر نے حکم دیا۔
پولیس اسٹیشن میں اس وقت بیس کے قریب کانسٹیبل موجود

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھے.... وہ رائفلوں سمیت پیچھے ہٹ گئے۔

"ہاں! اب بات کریں.... کیا کہتے ہیں"۔

"آخر ڈاکٹر نسیم کشانا پر کیا الزام ہے؟" جے ناتھ بولا۔

"اس شخص نے پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ پر قبضہ کیا ہے.... ان کے آلات کو نہ جانے کس طرح بے کار کر دیا ہے.... اب وہ کام نہیں کرتے.... پروفیسر سجاد ملک اور قوم کے لیے یہ خدمات انجام دیتے ہیں.... لہٰذا نسیم کشانا نے ملکی اور قومی معاملات میں دخل اندازی کی ہے"۔

"اس بات کا ثبوت کیا ہے؟"

"کھیڑا جانو"۔ وہ بولے۔

"یہ کیا چیز ہے"۔ جے ناتھ نے منہ بنایا۔

"چیز نہیں.... انسان.... کھیڑا جانو، نسیم کشانا کے لیے کام کرتا ہے.... مجرمانہ کام نبٹاتا ہے.... لہٰذا آپ کے مہربان نسیم کشانے نے کھیڑا جانو کو ایک ہیرا دیا.... کہ کسی طرح وہ ہیرا پروفیسر صاحب کی تجربہ گاہ کے کسی آلے میں رکھ دیا جائے.... کھیڑا جانو نے پروفیسر کے ایک ماتحت شاکر کو گانٹھا.... اس کے ذریعے وہ ہیرا آلے میں رکھ دیا.... اس روز کے بعد تجربہ گاہ کے آلات نے کام کرنا چھوڑ دیا.... وہ ہمارے پاس آئے.... ہم نے یہاں آ کر تفتیش شروع کی.... پہلے شاکر نظروں میں آیا، شاکر .. ہم کھیڑے جانو تک پہنچے اور اس نے ڈاکٹر نسیم کشانا تک

پہنچا دیا.... اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں.... ڈاکٹر نسیم کٹانا نے ایسا کیوں کیا؟"

"میں نے کچھ نہیں کیا.... یہ سب صرف الزامات ہیں"۔ نسیم کٹانا چلایا۔

"حد ہو گئی.... یہ سب الزامات ہیں.... گویا ہم بلاوجہ بھاڑ بھونک رہے ہیں"۔ آفتاب نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل.... جانو کھیڑے نے سوچے سمجھے بغیر میرا نام لے دیا.... اور بس"۔

"کیوں جانو صاحب اور کھیڑے صاحب؟" آفتاب بولا۔

"ارے بھئی! یہ ایک آدمی کا نام ہے"۔ آصف نے اسے ٹوکا۔

"اوہ اچھا.... خیر.... اب آپ کیا کہتے ہیں مسٹر کھیڑے"۔

"اس میں کوئی شک نہیں.... یہ کام مجھ سے ڈاکٹر نسیم کٹانا نے لیا ہے اور ثبوت اس کا یہ ہے"۔ اس نے ہاتھ اوپر کر کے دکھایا.... اس میں ایک ننھا سا ٹیپ ریکارڈ تھا۔

"اس میں وہ تمام گفتگو ریکارڈ کی گئی ہے.... جو پروفیسر نے مجھ سے کی تھی"۔

"کھیڑے.... دماغ تو نہیں چل گیا"۔

"نہیں.... ابھی نہیں چلا.... لیکن اگر تھوڑی دیر میں نے اور تمہارا ساتھ دیا.... تو پھر سمجھ لو چل گیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت خوب کھیڑے.... بہت اچھا نتیجہ نکالا.... مسٹر نسیم کٹانا.... اب آپ کیا کہتے ہیں"۔

"ظاہر ہے.... میں کچھ نہیں جانتا.... یہ جھوٹا ہے"۔

"اچھی بات ہے.... اب ریکارڈ کی ہوئی آوازیں سنئے"۔

اب ریکارڈ کی ہوئی آوازیں سنائی گئیں.... سن کر اس نے فوراً کہا۔

"یہ آوازیں ضرور جعلی ہیں"۔

"خیر.... لیکن ہماری آپ کی آخر کیا دشمنی ہے کہ یہ سب کچھ ہم نے جعلی تیار کرایا"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

نسیم کٹانا ادھر ادھر دیکھنے لگا.... اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"اب آپ بتائیں.... آپ کا اس شخص ڈاکٹر نسیم کٹانا سے کیا تعلق ہے.... آپ کیوں اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں"۔

"یہ.... یہ میرے ایک دوست کا دوست ہے.... اس نے مجھے فون کیا تھا.... لہٰذا میں اس کی مدد کے لیے آگیا"۔

"چلیے اس دوست کا نام بتا دیں"۔

"اسے اس معاملے میں نہ گھسیٹیں.... یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہو گا"۔

"یہ دیکھنا ہمارا کام ہے کہ کیا مناسب ہے اور کیا نہیں.... اب

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آپ کو اس دوست کا نام بتانا ہو گا.... ورنہ آپ بھی نسیم کٹانا اور جانو کھیڑے کے ساتھ اندر ہوں گے"۔

"کیا کہا.... میں اندر ہوں گا"۔

"ہاں بالکل.... میں اسی وقت اس انسپکٹر کو تبدیل کرا رہا ہوں.... دارالحکومت سے صرف دو گھنٹے بعد نیا انسپکٹر آ جائے گا.... اس وقت تم کیا کرو گے.... ابھی وقت ہے.... اس دوست کا نام کیا ہے؟"

عین اس لمحے پولیس اسٹیشن کے دروازے پر ایک سرکاری جیپ آ کر رکی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پچپن منٹ

دروازہ کھلتے ہی بدبو کا بھبکا ان کے نتھنوں میں گھستا چلا گیا... انہوں نے فوراً سانس روک لیے.... یوں لگتا تھا جیسے کمرہ ایک زمانے سے بند چلا آ رہا تھا.... وہ باہر ہی کھڑے رہ گئے.... تاکہ بند ہوا تبدیل ہو جائے۔

"کیا بات ہے.... آپ رک کیوں گئے؟"

"ہوا صاف ہو جائے ذرا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"یہ صاف ہی ہے.... ایسی ہی رہے گی.... تمام دن کمرہ کھلا رہے.... اس کی کھڑکیاں کھلی رہیں.... پھر بھی یہاں کی ہوا ایسی ہی رہے گی"۔

"اس کی کیا وجہ ہے"۔ فاروق نے بوکھلا کر پوچھا۔

"یہ بو ان تصاویر کی ہے.... نہ جانے یہ تصاویر کس قسم کے رنگ و روغن سے بنائی گئی ہیں.... آج تک اس کی بو چلی آ رہی ہے"۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے.... خیر.... پھر ہم اندر داخل ہو جاتے

ہیں"۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے.... یہ ایک ہال تھا.... تین دیواروں پر بڑی بڑی انسانی قد کے برابر تصاویر لگی ہوئی تھیں.... ان پر گرد و غبار نام کی کوئی چیز نہیں تھی.... تصاویر یوں چمک رہی تھیں جیسے ابھی چند دن پہلے بنائی گئی ہوں"۔

"حیرت ہے.... یہ تصاویر تو بالکل نئی لگتی ہیں.... اور کمرہ کھلنے پر ہم نے یوں محسوس کیا تھا جیسے پچاس سال سے بند کوئی کمرہ کھولا گیا ہے"۔ شوکی بڑبڑایا۔

"ہاں! یہی بات ہے"۔ محمود نے اس کی تائید کی۔

اب انہوں نے ان تصاویر کو دیکھنا شروع کیا.... یہ سرخ اور سیاہ رنگ سے بنائی گئی ہاتھ کی تصاویر تھیں.... بڑے بوڑھوں کی تصاویر.... ان میں یا تو بوڑھے مرد تھے یا بوڑھی عورتیں۔

"یہ دیوار دیکھ رہے ہیں آپ"۔ ملازم کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔

"ہاں کیوں.... کیا بات ہے؟"

"یہ ابھی بالکل خالی ہے"۔

"تو پھر؟" انسپکٹر جمشید نے اسے گھورا۔

"اب اس دیوار کے بھرنے کا وقت آ گیا ہے"۔

"ہم سمجھے نہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ تصاویر پرانی نہیں ہیں.... بالکل نئی ہیں.... زیادہ سے زیادہ ایک ماہ پرانی ہوں گی"۔

"کیا مطلب.... ایک ماہ پرانی.... یہ کیا بات ہوئی"۔

"جب ہمارے ہاں ملاقاتی آتے ہیں.... تو اس وقت ان تصاویر میں اضافہ ہو جاتا ہے.... وہ دیکھئے.... اس کمرے کی خاص چیز"۔

اس نے دروازے کے سامنے والی دیوار کی طرف اشارہ کیا.... اور عین اس وقت دیوار میں ایک خلاء نمودار ہوا.... اور ایک تیز چنگھاڑتی آواز سنائی دی.... وہ خوف سے کانپنے لگے.... صرف انسپکٹر جمشید ایسے تھے.... جو پرسکون کھڑے رہے تھے.... انہوں نے دیکھا.... اس خلا میں سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں"۔

"یہ.... یہ کیا.... یہ تو تہہ خانہ ہے"۔

"میں نے کب کہا.... کہ یہ جغرافیہ کی کوئی کتاب ہے"۔

انہوں نے پلٹ کر ملازم کو دیکھا۔

"آپ کا جواب سن کر حیرت ہوئی اور اب میں ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں"۔ محمود کی سرسراتی آواز دیواروں سے ٹکرائی اور انہیں یوں لگا جیسے ٹکراتے ہوئے اس خلا میں گم ہو گئی ہو۔

"کیا بات؟" ملازم بولا۔

"آپ اس حویلی کے ملازم نہیں ہیں"۔

"تو پھر میں کیا ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"پروفیسر سیلانی کا کوئی خاص آدمی.... کیا اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم اس تہ خانے میں اتر جائیں"۔

"آپ کی مرضی ہے.... آپ اس حویلی کی تلاشی لینے آئے ہیں.... آپ کا خیال ہے کہ پندرہ سال پہلے یہاں پانچ آدمی ڈاکا ڈالنے کے لیے آئے تھے.... وہ واپس نہیں لوٹے تھے.... ان میں سے ایک باجوہ آج پندرہ سال بعد نظر آیا ہے.... لہٰذا آپ معلوم کرنے کے لیے آئے ہیں کہ وہ پندرہ سال اس حویلی میں قید تو نہیں رہا"۔

"بالکل ٹھیک.... یہی بات ہے.... ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں.... وہ پندرہ سال تک کہاں رہا"۔

"یہ جاننے کے لیے تو پھر آپ کو اس تہ خانے میں ہی جانا پڑے گا.... کیونکہ وہ اس تہ خانے میں ہی رہا ہے پندرہ سال"۔

"نن.... نہیں"۔ وہ چلائے۔

"اور ہو سکتا ہے.... آپ بھی بیس تیس سال تک اس تہ خانے میں رہیں.... لیکن جب آپ باہر نکلیں گے تو آپ کو یہ احساس نہیں ہو گا کہ آپ کتنے عرصے تک قید میں رہے ہیں.... یہی حال باجوہ کا ہے.... اسے کچھ یاد نہیں"۔

"ہاں بالکل.... اسے کچھ یاد نہیں.... تو آئیے ہم واپس چلتے ہیں.... ہم پروفیسر سیلانی صاحب سے بات کریں گے"۔

"تو کیا آپ نے تلاشی کا پروگرام ختم کر دیا"۔ اس نے مایوسانہ

انداز میں کہا۔

"ہاں.... کر دیا ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے عجیب سے انداز میں کہا.... پھر وہ اچانک اس کی طرف بڑھے' اس قدر تیزی سے کہ اسے سنبھلنے کا موقع تک نہ مل سکا.... دوسرے ہی لمحے انہوں نے اسے اٹھا کر اس خلا میں پھینک دیا.... ساتھ ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"یہ.... یہ آپ نے کیا کیا؟" فاروق بوکھلا کر بولا۔

"پتا نہیں"۔

"جی کیا.... کہا.... پتا نہیں"۔ محمود کی آواز ابھری۔

"ہاں بس.... پتا نہیں.... میں نے سوچے بغیر ہی یہ کام کر ڈالا.... اب دیکھتے ہیں.... باہر نکلتا ہے یا نہیں"۔

"یہ سب عجیب سا لگ رہا ہے"۔ خان رحمان بڑبڑائے۔

"بلکہ انکل.... مجھے تو"۔ شوکی کہنے لگا تھا کہ فاروق نے ٹوک دیا۔

"ان کا نام بلکہ انکل نہیں ہے"۔

شوکی اسے گھور کر رہ گیا.... کئی منٹ گزر گئے.... لیکن دروازہ نہ کھلا۔

"آؤ چلیں.... پروفیسر سیلانی سے ملاقات کریں"۔

"وہ جلدی سے اس کمرے سے نکل آئے اور واپس پروفیسر سیلانی کے کمرے میں داخل ہوئے.... لیکن اب وہاں پروفیسر سیلانی نہیں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھا.... کمرہ خالی تھا.... انہوں نے پوری عمارت دیکھ ڈالی.... نہ پروفیسر سیلانی نظر آیا نہ کوئی اور ملازم.... پوری عمارت بھائیں بھائیں کر رہی تھی.... اب وہ پھر تصاویر والے کمرے میں آئے.... تصاویر جوں کی توں موجود تھیں.... تہ خانے والا دروازہ بھی بند تھا۔

"اب ہم کیا کریں.... یہ تو ایسا لگتا ہے.... جیسے سب لوگ غائب ہو گئے ہوں.... پہلے ان کا پروگرام ہمیں اس تہ خانے میں قید کرنے کا تھا.... لیکن شاید پھر انہوں نے پروگرام تبدیل کر دیا اور غائب ہو گئے.... اب ہمارے پاس دو راستے ہیں.... یا تم ہم اس دروازے کو کھولنے کا طریقہ معلوم کریں.... یا پھر اس عمارت کو جوں کا توں چھوڑ کر اپنی راہ لیں اور اس جگہ چلیں جہاں کبھی وہ شہر تھا"۔

"اس وقت ہم گم شدہ شہر کی تلاش میں نکلے ہیں.... اور ضروری مسئلہ وہ ہے.... یہ نہیں.... اس عمارت کو تو ہم بعد میں بھی دیکھ لیں گے.... یعنی واپسی پر"۔ شوکی نے جلدی جلدی کہا۔

"لیکن مارے سپنس کے میرا برا حال ہے"۔ پروفیسر داؤد کی آواز ابھری۔

"مطلب یہ کہ آپ لوگ چاہتے ہیں.... پہلے تہ خانے میں اتر کر دیکھا جائے.... وہاں کیا ہے"۔ عمران رحمان نے ان کی طرف دیکھا

"ہاں!" انہوں نے مختصر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے.... ہم پروفیسر صاحب کی رائے کا احترام کریں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

گے.... چلو بھئی.... تہ خانے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرو"۔ انہوں نے کہا۔

"وہ سب اس کمرے کو بغور دیکھنے لگے.... ایسے میں فرزانہ بولی۔

"جس وقت خلا نمودار ہوا.... چولی یہاں کھڑا تھا"۔

"ہاں بالکل ٹھیک.... یہیں سے میں نے اسے اٹھا کر نیچے پھینک دیا تھا"۔ انہوں نے تائید کی۔

محمود فوراً اس جگہ کو دیکھنے لگا.... ایسے میں فرزانہ کی آواز ابھری۔

"یہ دیکھیے.... یہ چوکور نشان الگ ہے.... فرش کے رنگ سے قدرے مختلف"۔

اب جو انہوں نے نشان کو دبایا.... خلا نمودار ہو گیا۔

"آیئے چلیں"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا اور خلا میں داخل ہو گئے۔

باقی لوگوں کو خوف کا احساس ہوا.... لیکن انسپکٹر جمشید آگے بڑھ چکے تھے.... لہٰذا رک نہیں سکتے تھے۔

سب اترتے چلے گئے.... اندر بلب روشن تھا۔

نیچے کا ماحول حد درجے ہولناک تھا.... انہیں ابکائیاں آنے لگیں.... وہاں ٹھہرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا اور وہ واپس بھاگے۔

تہ خانے کے فرش کے بیچوں بیچ ایک چھوٹا سا تالاب تھا.... اس میں خون بھرا ہوا تھا.... اور یہ خون اس نالی سے رس رس کر آ رہا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھا.... جس کے دوسرے سرے پر پتھر کا ایک بڑا چبوترہ بنایا گیا تھا.... اس چبوترے پر ایک انسان چاروں شانے چت لیٹا ہوا تھا.... اس کی گردن دھڑ سے الگ ہو چکی تھی.... اور جسم کا خون نکل نکل کر اس نالی کے ذریعے تالاب میں آ رہا تھا۔

وہ سر پر پیر رکھ کر بھاگے.... لیکن پھر انہیں ایک جھٹکا لگا۔

تہ خانے کا دروازہ تو بند تھا.... جس طرح چولی کو اندر پھینکتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا.... اسی طرح ان کے نیچے اتر آنے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تھا۔

"دروازہ یہاں سے بھی کسی جگہ سے کھلے گا.... ویسا ہی چوکور نشان دیکھو"۔

تہ خانے سے آنے والی روشنی اگرچہ ناکافی تھی.... تاہم انہوں نے اس روشنی میں بھی وہ چوکور خلا دیکھ لیا.... جونہی اسے دبایا گیا.... دروازہ کھل گیا۔

لیکن کمرے میں پولیس ہی پولیس تھی۔

"آپ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیں"۔ پولیس انسپکٹر نے فوراً کہا۔

"وجہ؟"

"ایک انسان کو قتل کرنے کا الزام ہے آپ پر.... اس کا نام .لی تھا.... اور وہ پروفیسر سیلانی کا اسسٹنٹ تھا.... انہوں نے رپورٹ

درج کرائی ہے کہ آپ ان کی حویلی کی تلاشی کے بہانے آئے اور تلاشی کے دوران ان کی حویلی کے قدیم تہ خانے میں ان کے اسسٹنٹ کو قتل کر دیا"۔

"اوہو اچھا.... آپ نے.... تہ خانہ دیکھا ہے کبھی"۔

"جی نہیں.... مجھے تو آج سے پہلے یہ تک معلوم نہیں تھا کہ یہاں کوئی تہ خانہ بھی ہے"۔

"اور پروفیسر سیلانی کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟"

"وہ پولیس اسٹیشن آئے تھے.... رپورٹ لکھوانے کے فوراً بعد رخصت ہو گئے.... انہوں نے الزام لگایا ہے کہ آپ انہیں بھی قتل کرنا چاہتے ہیں.... ان کا یہ بھی خیال ہے کہ آپ چونکہ بہت خوفناک حیثیت کے مالک ہیں.... لہٰذا کسی نہ کسی طرح ان تک پہنچنے کی کوشش کریں گے.... لہٰذا وہ اپنی جان بچانے کے لیے روپوش ہو رہے ہیں.... اور یہ کہ پولیس کے حفاظتی انتظامات پر انہیں قطعاً" بھروسہ نہیں"۔

"اوہ اچھا.... پہلے آپ تہ خانے کا معائنہ کر لیں"۔

"وہ تو خیر ہم کریں گے.... آخر لاش بھی اٹھوانا ہے"۔

"تہ خانے کی تصاویر بھی لے لیں.... آلہ قتل بھی آپ کو برآمد کرنا ہے.... کیونکہ ہم آپ کے سامنے ہی تہ خانے سے چلے آ رہے ہیں.... اور خالی ہاتھ ہیں.... ہمارے کپڑوں کو بھی دیکھ لیں.... کسی کے کپڑوں پر خون کی ایک چھینٹ نہیں ہے.... لہٰذا اگر یہ قتل ہم نے کیا

ہے.... تو آلہ قتل پر ہم میں سے کسی کی انگلیوں کے نشانات بھی آپ کو ثابت کرنا پڑیں گے.... ورنہ یہاں سے آپ دستانے برآمد کر کے دکھائیں"۔

"آپ.... آپ تو مجھے چکرائے دے رہے ہیں"۔

"اس لیے کہ ہم نے یہ جرم نہیں کیا.... یہ قتل پروفیسر سیلانی یا اس کے آدمیوں نے کیا ہے.... اور دراصل قتل تو ہمیں ہونا تھا.... ہو گیا اس کا آدمی"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

انہوں نے تفصیل سنا دی۔

انسپکٹر دھک سے رہ گیا۔

"کک.... کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں"۔

"اور مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت کیا ہے.... آخر پروفیسر سیلانی کے اسسٹنٹ سے ہمیں بھلا کیا دشمنی ہو سکتی ہے.... ہم تو یہاں باجوہ کے بیان کی تصدیق کے لیے آئے تھے.... آپ خود باجوہ سے مل کر ان باتوں کی تصدیق کر سکتے ہیں.... ہم جاننا چاہتے تھے کہ آخر باجوہ پندرہ سال کہاں رہا۔ اسے یہ بات کیوں یاد نہیں کہ وہ پندرہ سال کہاں رہا۔ کیا یہ بات آپ کو عجیب نہیں لگتی.... کہ ایک آدمی کی زندگی کے پندرہ سال گم ہو جائیں.... بالکل اسی طرح جس طرح میری زندگی کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پچپن منٹ گم ہو گئے ہیں"۔

"کک.... کیا مطلب یہ آپ نے آخر میں کیا کہا"۔ انسپکٹر نے بوکھلا کر کہا۔

"باہر آ جائیں.... پھر میں آپ کو بتاؤں گا کہ پچپن منٹ کی گم شدگی کا کیا قصہ ہے.... اس کمرے کی بو.... ارے.... وہ.... وہ تصاویر کہاں گئیں"۔

انسپکٹر جمشید اچھل پڑے.... باقی لوگ بھی حیرت زدہ رہ گئے.... اب دیواروں پر کوئی تصویر نظر نہیں آ رہی تھی۔

"تصاویر.... کون سی تصاویر"۔ انسپکٹر نے بوکھلا کر کہا۔

اسے تصاویر کے بارے میں بھی بتایا گیا.... آخر وہ باہر آ گئے.... اب انہوں نے پچپن منٹ کا قصہ سنایا۔

"یقین نہیں آ رہا"۔

"اسی طرح باجوہ کہتا ہے.... وہ نہیں جانتا.... وہ پندرہ سال کہاں رہا ہے.... میں بھی نہیں جانتا.... میں پچپن منٹ کہاں رہا ہوں.... اس حویلی کے کمرے کی تصاویر کہاں گئی.... کیا وہ ہوا میں تحلیل ہو گئیں.... پوری تین دیواریں ان تصاویر سے بھری پڑی تھیں.... ان کو تو اتارنے میں بھی وقت لگتا.... اور پھر دیواروں پر ان تصاویر کے نشانات کیوں نہیں ہیں.... کیا آپ اس بات کا جواب دے سکتے ہیں؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میں تو شاید... کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے سکتا"۔
"تو پھر ہماری گرفتاری کا خیال دل سے نکال دیں... پروفیسر سیلانی کی تلاش کریں... وہ بہت اہم آدمی ہے... اس کی گرفتاری کی صورت میں بہت سی باتیں کھل کر سامنے آ سکتی ہیں"۔
"لیکن میں اس رپورٹ کا کیا کروں... آفیسر تو مجھ سے پوچھیں گے کہ میں نے آپ کو گرفتار کیوں نہیں کیا"۔
"وہ آپ کو نہیں پوچھ سکتے... میرے خصوصی اجازت نامے کی فوٹوسٹیٹ اپنے پاس رکھ لیں... جب وہ پوچھیں تو یہ دکھا دیجئے گا... اس لیے کہ ابھی ہمیں اس جگہ بھی جانا ہے' جہاں سے وہ شہر گم ہوا ہے"۔
"ارے باپ رے... آخر یہ کیا ہو رہا ہے... پورا کا پورا شہر غائب... ہے کوئی تک"۔
"آپ سوچیں... میرا خیال ہے... یہاں ہمیں الجھانے کی کوشش اسی لیے کی گئی ہے... ہم گمشدہ شہر کی تلاش میں نہ نکل سکیں"۔
"اوہ... اوہ"۔ انسپکٹر کے منہ سے اچانک نکلا۔
"یہ آپ نے دو بار اوہ کیوں کہا"۔ فاروق نے حیران ہو کر پوچھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"آیئے.... جلدی"۔

انسپکٹر نے کہا اور بے تحاشا دوڑ لگا دی۔

وہ انہیں اس قدر خوف زدہ نظر آیا تھا کہ وہ خود بھی خوف زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

یہ.... یہ کیا

انہوں نے دیکھا.... اندر داخل ہونے والا پولیس کمشنر تھا۔

"مسٹر جے ناتھ.... آخر یہاں کیا ہو رہا ہے.... آپ کو یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی.... آپ نے مجھے فون کر دیا تھا.... میں کافی تھا' میں خود ہی معاملے کو دیکھ لیتا"۔

"اوہ! آپ کا شکریہ.... آپ یہاں تشریف لائے.... یہ میرے ایک دوست کے دوست ہیں.... جو اس وقت حوالات میں ہیں.... میں انہیں چھڑوانا چاہتا ہوں.... اور اپنی ذمے داری پر چھڑوانا چاہتا ہوں.... اگر انہیں عدالت میں پیش کرنے کا معاملہ ہے تو میں ذمے دار ہوں گا' انہیں عدالت میں پیش کروں گا اور اگر تفتیش کے لیے کسی جگہ انہیں بلایا جائے گا تو میں انہیں پہنچانے کا ذمے دار ہوں گا"۔

"آپ کو مسٹر جے ناتھ اس وضاحت کی ضرورت نہیں.... انسپکٹر صاحب.... انہیں میری ضمانت پر رہا کر دیں"۔ کمشنر بولا۔

"او کے سر"۔ انسپکٹر نے کہا اور اپنے ماتحتوں کو اشارہ کیا۔

"ایک منٹ جناب.... ایسی بھی کیا جلدی ہے"۔ انسپکٹر کامران

مرزا بولے۔

تو آپ ہیں انسپکٹر کامران مرزا... آخر آپ کیا چاہتے ہیں... یہ آپ اس قدر عام معاملے میں کیوں کود پڑے... آپ لوگ تو بہت خاص خاص معاملات کے لیے ہیں"۔

"یہ معاملہ بہت خاص ہے... کتنا خاص ہے... وقت بتائے گا... ایک تجربہ گاہ کو جام کیا گیا ہے... کیا یہ کوئی معمولی بات ہے"۔

"نہیں... میرے لیے یہ حیرت انگیز خبر ہے"۔ کمشنر بولا۔

"پہلے آپ تفصیل سن لیں"۔

"ہاں ضرور... کیوں نہیں"۔

انہوں نے آلات جام ہونے کی خبر سنائی... پروفیسر سجاد عرفانی کی آمد کے بارے میں بتایا... اس ہیرے کے بارے میں بتایا... ہیرے سے وہ شاکر تک پہنچے... شاکر کے ذریعے جانو کھیڑے تک اور پھر جانو کھیڑے سے ڈاکٹر نسیم کناٹا تک... اب جے ناتھ ان کی سفارش لے کر آیا تھا... تمام تفصیل سن کر کمشنر جے ناتھ کی طرف مڑے۔

"مسٹر جے ناتھ... یہ معاملہ تو حد درجے پراسرار ہے... انسپکٹر کامران مرزا جو کرنا چاہتے ہیں... انہیں کر لینے دیں"۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کمشنر صاحب اس طرح تو ڈاکٹر نسیم کناٹا کی شامت آ جائے گی"۔ جے ناتھ بولا۔

"نہیں آئے گی شامت... انسپکٹر کامران مرزا کا طریقہ اور

ہے"۔

"اور مسٹر جے ناتھ.... آپ کو اپنے اس دوست کا نام بتانا ہو گا.... جس نے آپ کو یہاں آنے کے لیے کہا ہے"۔

"افسوس! میں اس کا نام نہیں بتا سکتا"۔

"نام تو آپ کو بتانا ہو گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"آپ سن رہے ہیں کمشنر صاحب.... آخر اس کی کیا ضرورت ہے.... جب میں خود یہاں موجود ہوں"۔

"اس کی ضرورت ہے.... جو شخص ان لوگوں کو چھڑانا چاہتا ہے.... ضرور اس نے پروفیسر صاحب کی تجربہ گاہ کو جام کیا ہے"۔

جے ناتھ نے بے چارگی کے عالم میں کمشنر کی طرف دیکھا۔

"جی نہیں.... انہیں اس دوست کا نام بتانا ہو گا"۔

"جے ناتھ صاحب.... بتا دیں.... یہ انسپکٹر کامران مرزا ہیں"۔

"تو پھر میں کیا کروں.... اگر یہ انسپکٹر کامران مرزا ہیں"۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں.... یہ تو بتانے پر تیار نہیں.... اور یہ شارجستھان کے سفیر ہیں.... ہم ان کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے.... زیادہ سے زیادہ انہیں ناپسندیدہ شخصیت سمجھتے ہوئے ان کے ملک واپس بھیج سکتے ہیں"۔

"کیوں مسٹر جے ناتھ.... آپ اس دوست کا نام بتانے کی بجائے اپنے ملک میں واپس جانا پسند کریں گے"۔

Wedar Azeem
Pakistanipoint.com

"نہیں.... میں اپنی ڈیوٹی انجام دیتا رہوں گا اور اس دوست کا نام بھی نہیں بتاؤں گا.... یہ مجھے کیا سمجھتے ہیں.... ابھی تو میں نے صرف کمشنر صاحب کو فون کیا ہے.... اب باری آتی ہے ملک کے صدر صاحب کی"۔

"فون حاضر ہے.... آپ یہ شوق بھی پورا کر لیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

وہ سوچ میں پڑ گیا... پھر ست آواز میں بولا۔

"اچھا ٹھیک ہے.... میں بتانے کے لیے تیار ہوں.... میں ہی ہوں.... جو تسیم کٹانا کو چھڑانا چاہتا ہے.... مجھے ایسا کرنے کے لیے کسی دوست نے نہیں کہا"۔

"میرا بھی یہی خیال تھا"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"کیا مطلب.... آپ کا بھی یہی خیال تھا"۔ کمشنر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں جناب! میرا پہلے ہی یہ خیال تھا.... یہ صاحب خود ہی تسیم کٹانا کو چھڑانا چاہتے ہیں.... اب میں نہیں چھوڑوں گا.... اور تسیم کٹانا کو بھی نہیں چھوڑوں گا.... تسیم کٹانا کو پہلے یہ بتانا ہو گا.... آلات کام کیوں نہیں کرتے؟"

"ہاہاہا.... ہاہاہا"۔ تسیم کٹانا کے قہقہے نے تھانے کی عمارت کو ہلا کر رکھ دیا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا ہو گیا بھئی.... ایسی کیا بات ہے"۔ کمشنر صاحب بوکھلا اٹھے۔

"انسپکٹر کامران مرزا.... تم ایک تجربہ گاہ کی بات کرتے ہو.... جا کر دیکھو.... اپنے ملک کے مغربی حصے کی طرف وہاں کیا ہو رہا ہے.... اور تم نے کیا کہا.... تم مجھے نہیں چھوڑو گے.... تم مجھے کیا.... ہمارے اشارے پر خود تمہیں حوالات میں بند کیا جا سکتا ہے.... ابھی تم جانتے نہیں.... کن حالات میں گھر گئے ہو اور گھرنے والے ہو.... اگر یقین نہیں تو مغربی حصے میں ایک فون کر کے معلوم کر لو.... وہاں کے ایک شہر ٹنڈا پر کیا بیتی ہے؟"

"ٹنڈا.... ہاں ہاں ٹنڈا نامی ایک شہر ہے تو سہی اس طرف"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے بوکھلا کر کہا۔

"تو دارالحکومت فون کر کے معلوم کرو.... ٹنڈا کا کیا بنا؟"

"تو تم خود کیوں نہیں بتا دیتے"۔

"اوہ اچھا.... لیکن میری زبان پر تم اعتبار نہیں کرو گے"۔

"اگر بات اعتبار کے قابل ہوئی تو کر لوں گا' ورنہ فون کر کے تصدیق کروں گا"۔

"اچھا تو سنو.... ٹنڈا غائب ہو گیا ہے"۔

"کیا کہا.... ٹنڈا غائب ہو گیا ہے؟"

"ہاں.... غائب ہو گیا ہے.... پورا شہر صفحہ ہستی سے مٹ گیا

ہے.... مغربی حصے میں اب ٹنڈا نام کا کوئی شہر نہیں ہے"۔

"اچھا.... کمال ہے.... کمشنر صاحب.... کیا آپ اس خبر پر یقین کر سکتے ہیں؟"

"ہرگز نہیں.... جے ناتھ صاحب! میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ بے پر کی اڑانے لگیں"۔ کمشنر صاحب نے برا سا منہ بنایا۔

"اچھی بات ہے.... آپ پہلے فون کر لیں"۔

دارالحکومت فون کیا گیا.... محکمہ اطلاعات کے ذریعے اس خبر کی تصدیق ہونے پر وہ دھک سے رہ گئے.... کئی منٹ سکتے میں گزر گئے.... پھر انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"تو کیا اس کام میں بھی تمہارا ہاتھ ہے؟"

"نہیں.... میں نے تو یہ بتایا ہے.... کہ ایک تجربہ گاہ کے آلات اگر کام نہیں کر رہے تو اس واقعے کو بڑا خیال نہ کریں.... ہمارے جو استاد ہیں.... وہ تو آپ کے ملک کے شہر غائب کر چکے ہیں.... ہم لوگ تو ان کے ادنیٰ شاگرد ہیں"۔

"آپ لوگوں کے استاد.... کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"ہاں.... ان کی کارگزاریاں تو ابھی سامنے آئیں گی.... فی الحال تو ایک تجربہ گاہ کے آلات نے کام چھوڑ دیا ہے.... اور ایک شہر غائب ہوا ہے.... اور انسپکٹر جمشید کی زندگی کے پچپن منٹ گم ہوئے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا کہا.... یہ کیا کہا؟" انسپکٹر کامران مرزا اچھل پڑے۔

"ہاں ہاں.... میں غلط نہیں کہتا.... تم چاہو تو اس بات کی تصدیق کر لو.... انسپکٹر جمشید.... تمہارا قریبی دوست اپنے پچپن منٹ گم کر بیٹھا ہے"۔

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"۔

"پہلے تصدیق کر لو"۔ وہ ہنسا۔

اب انہوں نے انسپکٹر جمشید کے دفتر کے نمبر ملائے.... ادھر سے اکرام کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم اکرام.... انسپکٹر کامران مرزا بات کر رہا ہوں"۔

"اوہ سر.... آپ"۔ اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں بھئی.... کہاں ہے ہمارے دوست؟"۔

"اس وقت معلوم نہیں کہاں ہوں گے.... یہاں سے ٹنڈا کی طرف روانہ ہوئے ہیں"۔

"اوہ اچھا.... اور یہ پچپن منٹ کا کیا چکر ہے"۔

"اوہ ہاں جناب.... بہت ہی انوکھی بات ہوئی ہے"۔

"میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں"۔

اکرام نے تفصیل سنا دی.... وہ دھک سے رہ گئے' پھر بولے۔

"اس کا مطلب ہے.... اب ہمیں بھی ٹنڈا کی طرف جانا ہو گا"۔

"صاف ظاہر ہے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اچھا خدا حافظ"۔

انہوں نے فون بند کر دیا.... وہ جے ناتھ کی طرف مڑے۔

"تمہاری تمام باتوں کی تصدیق ہو گئی ہے.... اور اب میں کم از کم تمہیں نہیں چھوڑوں گا.... کیوں کمشنر صاحب .... اب تو آپ بھی میرا ساتھ دیں گے اس معاملے میں.... یہ لوگ ہمارے ملک کے خلاف پھر کوئی خوفناک سازش لے کر آئے ہیں.... ان کی سازش کو ہم اس صورت میں ناکام بنا سکتے ہیں.... جب اس جیسوں کو نہ چھوڑا جائے"۔

"لیکن ہم شارجستان کو کیسے مطمئن کریں گے؟" کمشنر بولا۔

"ان کا سفیر ہمارے ملک کے خلاف سازش کرے.... اس کی بھی تو اجازت نہیں دی جا سکتی ہے"۔

"ہوں ٹھیک ہے.... اب میں آپ کے ساتھ ہوں"۔

"بہت خوب.... اب مسٹر جے ناتھ.... تم کیا کہتے ہو؟"

"کمشنر صاحب.... اب آپ خوفناک انجام سے دوچار ہوں گے' اس بات کو لکھ لیں"۔

"کک.... کیا مطلب؟" وہ بوکھلا اٹھے۔

"مطلب .... مطلب بہت جلد تمہاری سمجھ میں آ جائے گا"۔

"بھئی یہ دھمکیاں تم مجھے دو.... مجھے رعب میں لا کر دکھاؤ"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا' پھر کمشنر کی طرف مڑے۔

"آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں.... یہ اس کی گیدڑ بھبکیاں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہیں.... اگر یہ کچھ کرنے کے قابل ہوتا تو آپ کو مدد کے لیے کیوں بلاتا"۔

"اچھی بات ہے.... اب آپ کو جو کرنا ہے کر لیں"۔

"اسے فوری طور پر حوالات میں بند کر دیں.... لیکن پہلے ہم اس سے یہ اگلوائیں گے کہ یہ چکر کیا ہے"۔

"کوشش کر دیکھیں"۔

انہوں نے بے ناتھ کو ایک شکنجے میں کس دیا.... یہی سلوک نسیم کٹانا اور اس کے ساتھی کے ساتھ کیا گیا۔

"اب بتاتے ہو.... یا ہم بٹن دبائیں؟"

"بٹن دبائیں.... آپ کو ایک اور مزے کا کھیل دکھاتا ہوں"۔

نسیم کٹانا ہنسا۔

"کیا مطلب.... مزے کا کھیل؟" وہ چونکے۔

"ہاں مزے کا کھیل"۔

"بٹن دبا دو.... ان کا مزے کا کھیل بھی دیکھ لیں"۔

اور شکنجے کا بٹن دبا دیا گیا.... شکنجے نے حرکت شروع کی.... لیکن جواب میں انہیں ان کی چیخوں کی آوازیں نہ سنائی دیں.... ارے.... یہ کیا.... یہ تو ہنس رہے ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے بوکھلا کر کہا۔

"ابھی کیا ہے.... دیکھتے جاؤ انسپکٹر کامران مرزا.... ابھی تو ہم صرف ہنس رہے ہیں اور تم حیران ہو رہے ہو.... ابھی وہ وقت بھی

آنے والا ہے.... جب تم سر پکڑ کر بیٹھے ہو گے اور"۔

"اور کیا؟" آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

"اور تم خود دیکھ لو گے.... بتانے کی ضرورت نہیں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ پھر ہنسنے لگا.... اچانک ان سب کے منہ سے نکلا۔

"ارے! یہ.... یہ.... یہ کیا"۔

○☆○

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ٹنڈا

وہ دوڑتے ہوئے اس عمارت سے باہر نکلے تو انسپکٹر باہر کھڑا ہانپ رہا تھا۔

"آخر آپ کو کیا ہوا؟" محمود نے اسے گھورا۔

"مجھے اچانک خوف محسوس ہوا تھا' یوں لگا تھا جیسے میرے سر پر بہت بڑی تلوار گرنے کو ہے جو مجھے دو حصوں میں تقسیم کرتی چلی جائے گی"۔

"تب یہ آپ کا وہم تھا.... خیر.... اگر آپ نے ہماری گرفتاری کا ارادہ بدل دیا ہے تو ہم ایک بار پھر اس عمارت میں داخل ہو کر اس کا جائزہ لینا چاہتے ہیں.... اس تہ خانے میں وہ تالاب بلاوجہ نہیں بنایا گیا.... ایسا معلوم ہوتا ہے.... وہ تہ خانہ انسانوں کو ذبح کرنے کے ہی کام آتا رہا ہے اور یہ پروفیسر سیلانی کوئی آدم خور قسم کا آدمی ہے.... میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں' اس کی گرفتاری بہت ضروری ہے.... کہیں وہ انسانوں کے لیے خطرہ نہ بن جائے"۔

"آپ فکر نہ کریں.... ہم اسے تلاش کر لیں گے.... بس آپ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اس عمارت سے اس کے خلاف ثبوت تلاش کر دیں.... ابھی تک ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ.... اس آدمی کو خود پروفیسر یا اس کے آدمیوں نے قتل کیا ہے.... کیونکہ وہ تو رپورٹ میں آپ کا نام درج کرا گیا ہے"۔

"کیا وہ پولیس اسٹیشن میں خود آیا تھا؟"

"پتا نہیں.... جو آدمی آیا تھا' اس نے یہی کہا تھا کہ وہ پروفیسر سیلانی ہے.... اب میں نے تو پہلے اسے دیکھا ہی نہیں تھا.... ہو سکتا ہے' وہ کوئی اور ہو"۔

"ہوں خیر.... پہلے تو ثبوت تلاش کر دیں"۔

وہ ایک بار پھر اس عمارت میں داخل ہوئے.... انسپکٹر یہ ہمت نہ کر سکا.... لہٰذا باہر ہی رہ گیا.... انہوں نے پوری عمارت کو دیکھا بھالا اور آخر تہ خانے کے برابر ایک اور تہ خانہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے.... لیکن وہ اس میں داخل نہ ہو سکے.... اس میں اس قدر بدبو تھی کہ انہیں باہر کی طرف دوڑ لگانا پڑی.... دوسرا تہ خانہ انسانی ہڈیوں سے اٹا پڑا تھا.... ایسا لگتا تھا.... کہ سیلانی حویلی میں آنے والوں کو پہلے تہ خانے میں ذبح کرتا تھا.... وہ اور اس کے تمام ساتھی مل کر انسانی گوشت کھاتے تھے اور پھر ہڈیاں اس دوسرے تہ خانے میں پھینک دیتے تھے.... یہ ثبوت بہت کافی تھا.... لیکن انسپکٹر جمشید اس کے بعد بھی کسی چیز کی تلاش میں رہے.... یہ بات محسوس کرتے ہوئے فرزانہ بولی۔

"اب آپ اور کیا تلاش کر رہے ہیں؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"باجوہ یہ کیوں کہتا ہے کہ اسے نہیں معلوم' وہ پندرہ سال کہاں رہا ہے.... میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ پچپن منٹ نہ جانے کہاں رہا.... اب ظاہر ہے.... باجوہ سیلانی کے ہاں ڈاکا ڈالنے آیا تھا.... اور لوٹ کر نہیں گیا.... تو پھر وہ کہاں رہا.... میں چاہتا ہوں.... ہمیں اس بات کا بھی کوئی ثبوت مل جائے کہ باجوہ اس عمارت میں کہاں رہا ہے"۔

"اوہ ہاں! ٹھیک ہے"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

انہوں نے سرتوڑ کوشش کی' لیکن ایسے کوئی آثار تلاش نہ کر سکے کہ باجوہ وہاں کیسے رہا.... آخر تھک ہار کر باہر نکلے.... وہاں انسپکٹر صاحب بیٹھے بری طرح اونگھ رہے تھے.... ان کا سر نیچے کی طرف جھکتا چلا جا رہا تھا.... جب بالکل سر گھٹنوں سے جا لگا تو ان کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا.... اور وہ بالکل سیدھے ہو گئے.... لیکن آنکھیں بدستور بند رہیں.... اب ایک بار پھر سر کے جھکنے کا عمل شروع ہوا.... سر گھٹنے سے لگا تو انہوں نے ایک بار پھر جھٹکا کھایا۔

"ان کا یہ پروگرام تو جاری رہے گا.... ہم کب تک کھڑے دیکھتے رہیں گے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہاں بالکل"۔ انہوں نے کہا۔

فاروق نے جیب سے رومال نکالا اور اس کا ایک کونا گول کر کے اس کی ناک میں چڑھا دیا۔ اس نے زوردار چھینک ماری اور آنکھیں پوری طرح کھول دیں۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ یہ آپ ہیں؟"

"ہم تو بہت دیر پہلے تھے.... اب تو آپ ہیں"۔ فاروق بولا۔

"یہ.... یہ کیا بات ہوئی؟"

"ہماری طرف یہ تو سوچا ہی نہیں جاتا.... کہ یہ کیا بات ہوئی.... بس بات کا ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے"۔ آفتاب نے مسکراتے ہوئے کہا، فاروق اسے گھور کر رہ گیا۔

"انسپکٹر صاحب.... آپ کے لیے اندر ثبوت پہ ثبوت ہیں.... پروفیسر سیلانی اور اس کے ملازم دراصل آدم خور ہیں"۔

"کیا.... نہیں"۔ وہ کانپ گیا

"تہ خانے کے اندر ایک اور تہ خانہ ہے.... اس میں انسانی ہڈیوں کے انبار لگے ہیں"۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔ وہ چلا اٹھا۔

"اب آپ جانیں، آپ کا کام.... ہم تو چلے ٹنڈا"۔

"ٹنڈا.... اب کہاں رہا.... نہ جانے اس غریب شہر کے لوگ کہاں ہوں گے.... کس حال میں ہوں گے"۔ اس نے سرد آہ بھری۔

"یہی دیکھنے جا رہے ہیں"۔

"لیکن آپ کیسے دیکھیں گے، سوال تو یہ ہے"۔

"آنکھوں سے"۔ فاروق بولا۔

انسپکٹر سر ہلا کے رہ گیا.... پھر وہ انسانی ہڈیاں باہر نکالنے کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انتظامات میں لگ گیا... اور وہ شہر ٹنڈا کی طرف روانہ ہوئے... وہاں سے کار کا سفر صرف آدھ گھنٹے کا تھا... شہر کے سامنے پہنچ کر وہ کار سے اتر گئے... یہ دیکھ کر وہ ہنس پڑے کہ اس شہر کے سامنے ایک عارضی شہر بن گیا تھا... ہر چیز کی دکانیں بن چکی تھیں... کیونکہ پورے ملک سے لوگ اس جگہ کو دیکھنے کے لیے آ رہے تھے... اب چونکہ آنے والے دور دراز شہروں کے تھے... اس لیے انہیں کھانے پینے' رہائش اور دوسری چیزوں کی بھی ضرورت تھی... لہٰذا ان کی ضرورت کے پیش نظر ہر قسم کی دکانیں اپنی بہار دکھا رہی تھیں... جس طرح کسی جگہ میلا لگتا ہے تو وہاں دکانیں لگائی جاتی ہیں' یہاں بھی بالکل میلے کا سماں تھا... اور بالکل میلے کا مزا آ رہا تھا... خوب چہل پہل تھی... صرف وہ لوگ پریشان پھر رہے تھے... جن کے رشتے دار اس شہر میں رہتے تھے... باقی لوگوں کے لیے تو یہ ایک تفریحی مقام بن چکا تھا... ہاں یہاں ایک چیز کی کمی ضرور تھی... اور وہ کمی تھی ہوٹلوں کی... عارضی طور پر ہوٹل تو تعمیر کیے نہیں جا سکتے تھے... لیکن یار لوگوں نے اس کا بھی حل نکال لیا تھا... انہوں نے خیمے اور چھولداریاں لگا لی تھیں اور لوگ وہ خیمے کرائے پر لے رہے تھے... کوئی ایک دن کے لیے' تو کوئی دو دن کے لیے۔

"میرا خیال ہے... اب ہمیں بھی دو تین خیمے لینا پڑیں گے"۔ چیف سردادو بولے۔

"اس کے سوا کوئی چارہ نہیں"۔

"اور پھر جمشید..... بھوک بھی تو لگی ہے"۔ انہوں نے پریشان ہو کر کہا۔

"اوہ ہاں..... آیئے..... پہلے کھانا..... پھر خیمے اور اس کے بعد شہر کی تلاش"۔

"میں اپنا خیال پیش کروں جمشید"۔ پروفیسر داؤد نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"ضرور..... کیوں نہیں..... یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے"۔

"تو پھر سنو جمشید..... تم اس شہر کا سراغ نہیں لگا سکو گے"۔

"یہ بات آپ اس قدر یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہیں؟"

"میرا خیال ہے..... شہر ٹنڈا کسی بلیک ہول میں چلا گیا ہے"۔

"جی کیا فرمایا..... بلیک ہول؟" وہ سب ایک ساتھ بولے اور اچھلے بھی۔

"ہاں! برموڈا ٹرائی اینگل والا کیس ہم سب کو اچھی طرح یاد ہے..... اس کیس کے دوران ہم نے بلیک ہول کا ذکر بھی سنا تھا..... تم نے قرآن کی روشنی میں یہ بات ثابت کی تھی کہ اس قسم کی مثالیں دنیا میں پہلے بھی ملتی ہیں..... آخر برموڈا ٹرائی اینگل سے گزرنے والے جہاز کہاں چلے جاتے تھے جمشید..... یا جہاز کے مسافر کہاں چلے جاتے تھے؟..... کسی بلیک ہول میں..... اس بلیک ہول سے جہاز کبھی واپس بھی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آ جاتے تھے.... یا مسافر بھی واپس آ جاتے تھے.... لیکن دنیا میں گزرے ہوئے وقت کے بارے میں انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا تھا.... خود ہمارے ساتھ ایسا ہوا تھا.... ہوا تھا نا"۔

"جی ہاں! یاد ہے اچھی طرح"۔ وہ بولے۔

"تب پھر یہ کیس بالکل اس جیسا ہے"۔

"لیکن اس کیس میں ہم جرم کی بو نہیں سونگھ سکے تھے.... وہ قدرتی نظام کے تحت ہوا تھا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"تو کیا جمشید.... اس کیس میں تم نے جرم کی بو محسوس کی ہے؟"

"ابھی محسوس کی تو نہیں.... لیکن فرض کیا.... اس بار کوئی مجرم ایسا کر رہا ہے.... تب؟"

"ارے باپ رے.... جمشید.... اس قدر خوفناک، ہولناک، دہشت ناک اور ہنگامہ خیز بات نہ سوچو.... یہ تو ہوش اڑا دینے والی بات ہو گی.... اف مالک"۔

"اگر وہ شخص بلیک ہول ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے.... قدرتی بلیک ہول کے مقابلے میں.... مصنوعی بلیک ہول"۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔ پروفیسر چلائے.... ان کا چہرہ سفید پڑ گیا.... یوں لگتا جیسے کسی سرجن نے سرنج سے ان کا سارا خون کھینچ لیا ہو۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ان سب نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا۔

"آپ تو انکل ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوف زدہ ہو گئے"۔

"ایسا لگتا ہے.... جیسے کسی سائنس دان نے واقعی بلیک ہول ایجاد کر لیا ہے.... اور اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اب وہ جس کو چاہے.... بلیک ہول کے ذریعے غائب کر سکتا ہے.... اور جب چاہے اسے بلیک ہول سے آزاد کر سکتا ہے.... لیکن جب وہ شخص دنیا میں آئے گا تو اسے گزر جانے والے وقت کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہو گا.... جیسا کہ باجوہ کو کچھ پتا نہیں.... وہ پندرہ سال کہاں رہا.... ذرا سوچو جمشید.... کسی سائنس دان کو آج سے بیس سال پہلے یہ خیال آیا تھا کہ وہ بلیک ہول ایجاد کرے.... اس نے کوشش شروع کر دی.... پانچ سال تک وہ لگا رہا.... پانچ سال میں اس نے اپنے خیال کے مطابق ایک چھوٹا سا بلیک ہول ایجاد کر لیا.... اب اس نے سوچا.... مزید تجربات کرنے سے پہلے اس بلیک ہول کا تجربہ کر لیا جائے.... ایسے میں اس کے ہتھے باجوہ اور اس کے ساتھی چڑھ گئے.... وہ ڈاکا ڈالنے پروفیسر سیلانی کے ہاں داخل ہوئے تھے.... لیکن وہاں سے انہیں بھاگنا پڑا.... وہ بھاگتے چلے آ رہے تھے کہ اس سائنس دان کے بلیک ہول میں داخل ہو گئے۔

سائنس دان اپنے تجربات کرتا رہا.... کرتا رہا.... ادھر اس کے بلیک ہول میں تجربے کے طور پر باجوہ اور اس کے ساتھی بند رہے.... یہاں تک کہ پندرہ سال گزر گئے.... اور سائنس دان بہت بڑے بلیک

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہول کو بنانے میں کامیاب ہو گیا.... اب اس نے بڑا تجربہ کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے تجربات کرنے کا بھی.... تاکہ ہر طرف خوف پھیلا دے.... اپنی دھاک بٹھا دے.... ایسے میں اس نے باجوہ کو بلیک ہول سے نکال دیا.... اس اندازے.... کے بارے میں کیا کہتے ہو جمشید؟"

"اللہ کرے ایسا نہ ہو.... لیکن محسوس ہوتا ہے.... ایسا ہی ہے.... لیکن یہ حد درجے خوفناک ہے.... اس قدر خوفناک کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے.... تاہم میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے یہ کیسے کہہ دیا.... کہ ہم اس کیس میں کامیاب نہ ہو سکیں گے"۔

"تم بھول رہے ہو جمشید.... میں نے یہ نہیں کہا.... میں نے تو یہ کہا تھا.... کہ تم اس شہر کا سراغ نہیں لگا سکو گے"۔

"اوہ ہاں واقعی.... آپ نے یہی الفاظ کہے تھے.... خیر.... اگر ہم نے مجرم کا سراغ لگا لیا تو شہر کا سراغ بھی ان شاء اللہ لگا لیں گے.... آیئے پہلے خیمے حاصل کر لیں.... پھر کچھ کھائیں گے.... اور اگر آپ کو بھوک زیادہ ہو تو پہلے کھا لیں"۔

"ہاں! پہلے کھانا"۔ وہ مسکرائے۔

کپڑے کی چار دیواریں قائم کر کے بنائے گئے ایک عارضی ہوٹل میں عارضی کرسیاں بچھی تھیں.... وہ اس میں داخل ہو گئے.... اور دو میزوں کو ایک بنا کر بیٹھ گئے.... دو بیرے فوراً ان کی طرف لپکے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انہیں کھانے کا آرڈر دیا گیا.... ساتھ ہی انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"یہاں آپ کے ہوٹل کے خیمے بھی ہیں کیا"۔

"جی ہاں.... بہت.... لیکن.... خیموں کی مانگ بہت ہے.... شاید ایک دو گھنٹے بعد پورے شہر میں ایک خیمہ بھی خالی نہ ملے.... اگر آپ لینا چاہیں تو فوراً لے لیں.... کھانا بعد میں کھاتے رہیں گے.... یوں بھی ابھی کھانا لگنے میں کچھ وقت تو لگے گا"۔

"ہوں.... ٹھیک ہے"۔ یہ کہ کر انسپکٹر جمشید اٹھے اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے.... باقی لوگوں کو انہوں نے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تھا

"ہمیں چند خیمے درکار ہیں"۔

"کتنے؟"

"ایک خیمے میں کتنے آدمی سما سکتے ہیں"۔

"دس آدمی"۔

"تب پھر دو خیمے دے دیں"۔

"کتنے دن کے لیے؟" اس نے پوچھا۔

"دس دن کے لیے کم از کم.... مزید ٹھہرنا ہوا تو بتا دیں گے"۔

"او کے.... دس دن کا کرایہ آپ کو ایڈوانس دینا ہو گا"۔

"او کے.... کتنا کرایہ بنتا ہے"۔

اس نے کرایہ بتا دیا.... اگرچہ کرایہ بہت زیادہ تھا.... لیکن انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا' کرایہ ادا کر کے خیموں کی رسید لے لی....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

واپس آئے تو کھانا لگ رہا تھا... آخر انہوں نے کھانا شروع کیا۔

"بلیک ہول والی بات نے تو مجھے ہول میں ڈال دیا"۔ فاروق نے محمود' فرزانہ اور شوکی برادرز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں نکال لیں گے"۔

"کک... کیا نکال لیں گے؟" پروفیسر داؤد بے خیالی کے عالم میں بولے۔

"جی... وہ... یہ فاروق"۔ محمود نے جلدی جلدی کہنا چاہا... لیکن کوئی بات نہ سوجھی۔

"جی... وہ... یہ فاروق... یہ کیا بات ہوئی؟"

"فاروق کا کہنا ہے کہ بلیک ہول والی بات نے اسے ہول میں ڈال دیا ہے"۔

"ہاں واقعی... بات ہی ایسی ہے... ہماری زندگیوں کی سب سے زیادہ سنسنی خیز خبر ہے"۔

عین اس وقت ایک آدمی دوڑتا ہوا ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا... اور کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر گر پڑا... دو بیروں نے مل کر اسے اٹھایا... تو اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"وہ... وہ... وہ واپس آ گیا ہے"۔

"ارے صاحب جی... ہوش میں آؤ... کیا تم نشے میں ہو؟" ایک بیرے نے جھلا کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نن.... نہیں.... میں نشے میں نہیں ہوں.... سچ کہتا ہوں.... وہ.... واپس آ گیا ہے"۔

"کون.... کون واپس آ گیا؟"

ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا.... عین اس لمحے چند دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جادوئی ماحول

"شکنجوں کے بٹن آف کر دیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

جونہی بٹن آف کیے گئے.... وہ رک گئے.... لیکن اب ان میں نسیم کٹانا اور بے ناتھ نہیں تھے.... وہ غائب ہو چکے تھے۔

"وہ.... وہ کہاں گئے.... یہ کیا ہو رہا ہے.... ہماری زندگیوں میں ایسا کبھی نہیں ہوا.... کہ شکنجے میں کس جانے کے بعد کوئی ہنسا ہو.... اور اس طرح غائب ہو گیا ہو"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

"واقعی.... یہ حد درجے حیرت کی بات ہے.... تاہم ہمیں شہر میں ان کی تلاش ضرور کرانا ہو گی"۔

"اوہ انکل.... اب ہمیں یہاں وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے.... فوراً شہر ٹنڈا کا رخ کرنا چاہیے"۔

"ٹھیک ہے.... ہم ابھی اور اسی وقت چل رہے ہیں"۔

وہ وہاں سے نکل کر سیدھے ایئرپورٹ پہنچے.... اور ایک پرائیویٹ جہاز کے ذریعے ٹنڈا کے نزدیکی شہر پہنچے.... وہاں سے ایک ٹیکسی کے ذریعے اس میدان تک پہنچے جو شہر کے سامنے تھا.... اس

میدان میں.... درخت بھی تھے.... اور کہیں کہیں گھاس کے قطعات بھی.... لیکن وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا.... اس وقت وہاں میلے کا سماں تھا

"واہ.... بہت دلکش منظر ہے"۔ آفتاب نے دانت نکالے۔

"پہلے ہم اس جگہ کو دیکھیں گے.... جہاں وہ شہر تھا.... دیکھنا یہ ہے کہ اب وہاں کیا ہے؟"

"ظاہر ہے.... میدان ہو گا.... کھلا میدان.... یہ نیا شہر اس میدان کے سامنے ہی تو آباد ہوا ہو گا"۔ آصف نے جلدی سے کہا۔

کار سے اتر کر وہ لوگوں سے پوچھتے ہوئے اس طرف بڑھنے لگے.... جہاں کبھی شہر تھا.... انہیں لوگوں کے درمیان سے راستا بنا کر چلنا پڑ رہا تھا۔

"ایسے میں اگر ملاقات ہو جائے انکل جمشید پارٹی سے تو کیا ہی بات ہے"۔ فرحت بڑبڑائی۔

"آئے ہوئے تو وہ یہیں ہیں.... امید ہے' ملاقات ضرور ہو گی"۔

"تو انکل.... ہم منہ سے الو کی آواز کیوں نہ نکالیں.... اگر ان کے کانوں تک پہنچ گئی تو فوراً آواز کا جواب دیں گے اور اس طرح دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے نزدیک ہوتی چلی جائیں گی"۔

"ابھی نہیں.... پہلے ہم معائنہ کر لیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

فوراً کہا۔

کچھ دیر بعد وہ بالکل اس جگہ پہنچ گئے.... جہاں شہر تھا.... اس طرف کوئی نہیں جا رہا تھا.... ایک لائن سی کھینچ دی گئی تھی.... کہ اس لائن سے آگے گویا شہر کی جگہ تھی.... بس لوگ لائن کے اس طرف تک آ جا رہے تھے.... اس سے آگے کوئی نہیں بڑھ رہا تھا.... اس ڈر سے کہیں اس طرف قدم رکھ کر وہ بھی غائب نہ ہو جائیں.... ان کے سامنے ایک بالکل چٹیل میدان تھا.... اس میدان پر کوئی چیز نہیں تھی، جب کہ میدان کے اس طرف گھاس، پھونس، جھاڑیاں، درخت وغیرہ سب کچھ تھا۔

"کیا کسی نے اس طرف کوئی چیز پھینک کر نہیں دیکھی.... کہ اس چیز کا کیا بنتا ہے؟" آفتاب بڑبڑایا۔

"ہاں! بہت خوب! ایسا کر کے دیکھنا چاہیے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا اور پھر اپنا کوٹ اتار کر اس کی جیبیں خالی کر کے اسے دور پھینک دیا.... لیکن کوٹ جوں کا توں پڑا رہا.... آس پاس کھڑے لوگوں نے ان کی یہ حرکت حیرت بھری نظروں سے دیکھی، ایک نے کہا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

"تجربہ"۔ وہ مسکرائے اور پھر اپنا ایک جوتا اتار کر دور پھینک دیا.... جوتا بھی جوں کا توں پڑا رہا، پھر دوسرا جوتا بھی اچھال دیا.... پھر بولے۔

"نہیں بھئی.... یہاں کچھ نہیں ہے.... میں اپنی چیزیں اٹھانے جا رہا ہوں"۔

"نن.... نہیں.... آپ ایسا نہ کریں"۔ فرحت بوکھلا اٹھی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں.... زیادہ سے زیادہ میں غائب ہو جاؤں گا اور اس جگہ پہنچ جاؤں گا کہ جہاں شہر موجود ہے اور پھر شہر کے ساتھ واپس آؤں گا"۔

"جی.... کیا کہا.... شہر کے ساتھ واپس آئیں گے.... آپ کیسے کہہ سکتے ہیں.... اب شہر بھی واپس آئے گا"۔

"واپس تو خیر آئے گا"۔ انہوں نے پریقین انداز میں کہا۔

"خیر.... جیسے آپ کی مرضی.... ویسے ہمیں ڈر محسوس ہو رہا ہے"۔

"اللہ کو یاد کرو.... اب یہاں آئے ہیں تو کچھ تو کرنا ہی پڑے گا.... کیا ہم صرف اس جگہ کو دیکھ کر اپنا کام ختم سمجھیں گے؟"

"نہیں خیر.... یہ بات نہیں ہے"۔

"تب پھر صبر کرو.... پرسکون رہو.... میں چلا"۔

یہ کہہ کر انہوں نے اس جگہ پر قدم رکھ دیئے.... جہاں کبھی شہر تھا.... جونہی وہ چند قدم آگے بڑھے.... لوگ چلا اٹھے۔

"یہ.... یہ.... یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟.... کہیں آپ بھی گم نہ ہو جائیے گا"۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

"نہیں..... فکر نہ کریں"۔

"چلتے ہوئے وہ اپنی چیزوں کے پاس پہنچ گئے..... انہوں نے جوتے پہن لیے..... کوٹ بھی جھاڑ کر پہن لیا..... پھر ان کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔

"آؤ بھئی آؤ..... تم بھی آؤ..... یہاں کچھ نہیں..... کوئی خطرہ نہیں"۔

وہ تینوں ان کی طرف بڑھنے لگے..... اب لوگ حیرت کا بت بنے ان لوگوں کو تک رہے تھے..... وہ سب خاموش تھے..... چاروں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"پتا نہیں..... انکل جمشید کہاں ہیں؟..... کیا ابھی تک اس طرف نہیں آئے ہوں گے"۔ آصف بولا۔

"نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی انہیں اس طرف آنے کی فرصت نہیں ملی ہو گی..... ورنہ وہ ضرور آئے ہوتے..... یہاں کچھ نہیں..... نہ شہر کا کوئی سراغ لگ سکتا ہے..... ہمیں تو بس گم کرنے والے کا سراغ لگانا پڑے گا..... اگر ہم شہر کو گم کرنے والے کا سراغ لگا لیتے ہیں تو سمجھ لو..... میدان مار لیا..... پھر شہر بھی واپس لے لیں گے"۔

"تب پھر واپس چلتے ہیں"۔

وہ اس جگہ لوٹ آئے..... جہاں میلے کا سماں تھا..... دن غروب ہونے کو تھا..... ان کے قدم ایک عارضی ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہ الو والی ترکیب تو رہ گئی"۔

"ابھی نہیں.... پہلے ہم کوئی جگہ حاصل کر لیں.... رات میں گزرے گی آخر"۔

جلد ہی وہ ایک ہوٹل کا ایک خیمہ کرائے پر لینے میں کامیاب ہو گئے.... کھانا بھی انہوں نے وہیں منگوا لیا.... بیرا کھانا لگاتے ہوئے کچھ چونک سا گیا اور حیرت زدہ آواز میں بولا۔

"اگر میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا رہیں تو آپ ضرور انسپکٹر کامران مرزا ہیں اور یہ آفتاب' آصف اور فرحت صاحبان ہیں"۔

"آپ کا اندازہ درست ہے"۔

"تب تو کمال ہو گیا صاحب"۔

کمال کیسا؟" وہ بولے۔

"میں صبح سے یہ بات سوچ رہا تھا کہ اس شہر کے لیے حکومت کو آپ لوگوں کو میدان میں اتارنا چاہیے.... سو آپ آ گئے"!۔

"بہت خوب! آپ ہمیں شہر کے بارے میں کیا بتا سکتے ہیں"۔

"کچھ بھی نہیں سر.... میں تو ایک ہوٹل کا بیرا ہوں.... یہاں سے نزدیک ایک شہر ہے.... اس شہر میں ہوٹل تھری سٹار ہے.... یہ شاخ اسی ہوٹل کی ہے اور اسی سلسلے میں میں یہاں موجود ہوں.... میں کیا بتا سکتا ہوں"۔

"لیکن میرا خیال ہے.... آپ بتا سکتے ہیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"لیکن کیسے؟"

"آپ کا ذہن جاسوسی ہے۔۔۔ جاسوسی ناول ' کہانیاں یا ہم جیسے لوگوں کے کیسوں کا آپ بغور مطالعہ کرتے ہیں۔۔۔ کیا یہ بات درست ہے؟"

"درست ہے جناب"۔

"اگر یہ بات درست ہے۔۔۔ تو پھر آپ نے اپنے طور پر ضرور کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی ہو گی۔۔۔ بس ہمیں صرف یہ بتا دیں۔۔۔ اس کوشش کا نتیجہ کیا نکلا؟"

"ہوٹل کی مصروفیات کی وجہ سے میں ابھی تک کوئی عملی کوشش نہیں کر سکا۔۔۔ آج خیال ہے۔۔۔ رات کو اس شہر کی جگہ پر گھوم پھر کر دیکھوں گا"۔

"یہ ہم کر آئے ہیں۔۔۔ وہاں کچھ نہیں ہے"۔

"تب پھر آپ ہی بتائیں۔۔۔ بھلا میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"آپ۔۔۔ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔ کان کھلے رکھیں۔۔۔ ہوٹل میں آنے والوں کی باتیں سنتے رہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ ہوٹل میں آنے والوں میں کوئی ایسا شخص بھی ہو۔۔۔ جس کا تعلق شہر غائب کرنے سے ہو"۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ کیا یہ کام کچھ لوگوں کا ہے؟"

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ خود بخود شہر کس طرح غائب ہو سکتا ہے"۔

"وہ ہم نے برموڈا ٹرائی اینگل کے بارے میں سنا ہے.... آپ لوگوں کا ہی کیس پڑھا تھا.... وہاں کون سا کوئی انسان جہاز گم کرتا ہے"۔

"اگر یہاں وہی چکر شروع ہو گیا ہے تو اس چکر کو ہم کس طرح روک سکتے ہیں اور اگر یہ کوئی انسانی چکر ہے تو ہم اس سازش کی تہ تک ضرور پہنچیں گے"۔

"ان شاء اللہ! مجھے یقین ہے.... آپ لوگ.... ارے! یہ کون آ گیا"۔ بیرے نے چونک کر کہا۔

انہوں نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں لمبے سے قد کا ایک عجیب و غریب شکل صورت کا آدمی دکھائی دیا.... یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی دور دراز کے ملک کا رہنے والا ہو۔

"اس وقت دوسرا بیرا چھٹی پر ہے.... اندر بھی مجھے ہی دیکھنا پڑے گا.... معاف کیجئے گا.... میں ابھی آتا ہوں"۔

"ہوں ٹھیک ہے.... کوئی بات نہیں"۔

وہ چلا گیا.... یہ لوگ آنے والے کو دیکھنے لگے.... اس کے چہرے پر سفر کی تھکن بالکل نہیں تھی.... بالکل تر و تازہ لگتا تھا.... اس کا مطلب تھا.... وہ کسی دور دراز جگہ سے نہیں آیا تھا.... آس پاس سے ہی آیا تھا.... بیرے نے اس کے نزدیک جا کر اس سے کچھ کہا.... غالباً یہی کہا ہو گا کہ وہ کیا خدمت کر سکتا ہے.... لیکن جواب میں اس نے بیرے کے گال پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا.... وہ اچھل کر کھڑے ہو

گئے۔

"ارے! یہ کیا؟" انسپکٹر کامران مرزا کے منہ سے نکلا۔

پھر وہ ان کی طرف بڑھ گئے... بیرا بالکل ساکت کھڑا تھا جیسے تھپڑ لگنے سے پتھر کا ہو گیا ہو... ادھر اجنبی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"کیا بات ہے جناب... آپ نے انہیں تھپڑ کیوں مارا"۔

"آپ سے مطلب... آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے... جب تھپڑ کھانے والے کو کوئی اعتراض نہیں"۔

"یہ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں؟"

"تو پوچھ لیں ان سے... انہیں کوئی اعتراض ہے یا نہیں"۔

"کیوں بھئی... بیرا صاحب... آپ کو اس تھپڑ پر کوئی اعتراض ہے؟"

"نن نہیں... بالکل نہیں"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا پھر وہ سب لمبے آدمی کی طرف مڑے۔

"سر... ایک تھپڑ اس طرف بھی... تاکہ توازن برقرار رہے"۔

"اوہ ہاں... ضرور... کیوں نہیں"۔

ان الفاظ کیساتھ ہی اس کے دوسرے گال پر بھی ایک تھپڑ لگا۔

"بہت خوب! مزا آ گیا... اب فرمائیں... کیا پیش کروں؟"

"اپنے خون کا ایک گلاس لے آؤ"۔ اس نے کہا۔

"او کے سر.... ابھی لاتا ہوں"۔

یہ کہ کر وہ کاؤنٹر پر گیا.... ایک گلاس اٹھا کر کاؤنٹر پر رکھا.... پھر کاؤنٹر پر سے ایک تیز دھار والی چھری اٹھائی اور لگا اپنی کلائی پر چلانے.... لیکن عین اس وقت انسپکٹر کامران مرزا بلا کی رفتار سے حرکت میں آئے اور چھری اس کے ہاتھ سے چھین لی۔

اجنبی نے یہ کارروائی پرسکوان انداز میں دیکھی.... پھر اس کی آواز سرسرائی۔

"کوئی بات نہیں.... اب میں اس کے خون کا ایک گلاس پیوں گا.... اٹھاؤ چھری.... اور گلاس بھرو"۔ اس نے یہ الفاظ ان سے کہے تھے.... ان کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا.... وہ ایک ایک قدم اٹھاتے کاؤنٹر پر گئے.... چھری اٹھائی واپس مڑے.... انہوں نے گلاس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا.... جلد ہی وہ اس اجنبی کے پاس جا پہنچے۔

"لو.... تم اپنا خون نکال کر دو"۔

"تت.... تم کون ہو؟.... حیرت.... بہت حیرت.... تم نے میرا حکم نہیں مانا"۔

"تم ہو کیا جس کا حکم مانا جائے"۔

"یہ بات ہے.... اچھا تو پھر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو.... ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں"۔ اس نے کہا۔

"انکل.... یہ ہپناٹزم کا ماہر معلوم ہوتا ہے.... اس سے آنکھیں

نہ ملایئے گا"۔ فرحت چلائی۔

انسپکٹر کامران مرزا نے جیسے اس کی آواز سنی ہی نہیں.... اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں.... دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکنے لگے.... انسپکٹر کامران مرزا نے صاف محسوس کیا کہ وہ ہپناٹزم کا ماہر ہے.... لیکن وہ بھی کم نہیں تھے.... انہوں نے مضبوطی سے اپنی طاقت آنکھوں میں جمع کر لی.... جلد ہی اجنبی نے اپنے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے.... اور تھکی تھکی آواز میں بولا۔

"آپ کو اپنا استاد مانتا ہوں"۔

"اب آئے ہو سیدھے راستے پر.... پہلے اس بیرے کو حکم دو.... اب یہ اپنا خون نہیں نکالے گا"۔

"اچھا.... سنو بیرے.... تم اپنا خون نہیں نکالو گے"۔

"لیں.... لیں سر"۔ اس کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب بتاؤ.... تم کون ہو اور یہ کیا حرکت تھی؟"

"میرا نام تارا بوس ہے.... ایک جادوگر ہوں اور اس طرح اپنی روزی کماتا ہوں.... آج کل چونکہ یہاں میلا لگا ہوا ہے' اس لیے میں نے سوچا.... یہاں گاہک زیادہ پھنسیں گے.... میرے کمالات دیکھنا زیادہ پسند کریں گے.... یوں بھی یہاں ماحول جادوئی سا ہے.... سنا ہے.... شہر غائب ہو گیا ہے.... ہے کوئی تک"۔

"تمہارا کیا خیال ہے.... کیا یہ بھی کوئی ہپناٹزم کا شوشا ہو سکتا

ہے؟"

"نہیں.... میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس جگہ کو دیکھا.... جہاں شہر تھا.... اگر یہ کسی ہپناٹزم کے ماہر کا کام ہوتا.... تو میں اس شہر کو ضرور دیکھ لیتا"۔

"لیکن تم تو بہت چھوٹے ماہر ہو.... تم سے زیادہ طاقت ور تو میں ہوں"۔ انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"تو آپ بھی کوشش کر لیں.... لیکن ایسا ہے نہیں.... میں اپنے استاد کو بھی یہاں لایا تھا.... تاکہ یہ راز معلوم کر سکوں.... استاد نے بھی یہی کہا ہے.... کہ یہ ہپناٹزم نہیں ہو سکتا.... کوئی اتنا بڑا ماہر نہیں ہو سکتا کہ پورے شہر کو غائب کر دے"۔

"اچھا! اگر یہ اپنی کلائی کاٹ لیتا؟" انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"نہیں.... میں عین وقت پر اسے روک دیتا"۔

عین اس وقت ہوٹل کے باہر بے تحاشا شور گونجا۔

زق ☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رنگ اڑ گئے

سب لوگ دروازہ کی طرف متوجہ ہو گئے.... جب کہ پہلے وہ سب بے ہوش ہونے والے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"وہ.... وہ واپس آگیا ہے"۔ وہ ایک ساتھ چلائے۔

"کیا کہا.... کون واپس آگیا ہے؟" کسی نے چیخ کر کہا۔

"وہ.... ٹنڈا"۔ وہ بولے۔

"کیا کہا.... ٹنڈا واپس آگیا ہے.... یعنی شہر ٹنڈا"۔ کوئی حلق پھاڑ کر چلایا۔

"ہائے ہائے.... ہم غلط نہیں کہہ رہے.... چل کر دیکھ لیں"۔

اور پھر وہ سب باہر کی طرف دوڑ پڑے.... باہر سب لوگ پہلے ہی شہر کی طرف دوڑ لگا چکے تھے۔

"ان لوگوں نے بھی دوڑ لگا دی"۔

"عجیب بات ہو گئی"۔ پروفیسر بولے۔

"ہاں! عجیب ہی نہیں.... غریب بھی ہو گئی.... لیکن بات خوشی کی ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"خوشی کی ہے... لیکن ہمارے لیے نہیں... اس لیے کہ ہمارے لیے تو کیس پھر بھی ختم نہیں ہوا... آخر ہمیں یہ تو دیکھنا ہی پڑے گا... کہ یہ چکر کیا تھا... پورے شہر کو آخر کیسے کوئی غائب کر سکتا ہے؟"

"یہ تو خیر ہے... ہمارے لیے معاملہ ختم نہیں ہوا... شہروں کا مسئلہ ضرور حل ہو گیا ہے"۔

اور پھر سب لوگ دوڑتے ہوئے اس لائن تک پہنچ گئے... جہاں وہ پہلے کھڑے ہو کر شہر کی جگہ چٹیل میدان کو دیکھتے رہے تھے... انہوں نے دیکھا... شہر مکمل طور پر ان کے سامنے تھا... اور اس میں معمول کے مطابق چہل پہل تھی... ایسے میں شہر کے لوگوں نے ان سب کو حیرت زدہ انداز میں کھڑے دیکھا تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور سب کے سب ان کی طرف لپکے۔

کیا بات ہے... کیا یہاں کوئی حادثہ ہو گیا ہے... آپ لوگ یہاں کیوں جمع ہیں... اور ہماری طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیوں دیکھ رہے ہیں"۔

"کیوں... کیا آپ لوگوں کو کچھ معلوم نہیں؟" کسی نے چیخ کر کہا۔

"کیا مطلب؟... کیا معلوم نہیں اور کن لوگوں کو؟" شہر کے کئی آدمی بولے۔

"تنزا شہر کے لوگوں کو ۔۔۔ کیا کچھ بھی معلوم نہیں"۔

"آخر کیا؟ ۔۔۔ ہم تو یہاں ہر طرح خیریت سے ہیں"۔

"ارے باپ رے ۔۔۔ انہیں تو کچھ بھی معلوم نہیں"۔

"ایک منٹ ٹھہریں حضرات، ہم ابھی انہیں بتائے دیتے ہیں کہ ہر طرح خیریت ہے یا نہیں"۔ ایسے میں انسپکٹر جمشید کی آواز گونجی۔

پھر وہ آگے بڑھ آئے۔ لوگ ان کی طرف دیکھنے لگے۔ ایسے میں کسی نے پوچھا۔

"آپ کون ہیں؟"

"مجھے انسپکٹر جمشید کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔

"انسپکٹر جمشید ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ آپ تو بہت مشہور آدمی ہیں ۔۔۔ تب تو آپ بات چیت کے لیے اور معاملے کی وضاحت کے لیے ٹھیک رہیں گے"۔ کسی نے کہا۔

"شکریہ!" یہ کہہ کر وہ مسکرائے۔

"لیکن ۔۔۔ کیا معاملہ ۔۔۔ کیسی وضاحت؟"

"سب سے پہلے تو یہ بتائیں ۔۔۔ آپ لوگوں کی گھڑیوں پر کیا وقت اور کیا تاریخ ہے، اس وقت؟"

"گھڑیوں پر وقت اور تاریخ"۔ ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا اور پھر سب نے گھڑیوں پر نظریں دوڑائیں۔

"آج چھ نومبر ہے ۔۔۔ اور اس وقت شام کے چھ بج رہے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"۔

"جی نہیں.... آج ۹ نومبر ہے اور شام کے سات بج رہے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے بلند آواز میں کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی.... ہم سب کی گھڑیاں تو چھے نومبر بتا رہی ہیں"۔

"آپ لوگ ان سب لوگوں سے پوچھ لیں.... آپ انہیں بتائیں"۔ انسپکٹر جمشید ان کی طرف رخ کر کے بولے۔

"وہ بالکل ٹھیک ہے.... آج ۹ نومبر ہی ہے"۔

"یہ کیا بات ہوئی.... ہمیں اچھی طرح معلوم ہے.... آج چھے نومبر ہے"۔

"اگر آپ لوگ پسند کریں تو ہم آپ کو ساری تفصیل سنانے کے لیے تیار ہیں.... سچ بات یہ ہے کہ آپ کا پورا شہر صفحہ ہستی سے غائب ہو گیا تھا اور پورے تین دن غائب رہا ہے.... بلکہ تین دن ایک گھنٹے تک"۔

"کیا بات کرتے ہیں.... کیا کبھی دنیا میں ایسا بھی ہوا ہے؟"۔ کسی نے ہنس کر کہا۔

"دنیا میں ایسا نہیں ہوا.... لیکن اس قسم کے اور واقعات ضرور ہوئے ہیں.... آپ لوگوں نے کبھی برموڈا ٹرائی اینگل کے بارے میں سنا ہے؟"

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"برمودا ٹرائی اینگل"۔ لوگ جیسے سوچ میں ڈوب گئے.... پھر دو تین آوازیں ابھریں۔

"اوہ ہاں! میں نے اس کے بارے میں پڑھا تھا.... اس پر سے گزرنے والے جہاز غائب ہو جاتے ہیں.... مسافر بھی غائب ہو جاتے ہیں.... پھر اگر وہ لوٹ کر آئیں.... تو انہیں یہ پتا نہیں ہوتا کہ وہ کتنے عرصے غائب رہے ہیں"۔

"بالکل ایسا ہی واقعہ آپ کے شہر کے ساتھ ہوا ہے.... ہم آپ لوگوں کو اخبارات دکھاتے ہیں.... پہلے آپ سب تین دن کے اخبارات دیکھیں"۔

ٹنڈا کے باہر میلا لگانے والوں کے پاس تین دن کے بے شمار اخبارات تھے.... وہ انہیں دیئے گئے.... وہ پاگلوں کی طرح اخبارات پر ٹوٹ پڑے.... اخبارات پڑھتے گئے اور ان کی آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئیں.... اب سارا معاملہ ان کی سمجھ میں آگیا.... وہ خوف زدہ ہو گئے۔

ادھر اس ملاقات کا فائدہ یہ ہوا کہ انسپکٹر کامران مرزا پارٹی بھی ان کے سامنے آ گئی.... وہ گرم جوشی سے ملے۔

"تو آپ لوگ بھی یہاں پہنچ چکے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہاں! لیکن زیادہ دیر نہیں ہوئی"۔

"چلئے شکر ہے.... خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بہت ہے"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"دیوانے ہو گئے تم.... ہم کیوں ہوتے دیوانے"۔ آفتاب نے برا سا منہ بنایا۔

"اب جب کہ شہر واپس آ چکا ہے.... کیوں نہ ہم اپنے اپنے گھر چلیں.... اب یہاں رہ کر کیا کریں گے"۔ شوکی کی آواز سنائی دی۔

"واہ.... شوکی بھائی نے کیا دل لگتی بات کہی ہے"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

"اور تم کیا کہتے ہو فاروق"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ان دونوں کی بھلی بات کی تائید کرتا ہوں"۔

"ٹھیک ہے.... ہم میں سے جو جانا چاہے.... جا سکتا ہے.... لیکن ہم یہ راز معلوم کر کے جائیں گے کہ شہر تین دن ایک گھنٹہ تک کہاں رہا ہے"۔

ایسے میں کئی سرکاری جیپیں وہاں آ کر رکیں

"کمشنر صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں.... آپ سب سے"۔ ایک آفیسر نے کہا۔

"چلیے جناب.... ان سے بھی مل لیتے ہیں"۔

جلد ہی وہ کمشنر صاحب کے سامنے بیٹھے حیران ہو رہے تھے.... کیونکہ کمشنر صاحب کا چہرہ دودھ کی طرح سفید تھا۔

"کیا بات ہے جناب.... خیر تو ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"آپ سب لوگ فوراً واپس روانہ ہو جائیں.... بلکہ فوراً سے بھی پہلے.... یہ میرا حکم نہیں ہے.... شاید میں آپ کو حکم دے بھی نہیں سکتا.... لیکن میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں"۔

"اور آپ یہ درخواست کیوں کر رہے ہیں.... کوئی وجہ تو ہو گی؟"

"جی ہاں.... وجہ ہے.... ابھی ابھی میرے فون کی گھنٹی بجی تھی.... میں نے ریسیور اٹھایا تو ایک عجیب و غریب آواز سنائی دی.... آواز نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ لوگوں کو فوراً یہاں سے ان کے گھروں کی طرف بھیج دوں.... ورنہ"۔ یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔

"ورنہ کیا؟"

"ورنہ شہر پھر غائب ہو جائے گا اور اس بار ایسا غائب ہو گا کہ لوٹ کر نہیں آئے گا"۔

"نن.... نہیں"۔

"اور آواز نے تجربے کے طور پر ایک بات کہی ہے"۔

"تجربے کے طور پر ایک بات.... کیا مطلب؟"

"ہاں! اس نے کہا ہے کہ ابھی چند منٹ بعد شہر کا گھنٹہ گھر غائب ہو جائے گا.... اگر گھنٹا گھر غائب ہو جائے.... تو سمجھ لیجئے گا.... جو طاقت گھنٹہ گھر کو غائب کر سکتی ہے.... جس نے پہلے بھی پورے شہر کو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

غائب کر کے دکھا دیا ہے.... وہ اس شہر کو دوبارہ کیوں غائب نہیں کر سکتی"۔

"ہوں اچھا.... ٹھیک ہے.... ہم واپس چلے جاتے ہیں.... ہماری وجہ سے بھلا پورا شہر کیوں غائب ہو"۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی.... انہوں نے ریسیور اٹھا لیا.... پھر وہ زور سے اچھلے اور ریسیور رکھ کر ان کی طرف مڑے۔

"لیجیے جناب.... گھنٹہ گھر غائب ہو گیا"۔

"کیا.... نہیں"۔ وہ چلائے۔

"اب بس.... آپ لوگ چل دیں.... کیونکہ اگر یہ خبر شہر کے لوگوں کو ہو گئی کہ آپ لوگوں کی موجودگی ان کے لیے خطرناک ہے تو نہ جانے وہ کیا کر بیٹھیں"۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں.... ہمیں چلے جانا چاہیے.... آپ سرکاری جیپوں پر ہی ہمیں ہماری گاڑیوں تک پہنچا دیں"۔

"او کے"۔ وہ بولے۔

اور پھر وہ وہاں سے نکل آئے.... وہ نہیں چاہتے تھے.... ان کی وجہ سے شہر غائب ہو.... دوسرے دن کے اخبارات نے جہاں شہر کی واپسی کی خبر شائع کی، وہاں اس کا گھنٹا گھر غائب ہونے کی خبر بھی شائع کی.... لیکن گھنٹا گھر غائب ہونے کی وجہ شائع نہیں ہوئی تھی.... غالباً کمشنر صاحب نے اخبارات کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اب پورے ملک پر سنسنی ہی سنسنی تھی.... اور وہ انسپکٹر جمشید کے گھر میں جمع تھے.... اپنی واپسی کی خبر وہ آئی جی صاحب کو دے چکے تھے.... ایسے میں دروازے کی گھنٹی بجی۔

"شروع ہوتا ہے کیس دوبارہ"۔ فاروق گنگنایا۔

"محمود.... دروازہ کھول دو"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"جاؤ! محمود.... حافظ خدا تمہارا"۔

"ارے ارے.... شاعر بن رہے ہو آج کل"۔ آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"شاعر بنا نہیں جاتا.... آدمی بن جاتا ہے"۔ اس نے منہ بنایا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"بھئی کوئی آدمی اپنی کوشش سے نہ شاعر بن سکتا ہے نہ ادیب.... بس لوگ خود بخود بن جاتے ہیں"۔

اسی وقت دروازہ کھل گیا اور محمود کی آواز گونج اٹھی۔

"ارے باپ رے.... آپ"۔

"السلام علیکم!" انہوں نے صدر کی آواز سنی۔

سب کھڑے ہو گئے.... صدر صاحب کے ساتھ آئی جی صاحب اور دوسرے اہم آدمی بھی تھے۔

"آپ لوگوں کو گھر میں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے.... کیا یہ وقت گھر میں رہنے کا ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اور ہم کیا کر سکتے ہیں سر"۔

"اب جب کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ شہر غڈا غائب ہونے میں انسانی ہاتھوں کا عمل ہے۔ تو پھر تو آپ لوگوں کو حرکت میں ہونا چاہیے تھا۔ اور آپ یہاں بیٹھے ہیں"۔

"آپ کو معلوم ہے۔ غڈا کے کمشنر صاحب کو کیا فون کال آئی تھی؟"

"جی نہیں تو"۔

انہوں نے فون کال کے بارے میں بتایا۔ وہ ساکت رہ گئے

"اب فرمائیں۔ ہم کیا کریں۔ کیا کر سکتے ہیں؟"

صدر صاحب ساکت بیٹھے رہے۔ پھر اچانک وہ مسکرائے اور بولے

"لیکن جمشید۔ یہ کیا مشکل ہے۔ آپ لوگوں کے لیے"۔

"جی۔ کیا مطلب"۔

"بھئی میک اپ کر لیں"۔

"اوہ ہاں۔ بہت خوب"۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً بٹن آن کر دیا۔

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"صدر صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ میک اپ والی بات بھی

نہیں چلے گی.... ویسے یہ تجربہ کر کے دیکھ ہی لیں.... آپ لوگ میک اپ کر کے جہاں کہیں بھی جائیں گے.... میں بتا دوں گا کہ آپ کہاں ہیں.... لیکن اتنا سا جرم کرنے پر بھی.... میں کوئی چیز غائب کر دوں گا.... پھر نہ کہیے گا"۔

"نن.... نہیں"۔ وہ چلائے۔

ان کے رنگ اڑ گئے.... چہرے دھواں ہو گئے.... فون پر آواز بند ہو گئی۔

وہ کافی دیر تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

"اب.... اب کیا ہو گا؟" صدر صاحب نے کانپ کر کہا۔

"اب آپ کو معلوم ہوا، ہم کیوں یہاں آرام سے بیٹھے ہیں"۔

"لیکن اس طرح کب تک کام چلے گا.... کیا وہ ٹنڈا کو غائب کر کے اور پھر واپس لا کر آرام سے بیٹھ جائے گا.... اس کا اگلا قدم کیا ہو گا.... سوچو جمشید.... اور یہ بھی سوچو.... وہ کس قدر طاقت ور ہے"۔

"سر.... سوچنے کی ضرورت نہیں.... ہمیں بہت جلد خود بخود معلوم ہو جائے گا"۔

"گویا تم حرکت میں نہیں آؤ گے"۔

"جی نہیں.... فی الحال نہیں.... ورنہ لوگ ہمارے بارے میں نہ جانے کیا کیا کہیں گے"۔

"بہرحال جمشید.... میری طرف سے تمہیں پوری اجازت ہے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جو کرنا چاہو... کر سکتے ہو"۔

"جی نہیں... ہم کچھ کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں"۔

"اس... اس کا مطلب ہے جمشید... تم ڈر گئے اس سے"۔

"ڈرنا ہی ہو گا سر... ڈریں گے نہیں تو گزارا کیسے ہو گا... جو وہ کہتا ہے... کرنا ہو گا"۔

"تب وہ پورے ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بن جائے گا"۔

"پھر... ہم کیا کر سکتے ہیں... آپ یہ بھی تو بتائیں؟"

"تت... تم جمشید... تم سے مجھے ایسی امید نہیں تھی... خیر میں انسپکٹر کامران مرزا سے بات کرتا ہوں... تم اس بات کو محسوس تو نہیں کرو گے"۔ وہ جھلا اٹھے۔

"جی کس بات کو؟" وہ بولے۔

"اگر میں انسپکٹر کامران مرزا کو کام پر تیار کر لوں"۔

"مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے سر... یہ بیٹھے ہیں... کر لیں بات"۔

"جمشید تمہیں کیا ہو گیا ہے؟" پروفیسر داؤد نے بوکھلا کر کہا۔

"کک... کہیں... اس آدمی نے کوئی چکر تو نہیں چلا دیا... انہیں اپنے قبضے میں تو نہیں کر لیا"۔ محمود نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

"یار کیا ادھر ادھر کی ہانک رہے ہو... یہ ابا جان ہیں... کوئی موم کی ناک نہیں ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"انسپکٹر کامران مرزا تم کیا کہتے ہو؟"

"بالکل وہی۔۔۔ جو انسپکٹر جمشید نے کہا ہے۔۔۔ میں بھی کچھ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں"۔

"کیا!!!"

ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

چالاکی

چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے.... پھر صدر صاحب بھنا کر اٹھے... اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل گئے.... انہوں نے جاتے ہوئے السلام علیکم بھی نہیں کہا۔

"آپ نے صدر صاحب کو ناراض کر دیا انکل"۔ شوکی بولا۔

"تب پھر شوکی.... تم بتاؤ.... ہم ان حالات میں کیا کر سکتے ہیں.... وہ تو ہمیں پورے ملک میں بدنام کر کے رکھ دے گا.... لوگ ہمیں چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے.... اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں"۔

"لیکن کیسے؟"

"فرض کیا.... وہ ٹنڈا کی بجائے اس بار کسی اور شہر کو غائب کر دیتا ہے.... اور شہر کو واپس بھی نہیں کرتا.... پھر.... پورے ملک میں اعلان کرتا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے.... انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا کی وجہ سے ہوا ہے.... ان لوگوں نے میری ہدایات پر عمل نہیں کیا.... سو اس شہر اور شہر کے لوگوں کو یہ دن دیکھنا پڑا.... اب جب تک یہ لوگ اس ملک میں یا اس دنیا میں ہیں.... شہر واپس نہیں آئے گا'

ذرا سوچو..... اس صورت میں ہم کیا کر لیں گے..... یہ پورا ملک ہم پر ٹوٹ پڑے گا یا نہیں"۔

"ہم..... میرا خیال ہے جمشید..... تم نے بہت دور کی سوچی"۔

"ان حالات میں نزدیک کی سوچی بھی کیسے جا سکتی ہے انکل"۔

فاروق نے منہ بنایا۔

اور وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔

"لیکن اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا بھی تو ہماری روایات نہیں"۔

"تو ہم نہیں بیٹھیں گے..... دور بہت دور کسی تفریحی مقام پر چلے چلتے ہیں بلکہ ابھی اور اسی وقت"۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے..... ایسے میں فون کی گھنٹی بجی..... وہ چونک اٹھے..... ریسیور اٹھانے سے پہلے انہوں نے فون میں لگا ایک بٹن دبا دیا..... پھر ریسیور اٹھا لیا۔

"انسپکٹر جمشید..... تم ایکس چینج کے ذریعے میرا فون نمبر معلوم نہیں کر سکو گے..... اب میری بات غور سے سنو..... چکربازی رہنے دو..... مجھ سے تمہاری چکربازی نہیں چلے گی"۔

"کک..... کیا مطلب؟" وہ بولے۔

"تم نے سوچا ہے..... تفریحی مقام کا نام لے کر یہاں سے اپنے کسی خفیہ ٹھکانے پر چلے جاؤ..... وہاں سب کے چہروں پر میک اپ

کرو.... اور پھر میری تلاش میں نکلو"۔

"ارے باپ رے.... تو آپ نے یہ بات بھی بھانپ لی"۔

"پورے شہر کو جو آدمی غائب کر سکتا ہے.... کیا وہ کسی کے خیالات نہیں بھانپ سکتا"۔

"وہ ہپناٹزم کا کمال تھا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا۔

"اچھا.... اب انسپکٹر کامران مرزا بولے ہیں.... بہت خوب! تو مسٹر کامران مرزا یہ بات لکھ لو.... وہ بظاہر ہپناٹزم کا کام نہیں تھا.... اگر ہپناٹزم کا ہوتا تو تم لوگ کم از کم شہر کو وہیں دیکھ ضرور لیتے.... لوگوں کو نہ دکھا سکتے.... میں ہپناٹزم کا ماہر ضرور ہوں لیکن.... یہ شہر کا غائب ہونا ہپناٹزم کا کمال نہیں ہو سکتا"۔

"خیر نہیں ہو گا.... ہمیں کیا.... آپ ہمارا وقت ضائع نہ کریں"۔

"اب تم پروفیسر داؤد سے کہو گے.... تمہارے گھر سے وہ آلہ تلاش کر دیں.... جس کے ذریعے میں یہاں ہونے والی بات چیت سن رہا ہوں.... یہی کہو گے نا.... لیکن ایک بات اور لکھ لو"۔

"ایک ہی بار لکھوا لیں.... میں بار بار نہیں لکھ سکتا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا۔

"لکھ لو.... کہ پروفیسر داؤد اس آلے کو تلاش نہیں کر سکیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... پروفیسر صاحب.... آپ نے اس کا یہ چیلنج سنا"۔

"ہاں سن چکا ہوں.... اور میرا خیال ہے.... میں اس آلے کو تلاش کر لوں گا"۔

"تب پھر آپ لوگ اپنا کام یہی سے شروع کریں.... پھر کسی خفیہ ٹھکانے پر جا کر بہترین قسم کے میک اپ کریں.... میک اپ کے بعد گم ہو جائیں.... تاکہ میں تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں.... اور یہ میں تم لوگون کو بتاؤں گا کہ تم کس حال میں ہو اور کس قسم کے حلیوں میں ہو.... اور کہاں ہو.... اس وقت تم لوگوں کو پتا چلے گا کہ میں کیا ہوں.... ابھی تم نے اچھی طرح اس بات کو محسوس نہیں کیا.... اور یہ بات بھی ذہن میں لے آؤ.... کہ اگر میں تم لوگوں کو بھی کسی بلیک ہول میں بند کر دوں.... جس طرح میں نے یونہی شرارتاً" پچپن منٹ کے لیے انسپکٹر جمشید کو بند کیا تھا.... اس صورت میں تم کیا کر سکو گے.... بلیک ہول میں تو انسان بالکل ساکت ہوتا ہے.... جہاں ہوتا ہے اس کا تو وقت رک جاتا ہے.... وقت ٹھہر جاتا ہے.... باقی دنیا کا وقت آگے بڑھ رہا ہوتا ہے.... لیکن بلیک ہول میں بند لوگوں کا وقت ٹھہرا ہوتا ہے.... اسی طرح جیسے کہ شہر کے لوگوں کے تین دن غائب ہو گئے"۔

"تمہاری یہ ساری باتیں تسلیم.... لیکن.... ایک بات آپ ہماری مان لیں"۔

"اور وہ کیا؟"

"وہ یہ کہ تم لوگ اس پورے ملک میں خوف زدہ ہو تو صرف ہم سے.... میں نے غلط تو نہیں کہا"۔

"خیر میں خوف زدہ نہیں ہوں.... ہاں اتنا ضرور ہے کہ تمہاری طرف سے محتاط رہنا چاہتا ہوں.... کیونکہ تم لوگ بھی بہت عجیب ہو"۔

"بس ہمارا یہی عجیب پن آپ کو لے بیٹھے گا"۔ آفتاب ہنسا۔

"اس کا امکان نہیں.... میں نے ہر چیز کا جائزہ لیا ہے"۔

"کوئی پہلو تو ایسا ہو گا.... جس کا جائزہ تم نہیں لے سکو گے.... اچھا خیر.... تمہارا نام کیا ہے؟"

"مجھے رانگ نمبر کہتے ہیں"۔

"رانگ نمبر.... یعنی غلط نمبر"۔

"ہاں! یہی میرا نام ہے"۔ اس نے کہا۔

"نام بھی چن کر رکھا ہے.... اگرچہ ہم جانتے ہیں.... یہ فرضی نام ہے"۔

"اس میں کیا شک ہے.... اصل نام میں تمہیں کس طرح بتا سکتا ہوں"۔

"آپ اس وقت کہاں ہیں؟" فاروق بولا۔

"اپنے ہیڈ کوارٹر میں"۔ وہ ہنسا۔

"اور آپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جہاں اس وقت میں ہوں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"بہت معقول جواب ہے.... آپ دونوں اس وقت کہاں ہیں؟"

شوکی نے منہ بنایا۔

"جہاں میرا ہیڈ کوارٹر ہے"۔

"یہ جواب بھی پسند آیا.... آپ نے ایسے جوابات کس سے سیکھے؟"

"تم لوگوں سے"۔

"اچھی بات ہے.... تب پھر ہمیں اجازت دیں.... باتیں کرتے کرتے ہماری ٹانگیں تھک گئی ہیں"۔ فاروق نے جل بھن کر کہا۔

"ارے! کیا تم گھوم پھر کر باتیں کر رہے تھے؟"

"یہی سمجھ لو"۔

"بس اب یہ بات چیت بند"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا.... انہوں نے ایکسچینج کا بٹن دبایا۔

"ہاں بھئی.... کیا رپورٹ ہے؟"

"حیرت انگیز ہے سر"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"ہمارے آلات نے وہ نمبر نہیں بتایا جس سے بات چیت ہو رہی تھی"۔

"اوہ ہائیں"۔ وہ چونک اٹھے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں جناب.... یہی بات ہے"۔

"اچھا خیر.... کوئی بات نہیں"۔ انہوں نے فون بند کر دیا.... سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"فاروق تم نے بہت اوٹ پٹانگ بات کہی.... تم نے اس سے"۔ آصف بول اٹھا۔

"یہ میری کون سی بات کی طرف اشارہ ہے جناب"۔ فاروق نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے کہا تھا.... باتیں کرتے کرتے ہماری ٹانگیں تھک گئی ہیں.... ہے نا بے تکی بات"۔

"واقعی.... بے تکی باتوں میں فاروق کا جواب نہیں.... بھلا باتیں کرنے کا ٹانگیں تھکنے سے کیا تعلق؟" محمن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"آپ سن رہے ہیں ابا جان؟" فاروق بھنا اٹھا۔

"میں نے کان بند نہیں کر رکھے.... اور میں سو بھی نہیں رہا' اس کا یہی مطلب ہوا کہ میں سن رہا ہوں"۔

"تب پھر آپ کا کیا خیال ہے.... میں نے یہ سوال پوچھ کر وقت ضائع کیا؟"

"نہیں.... تم نے وقت آباد کیا"۔ وہ مسکرائے۔

"ہاہا.... انکل بھی فاروق کا مذاق اڑا رہے ہیں.... اور فاروق ہے کہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا"۔ آصف جلدی جلدی بولا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"سمجھ رہا ہوں.... سمجھ رہا ہوں"۔ فاروق جل گیا۔

"لیکن بھئی.... میرے خیال میں فاروق کا جملہ بے کار نہیں گیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنائی دی۔

"جی.... یہ آپ نے کیا فرمایا.... فاروق کا جملہ بے کار نہیں گیا.... تو کیا وہ کسی رخ سے کار آمد رہا ہے؟"

"ہاں بالکل"۔ وہ مسکرائے۔

"لیکن کیسے اباجان.... اس کی بھی تو وضاحت کریں"۔

"وضاحت اس کی یہ ہے کہ.... نہیں پہلے سوال.... فاروق نے کہا تھا کہ باتیں کرتے کرتے ہماری ٹانگیں تھک گئی ہیں.... اس پر مجرم نے فوراً یہ کہا کہ ہائیں.... کیا تم لوگ چل پھر کر باتیں کر رہے ہو.... اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہاں نصب اپنے آلے کے ذریعے صرف ہماری باتیں سن رہا ہے.... ہمیں دیکھ نہیں رہا"۔

"اوہ.... اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے حیرت زدہ انداز میں نکلا۔

"اوہ کی اس قدر فضول خرچی نہ کریں.... پھر بھی کام آ سکتا ہے"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"تب تو آگیا مزا"۔ آصف اچھلا۔

"لیجیے.... اب انہیں مزا بھی آنے لگا"۔

"بھئی آنے کو اس دنیا میں کیا نہیں آ سکتا"۔ محمن نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے"۔

"میرا خیال ہے.... ہم تھک گئے ہیں.... اب آرام کر لیں.... لیکن پہلے عشاء کی نماز پڑھیں گے"۔

نماز کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئے.... گھر کے اندر مکمل سناٹا چھا گیا.... زیرو کے بلب جل رہے تھے.... باقی تمام روشنیاں بجھا دی گئی تھیں۔

صبح ہوئی.... دن نکلا.... بیگم جمشید نماز سے فارغ ہوئیں تو فون کی گھنٹی بجی.... ریسیور اٹھایا تو باس کی آواز گونجی۔

"ان لوگوں کی آوازیں سنائی نہیں دے رہیں' کیا بات ہے؟"

"میں دیکھتی ہوں.... شاید آج اب تک نہیں جاگ سکے.... اگرچہ رات جلد سو گئے تھے"۔

بیگم جمشید ادھر گئیں.... ادھر گئیں.... لیکن وہ لوگ گھر میں کہیں بھی نظر نہیں آئے۔

"ان میں سے کوئی بھی گھر میں نہیں ہے"۔

"اوہو اچھا.... اس کا مطلب ہے.... چالاکی دکھا گئے.... لیکن اب انہیں میری چالاکی دیکھنا ہو گی"۔

"جی.... کیا مطلب.... آپ کی چالاکی"۔ انہوں نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہاں! میری چالاکی.... میں ابھی ایک بلیک ہول ان کی تلاش میں

بھیجتا ہوں"۔

"ارے باپ رے.... بلیک ہول کیا آپ کی مرضی کے تابع ہو گئے ہیں.... یا پھر آپ کے اپنے بنائے ہوئے بلیک ہول ہیں؟"

"بیگم جمشید.... یہ باتیں راز کی ہیں.... آپ نہ پوچھیں.... یوں بھی آپ کا جاسوسی سے کیا واسطہ.... ہاں تو پھر کتنے دن کے لیے غائب کرانا پسند کریں گی انہیں؟"

"آخر اس کی کیا ضرورت ہے.... آپ اپنا کام کرتے رہیں.... انہیں اپنا کام کرنے دیں.... آپ کو ان سے ڈرنے کی ضرورت کیا ہے"۔

"کہنے میں یہ بات بہت مناسب لگتی ہے.... لیکن میں ان لوگوں سے بہت زیادہ واقف ہوں"۔

"آپ کی مرضی.... ہم تو اپنے اللہ کی رضا میں راضی ہیں"۔

"کیا آپ بھی ان کے ساتھ بلیک ہول میں رہنا پسند کریں گی؟"

"یہ زیادہ بہتر رہے گا.... کیونکہ اس طرح میں ان کے لیے پریشان نہیں ہوں گی"۔

"او کے.... تیاری کریں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا.... بیگم جمشید نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا.... لیکن گھر میں وہ واقعی نہیں تھے.... نہ جانے رات کس وقت خفیہ راستے سے نکل گئے تھے.... اب خفیہ راستے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

والے مکان کا پڑوسی بدل گیا تھا اور ایک بار پھر یہ راستا ان کے کام آ گیا تھا۔

انہوں نے کچھ سوچ کر آئی جی کو فون کیا۔۔۔ آئی جی صاحب نے ان کی آواز سن کر کہا۔

"ہاں بھابھی صاحبہ۔۔۔ خیریت تو ہے"۔

"یہ لوگ صبح سے پہلے کہیں چلے گئے۔۔۔ اب گھر میں صرف میں ہوں"۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے۔۔۔ وہ بن رہے تھے۔۔۔ وہ کیس پر کام کریں گے"۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ تو خیر صاف ظاہر ہے۔۔۔ لیکن مسئلہ ایک اور ہے"۔

"اور وہ کیا؟" انہوں نے فوراً کہا۔

"اس نامعلوم شخص نے ابھی ابھی فون پر بات کی ہے۔۔۔ اس کا کہنا ہے۔۔۔ وہ ایک بلیک ہول کو بھیج رہا ہے۔۔۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے۔۔۔ بلیک ہول میں قید ہو جائیں گے اور جب تک وہ چاہے گا' وہ اس بلیک ہول میں رہیں گے۔۔۔ جس طرح شہر ٹنڈا۔۔۔ یا پھر اس شہر کا گھنٹہ گھر"۔

"اوہ نہیں"۔ وہ چلائے۔

"اب آپ کیا کریں گے؟"

"ظاہر ہے۔۔۔ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"اور اگر وہ بلیک ہول میں پھنس گئے تو وہ کچھ نہیں کر سکیں گے"۔

"یہ بات بھی ٹھیک ہے.... تب پھر اس کا بہترین حل یہ ہے کہ انہیں کسی طرح یہ خبر پہنچا دی جائے کہ اب مجرم کا کیا پروگرام ہے؟"

"لیکن ہم نہیں جانتے.... وہ کہاں ہیں"۔

"تم فکر نہ کرو.... میں ابھی ریڈیو اور ٹی وی پر یہ اعلان نشر کرانا شروع کرتا ہوں.... آواز ان تک پہنچ جائے گی"۔

"بہت خوب! تب پھر جلدی کریں.... اوہ ہاں آپ ہمارے نمبر پر فون کرواتے رہیے گا"۔

"کک.... کیوں؟" وہ بولے۔

"اس کا پروگرام مجھے بھی سب کے ساتھ ہی بلیک ہول میں قید کرنے کا ہے.... اگر میں گھر سے غائب ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہو گا.... کہ ہم سب بلیک ہول میں قید ہو گئے.... .... اس کے بعد اس کی مرضی ہو گی.... وہ جب چاہے گا' رہا کرے گا"۔

"اف مالک.... اچھا خیر.... میں فون کرتا رہوں گا.... اور اعلان ابھی شروع کراتا ہوں"۔

انہوں نے اعلان نشر کرانا شروع کیا۔ پندرہ منٹ گزر گئے۔ پھر انہیں خیال آیا۔ بیگم جمشید کو فون کر کے دیکھیں.... انہوں نے نمبر ملائے.... لیکن دوسری طرف سے انہوں نے ریسیور نہ اٹھایا.... اب تو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ان کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

انہوں نے اکرام کو ساتھ لیا اور جیپ میں دوڑ پڑے.... انسپکٹر جمشید کے گھر کے سامنے پہنچ کر انہوں نے جیپ روک لی.... گھر کا دروازہ اندر سے بند تھا.... پہلے تو وہ گھنٹی بجاتے رہے.... پھر اکرام کو بیگم شیرازی کے گھر کی چھت کے ذریعے ان کی چھت پر اتارا.... پھر اس نے نیچے پہنچ کر دروازہ کھول دیا۔

بیگم جمشید اندر کہیں نہیں تھیں.... گویا گھر کے اندر سے ہی انہیں بلیک ہول نے اچک لیا تھا.... اور یہ اس صدی کا سب سے حیرت انگیز واقعہ تھا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

خوفناک الزام

ایوان صدر میں تمام بڑے اور اہم افسران کی میٹنگ ہو رہی تھی.... بیگم جمشید کو غائب ہوئے تین دن ہو گئے تھے.... اس کا مطلب تھا.... انسپکٹر جمشید وغیرہ بھی تین دن سے ہی غائب تھے.... کیونکہ ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔

"سوال یہ ہے کہ اب ہم کیا کریں؟" صدر صاحب کی آواز گونجی۔

"یہ سوال تو اس وقت شاید ہر ذہن میں گونج رہا ہے.... کہ اب کیا کریں.... اب کیا ہو گا.... لیکن فرض کیا.... وہ نامعلوم شخص انہیں آزاد نہیں کرتا.... تو کیا ہم ان کا ہی انتظار کرتے رہیں گے؟" نائب صدر بولے۔

"تب پھر.... آپ کیا کہتے ہیں؟"

"ہمیں غیر ملکی ماہرین اور جاسوسی کی ایک ٹیم بلانا ہو گی"۔ نائب صدر بولے۔

"میرے خیال میں سر.... ان حالات میں اس سے زیادہ مفید

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

مشورہ کوئی نہیں ہو سکتا"۔ وزیر خارجہ بولے۔

"ٹھیک ہے.... مجھے کوئی اعتراض نہیں.... اور یہ کام میں آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں.... اب دوسرے ملکوں سے رابطہ کر کے اس مسئلے پر بات کرنا اور مدد مانگنا آپ کا کام ہے"۔

"آپ فکر نہ کریں.... میں آج بلکہ اسی وقت سے یہ کام شروع کر رہا ہوں.... کیا مجھے اجازت ہے؟"

"ایک منٹ شاہ صاحب"۔ ایک آفیسر کی آواز سنائی دی۔

وزیر خارجہ رک گئے.... اور سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگے.... ٹوکنے والے خفیہ محکمے کے ایک آفیسر فاروق عزیز تھے۔

"ماہرین کا انتخاب کرنے میں یہ دیکھ لیجئے گا' وہ ہمارے کسی دشمن ملک سے نہ آئیں"۔

"یہ بات میرے پیش نظر رہے گی.... آپ فکر نہ کریں"۔ وہ مسکرائے۔

اسی روز شام کو وزیر خارجہ نے صدر سے ملاقات کی۔

"ہاں فیاض شاہ صاحب.... کیا بنا؟"

"انشارجہ سے ایک ٹیم آ رہی ہے سر.... اس میں سائنس دان بھی ہیں اور جاسوس بھی"۔

"بہت خوب! ہم از کم میں انشارجہ کو دشمن نہیں سمجھتا"۔

"اور کیا سر.... پھر اس وقت انشارجہ سے بڑے سائنس دان

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کس ملک میں ملیں گے؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹیم یہاں کب پہنچ رہی ہے؟"

"کل صبح ہم ان کا استقبال ایئرپورٹ پر کریں گے۔۔۔ اور یہاں ایوان صدر میں لائیں گے۔۔۔ پہلے ان کے اعزاز میں ایک دعوت ہو گی۔۔۔ پھر انہیں صورت حال بتائی جائے گی اور وہ اپنا طریقہ کار طے کر کے ہم سے بات کریں گے"۔

"بات کریں گے۔۔۔ کیا بات کریں گے؟"

"معاوضہ طے کریں گے باقاعدہ۔۔۔ بغیر معاوضے کے تو وہ یہ کام کرنے سے رہے"۔

"ہوں۔۔۔ خیر۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔ وہ کیا کرتے ہیں"۔

پروگرام کے مطابق ۱۹ افراد کی ٹیم ایئرپورٹ پر پہنچی۔۔۔ ان کا شاندار استقبال کیا گیا' وہاں سے انہیں ایوان صدر لایا گیا' کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ان سب کی میٹنگ ہوئی۔

"صاحب صدر۔۔۔ اب آپ وضاحت کریں' آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"ہم چاہتے ہیں۔۔۔ آپ اس سائنس دان کا سراغ لگائیں جو یہ سب کچھ کر رہا ہے۔۔۔ اور اسے ہمارے حوالے کریں۔۔۔ تاکہ وہ اپنے ایجاد کردہ بلیک ہول سے کام لینے کے قابل نہ رہے"۔

"یہ کام آسان نہیں۔۔۔ ہماری ٹیم میں شامل سائنس دانوں کو

لوہے کے چنے چبانے پڑیں گے.... بہرحال آپ کا یہ کام ہو جائے گا.... ہم لوگ اس سائنس دان کا سراغ لگا لیں گے اور اسے گرفتار بھی کر لیں گے.... اس وقت تک جتنے لوگ بلیک ہولز میں قید ہوں گے.... انہیں بھی چھڑا لیں گے.... لیکن اس سارے کام کا ہمارا معاوضہ کیا ہو گا؟"

"یہ بھی آپ بتا دیں"۔

"تین ارب ڈالرز"۔

"ارے باپ رے.... یہ آپ نے معاوضہ بتایا ہے؟" صدر صاحب کانپ گئے۔

"اس سے کم میں بات نہیں ہو گی"۔ ٹیم کے انچارج نے کہا۔

"مسٹر ٹونی ذرا سوچیں.... انشارجہ ہمارا دوست ہے.... یہ دوستی کس دن کام آئے گی"۔

"تو کیا انشارجہ اپنے پلے سے تمام اخراجات کرے؟"

"لیکن اس کام میں اتنے اخراجات کیوں ہوں گے"۔

"یہ آپ کا خیال ہے.... ہمارا نہیں.... ہمیں کیا کچھ کرنا پڑے گا.... کیا کیا پاپڑ بیلنا پڑیں گے.... یہ ہم جانتے ہیں.... یہاں ایک تجربہ گاہ.... ایک رصد گاہ تک بنانا ہو گی.... آخر ایک بہت خوفناک سائنس دان کا مقابلہ کرنا ہے"۔

"پھر بھی.... آپ کچھ کم کریں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"دو ارب سے کم میں بات نہیں ہو گی.... آپ سوچ لیں' اپنی کابینہ سے مشورہ کر لیں.... ہمیں کوئی جلدی نہیں.... جب تک آپ فیصلہ کریں گے' ہم آپ کے مہمان ہوں گے"۔

"ہاں! میں سمجھتا ہوں.... اچھا ہم ایک دو دن میں بتا دیں گے"۔ انہوں نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔

"صدر صاحب نے اپنی کابینہ کا اجلاس طلب کر لیا.... مشورہ ہوا کہ اب کیا کیا جائے؟.... آخر طے ہوا.... ٹیم کو دو ارب کام ہو جانے پر ادا کر دیئے جائیں گے.... اسی روز ٹیم کو فیصلے سے آگاہ کر دیا گیا.... ٹیم نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ دوسرے دن سے کام شروع کر رہے ہیں.... اور یہ کہ اب سب لوگ بالکل بے فکر ہو جائیں.... وہ جانیں.... ان کا کام جانے.... البتہ انہوں نے اپنی ایک شرط پیش کی.... یہ کہ وہ آزادانہ کام کریں گے.... ان کے کام کاج کی نگرانی نہیں کی جائے گی.... ملک میں جس جگہ وہ مناسب سمجھیں گے.... اپنی عارضی تجربہ گاہ اور رصدگاہ قائم کریں گے.... انہوں نے اس کی بھی اجازت دے دی.... کیونکہ پورے ملک کا حال اس وقت یہ تھا.... مرتے کیا نہ کرتے.... یا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"ٹیم نے کام شروع کر دیا.... ادھر صدر نے کابینہ کا اجلاس پھر طلب کر لیا اور اس میں محکمہ سراغرسانی کے آفیسرز کو بھی طلب کیا....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ساری صورت حال ان کے سامنے رکھی۔۔۔ پھر وہ بولے۔

"شرط یہ طے کی گئی ہے کہ ہم ان کے کسی کام میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے اور جہاں وہ چاہیں گے تجربہ گاہ اور رصد گاہ بنائیں گے۔۔۔ لیکن ان کی تجربہ گاہ اور رصدگاہ ہماری نظروں میں ہونی چاہیے۔۔۔ چاہے خفیہ طور پر ہی کیوں نہ ہو"۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ہم اس کا انتظام کر لیں گے۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں سر"۔ آئی جی بولے۔

"سچ بات تو یہ ہے شیخ صاحب۔۔۔ ایسے لمحات میں انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا کی بہت شدت سے کمی محسوس کر رہا ہوں"۔

"بالکل ٹھیک سر۔۔۔ میرا بھی یہی حال ہے۔۔۔ جب وہ لوگ موجود ہوتے ہیں تو ہمیں بہت بے فکری ہو جاتی ہے۔۔۔ کیونکہ اس قسم کے معاملات میں وہ بہت تیز ہیں"۔

"اللہ کرے۔۔۔ وہ جلد آ جائیں۔۔۔ بہرحال کم از کم ہمیں اتنی تو معلومات رکھنا ہوں گی کہ وہ کہاں تجربہ گاہ وغیرہ بنا رہے ہیں"۔

"آپ مطمئن رہیں۔۔۔ یہ تمام معلومات میں حاصل کرتا رہوں گا اور آپ تک پہنچاتا رہوں گا"۔

"بہت خوب۔۔۔ شکریہ"۔

تین دن بعد انہیں پتا چلا۔۔۔ دارالحکومت کے شمال میں ایک عارضی تجربہ گاہ بجلی کی سی تیزی سے بنائی جا رہی ہے۔۔۔ اس کے ساتھ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہی رصد گاہ بنائی جا رہی ہے.... وہ ان کی تیزی پر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے.... سات دن بعد وہ اپنا کام مکمل کر چکے تھے.... اور بتا چکے تھے کہ انہوں نے تجربہ گاہ اور رصد گاہ مکمل کر لی ہے.... اور اب وہ اس سائنس دان کا سراغ لگانے کی کوشش شروع کر رہے ہیں.... وہ اپنے آلات کے ذریعے اس تجربہ گاہ کا سراغ لگائیں گے.... اور جب بھی سراغ لگا.... اول تو اس کو زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی.... ورنہ پھر میزائلوں کے ذریعے اس کی تجربہ گاہ کو تباہ کر دیا جائے گا.... اور جب تجربہ گاہ تباہ ہو جائے گی تو پھر وہ کسی مصنوعی بلیک ہول سے کام نہیں لے سکے گا۔

اس پر صدر صاحب نے سوال کیا۔

"لیکن تجربہ گاہ تباہ ہونے کی صورت میں وہ خود بھی مارا جائے گا اور اس صورت میں کہیں ہمارے وہ ساتھی جو بلیک ہول میں قید ہیں.... قید ہی نہ رہ جائیں"۔

"اس کا امکان نہیں.... تجربہ گاہ سے ہی ان بلیک ہول کو کنٹرول کیا جاتا ہے.... جب کنٹرول سسٹم تباہ ہو جائے گا تو بلیک ہولز کہاں رہیں گے"۔

"ان کے تباہ ہونے کی صورت میں کیا ہمارے ساتھی زندہ سلامت رہیں گے؟"

"ہاں! اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب تو یہ ہمارے لیے بہت زیادہ نقصانات کا سبب ہو گا.... آپ فی الحال اس کا سراغ لگائیں.... جب سراغ مل جائے گا تو آپ اپنے آلات کے ذریعے اسے مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ پہلے بلیک ہولز میں قید لوگوں کو رہا کرے"۔

"ہم اپنا پورا زور لگائیں گے.... آپ فکر نہ کریں.... یہ نہیں کریں گے کہ ادھر اس کا سراغ لگا.... ادھر ہم نے میزائل داغ دیئے"۔ ٹونی بولا۔

"بالکل ٹھیک"۔ صدر صاحب نے اطمینان کا اظہار کیا۔

ایک ایک کر کے دن گزرنے لگے.... صدر صاحب اور دوسرے ذمہ دار لوگوں کی بے چینی میں اضافہ ہوتا گیا.... ایسے میں ایک دن صدر صاحب کو فون موصول ہوا۔

"صاحب صدر.... اس ملک کے حق میں یہ بہتر رہے گا کہ آپ انشارجہ کے سائنس دانوں کو واپس بھیج دیں.... اس کے بدلے میں آپ کے ساتھیوں کو رہا کر دوں گا.... یعنی انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں کو"۔

"یہ کیا بات ہوئی.... انہوں نے یہاں آ کر ایک تجربہ گاہ قائم کی ہے.... ایک رصدگاہ بنائی ہے.... اور اب تم فون کر رہے ہو کہ ہم انہیں واپس بھیج دیں.... اگر واپس بھجوانا تھا تو اس وقت کیوں نہ بھجوا دیا جب ہم نے انہیں بلایا تھا.... ہماری اس کارگزاری کا علم تو تمہیں ہو

گیا ہو گا"۔

"ہاں! ہو گیا تھا.... لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ آ کر کیا کچھ کریں گے.... آپ نہیں جانتے' وہ کیا کر رہے ہیں؟.... انہوں نے میزائلوں کا رخ آپ کے ایٹمی پلانٹ اور اس قسم کی دوسری اہم ترین تنصیبات کی طرف کر لیے ہیں.... اب وہ جب چاہیں.... ان تنصیبات کو اڑا سکتے ہیں"۔

"نن.... نہیں.... نہیں.... یہ نہیں ہو سکتا"۔

"آپ فوری طور پر انہیں یہاں بلا لیں.... پھر فوج کے ذریعے ان کی تجربہ گاہ اور رصدگاہ پر قبضہ کر لیں.... اس کے بعد اپنے سائنس دانوں کو بھیجیں.... وہ میزائلوں کو چیک کر کے آپ کو بتائیں گے کہ میری اطلاع درست ہے یا غلط"۔

"لل.... لیکن.... تم تو خود ہمارے دشمن ہو.... تم ہمیں یہ اطلاع کیوں دے رہے ہو؟"

"میں دشمن ہوں ذرا اور قسم کا"۔ اس نے ہنس کر کہا اور فون بند کر دیا۔

صدر صاحب ہیلو ہیلو کرتے رہ گئے.... پھر انہوں نے آئی جی صاحب کو طلب کیا اور اس فون کال کے بارے میں بتایا۔

"سر.... چیک کر لینے میں کیا حرج ہے"۔

"او کے.... آپ ہی فون کر کے ثنی اور اس کے تمام ساتھیوں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

یہاں آنے کا کہیں.... ان سے کہیں.... ایک ضروری میٹنگ ہے فوری نوعیت کی.... بلیک ہولز کے موجد نے فون کیا ہے.... فون کی بات سن کر وہ ادھر ضرور آئیں گے.... اس کے فوراً بعد آپ فوج کے ذریعے تجربہ گاہ کو گھیر لیجئے گا"۔

"او کے سر"۔ وہ بولے۔

انہوں نے ٹونی کو فون کیا.... فون سنتے ہی وہ بولا۔

"ہم ابھی آتے ہیں"۔

اور وہ آدھ گھنٹے میں پہنچ گئے.... ادھر ان کے روانہ ہوتے ہی فوج حرکت میں آچکی تھی.... جونہی ٹونی اور اس کے ساتھی ایوان صدر پہنچے.... فون کی گھنٹی بجی.... متعلقہ آدمی نے ریسیور اٹھایا اور دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"ٹونی صاحب سے بات کرائیں.... میں تجربہ گاہ سے بات کر رہا ہوں.... ایک ضروری پیغام ہے"۔

"سوری سر.... وہ اس وقت صدر صاحب کے ساتھ میٹنگ میں ہیں.... اور صدر صاحب کی ہدایت یہ ہے کہ جب تک میٹنگ ختم نہ ہو جائے.... کوئی فون نہ ملایا جائے"۔

"لیکن یہ معاملہ حد درجے اہم ہے"۔

"اندر جو میٹنگ ہو رہی ہے سر.... وہ بھی تو کم اہم نہیں ہے.... مسٹر ٹونی آپ کو بتا ہی دیں گے، آپ آدھ گھنٹے بعد فون کیجئے گا"۔ یہ کہ

Wadaar Azeem Pakistanipoint.com

مگر اس نے فون بند کر دیا.... اور اندر میٹنگ شروع تھی

"آپ کو معلوم ہے.... اس نامعلوم سائنس دان نے فون پر کیا کہا ہے؟"

"کیا کہا ہے.... بھلا ہمیں کس طرح معلوم ہو سکتا ہے.... جب کہ فون صرف آپ نے سنا ہے"۔

"اس نے ایک الزام لگایا ہے.... اور وہ الزام بہت خوفناک ہے"۔

"آخر وہ الزام کیا ہے؟"

"یہ کہ.... آپ نے تجربہ گاہ اور رصدگاہ میں جو میزائل نصب کیے ہیں.... ان کے رخ ہمارے ملک کی ایٹمی تنصیبات کی طرف ہیں"۔

"نن نہیں.... یہ غلط ہے.... جھوٹ ہے"۔

"لیکن ہم اس جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنے کا تو حق رکھتے ہیں"۔ صدر صاحب بولے۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ہمارے سائنس دان چیک کرنا چاہتے ہیں"۔

"چلیے.... ہم چیک کرا دیتے ہیں"۔ لوئی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں آپ نہیں جائیں گے.... جب تک کہ چیکنگ نہ ہو جائے.... وہاں چیکنگ شروع کی جا چکی ہے"۔

"کیا!!!" وہ چلا اٹھا.... اس کا رنگ اڑ گیا۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

"ہاں جناب! ہم نے آپ کو بلایا تھا کہ اس سائنس دان کا سراغ لگانے کے لیے اور آپ ہماری ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں"۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے.... دراصل وہ ہماری تیاریوں سے گھبرا گیا ہے.... ورنہ وہ آپ کا دوست کب ہے"۔

عین اس لمحے فون کی گھنٹی بجی.... اس نمبر پر صدر صاحب سے براہ راست بات کی جا سکتی تھی.... لیکن انہوں نے ریسیور اٹھایا تو وہی نامعلوم سائنس دان تھا۔

"میں نے اس کے الفاظ سنے ہیں.... میں ان کی کسی کارروائی سے نہیں گھبرایا.... میں تو جب چاہوں انہیں ان کی تجربہ گاہ سمیت بلیک ہول میں بند کر دوں"۔

"ارے باپ رے.... آپ یہاں ہونے والی بات چیت بھی سن رہے ہیں"۔

"ایک بالکل ننھا سا بلیک ہول آپ کے ایوان صدر پر اس وقت آ کھڑا ہوا ہے.... اس کے ذریعے میں آپ لوگوں کی گفتگو سن رہا ہوں"۔

"اوہ.... اچھا.... خیر.... اور کچھ"۔

"بس اور کچھ نہیں"۔ دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔

"اسی کا فون تھا.... اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ لوگوں سے ذرا بھی

نہیں ڈرتا.... وہ تو جب چاہے آپ سب کو تجربہ گاہ سمیت بلیک ہول میں بند کر سکتا ہے"۔

"وہ یونہی ہانک رہا ہے.... اگر وہ اس قابل ہوتا تو آپ کو فون کرنے کی کیا ضرورت تھی.... پھر وہ ایسا ہی کرتا"۔

"آپ کی بات میں بھی وزن ہے.... خیر ہم صرف چیکنگ کرائیں گے.... اور اس کے بعد آپ اپنا کام جاری رکھیں گے"۔

"او کے.... جیسے آپ کی مرضی"۔ اس نے ناخوشگوار انداز میں کہا۔

عین اس لمحے فون کی گھنٹی پھر بجی.... اور صدر صاحب نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ہاں.... کیا رپورٹ ہے؟"

"سر.... اطلاع بالکل درست ہے.... یہ لوگ ہماری ایٹمی تنصیبات کو زد پر لے چکے ہیں"۔

"اوہ اچھا.... باقی ماندہ لوگوں کو بھی فوراً گرفتار کر لیا جائے"۔

"کوئی فائدہ نہیں صدر صاحب"۔ ٹونی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب.... کوئی فائدہ نہیں.... کس کا کوئی فائدہ نہیں"۔

"اب ہمیں گرفتار کریں.... یا کچھ بھی کریں.... آپ کی ایٹمی تنصیبات ضرور اڑیں گی"۔

"اف مالک.... تو تم یہ کام کرنے آئے تھے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! لیکن ہمیں نہیں معلوم تھا.... کہ یہ الو کا پٹھا سائنس دان اس ملک کا اتنا ہمدرد بھی ہے"۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی۔

"ویس"۔ صدر بولے۔

"آپ نے سن لیا.... لیکن اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں.... وہ میزائل نہیں چلیں گے.... میں اس سے پہلے انہیں بلیک ہول میں بند کر دوں گا.... ہاہاہا.... ہاہاہا"۔

"کیوں! اب وہ کیا کہہ رہا تھا؟"

"ایک ایسی بات جو میں آپ کو نہیں بتا سکتا"۔

"نہ بتائیں.... آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے.... اور میزائل اپنے مقررہ وقت پر چلیں گے"۔

"خیر.... دیکھتے ہیں.... فی الحال تو ہمارے سائنس دان وہاں مصروف ہیں.... اگر وہ کچھ نہ کر سکے تو پھر"۔

"تو پھر کیا؟"

"تو پھر ہم مدد لیں گے.... اپنے اس دشمن سے جو آپ جیسے دوستوں سے بہتر ہے"۔

"آپ اسے بہتر کہہ رہے ہیں.... جس نے آپ کے پورے ایک شہر کو غائب کر دیا تھا"۔

"لیکن پھر شہر واپس اپنی جگہ بھی آ گیا تھا.... آپ یہ نہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

بھولیں"۔

"اور اس وقت تک اس کی طرف سے ہمیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا"۔

"لیکن وہ کیا چاہتا ہے.... یہ آپ نے اس سے کیوں نہیں پوچھا"۔ ٹونی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اب ہم اس سے یہ بھی پوچھیں گے.... آپ فکر نہ کریں"۔

"او کے.... ہمارے لیے کیا حکم ہے؟"

"جب تک چیکنگ مکمل نہیں ہو جاتی.... آپ کو یہیں رہنا پڑے گا"۔

ایسے میں ایک بار پھر فون کی گھنٹی بجی.... تجربہ گاہ سے ایک فوجی آفیسر بات کر رہا تھا۔

"سر.... ہمارے سائنس دان ان میزائلوں کو بے اثر کرنے میں بالکل ناکام رہے ہیں.... بلکہ ان کا رخ بھی تبدیل نہیں کر سکے"۔

"اچھی بات ہے.... ارے.... ارے.... یہ.... یہ"۔

آفیسر کے الفاظ بند ہو گئے.... لیکن فون بند کرنے کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہیروز

صدر صاحب کے چہرے کا رنگ اڑتا نظر آیا تو باقی لوگ پریشان ہو گئے۔

"وہاں کچھ ہوا ہے.... کیا ہوا ہے.... کچھ پتا نہیں"۔

"آپ ہمیں وہاں جانے دیں.... ہماری ساری محنت ضائع ہو جائے گی"۔

"فی الحال آپ نہیں جا سکتے"۔ صدر صاحب نے سرد آواز میں کہا۔

"یہ سودا آپ کو بہت مہنگا پڑے گا"۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں.... انہیں گرفتار کر لیا جائے.... اور باقی ساتھیوں کو بھی.... جب تک اس جگہ کا معائنہ کر کے واپس نہ آ جاؤں.... ان کی فون پر بھی کسی سے بات نہ کرائی جائے.... چاہے انشارجہ کے صدر کا فون ہی کیوں نہ آئے"۔

"اوکے سر"۔ ماتحتوں نے ایک ساتھ کہا اور انہیں گھیرے میں لے لیا گیا.... اب صدر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جگہ

Pakistanipoint Waqar Azeem

پہنچے.... جہاں تجربہ گاہ اور رصدگاہ تعمیر کی گئی تھی.... وہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے.... کہ وہاں اب دونوں چیزوں کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"اس.... اس کا مطلب ہے.... اس نے ان دونوں چیزوں کو غائب کرا دیا"۔

"ہاں سر.... لیکن ہمارے جو ساتھی اندر تھے.... وہ بھی غائب ہو گئے ہیں"۔ آئی جی بولے۔

"خیر کوئی بات نہیں.... ان کے بارے میں ہم اس سے بات کر لیں گے.... کم از کم تنصیبات کی حد تک اس کی اطلاع درست ثابت ہوئی ہے"۔

"جی ہاں! یہ تو ہے"۔

"پھر اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں گے.... ایوان صدر چلتے ہیں"۔ صدر بولے۔

"ٹھیک ہے سر"۔

وہ پھر ایوان صدر پہنچے.... اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔

"آپ کو اب کسی غیر ملکی سے مدد لینے کی ضرورت نہیں.... میں اپنے مقابلہ کے لیے انسپکٹر جمشید وغیرہ کو ہی گوارا کر لوں گا.... غیر ملکیوں سے یہ بہتر رہیں گے"۔

"آپ عجیب دشمن ہیں.... آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟؟"

"اصل بات بتاؤں صدر صاحب؟" وہ نہایت بے تکلفی کے عالم

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میں بولا۔

"ضرور بتائیں"۔

"یونہی اوٹ پٹانگ تجربات کرتے کرتے.... اچانک بلیک ہول ایجاد ہو گیا.... پھر میں نے کئی چھوٹے بڑے بلیک ہول بنا لیے.... میں بات بھی انہی کے ذریعہ کرتا ہوں.... کسی فون سیٹ پر نمبر ملانے کی ضرورت نہیں پڑتی مجھے.... بس میں نے مذاق شروع کر دیا.... جیسے انسپکٹر جمشید سے کیا تھا.... انہیں پچپن منٹ تک ایک بلیک ہول میں قید کر دیا تھا.... اسی طرح چند اور وارداتیں کیں.... ساتھ ہی بڑی واردات کر ڈالی.... یعنی شہر کو اغوا کر ڈالا.... لیکن میرے ارادے خطرناک قسم کے نہیں ہیں"۔

"تب پھر آپ ہم سے مل جائیں.... ہم آپ کی اس ایجاد کے ذریعہ اسلام دشمن ممالک کو تگنی کا ناچ نچا سکتے ہیں"۔

"میں اس پر بھی غور کروں گا.... فی الحال میں آپ کے ہیروز کو چھوڑ رہا ہوں اور ان لوگوں کو بھی.... جو تجربہ گاہ اور رصد گاہ کے ساتھ بلیک ہول میں آ گئے ہیں.... جلدی اس لیے کرنا پڑی کہ مجھے میزائلوں کے چلنے کا وقت معلوم نہیں تھا.... لیکن ایک خیال رکھیے گا"۔ اس کا لہجہ یکایک سرد ہو گیا۔

"کیا؟"

"یہ کہ میں جب چاہوں گا.... تجربہ گاہ اور رصد گاہ زمین پر اتار

دوں گا اور آپ کی ایٹمی تنصیبات اڑ جائیں گی.... میرا مطلب ہے.... ایسا اس صورت میں ہو گا.... جب میری مرضی کے خلاف آپ قدم اٹھائیں گے.... اور اب ایک اور بات.... انشارجہ کے گرفتار شدگان کو چھوڑ دیں.... جونہی یہ اپنے ملک کی سرحد عبور کریں گے.... میں انہیں بلیک ہول میں قید کر لوں گا.... اس طرح انشارجہ آپ کو پریشان کرنے کی کوشش نہیں کرے گا.... آپ صرف اتنا کریں کہ انہیں ناپسندیدہ افراد کے طور پر ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیں.... بلکہ اپنے خفیہ ادارے کے ذریعہ جہاز تک پہنچا دیں"۔

اور پھر صدر صاحب نے ان لوگوں کو رہا کر دیا.... وہ بہت حیران تھے۔

"مسٹر ٹونی.... اس سائنس دان نے آپ کی تجربہ گاہ اور رصدگاہ پر قبضہ کر لیا ہے.... ہمیں افسوس ہے.... آپ اپنی سازش میں کامیاب نہیں ہوئے.... اب ہم آپ کو ناپسندیدہ افراد کے طور پر واپس بھیج رہے ہیں"۔

"او کے.... جو آپ کا جی چاہے کریں"۔ ٹونی نے جھلا کر کہا۔

اور پھر انہیں جہاز میں سوار کرا دیا گیا.... اور جہاز اڑا.... ادھر انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں نے خود کو ایوان صدر کے باہر پایا۔

ارے! یہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے؟" انسپکٹر کامران مرزا پکار اٹھے۔

"اسے ہم خدا کی قدرت کہہ سکتے ہیں.... حالات تو اندر چل کر معلوم ہو سکتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

وہ آگے بڑھے تو دربانوں نے انہیں دیکھ کر نعرہ لگایا۔

"ارے! آپ لوگ"۔

ہاں! ہم لوگ"۔ جواب انہوں نے اسی انداز میں دیا.... دربان ہنس پڑے، کھلکھلا اٹھے۔

جونہی وہ صدر صاحب کے سامنے پہنچے.... وہ بہت زور سے اچھلے۔

"یہ.... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟"

"آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں"۔ فاروق بولا۔

"کمال ہے.... اس نے وعدہ پورا کیا.... یہ عجیب دشمن ہے"۔ صدر صاحب بولے۔

"آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟"

"اسی نامعلوم دشمن کی.... جس نے بلیک ہول ایجاد کر لیے ہیں؟"

"اور اس نے کیا وعدہ کیا تھا"

"آئیں آئیں.... بیٹھ کر باتیں کریں گے"۔

وہ سب اطمینان سے بیٹھ گئے.... ایسے میں ان کی نظریں اپنی گھڑیوں پر پڑیں.... قریباً پندرہ دن کا فرق تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اس کا مطلب ہے.... ہم پندرہ دن قید میں رہے ہیں.... ارے ہاں.... آپ اس کے وعدے والی بات کر رہے تھے"۔

"ہاں.... میں بتاتا ہوں' ساری تفصیل"۔ انہوں نے کہا اور انشارجہ کی ٹیم کے آنے' تجربہ گاہ اور رصد گاہ قائم کرنے اور پھر ان دونوں کے بلیک ہول میں جانے کی تفصیلات سنا دیں۔

"حیرت ہوئی سن کر.... آخر اس نے ایسا کیوں کیا.... بات سمجھ میں نہیں آئی"۔

"کچھ بھی ہو جمشید.... یہ شخص ہمیں کم از کم انشارجہ سے تو نسبتاً "بہتر رہا"۔ صدر بولے۔

"ہاں! یہ بات کہی جا سکتی ہے"۔

"اب اگر اس کی یہ ایجاد صرف کھیل کود تک رہتی ہے.... تب تو کام چل جائے گا.... ہم اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے.... اور اس ایجاد سے بے تحاشا فائدے اٹھائیں گے"۔

"بات معقول ہے.... ایسا ہو سکتا ہے.... لیکن ہم اس سے رابطہ نہیں کر سکتے.... وہ جب چاہے.... رابطہ کر سکتا ہے' گویا ہمیں اس کے فون کا...."

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی۔ صدر صاحب نے انسپکٹر جمشید کو بات کرنے کا اشارہ کیا۔

"انسپکٹر جمشید بول رہا ہوں"۔

"آپ کو رہائی مبارک ہو"۔ اس کی آواز سنائی دی۔

"ہم ساری تفصیل سن چکے ہیں.... اور آپ کے شکرگزار ہیں.... کہ آپ نے ہماری ایٹمی تنصیبات تباہ ہونے سے بچالیں"۔

"کوئی بات نہیں.... یہ میرا فرض تھا.... اب آپ لوگ میری طاقت دیکھ چکے ہیں.... دیکھ چکے ہیں نا؟"

"ہاں! اس میں کیا شک ہے"۔

"میں جب چاہوں.... کسی نامعلوم جگہ پر وہ تجربہ گاہ اور رصدگاہ پھر سے زمین پر رکھ دوں.... اور وہ آپ کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنا سکتے ہیں"۔

"اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا.... پھر وہ یک دم بولے۔

"لیکن آپ ایسا کیوں کریں گے.... آپ نے تو خود ان میزائلوں سے ہمیں بچایا ہے"۔

"اس میں شک نہیں.... لیکن اب.... یہ میرے کام آسکتے ہیں.... گویا میں نے انشارجہ کے لوگوں کو بے دخل کر دیا ہے.... اور اپنے ہاتھ میں معاملہ لے لیا ہے"۔

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟"

"سیدھے سادے الفاظ میں حکومت پر قبضہ.... میں اس ملک کا حکمران ہوں.... تم لوگ اس بات کو پسند کرو، نہ کرو.... قبول کرو، نہ کرو.... حکمران میں ہی ہوں.... میرا حکم ہی چلے گا اب.... اور انسپکٹر

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا۔۔۔ اس خیال کو ذہنوں سے نکال دو کہ تم میرا سراغ لگا سکتے ہو۔۔۔ جونہی تم میرا سراغ لگانے کے لیے نکلو گے۔۔۔ میں ایک بلیک ہول کے ذریعے تمہیں اچک لوں گا۔۔۔ جب بھی تمہاری طرف سے میں نے خطرہ محسوس کیا۔۔۔ تمہیں غائب کر دوں گا اس بات کا تمہارے پاس کوئی علاج ہے؟"

"نن۔۔۔ نہیں"۔

"بس تو پھر۔۔۔ بیٹھ کر مشورہ کرو۔۔۔ اور مجھے بتاؤ۔۔۔ کیا حکومت مجھے منتقل کر رہے ہو۔۔۔ پھر دیکھنا۔۔۔ میں پوری دنیا پر حکومت کروں گا۔۔۔ اس ملک پر تو میں تجربے کے طور پر حکومت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ایک ایک کر کے تمام ملک میرے غلام بنتے چلے جائیں گے"۔

"اوہ۔۔۔ تو آپ کا پروگرام یہ ہے"۔ انہوں نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں! بالکل"۔

"اب بات سمجھ میں آئی"۔

"کون سی بات آپ کی سمجھ میں آئی"۔

"یہ کہ تم نے انشارجہ کو کیوں بھگا دیا۔۔۔ جب اس ملک پر قبضہ ہی تمہارا ہو گا تو ایٹمی تنصیبات کی تباہی کیوں پسند کرو گے"۔

"بالکل ٹھیک سمجھے"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے۔۔۔ ہم اپنے نئے حکمران کا نام جاننے کا کوئی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

توحق رکھتے ہیں نا"۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... تم مجھے راطوس کہہ سکتے ہو"۔

"راطوس؟" وہ سوالیہ انداز میں بولے۔

"ہاں راطوس.... کیوں کیسا نام ہے"۔

"شاہی سا لگتا ہے"۔

"ٹھیک پہچانا.... میرا خاندان روم پر حکومت کرتا تھا.... ہر زمانے سے ہمارا خاندان حکمرانوں کا خاندان رہا.... لیکن اب جو حکمرانی میں کروں گا.... اسے دنیا دیکھے گی"۔

"اس کا مطلب ہے.... تم کوئی ملکی آدمی نہیں ہو"۔

"نہیں.... میں غیر ملکی ہوں.... روم کا رہنے والا ہوں.... جب رومیوں کی حکومت ختم ہو گئی تھی میرے باپ دادا اس ملک میں آ کر آباد ہو گئے تھے.... لہٰذا میں ملکی نہ ہوتے ہوئے بھی ملکی ہوں اور غیر ملکی نہ ہوتے ہوئے بھی غیر ملکی ہوں.... ہماری حکومت مسلمانوں کے ہاتھوں ختم ہوئی.... رومیوں کا ایک شہنشاہ دل میں مسلمان ہو گیا تھا.... لیکن باقی آدمی مسلمانوں کے شدید مخالف تھے.... پھر کچھ مدت گزرنے پر مسلمانوں نے حملہ کیا اور روم کو فتح کر لیا.... اس وقت بہت سے رومی دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے.... میں ان میں سے ایک ہوں.... میں نے سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی.... اور برموڈا ٹرائی اینگل کا خاصا مطالعہ کیا.... پھر بلیک ہول پر ریسرچ کی.... میرے دماغ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میں ایک دھن سمائی کہ کسی طرح چند بلیک ہولز تیار کر لوں.... بلیک ہولز خلا میں ملتے ہیں.... قدرتی عمل کے طور پر کوئی جہاز یا کوئی جزیرہ یا انسان کا کوئی گروہ کبھی بلیک ہولز کی زد میں آ جاتا ہے.... تو بلیک ہولز بگولے کی طرح اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے.... اور یہ لپیٹ ایسی ہوتی ہے کہ لپیٹ میں آنے والی چیز ساکت اور جامد ہو جاتی ہے.... اس کے لیے وقت ٹھہر جاتا ہے.... سو میں نے تجربات شروع کر دیے.... سالہا سال سے میں ان تجربات میں محو تھا.... ایک دن اچانک.... میں ایک بالکل ننھا سا بلیک ہول تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا.... میں نے اس کا تجربہ کیا.... تجربہ بھی کامیاب ہو گیا.... بس پھر کیا تھا.... میری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا.... اور اب تو میں نے بڑے بڑے بلیک ہول بنا لیے ہیں.... جو پورے شہر کو ہڑپ کر سکتے ہیں.... بڑی سے بڑی عمارت کو غائب کر سکتے ہیں"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟.... قدرتی بلیک ہولز یہ کام کب کرتے ہیں.... وہ تو خلا میں اڑتی ہوئی کوئی چیز اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور بس.... یہ تو نہیں کہ زمین پر موجود کوئی شہر غائب کر دیں"۔ پروفیسر داؤد نے اعتراض کیا۔

"وہ خلا میں موجود بلیک ہولز ہیں.... یہ میرے ایجاد کردہ ہیں.... فرق تو ہے"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

[illegible]

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"ہاں! یہ میرے لیے کیا مشکل ہے"۔

"لیکن اس طرح کیا خاک مزا آئے گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا مطلب؟" رانگ نمبر چونکا۔

"سنئے مسٹر رانگ نمبر..... آپ جب اس قدر طاقت ور ہیں تو پھر ہمیں اپنی تلاش میں نکلنے کی کھلی چھٹی کیوں نہیں دے دیتے"۔

یا مطلب؟"

"آپ کے مقابلے میں جب کوئی نہیں ہو گا تو آپ کو کیا خاک مزا آئے گا..... ہمیں اپنے مقابلے میں نکل جانے دیں..... کچھ تو ہل چل رہے گی زندگی میں"۔

میں تم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں..... لہٰذا ایسا کوئی خطرہ میں لے سکتا..... تم جب بھی اور جہاں بھی جاؤ گے..... مجھے معلوم ے گا..... میری نظروں سے چھپ کر تم کچھ نہیں کر سکو گے"۔

"بہت خوب..... ایک بات تو پھر طے ہو گئی"۔ شوکی نے ہنس کر کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ آپ بہت بڑے بزدل ہیں"۔

"ہاں! یہی بات ہے"۔

"کیا مطلب؟..... آپ کو میری بات سن کر غصہ نہیں آیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں.... مجھے غصہ نہیں آتا.... یہی میری کامیابی کی وجہ ہے"۔

"آپ نرے چوہے ہیں.... جو بل میں گھسے ہوئے ہیں.... لیکن ہم آپ کو آپ کے بل سے کھینچ لائیں گے"۔

"غصہ نہیں آیا"۔ اس نے کہا.... پھر وہ چونک کر بولا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتے.... خود میں کہاں موجود ہوں؟"

"کیا مطلب.... آخر ہم کیوں نہیں سوچ سکتے؟"

"بس میں نے کہہ دیا نا.... تم لوگ نہیں سوچ سکتے"۔

"لیکن میں بتا سکتی ہوں"۔

فرزانہ کی سرسراتی آواز گونجی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رانگ نمبر

"غلط.... بالکل غلط.... تمہارے تو فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے"۔

"وہ کیوں سوچیں گے.... ان کا کام سوچنا ہے ہی نہیں.... ان کا کام تو اپنے اللہ کے احکامات بجا لانا ہے اور بس.... جو فرشتہ نیکیاں لکھنے پر مقرر ہے.... وہ نیکیاں لکھتا رہتا ہے.... برائیاں نہیں.... اور جو برائیاں لکھتا ہے.... وہ اچھائیاں نہیں لکھتا.... جو بارش برسانے والا ہے.... وہ صرف بارش برساتا ہے جو سجدے میں ہے' بس وہ سجدے میں ہی ہے.... اور جو رکوع میں ہے.... رکوع میں ہی رہے گا.... مطلب یہ کہ ہر ایک صرف اپنی ڈیوٹی انجام دیتا ہے.... اپنی عقل سے کوئی کام نہیں لیتا"۔ فاروق جلدی جلدی کہتا چلا گیا۔

یہ اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"آپ نے کیوں ہمارے فرشتوں کی بات کی تھی"۔ فاروق جل گیا۔

"اچھا خیر.... فرزانہ ہرگز نہیں بتا سکتی کہ میں کہاں ہوں"۔

"[illegible]"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تو جو تم کہو گی.... میں کروں گا"۔

"تب پھر.... میں یہ کہتی ہوں.... ان تمام بلیک ہولز کو ختم کر دیا جائے اور آپ خود کو قانون کے حوالے کر دیں.... ہمارے ملک کی عدالت فیصلہ کرے گی کہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔

"میں ایسا نہیں کر سوہ ک۔

"تب پھر کم از کم.... ایک دوسری شرط ہی مان لیں"۔ فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ آپ ہمیں پوری آزادی سے اپنا سراغ لگا لینے دیں"۔

"ابھی کہہ رہی تھیں کہ تم جانتی ہو.... میں کہاں ہوں"۔

"ہاں بالکل.... لیکن ان دونوں باتوں میں فرق ہے.... آپ ہمیں آزادانہ تلاش کرنے' سراغ لگانے کی اجازت دے دیں.... پھر دیکھیں.... ہم آپ تک پہنچتے ہیں یا نہیں"۔

"اچھی بات ہے.... اگر تمہارا اندازہ سو فیصد درست ہوا تو میں تم لوگوں کو اجازت دے دوں گا.... پھر تم میرے خلاف جو بھی کرنا چاہو کرنا"۔

"پکی بات"۔ فرزانہ بولی۔

"ہاں! بالکل پکی"۔

"دیکھ لیں.... مکر نہ جائیے گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں مکروں گا"۔ اس نے کہا۔

"تو پھر سنیں.... میں بتاتی ہوں.... آپ کہاں ہیں"۔

"فرزانہ.... سوچ سمجھ کر.... اگر تمہارا اندازہ غلط ثابت ہو گیا تو ہم یہ چانس کھو دیں گے"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

"فکر نہ کریں ابا جان! آج میرا نہیں.... مسٹر رانگ نمبر کا اندازہ غلط ہو گا"۔ فرزانہ کی شوخ آواز سنائی دی۔

"رانگ نمبر کا اندازہ.... کیا مطلب.... ان کا کون سا اندازہ"۔

محمود نے اسے گھورا۔

"ہمارے بارے میں ان کا اندازہ ہے کہ ہم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ کہاں ہیں"۔ فرزانہ مسکرائی۔

"اچھا اب بتا بھی دو"۔ فاروق جل گیا۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... تو پھر سنیں.... ہائیں.... میں کیا بتانے جا رہی تھی"۔ فرزانہ گڑبڑا گئی۔

"بس بس.... رہنے دو.... بلا وجہ وقت ضائع کر رہی ہو.... معلوم وعلوم تمہیں کچھ نہیں"۔ آصف نے جھلا کر کہا۔

"یہی میں کہتا ہوں.... اچھا اب اس بات کو ختم کرو.... تم میرا سراغ نہیں لگا سکتے.... نہ میں تمہیں کھلی اجازت دوں گا.... اس لیے کہ پھر بلاوجہ تم پر نظر رکھنا پڑے گی"۔

"نہیں.... پہلے آپ میرا اندازہ سنیں گے.... یہ بات طے ہو چکی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہے"۔

"تو پھر سناؤ.... رک کیوں جاتی ہو؟" اس نے جل کر کہا۔

"ارے آپ کو غصہ آ گیا"۔

"نہیں.... مجھے غصہ نہیں آتا.... یہ تو صرف جھنجلایا ہوں"۔

"جھنجلاہٹ غصے کی پہلی سیڑھی ہے۔

"تم بتاتی ہو یا میں فون بند کر دوں؟"

"جی نہیں.... ایسا غضب نہ کیجئے گا.... ہاں تو مسٹر رانگ نمبر تم نے خود کو کسی بلیک ہول میں محفوظ کر رکھا ہے"۔

"کک.... کیا!!!" وہ بہت بلند آواز میں چلایا.... لہجے میں بے پناہ خوف بھی تھا۔

"اب ہوا کچھ اندازہ.... کہ ہم لوگ اندازے لگانے میں کس قدر ماہر ہیں"۔

"اف مالک.... تت.... تم نے.... یہ.... یہ نتیجہ نکال لیا.... اب .... اب کیا ہو گا"۔

"تم شرط ہار چکے ہو.... لہٰذا اب ہم آزاد ہیں.... آزادانہ انداز میں تمہاری تلاش میں نکلیں گے اور آزاد رہ کر تم تک پہنچیں گے.... تم ہو کس ہوا میں"۔

"خیر یہ اتنا آسان نہیں.... یہ اندازہ لگنا تو ایک اتفاق ہو گا"۔

"ہمیں مکمل چھٹی ہے نا؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں آ جاؤ.... مجھے تلاش کر لوں.... لیکن بس ایک بات کا خیال رہے"۔

"اب میں اپنا پروگرام بہت تیزی سے شروع کر رہا ہوں.... بس جان لو کہ کل تمہارے ملک کا ایک اہم سرکاری دفتر بلیک ہول میں چلا جائے گا.... دفتر میں کام کرنے والوں سمیت.... میں ان لوگوں کو چھوڑوں گا بھی نہیں.... جس طرح ٹنڈا کو چھوڑ دیا ہے"۔

"آخر تم ایسا کیوں کرو گے؟"

"ملک میرے حوالے کر دو.... صدر صاحب ایوان صدر سے نکل کر اپنے گھر چلے جائیں.... وزیر صاحبان بھی اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں.... سارا کام میں خود کر لوں گا.... دفاتر کے لوگ البتہ جوں کے توں کام کرتے رہیں.... میرے احکامات تمام محکموں کو ملتے رہیں گے.... اگر صبح ہونے سے پہلے ایوان صدر خالی کر دیا تو پھر وہ سرکاری دفتر غائب نہیں ہو گا"۔

وہ سب یہ سن کر سکتے میں آ گئے.... سب نے ایک دوسرے کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"اب کیا کیا جائے؟" وزیر خارجہ بولے۔

"اگر میں نے ایوان صدر خالی نہ کیا تو اس سرکاری دفتر میں کام کرنے والے مجھ سے نفرت محسوس کریں گے"۔

"نہیں.... کیسے پتا چلے گا کہ اس دفتر کے لوگ کس وجہ سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

غائب ہوئے ہیں"۔

"یہ انہیں میں بتاؤں گا.... آج رات الفاظ آسمان پر لکھے نظر آئیں گے"۔

"کیا کہا.... الفاظ لکھے نظر آئیں گے؟"

"ہاں! فضا پر لکھے بڑے بڑے روشن الفاظ میں ایک تحریر جسے ہر پڑھا لکھا آدمی پڑھ سکے گا"۔

"نن.... نہیں.... ایسا نہ کرنا"۔ صدر صاحب چلائے۔

"اور میں ایسا کیوں نہ کروں؟.... پہلے یہ بتائیں"۔

ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا.... اس روز رات کو فضا پر یہ الفاظ پورا ملک پڑھ رہا تھا۔

"پاک لینڈ کے لوگو.... تمہارا حکمران اب میں ہوں.... یہاں اب میرا حکم چلے گا.... اگر آج رات صبح سے پہلے پہلے تمہارے ملک کے صدر نے ایوان صدر خالی نہ کیا اور خالی کر کے اپنے گھر نہ چلے گئے تو صبح وزارت خارجہ کا پورا دفتر بالکل اس طرح غائب ہو گا.... جس طرح ٹنڈا غائب ہوا تھا.... ٹنڈا تو چند دن بعد میں نے لوٹا دیا تھا.... اس دفتر کو ہرگز نہیں لوٹاؤں گا.... جب تک میرا حکم نہیں مانا جائے گا.... یہی ہوتا رہے گا.... باری باری دفاتر.... دوسرے محکمے .... لوگ غائب ہوتے جائیں گے.... اگر تمہیں یہ پسند ہے تو تمہاری

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

مرضی"۔

یہ الفاظ ایک گھنٹے تک نظر آتے رہے.... پورا ملک ان الفاظ کو بار بار پڑھتا رہا.... ہر کوئی خوف میں مبتلا ہو چکا تھا.... اور پھر الفاظ غائب ہو گئے.... لوگ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے.... اب کیا ہو گا.... اب کیا ہو گا.... کیا ہم سب اس کے غلام بن جائیں گے؟

ذہنوں میں سوالات کا ہجوم تھا.... ادھر وہ سب ابھی تک ایوان صدر میں تھے.... تمام بڑے بڑے آفیسرز بھی موجود تھے.... وزراء بھی موجود تھے۔

"جمشید! تم بتاؤ.... اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"میرا خیال ہے.... ایوان صدر خالی کر دیا جائے.... وزراء بھی گھروں کو چلے جائیں"۔

"یہ کیا اوٹ پٹانگ بات ہے.... ہو سکتا ہے.... وہ ایسا کرنے کے قابل نہ ہو.... اور بلاوجہ دفاتر خالی کر دیں"۔

"لیکن اگر ہم نے دفاتر خالی نہ کیے اور وزارت خارجہ کا دفتر غائب ہو گیا تو سب لوگ ہمیں کیا کہیں گے.... یہ سوچ لیں"۔

"نہیں کہیں گے.... کیونکہ دفاتر خالی کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے حکومت اس کے حوالے کر دی"۔

"کافی دیر تک بحث ہوئی.... آخر میں طے پایا کہ خالی نہیں کیے جائیں گے.... اب وہ لوگ ایوان صدر سے اپنے گھر آ گئے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"یہ معاملہ حد درجے خوفناک ہو گیا ہے.... ہم زمین پر رہ کر خلا میں معلق کسی بلیک ہول کا سراغ کس طرح لگا سکتے ہیں.... اس میں داخل کس طرح ہو سکتے ہیں.... اس سے ٹکر کس طرح لے سکتے ہیں؟"
انسپکٹر جمشید نے مکمل طور پر مایوسی کے عالم میں کہا۔

"ہائیں.... جمشید.... تمہارے لہجے میں مایوسی"۔ پروفیسر داؤد دھک رہ گئے۔

"تب پھر آپ بتائیں.... ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"تیل دیکھو.... تیل کی دھار دیکھو جمشید"۔ خان رحمان مسکرائے۔

"قوموں پر ناکامی کے دور بھی آتے ہیں.... فتح اور ناکامی کے بھی.... لیکن اصل شکست وہ لوگ کھاتے ہیں.... جن میں حوصلے کی کمی ہوتی ہے"۔ پروفیسر داؤد نے پر سکون اور ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔

"آپ ہمیں بتائیں.... ہم کیا کریں؟"

"خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دو جمشید.... فی الحال کچھ کرنے کی ضرورت نہیں"۔

"جی بہتر"۔ وہ بولے۔

دوسرے دن لوگ وزارت خارجہ کے دفتر کی طرف دوڑ پڑے.... وہ دیکھنا چاہتے تھے.... کہ دفتر غائب ہوا یا نہیں.... کیونکہ صدر صاحب نے ٹی وی کے ذریعے قوم کو یہ فیصلہ سنا دیا تھا کہ وہ ایران

صدر خالی نہیں کریں گے.... اس لیے کہ ان کی ساری کابینہ کا فیصلہ بھی یہی ہے.... دفتر کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے... ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں.... وہاں اب دفتر موجود نہیں تھا... دفتر کی جگہ کھلا میدان تھا.... جس پر کچھ بھی اگا ہوا نہیں تھا... وہ لوگ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے.... پھر یہ خبر پورے ملک میں.... بلکہ پوری دنیا میں پھیل گئی.... ان کے ملک میں خاص طور پر دہشت طاری ہو گئی... پوری دنیا کے ممالک بھی خوف زدہ ہو گئے.... کیونکہ پاک لینڈ کے بعد ان کی بھی باری آنے والی تھی۔

اسی روز رات کو پھر روشن الفاظ پورے ملک کے لوگوں کو نظر آئے.... آج الفاظ یہ تھے۔

حکمرانوں نے میرا حکم نہیں مانا... نتیجہ یہ کہ وزارت خارجہ کا دفتر لوگوں سمیت غائب ہو گیا... اگرچہ رات کے وقت دفتر میں کام کرنے والے کم لوگ تھے... دن میں اگر غائب کیا جاتا تو بے شمار لوگ اس وقت میری قید میں ہوتے.... خیر.... اب بھی اگر میرا حکم نہ مانا گیا تو کل دن کے وقت دفتر داخلہ غائب ہو گا.... اب آپ لوگ جانیں... آپ کا کام جانے"۔

"لوگ سہم گئے.... اب پھر ایوان صدر میں اجلاس ہوا... انسپکٹر جمشید نے پھر یہی کہا۔

"ہمیں حکومت سے الگ ہو جانا چاہیے.... حکومت اس کے حوالے کر دینی چاہیے"۔

"اب تو یہی کرنا ہو گا"۔ صدر صاحب بولے۔

اب دو رائیں ہو گئیں.... آدھے لوگوں کا خیال تھا کہ حکومت فوراً اس کے حوالے کر دی جائے.... جب کہ آدھے لوگ کہتے تھے.... اتنی جلدی ایسا نہیں کرنا چاہیے.... اور پھر یہ طے پایا کہ ابھی ایک دن اور ٹھہر جاتے ہیں.... وزارت داخلہ کے ساتھ کیا ہوتا ہے.... یہ دیکھ لیا جائے۔

وہ پھر گھر آ گئے.... دوسرے دن دفتر موجود نظر آیا.... کام کاج کرنے والے سب لوگ دفتر میں آ گئے.... کہیں کوئی گڑبڑ نہیں تھی.... کہ دوپہر بارہ بجے.... دفتر اچانک نظروں سے غائب ہو گیا۔

ایک بار پھر ملک میں تھرتھری دوڑ گئی.... اسی روز شام کو پھر اجلاس ہوا.... اب سب کے چہرے اڑ چکے تھے.... کوئی یہ کہنے کو تیار نہیں تھا کہ حکومت نہ چھوڑی جائے.... چنانچہ ریڈیو سے یہ اعلان نشر کرایا گا۔

"ہم حکومت چھوڑ رہے ہیں.... اور مسٹر رانگ نمبر کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حکومت سنبھال لیں.... ہم اپنے گھروں کو جا رہے ہیں.... تمام چیزیں جوں کی توں چھوڑے جا رہے ہیں"۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

اس اعلان نے عوام کا برا حال کر دیا۔ گویا اب ملک پر اس نامعلوم آدمی کی حکومت تھی۔۔۔ جس نے اپنا نام رانگ نمبر بتایا تھا۔

ادھر وہ اپنے گھر میں آ گئے۔

"خان رحمان! تم اپنے گھر جا سکتے ہو۔ پروفیسر صاحب آپ اپنی تجربہ گاہ میں جا سکتے ہیں۔۔۔ انسپکٹر کامران مرزا آپ اپنے گھر جا سکتے ہیں۔۔۔ شوکی برادرز تم اپنے گھر۔"

"لیکن اپنے گھروں میں جا کر ہم کریں گے کیا؟"

"صبر۔۔۔ اور کیا کریں گے۔ ان حالات میں صبر سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی"۔

"واقعی۔۔۔ ہم اس کے خلاف کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہیں۔۔۔ اب ہم عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔"

"بالکل ٹھیک۔۔۔ میرا بھی یہی خیال ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"تب پھر ہم گھروں کی طرف کیوں جائیں۔ کیوں نہ کسی تفریحی مقام کی طرف نکل جائیں"۔

"اوہ ہاں۔۔۔ یہ سب سے زیادہ مناسب رہے گا۔ اگر کسی کو اعتراض نہ ہو"۔

"مجھے ہے اعتراض"۔ بیگم جمشید کی آواز باورچی خانے سے سنائی دی۔

"کیا مطلب.... اعتراض اور آپ کو امی جان؟" فرزانہ حیران رہ گئی۔

"ہاں بھئی.... میں ان حالات میں یہاں رہ کر کیا کروں گی.... میں بھی ساتھ چلوں گی"۔

"بالکل ٹھیک.... ان حالات میں.... میں بھی اپنی بیگم کو ساتھ لے چلوں گا"۔ خان رحمان بولے۔

"کوئی حرج نہیں.... لیکن انسپکٹر کامران مرزا کو بھابی صاحبہ کو یہاں بلانا پڑے گا.... یا پھر ہم سب کو وہاں چلنا ہو گا"۔

"میرا خیال ہے.... ہم سب وہاں چلے چلتے ہیں"۔

"بالکل ٹھیک"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

وہ سب جمع ہو کر ایئرپورٹ پہنچے.... وہاں سے انسپکٹر کامران مرزا کے ہاں پہنچے.... ایک دن آرام کرنے کے بعد انہوں نے ایک تفریحی مقام کا رخ کیا.... یہ وادی پہاڑوں میں گھری ہوئی تھی.... اور وہ اس وادی سے واقف تھے.... وہاں پہنچ کر انسپکٹر جمشید نے بلند آواز میں کہا۔

"مسٹر رانگ نمبر.... کیا آپ یہاں بھی موجود ہیں.... میرا مطلب ہے.... آپ ہماری باتیں سن سکتے ہیں؟"

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دو ٹوک فیصلہ

ان کی آوز پہاڑی سے ٹکرا کر واپس آ گئی.... رانگ نمبر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"اس کا مطلب ہے.... اس کا عمل دخل یہاں نہیں ہے"۔ انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے جمشید.... وہاں تو اس نے سرکاری دفاتر میں اور ہمارے گھروں میں خفیہ آلات لگا رکھے ہیں.... جن کی مدد سے وہ اپنی آواز ہم تک پہنچاتا رہا ہے.... یہاں آخر کس ذریعے سے آئے گا بھلا"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"لیکن.... یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری طرف سے بالکل بے خبر ہو جائے"۔

"اس کی بھی کوئی وجہ تو ہو گی.... یا تو وہ اس خیال میں ہے کہ جب ہم ملکی حدود یا شہری حدود میں داخل ہوں گے' اس وقت ہم سے نبٹ لے گا.... یا پھر اس نے سوچا ہو گا کہ ہمیں واقعی کھلی چھٹی دے دی جائے' کیونکہ اس کے خیال میں ہم اس کا کچھ بگاڑنے کی پوزیشن

میں ہیں ہی نہیں"۔

"ہاں! ایسی کوئی بات ہو سکی ہے.... لیکن ہم جو یہاں آئے تو کس لیے آئے ہیں؟" محمود نے منہ بنایا۔

"بھئی تفریح کے لیے اور کیا.... یہ مقام ہمارے ملک سے باہر ایک جزیرے کی وادی ہے.... اس جزیرے کا حکمران یوں بھی ہمارا دوست ہے.... لہٰذا ہم یہاں اطمینان سے اپنا وقت گزار سکتے ہیں"۔

عین اس لمحے انہیں اپنے سروں پر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔

"ارے باپ رے.... شاید کچھ شروع ہونے لگا ہے.... ادھر ادھر پوزیشن لے لو"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

انہوں نے دوڑ لگا دی.... ہیلی کاپٹر نیچے اترتا چلا گیا.... یہاں تک کہ وہ وادی میں ٹک گیا۔

"آپ لوگ کہاں ہیں؟.... یہ میں ہوں آپ کا دوست ناصر ابدالی"۔

انہوں نے جزیرے کے صدر کی آواز سنی تو فوراً باہر نکل آئے۔

"السلام علیکم.... آپ کو اس طرح اچانک آنے کی کیا ضرورت تھی؟" انسپکٹر جمشید نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

"بس سنگین بات ہو گئی ہے"۔ ناصر ابدالی نے اترتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"کوئی مسٹر رانگ نمبر ہیں.... انہوں نے فون کیا ہے.... کہ اگر میں نے آپ لوگوں کو پناہ دی تو وہ پورے جزیرے کو غائب کر دے گا.... غائب کرنے کی مثال اس نے یوں دی ہے کہ وہ آپ کے ملک کے ایک شہر کو اور پھر کئی بڑی عمارات کو غائب کر کے دکھا چکا ہے.... میں تو اس کے بارے میں کچھ جانتا نہیں، لیکن کچھ دن پہلے اخبارات میں اس قسم کی خبریں ضرور پڑھی تھیں اور اس وقت یہ خیال کیا تھا کہ یہ کسی نے گپ چھوڑی ہے، آپ لوگوں کے آنے پر میں نے کوئی خیال نہیں کیا.... لیکن اس فون نے مجھے چونکا دیا ہے.... اب آپ لوگ بتائیں.... کیا معاملہ ہے؟"

"اس نے غلط بات نہیں بتائی.... وہ ایسا کر سکتا ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"اوہ اوہ"۔ ناصر ابدالی دھک سے رہ گیا۔

اب انہوں نے تفصیل سنا دی.... پھر بولے۔

"ہماری وجہ سے آپ کو کوئی پریشانی ہو.... یا آپ کی رعایا پر کوئی برا وقت آئے.... ہم یہ پسند نہیں کریں گے.... لہٰذا آپ ہمیں فوری طور پر کسی جہاز کے ذریعے دوسرے ملک پہنچا دیں"۔

"اچھی بات ہے.... افسوس ہے.... ان حالات میں یہ ناخوشگوار حالات پیش آئے"۔

"کوئی بات نہیں.... آپ کا اس میں کیا قصور"۔ انسپکٹر کامران مرزا اداس انداز میں مسکرائے۔

چند گھنٹے بعد.... وہ ایک پڑوسی ملک میں داخل ہو چکے تھے.... وہاں انہوں نے ایک ہوٹل میں چھ کمرے کرائے پر لیے.... لیکن ابھی ایک گھنٹا نہیں گزرا تھا کہ ہوٹل کا مالک دوڑتا اور ہانپتا ہوا ان کے پاس آیا۔

"سر! میں معافی چاہتا ہوں.... میں آپ کو کمروں میں ہوٹل کرائے پر نہیں دے سکتا.... آپ اپنا کرایہ واپس لے لیں.... اور ہوٹل خالی کر دیں"۔

"کیا کہا آپ نے.... کمروں میں ہوٹل کرائے پر نہیں دے سکتے آپ، لیکن ہم نے ہوٹل کب کرائے پر لیا ہے.... ہم نے تو کمرے کرائے پر لیے ہیں"۔ محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"م.... میں الٹ بول گیا.... آپ کچھ خیال نہ فرمائیں.... بس میرا ہوٹل خالی کر دیں"۔

"بات کیا ہوئی.... کیا ہم سے زیادہ کرایہ دینے والا کوئی گاہک ہوٹل میں آ گیا ہے"۔

"نہیں.... مسٹر رانگ نمبر نے فون کیا ہے.... وہ پوری دنیا کے حکمران بننے والے ہیں.... میں ان سے دشمنی کس طرح مول لے سکتا ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا کہا.... پوری دنیا کے حکمران"۔

"ہاں! پوری دنیا کے حکمران.... آج کا اخبار نہیں دیکھا آپ نے؟"

"اخبار تو واقعی نہیں دیکھا"۔

"آپ باہر چلیں.... اخبار میں خود آپ کی خدمت میں پیش کروں گا"۔

"اوہ اچھا.... چلئے"۔

انہوں نے اپنا سامان اٹھا لیا اور ہوٹل سے نکل آئے.... باہر آ کر ہوٹل کے مالک نے ان کا کرایہ واپس کیا.... اور آج کا اخبار بھی ان کے ہاتھ میں تھما دیا.... اخبار کی سب سے بڑی سرخی یہ تھی۔

"رانگ نمبر کے پوری دنیا کا حکمران بننے کا امکان"۔

انہوں نے دیکھا.... پورا اخبار رانگ نمبر کی خبروں سے بھرا پڑا تھا.... گویا اب اس کی شہرت اور کارگزاری پوری دنیا میں پھیل گئی تھی۔

"حیرت ہے.... پوری دنیا کا حکمران بن جانے والا انسان ہم چند لوگوں سے خوف زدہ ہے.... اور ہمیں کہیں بھی سر چھپانے نہیں دے رہا"۔ شوکی بڑبڑایا۔

"اس کا مطلب ہے.... اسے پوری دنیا میں اگر کوئی خطرہ ہے تو ہم سے ہے.... اگرچہ پوری دنیا کے سائنس دان اس کا سراغ لگانے کے چکر

میں ہوں گے"۔

"یہ سب باتیں بعد میں کر لیں گے.... اس وقت سامان اٹھا کر ہوٹل کے دروازے پر کھڑے ہیں اور لوگ ہمیں گھور رہے ہیں"۔ فرحت نے منہ بنایا۔

"اوہ ہاں! آئیں چلیں"۔ فرزانہ بولی۔

"لیکن.... کہاں.... ہم کہاں جائیں گے؟"

"اپنے ملک اور کہاں جائیں گے.... یہ شخص ہمیں اپنے ملک کے علاوہ اور کہیں نہیں ٹکنے دے گا.... اس لیے کہ یہ ہمیں اپنی نظروں میں رکھنا چاہتا ہے.... اور ہر وقت ہر لمحے اس کی نظروں میں ہم صرف اپنے ملک میں رہ سکتے ہیں.... کیونکہ وہاں اس نے شاید خلا تک میں آلات نصب کر رکھے ہیں"۔

"تو پھر چلیں"۔ فاروق نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

وہ واپس اپنے وطن پہنچ گئے.... جونہی انہوں نے اپنے گھر میں قدم رکھا.... رانگ نمبر کی شوخ آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"واپسی مبارک ہو"۔

"شکریہ.... خیر مبارک"۔ فاروق نے جل کر کہا۔

"بیرونی ٹور کیسا رہا؟" اس نے ہنس کر کہا۔

"جن کے آپ جیسے مہربان ہوں.... وہاں بیرونی ٹور اندرونی ٹور سے بھی گئے گزرے بن جاتے ہیں"۔ آفتاب نے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت جلے بھنے لگ رہے ہیں.... آپ لوگوں کے لیے میرے پاس چند تجاویز ہیں.... لیکن نہیں .... پہلے آپ لوگ کچھ آرام کریں.... کچھ کھالیں.... پھر باتیں کریں گے"۔

"اچھا.... لیکن یہاں کے کیا حالات ہیں؟"

"بس.... بس باتیں بعد میں کریں گے.... اس وقت آپ بہت تھکے ہوئے ہیں"۔

آواز بند ہو گئی.... انہیں واقعی آرام کی ضرورت تھی.... رانگ نمبر نے انہیں کہیں نکلنے ہی نہیں دیا تھا.... آرام کہاں سے ملتا.... آخر کئی گھنٹے بعد رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"سنو حالات.... تمہارے ملک پر تو اب مکمل طور پر میرا قبضہ ہو چکا ہے.... تین چار پڑوسی ممالک اب میرے بلیک ہولز کی زد میں آ چکے ہیں.... ابھی تک بلیک ہولز کا کوئی توڑ کوئی سائنس دان نہیں کر سکا.... اس طرح آہستہ آہستہ پوری دنیا میری غلام بننے والی ہے.... اب تم لوگوں کے لیے میرا مشورہ ہے.... بہت پرخلوص مشورہ"۔

"اور وہ کیا؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"میرے ساتھ شامل ہو جاؤ.... میرے ساتھ کام کرو.... تم بھی ایک طرح سے پوری دنیا کے حکمران بن جاؤ گے"۔

"اوہ.... اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"دس بار اوہ اوہ کہہ لو.... مجھے خوشی ہی ہو گی"۔ وہ ہنسا۔

"ہمیں سوچنے دیں"۔ انسپکٹر جمشید نے سوچ میں گم لہجے میں کہا۔

"ضرور..... کیوں نہیں..... اب میں کل بات کروں گا"۔

آواز بند ہو گئی۔

"یہ..... یہ کیسا مشورہ تھا..... خان رحمان نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"اچھا..... بلکہ بہت اچھا مشورہ تھا..... اب جب کہ یہ صاحب پوری دنیا پر چھا جانے والے ہیں تو ہم کیوں نہ ان کے ساتھ مل کر عیش کریں..... ہمارے تو ہو جائیں گے وارے نیارے"۔ شوکی نے پرجوش انداز میں کہا۔

"شوکی! یہ تم کہہ رہے ہو"۔ انسپکٹر جمشید نے نفرت زدہ لہجے میں کہا۔

"انکل! آپ تو ناراض ہو گئے..... لیکن خدا کے لیے سوچیے..... اور پھر سوچنے کے لیے اس نے بھی تو وقت دیا ہے"۔

"ہوں..... اس قسم کا خیال تک دل میں نہ لانا..... ورنہ"۔ انہوں نے گویا دھمکی دی۔

"ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"۔

"ورنہ کیا؟" شوکی نے جیسے ان کی دھمکی سنی ہی نہیں۔

"مشکل ہے انکل"۔ شوکی نے عجیب سے انداز میں کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا مشکل ہے؟" محمود اسے کاٹ کھانے والے انداز میں بولا۔

"یہ کہ ان سے برا کوئی نہ ہو گا.... ہم مسٹر رانگ نمبر کو آواز دے لیں گے.... اس صورت میں انکل ہمارے لیے برے کس طرح ثابت ہوں گے؟"

"یہ.... شوکی یہ تم کہ رہے ہو"۔ پروفیسر داؤد نے جھلا کر کہا۔

"آپ میری آواز کو پہچانتے نہیں انکل.... یہ میں ہی بول رہا ہوں"۔

"لیکن تم اس قدر غلط بول رہے ہو کہ کیا بتاؤں"۔ پروفیسر داؤد نے برا سا منہ بنایا۔

"تو نہ بتائیں"۔ شوکی بولا۔

"بھائی جان.... آپ کو کیا ہو گیا ہے"۔ مکھن نے بوکھلا کر کہا۔

"شوکی ٹھیک کہہ رہا ہے.... بلکہ بالکل ٹھیک"۔ انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنائی دی۔

"کک.... کیا.... کیا مطلب.... کیا یہ ہمارے کان بجے ہیں؟"

آفتاب چلا اٹھا۔

"آفتاب! ہوش میں رہ کر بات کرو"۔ انسپکٹر کامران مرزا غرائے۔

"یا اللہ رحم.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

"یہ کہ میں بھی شوکی کا ہم خیال ہوں.... ان حالات میں رانگ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نمبر کے ساتھ حکومت میں شامل ہو جانا ہی بہتر ہو گا ہم سب کے لیے"۔

"خبردار انسپکٹر کامران مرزا.... میرے ساتھیوں کو غلط پٹی نہ پڑھائیں"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

"آپ نے کیا کہا.... میں اور غلط پٹی پڑھاؤں.... آپ اپنے ساتھیوں کو سنبھال کر رکھیں.... میں آفتاب' آصف' فرحت اور شوکی برادرز کے ساتھ رانگ نمبر حکومت میں شامل ہو رہا ہوں"۔

"کیا فرمایا آپ نے.... آپ ہمیں ساتھ لے کر حکومت میں شامل ہو رہے ہیں"۔ آفتاب نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل.... اور کیا"۔ وہ بولے۔

"نہیں اباجان! کم از کم میں تو آپ کا ساتھ نہیں دوں گا"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"اور میں بھی نہیں ساتھ دوں گا"۔ آصف چلایا۔

"اور فرحت.... تم کیا کہتی ہو.... ابھی اور اسی وقت فیصلہ سنا دو"۔

"م.... مم.... میں آپ کا ساتھ دوں گی انکل"۔ فرحت نے کانپ کر کہا۔

"ڈر گئیں.... اباجان سے ڈر گئیں.... ہاہاہا"۔

"نہیں.... اس وقت ان کا خیال درست ہے.... ان حالات میں

اور کر بھی کیا سکتے ہیں"۔

"خبردار.... ایسی بات منہ سے نہ نکالو"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلا کر کہا۔

"آپ نے کیا کہا انکل.... شوکی برادرز.... شوکی بھائی آپ ہی شامل ہوں گے.... ہم نہیں.... کیوں صاحبان.... مکھن.... اخلاق.... اشفاق نے فوراً کہا۔

"بالکل درست"۔

"لیکن تم نے میرا نام نہیں لیا"۔ رفعت بولی۔

"جانتا ہوں.... تم بھی ہمارا ساتھ دو گی.... شوکی بھائی کے ساتھ نہیں جاؤ گی"۔

"غلط.... بالکل غلط خیال"۔ رفعت کی آواز گونجی۔

"کک.... کیا مطلب.... اوہو تو کیا تم بھی؟"

"ہاں! میں بھی انکل کامران مرزا کا ساتھ دوں گی"۔

"تب پھر ابھی دو ٹوک فیصلہ ہو جائے"۔ انسپکٹر جمشید نے جذباتی انداز میں کہا۔

"دو ٹوک فیصلہ؟" خان رحمان نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں! دو ٹوک فیصلہ.... کون کس کے ساتھ ہے.... جو انسپکٹر کامران مرزا کے ساتھ شامل ہو کر حکومت کرنا چاہتے ہیں.... وہ ان کی طرف ہو جائیں اور جو حکومت کے خلاف کام کرنے کے لیے تیار

ہیں.... وہ میری طرف آ جائیں.... تاکہ ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے"۔

"اوہ.... اوہ"۔ پروفیسر داؤد نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"آپ کو کیا ہوا انکل؟" شوکی نے ان کی طرف مڑ کر کہا۔

"خاموش! تم مجھ سے بات نہ کرو.... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حالات یہ رخ بھی اختیار کر سکتے ہیں اور ایک دن ہم لوگ آپس میں یوں بٹ جائیں گے"۔

"لیکن یہ وقت کی آواز ہے.... حالات کا تقاضا ہے.... ہم رانگ نمبر کے خلاف کچھ نہیں کر سکے اب تک.... نہ کچھ کر گزرنے کے امکانات ہیں.... لہذا حکومت میں شامل ہونا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں.... میں انکل کامران مرزا کا ساتھ دوں گا"۔ شوکی ان کی طرف بڑھ گیا۔

"اور میں بھی"۔ رفعت نے کہا اور ان کی طرف بڑھ گئی.... اشفاق اور اخلاق اور محمن نے نفرت زدہ انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھا اور انسپکٹر جمشید کی طرف ہو گئے۔

"میں بھی انکل کامران مرزا کے ساتھ ہوں"۔ فرحت بولی اور ان کی طرف بڑھ گئی۔

"میں اور آصف انکل جمشید کا ساتھ دیں گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"محمود.... فاروق.... اور فرزانہ تم؟"

"ظاہر ہے.... اباجان .... ہم آپ سے الگ ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے"۔ فاروق بولا۔

"بالکل"۔ محمود نے ہانک لگائی۔

"غلط کہا"۔ ایسے میں فرزانہ کی آواز گونجی۔

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"میں بھی.... ہاں میں بھی انکل کامران مرزا کا ساتھ دوں گی"۔

"نہیں!!!"

ان کی چیخ بہت بلند تھی.... عین اس وقت انسپکٹر جمشید نے ایک انوکھی بات کہی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ادھر یا ادھر

"جس جس نے انسپکٹر کامران مرزا کے ساتھ شامل ہونا ہے.... ہو جائے.... لیکن ایک بات یاد رکھو"۔

"اور وہ کیا جمشید؟" خان رحمان بولے۔

"ابھی نہیں.... ادھر یا ادھر ہونے میں ابھی دو افراد باقی ہیں.... خان رحمان اور پروفیسر صاحب.... پہلے آپ دونوں فیصلہ سنا دیں"۔

"ظاہر ہے جمشید.... ہم تو مر جائیں گے.... تمہارا ساتھ نہیں چھوڑیں گے"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"اور خان رحمان"۔

"بھئی کہہ تو دیا پروفیسر صاحب نے.... دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے.... موت سو فیصد سامنے نظر آ جائے.... پھر بھی میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا.... اور اگر پوری دنیا مل کر کہہ دے کہ انسپکٹر جمشید غلط ہیں.... تب بھی میں تمہارا ہی ساتھ دوں گا جمشید.... اور اس سے بھی آگے بڑھ کر ایک بات کہوں"۔ خان رحمان نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں کہو"۔ انسپکٹر جمشید نے بھی کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"اگر خود مجھے بھی یہ یقین ہو کہ تم غلط ہو جمشید.... تب بھی میں تمہارا ہی ساتھ دوں گا"۔

"دوست ہو تو تم جیسا.... اور پروفیسر صاحب آپ؟" وہ بولے۔

"میں پہلے ہی فیصلہ سنا چکا ہوں"۔

"بہت خوب! لیکن میں نے ابھی اپنا فیصلہ نہیں سنایا"۔

"کیا مطلب؟" سب ایک ساتھ چلائے۔

"ہاں.... میں نے ابھی تک اپنا فیصلہ نہیں سنایا"۔

"ک.... کیا فیصلہ.... جمشید"۔ خان رحمان کا رنگ اڑ گیا۔

"تم غلط سوچ رہے ہو خان رحمان"۔ انسپکٹر جمشید عجیب سے انداز میں مسکرائے۔

"کیا مطلب.... انکل خان رحمان کیا سوچ رہے ہیں ابا جان؟" فاروق نے چونک کر کہا۔

"یہ کہ میں بھی انسپکٹر کامران مرزا کی طرف جا رہا ہوں"۔

"ہاں جمشید.... میں نے یہی سوچا ہے"۔ خان رحمان نے فوراً سر ہلا دیا۔

"پہلے ایک بات بتاؤ.... اگر اس وقت میں انسپکٹر کامران مرزا کے ساتھ شامل ہو جاتا تو تم کیا کرو گے؟"

"مجبوری ہے.... ابھی ابھی کہہ چکا ہوں.... ہر حال میں تمہارا ہی

ساتھ دوں گا"۔

"بہت خوب! اب میرا فیصلہ سنو.... ان غداروں کو ہم رانگ نمبر کا ساتھ دینے کی اجازت نہیں دیں گے"۔

"کک.... کیا مطلب؟" وہ کانپ گئے۔

"کیا کہا.... آپ نے؟" انسپکٹر کامران مرزا اچھل پڑے۔

"میں نے کہا ہے.... ہم غداروں کو رانگ نمبر کا ساتھ دینے کی اجازت نہیں دیں گے"۔

"اور آپ ہمیں کس طرح روکیں گے؟" انسپکٹر کامران مرزا جھلائے۔

"ان ہاتھ پاؤں سے"۔

"مر گئے روکنے والے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے فوراً آگے بڑھ کر کہا۔

"انسپکٹر جمشید بھی فوراً آگے بڑھے.... دونوں کے جسم ایک دوسرے سے پورے زور سے ٹکرا گئے.... دونوں الٹ کر گرے۔

سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.... اتنے میں دونوں ایک ساتھ اچھل کر کھڑے ہو چکے تھے.... بالکل ایک ساتھ اٹھے.... اٹھتے ہی دونوں نے پھر ایک دوسرے پر چھلانگ لگائی.... دونوں کے جسم بہت زوردار انداز میں ٹکرائے.... دونوں اچھل کر گرے۔

"اف مالک.... یہ.... یہ کیا ہو رہا ہے.... جمشید.... کامران

مرزا.... تم دونوں ہوش میں تو ہو؟"

"انسپکٹر جمشید آپ کے ساتھی ہیں.... آپ صرف انہیں کہہ سکتے ہیں، مجھے نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

"کک.... کیا مطلب؟"

"ابھی ابھی آپ نے مجھ سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے.... اب مجھے پوچھنے والے کون ہوتے ہیں کہ میں ہوش میں تو ہوں"۔

"اچھی بات ہے.... آج یہ بھی سننا تھا.... جمشید.... میں صرف تم سے کہتا ہوں.... تم ہوش میں تو ہو"۔

"پروفیسر صاحب! آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں.... میں ہوش میں ہوں.... یہ ہوش میں نہیں ہیں"۔

"ہاں واقعی.... ہوش میں یہ نہیں ہیں.... لیکن لڑنے کی کیا ضرورت ہے.... انہیں ان کے راستے پر جانے دیا جائے"۔

"کیسی بات کرتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے غرا کر کہا۔ "یہ کیسے کہہ سکتے ہیں.... جاؤ.... جو جرم کرنا چاہتے ہو کر لو"۔

"اوہ ہاں واقعی.... یہ بات تو ہے"۔

"تب پھر ایک طرف ہٹ جائیں.... اور میدان میں فیصلہ کر لینے دیں"۔

"ضرور جمشید صاحب.... ضرور.... کیوں نہیں.... میں آپ سے کمزور نہیں ہوں.... آج وہ سبق سکھاؤں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے

گا"۔

"سکھائیں گے آپ سبق اور یاد چھٹی کا دودھ آئے گا.... کمال ہے"۔ فاروق نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"تم چپ رہو.... کہیں میں نے ایک آدھ ہاتھ تمہیں رسید کر دیا تو گھنٹوں ہوش میں نہیں آؤ گے"۔ انسپکٹر کامران مرزا غرائے۔

"یہ سب سے اچھا ہے"۔ فاروق نے فوراً کہا۔

"کیا سب سے اچھا ہے؟" انسپکٹر کامران مرزا نے منہ بنایا۔

"یہ کہ میں گھنٹوں ہوش میں نہ آؤں.... کم از کم یہ خونی منظر تو نہیں دیکھوں گا"۔

"اچھا تو پھر یہ لو"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ فاروق کی طرف جھپٹے اور اس کی طرف ایک مکا اچھال دیا۔

"نہیں"۔ آفتاب بلند آواز میں چلا اٹھا اور ان کے درمیان آ گیا.... نتیجہ یہ کہ مکا اس کی ٹھوڑی پر لگا۔

اس کے منہ سے ایک دل دوز چیخ نکل گئی اور پھر باقی لوگوں نے منہ سے خون نکلتے دیکھا۔

"انسپکٹر کامران مرزا یہ آپ نے بہت برا کیا.... میری پارٹی کے ایک فرد کو اس بری طرح مارا.... اب آپ میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے"۔

"ارے ارے.... ہوش کریں.... یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ایسے میں بیگم کامران مرزا کی آواز سنائی دی.... اس وقت تک وہ دونوں عورتوں کو بالکل بھولے ہوئے تھے.... اور وہ بھی خاموشی سے اس ہولناک جنگ کو دیکھ رہی تھیں.... لیکن اس موقع پر بیگم کامران مرزا سے رہا نہ گیا۔

"بیگم.... تم درمیان میں نہ آنا.... اور ہاں.... تم اب تک الگ کیوں کھڑی رہیں.... کیا تم میرا ساتھ نہیں دو گی؟" وہ پھنکارے۔

"بالکل.... میں اور آپ کا ساتھ نہیں دوں گی"۔ بیگم کامران مرزا نے کہا اور ان کے طرف آ گئیں۔

"شکریہ بیگم.... لیکن تم درمیان میں دخل اندازی نہیں کرو گی"۔

"میں کہتی ہو.... لڑنے کی کیا ضرورت ہے.... اپنے اپنے راستے پر چل نکلتے ہیں"۔

"لڑنے کی ضرورت مجھے نہیں.... انسپکٹر جمشید کو ہے"۔

"ہاں! اس میں شک نہیں.... مجھے یہ ضرورت اس لیے ہے کہ ہم غداری کو پسند نہیں کر سکتے.... کسی صورت میں بھی"۔ انہوں نے کہا۔

"خبردار.... آپ مجھے نہیں روک سکتے.... آؤ ساتھیو.... چلیں"۔

"لیکن جائیں گے کہاں؟.... آپ کو کیا معلوم رانگ نمبر کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہ بعد کی بات ہے.... آؤ بھئی"۔ وہ آگے بڑھے.... لیکن اوندھے منہ گرے .... اس لیے کہ انسپکٹر جمشید نے آگے بڑھ کر ٹانگ اڑا دی تھی.... انسپکٹر کامران مرزا اس کے لیے بالکل تیار نہیں تھے.... اسی لیے بہت بری طرح گرے.... ناک کی ہڈی پر چوٹ جو لگی تو ناک سے خون ٹپکنے لگا.... جھلا کر سیدھے ہوئے.... اور لات چلا دی.... یہ لات انسپکٹر جمشید کی پیشانی پر لگی.... وہ چکرا کر گرے اور ان کا بھی سر فرش سے ٹکرا گیا.... ان کے سر سے بھی خون بہتا نظر آیا۔

"میرا خیال تھا.... تم جھوٹ موٹ کی لڑائی لڑ رہے ہو، لیکن اب اندازہ ہوا.... یہ لڑائی تو سچ مچ کی ہے.... انسپکٹر کامران مرزا آپ فکر نہ کریں.... انسپکٹر جمشید آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے.... میں آپ کو یہاں سے اٹھا لیتا ہوں.... اس طرح آپ سیدھے میرے پاس آ جائیں گے.... پھر ہم مل کر پروگرام ترتیب دیں گے.... مجھے آپ جیسے لوگوں کی ضرورت ہے"۔

"لیکن میں جب تک انسپکٹر جمشید کو مزا نہ چکھا لوں.... یہاں سے رخصت ہونا بھی پسند نہیں کروں گا"۔

"اوہو انسپکٹر کامران مرزا.... یہ وقت ان باتوں کا نہیں.... ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو.... یہ میرا یا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے.... آپ کے ساتھ جو ساتھی آنا چاہیں.... وہ ایک طرف ہو جائیں"۔

"ہرگز نہیں.... ہم ان لوگوں کو نہیں جانے دیں گے"۔ انسپکٹر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

شید غرائے۔

"شاید ابھی تک آپ کے مزاج ٹھکانے نہیں آئے.... اگرچہ سر سے خون بہہ رہا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا ہنسے۔

"اپنی ناک کی خبر لیں.... ٹپ ٹپ خون بہہ رہا ہے.... اور لباس کو خراب کر رہا ہے"۔

"پروا نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"تو پھر ہم کیوں پروا کریں"۔ انسپکٹر جمشید بھی مسکرائے۔

"تو پھر ہو جائیں دو دو ہاتھ؟" انسپکٹر کامران مرزا ہنسے۔

"ضرور ہو جائیں.... میں آپ سے کسی طرح کم نہیں"۔ انسپکٹر جمشید بھی ہنسے۔

دونوں نے ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر چھلانگ لگا دی.... اچانک ان کے ہاتھ ہاتھوں میں الجھ گئے.... اب وہ انگلیوں کے ذریعے زور لگانے لگے.... ان کے چہرے زور لگاتے لگاتے سرخ ہو گئے.... جب کچھ نہ بنا تو اچانک انسپکٹر جمشید نے دایاں پاؤں اٹھایا اور ان کی پنڈلی پر مار دیا۔

انسپکٹر کامران مرزا بلبلا اٹھے.... لیکن بلبلاتے بلبلاتے بھی انہوں نے پاؤں ان کے پاؤں پر دے مارا.... انسپکٹر جمشید ناچ اٹھے.... ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا نے اپنی لات، ان کی کمر پر رسید کر دی.... وہ اوندھے منہ دھم سے گرے اور ساکت ہو گئے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"محمود، فاروق، آفتاب، آصف، خان رحمان اور پروفیسر داؤد دھک سے رہ گئے.... اچانک وہ سب انسپکٹر کامران مرزا کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔

"ہم بھی آپ کے راستے کی دیوار ثابت ہوں گے.... کیا سمجھے؟"

"کوئی فائدہ نہیں.... میں تم لوگوں کو ایک ایک منٹ میں الٹ کر رکھ دوں گا"۔

"ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہو سکتی"۔

"لیکن آپ کیوں ہاتھ پیر چلائیں گے انکل.... ہم یہاں موجود نہیں ہیں کیا؟" فرزانہ بولی اور پھر فرحت اور رفعت کے ساتھ آگے بڑھی۔

"ارے ارے.... یہ کیا.... تو اب تم بھی لڑائی کے میدان میں کودو گی؟" محمود چلایا۔

"ہاں! کیوں نہیں"۔

اور پھر وہ آپس میں ٹکرا گئے.... وہ جنگ ہوئی، کہ خدا کی پناہ.... ادھر انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا بالکل مرغوں کی طرح لڑ رہے تھے.... ایسے میں ایک آواز ابھری۔

"آپ لوگوں کا دماغ چل گیا ہے.... آپس میں لڑ رہے ہیں.... میں کہتا ہوں.... ہٹ جائیں اور رانگ نمبر کے خلاف لڑائی کی تیاری

کریں"۔

یہ آواز منور علی خان کی تھی۔

"ہائیں.... منور علی خان.... تم اب تک کہاں تھے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"اونگھ آ گئی تھی.... ایسی اونگھ.... کہ میں خواب تک دیکھنے لگا.... جب میری آنکھ کھلی تو میں نے جنگ ہوتے دیکھی.... آخر آپ لوگ کیوں لڑ رہے ہیں؟"

"یہ تمہارے دوست انسپکٹر کامران مرزا چلے ہیں رانگ نمبر کا ساتھ دینے"۔ انسپکٹر جمشید نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا؟.... یہ نہیں ہو سکتا.... آپ کی آنکھوں اور کانوں کو دھوکا ہوا ہے"۔

"تو یہ دھوکا آپ بھی کھالیں.... خود پوچھ لیں"۔

"کامران مرزا.... یہ میں کیا سن رہا ہوں؟"

"جو کچھ سن رہے ہیں.... ٹھیک ہے.... اور جلد فیصلہ کرو.... تم میرا ساتھ دو گے یا انسپکٹر جمشید کا.... دیکھو میرے ساتھ تمہاری اپنی بیٹی ہے.... فرحت بھی میرا ساتھ دینے کا اعلان کر چکی ہے.... رفعت اور فرزانہ بھی.... اور شوکی بھی.... باقی لوگ دوسری طرف ہیں.... بتاؤ.... تم کس کا ساتھ دو گے"۔

"دماغ تو نہیں چل گیا؟" منور علی خان چلائے۔

WaqarAzeem.Pakistanipoint.com

"ہائیں اس میں دماغ چلنے والی کیا بات ہے"۔

"ہم لوگ ہمیشہ اسلام دشمنوں اور ملک دشمنوں سے لڑتے رہے ہیں.... آج تک یہی ہوتا آیا ہے.... تو کیا اب اس کے خلاف.... تم ملک دشمن کا ساتھ دو گے؟"

"ہاں! اس لیے کہ اس نے پوری دنیا اپنے قبضے میں کر لی ہے.... اور ہمیں حکومت میں شامل کرنا چاہتا ہے.... تو ہم اس کے مقابلے میں جب کچھ کرنے کے قابل نہیں ہیں تو پھر کیوں نہ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں.... اس کی پیشکش سے فائدہ اٹھائیں.... دنیا پر حکومت کریں"۔

"یہ.... یہ.... یہ تم کہہ رہے ہو کامران مرزا.... یا میرے کان بج رہے ہیں؟" منور علی خان کے لہجے میں سارے زمانے کی حیرت تھی۔

"ہاں! میں کہہ رہا ہوں.... تم میرا ساتھ دو گے یا ان کا.... یہ فیصلہ سنا دو"۔

"منور علی خان وہ چیز نہیں.... جو بک جائے.... میں انسپکٹر جمشید کا ساتھ دوں گا"۔

"اچھی بات ہے.... تو پھر تم بھی ایک لات وصول کرو"۔

یہ کہہ کر انہوں نے ایک بھرپور لات ان کے سینے پر دے ماری.... وہ تو دہرے ہو گئے.... اور پھر لگے فرش پر تڑپنے.... وہ حیرت

زدہ رہ گئے.... ہاتھوں سے زور آزمائی کرنے والا انسپکٹر کامران مرزا کی صرف ایک لات کھا کر تڑپ رہا تھا.... وہ حیرت زدہ رہ گئے.... جلد ہی منور علی خان بالکل ساکت ہو گئے.... شاید وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

"یہ لیجئے.... انسپکٹر جمشید.... آپ کا ایک ہم خیال تو گیا کام سے.... اور اب میں ایک بار پھر آپ کی طرف آتا ہوں"۔

"منہ کی کھائیں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے منہ بنایا۔

"دیکھا جائے گا"۔ انہوں نے کہا اور پھر انسپکٹر جمشید پر حملہ آور ہوئے.... اس بار ان کا دائیں ہاتھ کا مکا انسپکٹر جمشید کے جبڑے پر پڑا.... وہ پیچھے کی طرف الٹ گئے.... ساتھ ہی انہوں نے ان پر چھلانگ لگائی اور تابڑ توڑ مکے ان پر برسا دیئے.... انہوں نے انسپکٹر جمشید کو ساکت ہوتے دیکھا۔

"لو.... تمہارے اہم ساتھی تو گئے کام سے.... اب کیا رہ گیا تم لوگوں کے پاس.... انکل منور علی خان پہلے ہی تلوے چاٹ چکے ہیں.... لہٰذا تم بھی بھاگتے نظر آؤ"۔ فرزانہ نے شوخ آواز میں کہا۔

"دیکھا جائے گا.... ہم تو آخر دم تک لڑیں گے"۔ محمود بولا۔

"یہ کیا چیز ہیں.... میرے ایک ہاتھ کی مار ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنائی دی.... ساتھ ہی وہ محمود وغیرہ کی طرف مڑے۔

یوں لگا جیسے بجلی کوند گئی.... وہ اس قدر تیزی سے حرکت میں آئے تھے.... تڑاتڑ ان کے ہاتھ پڑتے چلے گئے اور وہ لمبے لیٹتے چلے

گئے..... ایک منٹ بعد میدان صاف تھا..... ایسے میں رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات..... اب میں تم لوگوں کو اپنے پاس بلا رہا ہوں"۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

شکست دینے والے

سب سے پہلے منور علی خان کو ہوش آیا.... انہوں نے ادھر ادھر دیکھا.... انسپکٹر جمشید' خان رحمان' پروفیسر داؤد اور پھر محمود' فاروق' آفتاب' آصف' اشفاق اور مکھن صاحب لمبے لیٹے تھے.... باقی لوگ غائب تھے۔

"ہائیں.... یہ ہمیں شکست دینے والے کہاں چلے گئے؟"

ان کی آواز سن کر انسپکٹر جمشید نے آنکھیں کھول دیں.... پھر باری باری وہ سب ہوش میں آ گئے۔

"کہاں گئے وہ سب؟"

"شاید انہیں رانگ نمبر نے اچک لیا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"وہ.... کیسے؟"

"وہ ایسے کہ دروازے اندر سے بند ہیں.... کوئی دروازہ وغیرہ کھلا نظر نہیں آ رہا.... سب بند ہیں.... اور وہ سب غائب ہیں"۔

"ہو سکتا ہے وہ چھت کے راستے چلے گئے ہوں"۔ محمود نے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"چھت کے راستے... نن... نہیں"۔ آصف بولا اور اس نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی... جلد ہی وہ لوٹ آیا... اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

"زینہ بھی اندر سے بند ملا ہے"۔

"تب پھر ظاہر ہو گیا... ہمارے بے ہوش ہونے کے بعد رانگ نمبر نے انہیں اچک لیا"۔

"یا اللہ رحم... اور اس نے ایسا کیوں کیا؟"

"وہ اس کا ساتھ جو دیں گے... انہیں تو لے جاتا ہی... ہم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کیا تھا... ہمیں کیوں لے جاتا"۔

"اف مالک! یہ تو عجیب و غریب صورت حال بن گئی... اس کا مطلب ہے... ہم ان سے جدا ہو گئے"۔ محمود نے حسرت زدہ انداز میں کہا۔

"کوئی ایسے ویسے بچھڑے... کچھ نہیں کہہ سکتے... کہ اب زندگی میں ہماری ملاقات ہو گی بھی یا نہیں"۔

"اور اب ہم بچے کھچے ساتھی کیا کریں گے؟"

"ہاں... ہمارے لیے ایک سوال یہ بھی ہے... لیکن شاید ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے... بس آرام کریں گے... اور پھر ہم سب زخمی ہیں... ٹھہرو... میں ہسپتال والوں کو فون کرتا ہوں... وہ آکر ہمیں لے جائیں گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ ہاں! یہ زیادہ بہتر رہے گا.... پہلے تو ہمارے زخموں کا علاج ہونا چاہیے"۔

یہ کہہ کر انہوں نے ہسپتال کے نمبر ملائے.... اور انہیں صورت حال بتائی.... لیکن دوسری طرف کا جواب سن کر وہ حیرت زدہ رہ گئے.... ہسپتال کے انچارج نے کہا۔

"مسٹر رانگ نمبر کی ہدایات کے مطابق اب آپ محکمہ سراغرسانی کے انسپکٹر نہیں رہے.... نہ آپ کے پاس کوئی اور اختیارات ہیں.... لہذا آپ اگر زخمی ہیں تو خود ہسپتال آئیں.... پرائیویٹ ایمبولینس کا بندوبست کریں.... ہمارے پاس اس وقت کوئی ایمبولینس فارغ نہیں ہے"۔

ان پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا.... پھر انہوں نے ایک پرائیویٹ ادارے کو فون کیا.... اس کی ایمبولینس میں وہ ہسپتال پہنچے.... اور انہیں باقاعدہ داخلہ لینا پڑا.... جس طرح مریض داخلہ لیتے ہیں.... انہیں رو رو کر رونا آ رہا تھا۔

"میں ایک بات سوچنا چاہتا تھا"۔

"تو اب سوچ لو.... روکا کس نے ہے"۔

"مجھے تو حیرت فرزانہ پر ہے.... وہ بھی تو ان حالات میں ہمارا ساتھ چھوڑ گئی.... کم از کم اس سے ایسی امید نہیں تھی"۔

"ہاں بھئی.... واقعی.... ویسے تمہاری امی اس امتحان میں پوری

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اتریں.... وہ ہمارے ساتھ رہیں"۔

"میں آپ کا ساتھ چھوڑ بھی کیسے سکتی ہوں.... ہاں ایک موقع ایسا ہو سکتا ہے.... جب میں ایسا کرنے پر مجبور ہو جاؤں.... لیکن اس کا امکان دور دور تک نہیں"۔

"اور وہ کون سا موقع ہے"۔

"اگر آپ مجھے میرے دین سے ہٹانا چاہیں.... مجھے اسلام چھوڑنے پر مجبور کریں.... تو اس صورت میں میں صاف انکار کر دوں گی"۔

"بالکل ٹھیک.... لیکن ان شاء اللہ ایسا نہیں ہو گا"۔

"ان شاء اللہ"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

ہسپتال میں جب رات ہو گئی تو اچانک ان کے کمرے کا بلب بجھ گیا۔

"ارے! یہ بلب کو کیا ہوا؟" فاروق چونکا۔

"میں دیکھتا ہوں.... تم لیٹے رہو"۔ انسپکٹر جمشید کی آواز ان کے کانوں میں آئی' فاروق کے کندھے پر انسپکٹر جمشید کا ہاتھ آ کر جم گیا.... انہوں نے منہ سے آواز نکالے بغیر اسے اشارہ کیا.... وہ فوراً سمجھ گیا.... اس نے محمود کو' محمود نے آفتاب کو.... آفتاب نے آصف کو اسی طرح ہر ایک کو اشارہ کیا گیا.... دوسرے ہی لمحے وہ پیٹ کے بل رینگتے چلے گئے اور اس طرح ہسپتال کے پچھلی طرف نکل آئے.... ہسپتال ان کا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بہت اچھی طرح دیکھا بھالا تھا۔۔۔ اس لیے انہیں کوئی دقت نہ ہوئی۔۔۔ اب وہ اٹھ کر چلنے لگے۔۔۔ اس طرح وہ ایک گلی میں آ گئے۔۔۔ انسپکٹر جمشید نے ایک گھر کے دروازے پر دستک دی۔۔۔ گلی میں بھی اندھیرا تھا۔۔۔ اندر سے فوراً کسی نے کہا۔

"کون؟"

"آپ، کا بچپن کا دوست"۔ انسپکٹر جمشید نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"بچپن کا دوست۔۔۔ نام؟"

"جامی"۔ وہ بولے۔

"ارے یار جامی۔۔۔ تم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ تم تو"۔

"اوہو یار۔۔۔ ہم باہر کھڑے ہیں۔۔۔ اندر آ کر بھی تو بات چیت کر سکتے ہیں"۔ انہوں نے فوراً کہا۔

"ہاں بالکل کیوں نہیں۔۔۔ لیکن یار۔۔۔"۔ اس نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

"پھر وہی لیکن یار۔۔۔ ارے بھئی کیا ہوا اندر آ کر باتیں کرنے کے قابل نہیں رہ جائیں گے"۔

"یہ بات نہیں۔۔۔ اچھا میں دروازہ کھول رہا ہوں"۔

دروازہ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہو گئے۔۔۔ اب وہ گھر کے مالک کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ اور گھر کا مالک انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رہا تھا۔

"ہاں! مجھے یاد آگیا"۔ اس نے کہنا چاہا' لیکن انہوں نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یاد آگیا نا.... تو میں تمہارا بچپن کا دوست ہوں"۔ ساتھ ہی انہوں نے اشارہ کیا تو اب وہ بولے۔

"ہاں یار.... یاد آگیا"۔

"یار کیا بیٹھنے کے لیے بھی نہیں کہو گے.... اب کیا ہم یہیں کھڑے رہیں گے"۔

اوہ نہیں.... آؤ.... آؤ"۔

مالک مکان کچھ گھبرایا گھبرایا تھا.... وہ اسے اندرونی حصے میں گھسیٹ لائے.... اس طرح کہ اس کے منہ پر اب بھی ہاتھ تھا.... دروازہ بند کر کے انہوں نے دبی آواز میں کہا۔

"میں انسپکٹر جمشید ہوں.... اس وقت تک آواز بدل کر بات کر رہا تھا.... ضرورت تھی اس بات کی"۔

"لل.... لیکن"۔

"بس کچھ سوال نہ کرو.... اس وقت ہم بہت مشکل میں ہیں.... رانگ نمبر پورے ملک پر چھا چکا ہے.... ہمارے آدھے ساتھی تک اس نے اپنے ساتھ ملا لیے ہیں.... کسی طرح.... بس کسی طرح بھی ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتے ہیں.... اس کے لیے ہم نے ہسپتال

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کی لائٹ آف کی.... پورے ہسپتال میں اندھیرا کیا۔ کیونکہ وہ اگر کچھ دیکھ سکتا یا سن سکتا ہے.... تو صرف اس وقت جب روشنی ہو.... یا ہم منہ سے آواز نکالیں"۔

اوہ اچھا.... میں سمجھ گیا۔ پہلے بھی کئی بار آپ نے اس راستے سے نکلنے کے لیے یہ کوشش کی ہے۔ اور میں اس وقت سمجھ گیا تھا.... جب آپ نے بچپن کا دوست جای کہا تھا۔ اب آپ پہلے کچھ کھا لیں.... پھر جہاں جانا چاہیں چلے جائیں"۔

"ایسے نہیں.... پہلے ہمیں سارے شہر کی لائٹ آف کرنا ہو گی.... پھر ہم نکلیں گے یہاں سے' اور اسی لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں.... آپ کی ڈیوٹی کب شروع ہو گی؟"

"میں اب جانے ہی والا تھا"۔

"ٹھیک ہے.... آپ اپنے پاور روم چلے جائیں۔ اور آدھ گھنٹے کے لیے لائٹ آف کر دیں"۔

"میں سمجھ گیا.... آپ فکر نہ کریں"۔

اور پھر وہ چلا گیا۔ اس کے پندرہ منٹ بعد پورا شہر تاریکی میں ڈوب گیا.... آج آسمان پر بادل بھی تھے۔ اس طرح اور بھی گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو گیا.... اب وہ وہاں سے نکلے۔ یہ مالک مکان ان کا ایک خاص آدمی تھا.... بجلی کے محکمے میں ملازم تھا۔ اس قسم کے کام وہ اس سے لیتے رہتے تھے.... اب انہیں آدھ گھنٹے کے اندر اندر شہر سے باہر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نکلنا تھا... کیونکہ شہر سے باہر رانگ نمبر نے آلات نصب نہیں کر رکھے تھے... اب وہ لگے تیز تیز چلنے... بیرونی سڑک پر پہنچ کر تو وہ دوڑنے لگ گئے... اس قدر دوڑے' اس قدر دوڑے کہ تھک گئے اور مزید دوڑنا ان کے لیے مشکل ہو گیا... خاص طور پر پروفیسر داؤد کے لیے دوسرے یہ کہ انہیں بولنے کی اجازت نہیں تھی... جب تک وہ شہری حدود سے نکل نہ جاتے' بول نہیں سکتے تھے... اچانک انسپکٹر جمشید نے پروفیسر داؤد کو کندھے پر اٹھا لیا اور لگے دوڑنے... انہوں نے ہاتھوں کے اشارے سے کہا بھی کہ یہ کیا کر رہے ہو جمشید... لیکن انہوں نے جیسے سنا ہی نہیں۔

اور پھر آخر کار... وہ شہر سے باہر نکل گئے... رکے وہ اب بھی نہیں... کچھ اور دور نکل جانا چاہتے تھے... اس قدر احتیاط کرنا چاہتے تھے... کہ اس بات کا کوئی امکان نہ رہ جائے... رانگ نمبر ان کی سمت دریافت کر لے گا... وہ چاہتے تھے... رانگ نمبر انہیں ڈھونڈتا ڈھونڈتا تھک جائے... اور وہ اسے نہ ملیں۔

دور بہت دور... انسپکٹر جمشید کی ایک چھوٹی سی خفیہ عمارت تھی... اس کے دروازے پر انہوں نے خاص انداز میں دستک دی تو دروازہ خود بخود کھل گیا... اگرچہ وقت رات کا تھا... [illegible] لوگوں کو اس قدر جلد دروازہ کھلنے پر حیرت بھی ہوئی... لیکن اب بھی وہ احتیاط کی وجہ سے کچھ نہ بولے... جب عمارت کا دروازہ بند کر لیا گیا... اس

وقت انسپکٹر جمشید کی آواز انہوں نے سنی۔

"اب ہم باتیں کر سکتے ہیں"۔

"اور میرا پہلا سوال.... انہوں نے اس قدر جلدی دروازہ کس طرح کھول دیا؟"

"جب ہم چلے تھے.... تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا تھا کہ ہم آ رہے ہیں"۔

"آپ نے اشارہ کر دیا تھا.... کیسے"۔

"یہ دیکھو.... میری گھڑی میں کئی بٹن ہیں.... یہ گھڑی کم اور دوسری کئی چیزیں زیادہ ہے.... صرف یہ ایک بٹن دبانے سے.... تمام خفیہ عمارت کے خفیہ فورس والے چوکنے ہو گئے ہوں گے.... لیکن صرف آدھ گھنٹہ گزرنے پر انہوں نے جان لیا ہو گا کہ میں کسی ایک عمارت میں پہنچ چکا ہوں.... لہٰذا باقی بے فکر ہو چکے ہوں گے"۔

"یس سر.... یہی بات ہے"۔ ایک خفیہ کارکن نے فوراً کہا۔

وہ لمبے قد کا ایک نوجوان اور خوبصورت آدمی تھا.... اس کے چہرے پر معصومیت تھی.... بالکل سیدھا سادا آدمی نظر آتا تھا۔

"چوکس رہنا نمبر نو.... ہم بہت بڑے خطرے میں ہیں.... شہر سے قطعاً" کوئی رابطہ نہیں رکھنا ہے.... نہ کسی سے کوئی بات کرنا ہے.... نہ کسی کی کوئی بات سننا ہے.... اگر کوئی پیغام آئے تو وہ بھی نہیں سنا جائے گا"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"آپ فکر نہ کریں سر۔۔۔ میں سمجھتا ہوں"۔

"شکریہ۔۔۔ اب تم ہمارے لیے کھانا۔۔۔ نہیں بیگم ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔ بیگم تم ہمارے لیے کھانا تیار کرو"۔

"نہیں سر۔۔۔ میں کھانا تیار کروں گا۔۔۔ آپ دوڑ دوڑ کر تھک گئے ہیں۔۔۔ آرام کی ضرورت ہے"۔

"بات تو خیر یہی ہے۔۔۔ لیکن اب یہ بھی اچھا نہیں لگتا کہ ایک عورت یہاں موجود ہو اور کھانا مرد تیار کرے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے

"بالکل ٹھیک"۔ بیگم جمشید بولیں اور اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

"اب تو ہم آزادانہ باتیں کر سکتے ہیں؟"

"بس اتنی بھی نہیں۔۔۔ اب میں پہلے میک اپ شروع کروں گا۔۔۔ ہر ایک کے چہرے پر میک اپ کیا جائے گا۔۔۔ عام دیہاتیوں کا میک اپ۔۔۔ اب ہم دیہاتیوں میں شامل ہو کر رہیں گے۔۔۔ یہاں سے سیدھے ایک کھیت تک جائیں گے۔۔۔ اس کھیت والا بھی میرا واقف ہے وہ ہمیں دیکھتے ہی چند پھلوں اور سبزیوں کی ٹوکریاں ہمیں دے دے گا۔۔۔ وہ ہم سروں پر اٹھائیں گے۔۔۔ اور یہاں سے شہر روانہ ہو جائیں گے۔۔۔ سیدھے منڈی جائیں گے۔۔۔ پھلوں کو فروخت کریں گے۔۔۔ اور پھر ایک دوست کے گھر جائیں گے۔۔۔ دوست بھی خفیہ فورس کا ایک آدمی ہے۔۔۔ لیکن دیہاتی کے روپ میں رہتا ہے۔۔۔ بس اس کا گھر ہمارا ہیڈ کوارٹرز ہو گا۔۔۔ لیکن ہم اپنی آواز میں باتیں نہیں کر سکیں گے۔۔۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

ف اشاروں میں باتیں کریں گے.... اور رانگ نمبر کا سراغ لگائیں
.... ایک بار ہمیں یہ معلوم ہو گیا نا کہ رانگ نمبر دراصل کون
ہے.... پھر ہم کامیاب ہو جائیں گے.... اور اس پر ہاتھ ڈال سکیں
گے"۔

پروگرام بہت خوب ہے.... پسند آیا"۔ آفتاب نے خوش ہو کر
کہا۔

"افسوس.... باقی ساتھی ہمارے ساتھ نہیں ہیں.... ان کی کمی
محسوس ہوتی رہے گی"۔

"غداروں کی بات کیا کرنا"۔ انسپکٹر جمشید نے منہ بنایا۔

"مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ وہ بدل چکے ہیں"۔

"یہ خون.... جو نکلے ہیں.... کیا اس خون کو دیکھ کر کوئی کہہ سکتا
ہے کہ وہ سب ایک آدمی کا تھا"۔

"نہیں.... رانگ نمبر تک یہ کہے گا.... یہ ڈراما نہیں تھا"۔

"اس کا ذکر چھوڑو.... اور میک اپ کے لیے تیار ہو جاؤ"۔

اور پھر انہوں نے پروگرام پر عمل شروع کر دیا.... ایک ایک
کر کے وہ دیہاتی بنتے چلے گئے.... بارہ تیرہ گھنٹوں کی سرتوڑ کوشش کے
بعد وہ سب ایسے دیہاتی بن گئے کہ کوئی انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
دیکھنے پر بھی نہیں کہہ سکتا تھا.... وہ جعلی دیہاتی ہیں.... وہ چال ڈھال اور
بول چال.... ہر لحاظ سے دیہاتی بن چکے تھے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت خوب جمشید.... مان گیا.... تم نے تو مجھ تک کو دیہاتی بنا کر رکھ دیا ہے اور میں خود کو دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں کہ میں ایسا بھی ہو سکتا ہوں"۔ پروفیسر داؤد نے خوش ہو کر کہا اور سب لوگ مسکرانے لگے۔

"آئیے پھر کسان سے ملاقات کریں"۔

وہ وہاں سے روانہ ہوئے.... کسان نے انہیں دیکھ کر دانت نکال دیے۔

"یہ ان صاحب نے دانت کس بات پر نکالے ہیں"۔

"یہ خود بھی خفیہ فورس کا آدمی ہے.... اور دیہاتی کے روپ میں رہتا ہے.... لہذا ہمیں اپنے روپ میں دیکھ کر مسکرا دیا ہے"۔

"ہمیں فروخت کرنے کے لیے سبزیاں اور پھل چاہئیں.... تاکہ ہم کچھ پیسہ کما سکیں"۔ انسپکٹر جمشید نے دیہاتی انداز میں کہا۔

وہ پھر ہنس پڑا۔

"کمال کر دیا سر"۔

"بری بات ہے.... امتحان میں فیل ہو گئے نا.... سر نہیں.... اور نہ کمال وال کی بات کرو"۔

"میں سمجھ گیا جی.... آپ کو بہت اچھی سبزیاں اور پھل دوں گا.... لسی پیو گے؟"

"ٹھیک ہے.... پی لیں گے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انہوں نے لسی پیٹ بھر کر پی۔۔۔ اور پھر ٹوکرے سروں پر رکھ کر چل پڑے۔۔۔ اس وقت چل کر وہ صبح کے قریب شہر کے نزدیک پہنچے۔۔۔ باقی دیہاتی لوگ بھی اسی وقت روانہ ہوتے تھے۔۔۔ چنانچہ جب وہ سڑک پر پہنچے۔۔۔ دوسرے دیہاتی بالکل انہی کے انداز میں سروں پر ٹوکریاں رکھ کر چلے جا رہے تھے۔۔۔ اور کچھ لوگ ریڑوں پر پھل اور سبزیوں کی ٹوکریاں رکھے چلے جا رہے تھے۔۔۔ کسی کو ان پر ذرا بھی شک نہ گزرا کہ وہ کوئی دیہاتی نہیں ہیں۔۔۔ یوں بھی وہ قدرے فاصلے پر چل رہے تھے۔۔۔ یعنی سب لوگ ساتھ ساتھ نہیں تھے۔۔۔ دو دو تین تین کی ٹولیوں میں آگے پیچھے تھے۔۔۔ اس طرح وہ شہری حدود تک پہنچ گئے۔۔۔ لیکن وہاں لمبی لائن لگی دیکھ کر وہ حیرت زدہ گئے۔

"یہ کیا ہوا بھئی۔۔۔ آج کوئی خاص بات ہے؟؟"

"سنا ہے۔۔۔ شہر سے کچھ خاص لوگ فرار ہوئے ہیں۔۔۔ لہٰذا سب کی تلاشی لی جا رہی ہے۔۔۔ اور ہر ایک کو چیک کیا جا رہا ہے"۔

"اوہ اچھا"۔ ان کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔

"خبردار! آج ہم پھل سستے ہرگز نہیں بیچیں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے گویا انہیں حوصلہ دینے کے لیے کہا۔۔۔ مطلب یہ تھا کہ گھبرانے سے کام خراب ہو گا۔

قطار آگے بڑھتی چلی گئی۔۔۔ آخر وہ اس جگہ پہنچ گئے۔۔۔ جہاں چیک کرنے والے آدمی موجود تھے۔۔۔ ان کے پاس پھلوں اور سبزیوں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے علاوہ کچھ نہیں تھا.... لہٰذا ان پر کوئی شک نہیں کیا گیا.... اس طرح وہ آسانی سے منڈی پہنچ گئے.... پھل بھی انہوں نے اس انداز میں فروخت کیے جیسے بہت منجھے ہوئے کاروباری لوگ ہوں.... پیسے کھرے کرنے کے بعد وہ اپنے اس عزیز کی طرف روانہ ہوئے.... اس نے ان کی آواز سن کر دروازہ کھولا.... تو وہ بولے۔

"جامی سلام عرض کرتا ہے"۔

"وعلیکم السلام.... بہت دن بعد چکر لگایا جی.... ایسا بھی کیا ہے.... ہفتے میں ایک آدھ بار تو چکر لگا لیا کریں.... آ جایئے اندر"۔

"اچھا.... اب خیال رکھیں گے"۔

اور وہ اندر داخل ہو گئے.... ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے.... گپیں دیہاتی انداز میں ہوتی رہیں.... پھر انسپکٹر جمشید نے گھڑی کی طرف دیکھا اور ریڈیو کی طرف اشارہ کیا.... خفیہ فورس کے کارکن نے فوراً خبریں لگا دیں.... خبروں میں ان کے غائب ہونے کی خبروں کو مرچ مصالحہ لگا کر بیان کیا گیا تھا اور رانگ نمبر نے اعلان کیا تھا کہ انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں کو جہاں بھی وہ نظر آئیں.... فوراً گولیوں سے اڑا دیا جائے.... اور یہ حکم صرف پولیس اور فوج کے لیے نہیں تھا.... عام لوگوں کے لیے بھی تھا۔

خبریں سن کر وہ مسکرا دیئے.... کیونکہ ان سے یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ وہ رانگ نمبر کی نظروں سے بچ نکلے ہیں.... اب وہ اپنے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آلات کی مدد سے انہیں تلاش کر رہا ہو گا.... یعنی جونہی ان کی آواز سنائی دے گی.... وہ جان جائے گا کہ وہ کہاں ہیں.... لیکن.... انہوں نے اپنی اصل آواز میں بات کرنا بالکل ترک کر دیا تھا.... اب انہیں جو کچھ کرنا تھا.... شہر میں رہتے ہوئے اپنی اصل آواز میں ہرگز نہیں کرنا تھا.... میک اپ تو ان کا اس قسم کا تھا کہ کوئی نزدیک سے بھی انہیں نہیں پہچان سکتا تھا.... انہوں نے خاموشی سے وہ تمام چیزیں جمع کرنا شروع کیں.... جن کی انہیں ضرورت تھی.... پروفیسر داؤد کا مسئلہ ٹیڑھا تھا.... انہیں اپنی تجربہ گاہ سے کچھ بہت خاص چیزیں حاصل کرنا تھیں.... .... لیکن تجربہ گاہ اس وقت رانگ نمبر کے قبضے میں تھی اور وہ کسی طرح بھی اس میں داخل نہیں ہو سکتے تھے.... آخر یہ ذمے داری بھی انسپکٹر جمشید نے اپنے سر لی.... ان چیزوں کی فہرست جیب میں رکھ کر وہ رات کے وقت روانہ ہوئے.... سب پریشان تھے کہ ان حالات میں وہ اندر کس طرح داخل ہوں گے.... لیکن وہ مطمئن تھے.... اور بالکل اکیلے گئے تھے.... کسی کو بھی ساتھ لے جانا انہوں نے پسند نہیں کیا تھا۔

ایک عام آدمی کے روپ میں وہ عام انداز میں چلتے تجربہ گاہ کے نزدیک پہنچ گئے.... انہوں نے دیکھا.... فوج اور پولیس کے زبردست پہرے میں تجربہ گاہ تھی.... وہ ایک گھر کی طرف بڑھ گئے.... اس گھر میں.... ایک راستا اندر ہی اندر تجربہ گاہ تک جاتا تھا اس گھر کا سابقہ مالک اسی سلسلے میں مجرم ثابت ہو چکا تھا.... لہٰذا اب یہ گھر ایک خفیہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کارکن کے پاس تھا۔۔۔ دستک کے جواب میں جب اس نے دروازہ کھولا تو ایک دیہاتی کو کھڑے پایا۔

اوہ بابا۔۔۔ جامو۔۔۔ آپ ۔۔۔ آ جائیں"۔ اس نے دیہاتی انداز میں کہا۔

وہ اندر داخل ہو گئے۔۔۔ خیر خیریت کی باتوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے آنکھوں میں باتیں شروع کیں۔۔۔ جب کارکن کو پتا چلا کہ وہ تجربہ گاہ سے کچھ ضروری چیزیں لینے کے لیے آئے ہیں تو وہ گھبرا گیا۔۔۔ لیکن انسپکٹر جمشید انتظام کر کے آئے تھے۔۔۔ اسی وقت شہر کی لائٹ آف ہو گئی۔۔۔ اور وہ تجربہ گاہ میں داخل ہو گئے۔۔۔ تاہم دوسری بار اس طرح لائٹ آف کروا کر انہوں نے اپنے اس آدمی کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔۔۔ جس کے ذریعے یہ کام لیا گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ کچھ اور کر بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔ ہاں انہوں نے اتنا ضرور اسے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس بار فرار ہو جائے اور شہر سے باہر نکل کر اس خفیہ ٹھکانے تک پہنچ جائے۔۔۔ جہاں وہ گئے تھے۔۔۔ اس تاریکی کا فائدہ اٹھا کر وہ تجربہ گاہ میں داخل ہوئے۔۔۔ لیکن اسی وقت انہوں نے ایک سرد آواز سنی۔

"خبردار! حرکت نہ کرنا"۔

○☆○

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اندھیرے کا علاج

انسپکٹر کامران مرزا اور ان کے ساتھیوں کو ہوش آیا تو وہ ایک کمرے میں تھے' کمرے کا دروازہ بند نہیں تھا۔۔۔ البتہ جب انہوں نے بیرونی دروازے کو دیکھا تو وہ بند تھا۔۔۔ عمارت کے اوپر بادلوں کے رنگ کی کوئی چیز تھی۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے آسمان اس عمارت کے عین اوپر آ کر ٹک گیا ہو۔۔۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ایسی عمارت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔ یہ تو بالکل یوں لگتا تھا جیسے کوئی عمارت بغیر چھت کے تیار کی گئی ہو۔۔۔ اور اسے اوپر لے جا کر آسمان کے بالکل ساتھ لٹکا دیا گیا ہو۔۔۔ گویا اس عمارت کی ہر چیز گول تھی۔۔۔ ان کے علاوہ اس عمارت میں اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ برامدے بھی گولائیوں میں تھے۔۔۔ گویا اس عمارت کی ہر چیز گول تھی۔۔۔ ان کے علاوہ اس عمارت میں اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ عمارت کے باہر وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں تھے۔۔۔ یعنی باہر کا منظر انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ عمارت میں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔۔۔ صرف ایک بیرونی دروازہ ضرور تھا۔۔۔ اور وہ بند تھا۔۔۔ انہوں نے اسے کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن وہ ہلا تک نہیں تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ کیا مسٹر رانگ نمبر... کیا ہم آپ کے ساتھی اس لیے بنے تھے... کہ آپ ہمیں قید کر دیں... آپ میری آواز سن رہے ہیں یا نہیں؟"

"ہاں! نہ صرف آواز سن رہا ہوں... بلکہ آپ لوگوں کو دیکھ بھی رہا ہوں"۔

"تو پھر... یہ سب کیا ہے؟"

"مجھے ابھی تک یقین نہیں آیا"۔ رانگ نمبر کی ہنسی سنائی دی۔

"کیا؟... یقین نہیں آیا... کس بات پر یقین نہیں آیا"۔

"ویسے آپ اس عمارت میں قید نہیں ہیں"۔

"بیرونی دروازہ بند ہے اور آپ کہہ رہے ہیں... ہم یہاں قید نہیں ہیں"۔

"بیرونی دروازہ کھلا ہوتا تو آپ ہزاروں فٹ نیچے جا گرتے"۔

"جی... کیا مطلب"۔

"میں بتاتا ہوں... پہلے تو یہ بات سن لیں کہ مجھے کس بات پر یقین نہیں آیا... میرا خیال ہے... وہ لڑائی مصنوعی تھی"۔

"واہ! یہ ہوئی نا بات... اگر وہ لڑائی مصنوعی تھی... تب پھر آج تک اس دنیا میں کہیں اصلی لڑائی لڑی ہی نہیں گئی ہوگی"۔

"خیر... ابھی چیک کر لیتے ہیں... پہلے ہم یہی دیکھ لیتے ہیں کہ لڑائی اصلی والی تھی یا نقلی والی"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جیسے آپ کی مرضی"۔

اچانک اوپر آسمان میں ایک خلا نمودار ہوا اور ایک گول سی چیز نیچے اتر آئی۔

انہوں نے دیکھا... وہ ایک بڑا سا ڈول تھا... اس ڈول میں ایک دروازہ کھلا... دروازے کے کھلتے ہی اندر سے تین آدمی نکلے... ان کے جسموں پر ڈاکٹروں والا لباس تھا۔

"ہم صرف آپ کے زخموں کا جائزہ لینے آئے ہیں... پھر ان پر مرہم پٹی کریں گے... آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

"میرا خیال ہے... اس میں تو دور دور تک اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے"۔ فرزانہ مسکرائی۔

"شکریہ"۔ تینوں مسکرا کر بولے۔

پھر انہوں نے سرجری کے آلات کے ذریعہ ان کے زخموں کا معائنہ کیا... اور ساتھ ساتھ نوٹس لیتے گئے... پندرہ منٹ بعد وہ اسی ڈول میں بیٹھے اور چلے گئے... جاتے وقت انہوں نے ان سے کوئی بات نہ کی... پندرہ منٹ بعد رانگ نمبر کی آواز گونجی۔

"ڈاکٹروں سے میں نے بات کی ہے... ان کا سو فیصد یہ خیال ہے کہ لڑائی جعلی نہیں تھی... اس لیے کہ زخم بہت خطرناک ہیں اور اگر علاج نہ کیا جائے تو جان لیوا ثابت ہو سکتے ہیں"۔

"اور آپ کا کیا خیال ہے؟" انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"اب ننانوے فیصد یہی خیال ہے کہ لڑائی اصلی تھی۔۔۔ صرف ایک فیصد خیال اب بھی گزرتا ہے کہ لڑائی جعلی تھی۔۔۔ لیکن ادھر میں نے اس ہسپتال سے بھی رپورٹ منگوائی ہے۔۔۔ جس میں انسپکٹر جمشید وغیرہ کا علاج کیا گیا ہے۔۔۔ اس کی رپورٹ بھی یہی ہے کہ زخم بہت خطرناک آئے ہیں۔۔۔ علاج نہ کیا جائے تو مہلک ثابت ہوں گے"۔

"پھر۔۔۔ اب آپ کیا پروگرام ہے؟"

"فی الحال میں اس ایک فیصد کو بھولنے لگا ہوں۔۔۔ اور اس بات کو درست مان رہا ہوں کہ لڑائی اصلی تھی۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ تم نے واقعی میرے ساتھ شامل ہونے کا ارادہ کر لیا ہے"۔

"بالکل ٹھیک۔۔۔ خیر۔۔۔ اب اس دروازے کو کھول کر دیکھیں۔۔۔ لیکن نیچے بہت احتیاط سے جھانکیے گا۔۔۔ کہیں ہڈی پسلی ایک نہ ہو جائے"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے دروازے کو کھولنے کے بعد اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ خود بخود کھل گیا۔۔۔ باقی لوگ پیچھے رہے۔۔۔ انسپکٹر کامران مرزا نے نیچے جھانکا۔۔۔ اور پھر خوف کی حالت میں پیچھے ہٹ گئے۔

"ارے باپ رے۔۔۔ یہ تو ہم سچ مچ آسمان میں ہیں۔۔۔ زمین تو نظر ہی نہیں آ رہی۔۔۔ بادل ہی بادل ہیں۔۔۔ گویا ہم بادلوں کے اوپر ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اس میں کوئی شک نہیں"۔ رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"ارے تو کیا آپ نے اپنا ہیڈ کوارٹر بادلوں میں بنایا ہے؟"

"ہاں بالکل.... کمرے کے سامنے دوسرے کمرے میں.... اور لمبی چوڑی عمارات میں.... میری تجربہ گاہ ہے.... جہاں سے میں ان تمام بلیک ہولز کو کنٹرول کرتا ہوں.... ان تمام کمروں میں داخلہ صرف اس ڈول کے ذریعے ممکن ہے.... ورنہ بیرونی دروازے سے تو صرف نیچے جائیں گے.... ہزاروں فٹ نیچے اور ہڈی پسلی ایک ہو جائے گی"۔

"ارے باپ رے.... آپ تو ہمیں ڈرائے دے رہے ہیں"۔ فرزانہ نے کانپ کر کہا۔

"نہیں.... تم لوگ تو اب میرے ساتھی ہو.... پہلے تو یہاں دو چار دن گھوم پھر لو.... پھر آپ لوگوں کو کام بتایا جائے گا.... اور آپ میرا لیے کام کرنے والے بن جائیں گے.... اس جنت نما جگہ میں رہیں گے.... عیش کریں گے"۔

"آپ خود کہاں ہیں؟" شوکی نے کانپ کر کہا۔

"میں اسی عمارت میں اپنے کمرے میں.... لیکن ہم لوگ اپنے اپنے کمروں میں ہی رہتے ہیں.... ایک دوسرے کے کمروں میں نہیں آتے جاتے.... یہاں ہر آدمی اپنا اپنا کام کرتا ہے.... آپ بھی صرف اپنا کام کریں گے اور بس"۔

"لیکن کیا کام کریں گے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہ تو اب بتایا جائے گا"۔

عین اس وقت انہوں نے ایک عجیب سی آواز سنی۔۔۔ آواز گھوں گھوں کی تھی۔۔۔ آدھ گھنٹے بعد رانگ نمبر کی آواز گونجی۔

"ادھر زمین پر ایک واقعہ ہوا ہے۔۔ آدھ گھنٹے کے لیے مکمل طور پر بلیک آؤٹ ہو گیا تھا۔۔۔ اب روشنی ہوئی ہے۔۔۔ بلیک آؤٹ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔۔۔ بجلی کے محکمے والوں کا کہنا ہے کہ کہیں کوئی خرابی ہوئی تھی۔۔۔ جو خود بخود ٹھیک ہو گئی ہے۔۔۔ لیکن میں ان کے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔۔۔ تحقیقات جاری ہیں"۔

"اوہ اچھا خیر۔۔۔ ہاں تو آپ ہم سے کہہ رہے تھے۔۔۔ کہ اب بتایا جائے گا۔۔۔ کہ کیا کام لینا ہے ہم سے۔۔۔ مسٹر رانگ نمبر۔۔۔ ایک بات آپ سن لیں۔۔۔ ہم بیکار بیٹھنے کے عادی نہیں ہیں۔۔۔ مسلسل کام کرتے رہتے ہیں ہم لوگ۔۔۔ لہٰذا آپ جلد از جلد ہمیں کام بتائیں"۔

"لو کے۔۔۔ فکر نہ کریں۔۔۔ یہاں بہت کام ہے۔۔۔ چند مشینوں پر آپ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دی جائے گی۔۔۔ آٹھ گھنٹے تک آپ کام کریں گے۔۔۔ پھر اپنے اس کمرے میں آ جایا کریں گے۔۔۔ آپ کو کھانا وغیرہ ہر چیز یہیں مل جایا کرے گی۔۔۔ ذولی آ کر آپ کو لے جایا کرے گا اور واپس لے آیا کرے گا"۔

"یہ تو بہت محدود زندگی ہو جائے گی۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ ہم کہیں گھوم پھر بھی نہیں سکیں گے"۔

"فکر نہ کریں۔۔۔ میں بہت جلد یہاں پر ایک تفریحی پارک بنوا رہا ہوں۔۔۔ آپ لوگ فرصت کے اوقات میں یہاں گھوم پھر لیا کریں گے"۔

"لیکن اس کام کا ہمیں معاوضہ کیا ملا کرے گا"۔ رفعت نے برا سا منہ بنایا۔

"معاوضہ۔۔۔ بھئی معاوضے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔۔۔ جب ہر چیز آپ لوگوں کو خود بخود مل جایا کرے گی"۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔ ہم جس ماحول میں پلے ہیں۔۔۔ وہاں تو اس کے بالکل الٹ ماحول ہے۔۔۔ آپ ہمیں اس جیسے ماحول میں۔۔۔"

عین اس وقت وہی گھوں گھوں کی آواز پھر سنائی دی۔۔۔ رانگ نمبر ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔۔۔ وہ انتظار کرتے رہے۔

"شاید پھر بلیک آؤٹ ہو گیا ہے"۔ فرزانہ مسکرائی۔

"کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ فرحت نے کہا۔

"ابھی پتا چل جاتا ہے"۔ رفعت بولی۔

"کاش ہمارے باقی ساتھی بھی مسٹر نانگ رہبر کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہو جاتے۔۔۔ کتنا لطف رہتا۔۔۔ پھر ہم سب ساتھ ہوتے"۔ شوکی نے حسرت زدہ انداز میں کہا۔

"شوکی صاحب۔۔۔ ان کا نام نانگ رہبر نہیں۔۔۔ رانگ نمبر

ہے۔۔۔ اگرچہ یہ بھی غلط نام ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ فرضی نام ہے۔۔۔ اصل نام تو خیر ان کا کچھ اور ہے"۔

ویسے بہت جی چاہ رہا ہے۔۔۔ باس سے ملاقات ہو جائے۔۔۔ اور ہم ان سے باتیں کریں۔۔۔ اس قدر عظیم آدمی سے ملاقات کرنے میں کس قدر خوشی ہو گی"۔

"ہاں! یہ تو ہے۔۔۔ اب بات چیت ہوئی تو ہم ضرور ان سے یہ مطالبہ کریں گے"۔

پھر بیس منٹ بعد رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"لو بھئی۔۔۔ تمہارے باقی ساتھی کام دکھا گئے۔۔۔ آخر وہ ہو گیا۔۔۔ جس کا مجھے ڈر تھا"۔ رانگ نمبر نے ہنس کر کہا۔

"جی کام دکھا گئے۔۔۔ کیا مطلب؟" انسپکٹر کامران مرزا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! کام دکھا گئے"۔

"آخر ہوا کیا ہے؟"

"وہ غائب ہو گئے ہیں"۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔۔ آپ کی نظروں سے آخر کوئی کیسے بچ سکتا ہے؟"

"وہ جو ابھی تو دو گھنٹے کے لیے بلیک آؤٹ ہوا تھا۔۔۔ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔۔۔ مکمل تاریکی میں میں اپنی سکرین پر کچھ نہیں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کر سکتا۔۔۔ وہ چوٹوں کے سلسلے میں ہسپتال میں تھے۔۔۔ بس وہ ہسپتال سے غائب ہو گئے۔۔۔ اب پورے ہسپتال کی زبردست انداز میں تلاشی لی جا رہی ہے"۔

"اوہ۔۔۔ اوہ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے افسوس زدہ انداز میں کہا۔

"تمہیں یہ سن کر خوشی نہیں ہوئی انسپکٹر کامران مرزا؟" رانگ نمبر نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔۔۔ مجھے تو غصہ آ رہا ہے۔۔۔ اول تو انہیں آپ کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔ ورنہ آرام سے بیٹھ جاتے"۔

"کوئی پروا نہ کریں۔۔۔ وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے"۔

"ہاں واقعی۔۔۔ آپ کا یہ ہیڈ کوارٹر تو بادلوں میں ہے"۔

"اور کیا"۔ رانگ نمبر نے خوش ہو کر کہا۔

"خیر۔۔۔ ہماری بات پھر درمیان میں رہ گئی۔۔۔ آخر ہمارے ذمے کیا کام ہے؟"

"اب جب تک وہ نہیں مل جاتے۔۔۔ آپ لوگوں کو انتظار کرنا پڑے گا"۔

"یہ تو آپ نے اور بور کرنے کا پروگرام بنا لیا"۔

"لیکن اس میں میرا کیا قصور۔۔۔ یہ سب کیا دھرا تو انہی لوگوں کا ہے۔۔۔ میں تم لوگوں کی طرف سے شروع سے اسی لیے مطمئن نہیں

تھا.... کہ تم کچھ نہ کچھ کر ضرور گزرو گے.... اب اگرچہ تم میرے ساتھ شامل ہو گئے ہو لیکن.... ان لوگوں نے کارروائی شروع کر ہی دی"۔

"لیکن انکل رانگ.... اس میں ہمارا کیا قصور ہے.... ہم نے تو آپ کے خلاف کوئی کارروائی شروع نہیں کی"۔ فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"یہ تو خیر ہے.... بہرحال تم کچھ انتظار کرو.... دیکھتا ہوں.... وہ ملتے ہیں یا نہیں"۔

"یہ بھی کچھ کم حیرت کی بات نہیں کہ وہ آپ کو نظر نہیں آ رہے.... آخر ایسا کس لیے ہے"۔ فرزانہ بولی۔

"اندھیرا.... انہوں نے اندھیرے سے فائدہ اٹھایا ہے.... ہائیں تم نے مجھے کیا کہا تھا.... انکل رانگ"۔

"جی ہاں! بس کہہ گئی.... اگر آپ کو برا لگا ہو تو واپس لے لیتی ہوں اپنے وہ الفاظ"۔

"ہاں لے لو.... مجھے انکل ونکل اچھا نہیں لگتا.... یہ چاپلوسی کسی اور کے لیے آزمانا.... مجھے صرف مسٹر رانگ نمبر کہو.... اور انتظار کرو.... ہاں میں کہہ رہا تھا.... یہ سب اس اندھیرے کی وجہ سے ہوا"۔

"تو آپ نے اندھیرے کا علاج دریافت کیوں نہیں کیا؟" فرحت بولی۔

"اندھیرے کا علاج.... کیا مطلب؟" شاید اس نے چونک کر کہا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھا۔

"مطلب یہ کہ آپ اندھیرے میں دیکھنے کا بھی کوئی تجربہ کر لیتے"۔

"تین سال ضائع کیے ہیں صرف اس کام میں.... لیکن کامیاب نہیں ہو سکا.... بس میں اندھیرے کی صورت میں بے کار ہو جاتا ہوں"۔

"آپ ہمیں اس کام پر لگا دیں"۔ رفعت کی آواز ابھری۔

"کک.... کس کام پر؟"

"یہ کہ ہم اندھیرے پر تجربات کریں"۔

"ارے تم کیا سائنس دان ہو؟.... ادھر ادھر کی باتیں کر کے میرا وقت ضائع نہ کرو.... مجھے صرف یہ سوچنے دو کہ میں اب پوری دنیا کا حکمران بنتا جا رہا ہوں"۔

"سوچیے.... ضرور سوچیے.... خوب سوچیے.... لیکن ایک اور بات بھی ساتھ میں سوچتے رہیے گا.... میرا مشورہ ہے"۔ شوکی نے کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ موت تو آخر آ کر رہے گی"۔

"جب تک نہیں آتی.... اس وقت تک تو حکمرانی کر لوں"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"اور موت کے بعد.... جو سب سے بڑے حاکم کے سامنے پیش

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

ہوتا ہے.... اس بارے میں سوچا ہے کبھی"۔

"نہیں.... ہم لوگ مرنے کے بعد کی زندگی کو نہیں مانتے"۔

اس نے نفرت زدہ انداز میں کہا۔

"اچھی بات ہے.... قدرت خود منوا لے گی آپ سے.... اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟"

"آرام کرو.... میں ذرا انہیں تلاش کر لوں"۔

بات چیت کا سلسلہ بند ہو گیا.... وہ سوچ میں ڈوب گئے.... ان میں سے ہر ایک سوچ رہا تھا کہ آخر انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی اندھیرا کرنے میں کس طرح کامیاب ہو گئے.... اور یہ خیال انہیں کس طرح آ گیا کہ اندھیرے میں رانگ نمبر انہیں نہیں دیکھ سکے گا۔

پھر بہت سا وقت گزر گیا.... اور رانگ نمبر نے ان سے کوئی بات نہ کی.... نہ انہیں اس کی آواز سنائی دی.... آخر دوسرے دن کہیں جا کر اس نے انہیں مخاطب کیا۔

"وہ لوگ نہیں مل سکے.... اور اب میں نے ایک نئی بات سوچی ہے"۔

"نئی بات.... وہ کیا مسٹر رانگ نمبر؟" انسپکٹر کامران مرزا چونکے۔

"نئی بات.... یہ کہ ان لوگوں کو تم لوگ تلاش کرو گے.... ان کا سراغ تم لگاؤ گے اور جہاں بھی مل جائیں.... انہیں فوراً ختم کر دو گے.... آخر روشنی کے ہوتے ہوئے.... میں انہیں کیوں نہیں دیکھ

رہا"۔

"انہوں نے میک اپ کر لیا ہو گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"جانتا ہوں.... لیکن میک اپ کے باوجود میں انہیں دیکھ سکتا تھا.... ایک بات بتا سکتا ہوں.... جو تم لوگوں کے کام آئے گی.... میرا مطلب ہے.... ان کی تلاش کے سلسلے میں کام آئے گی اور وہ یہ کہ ایک بار پھر آدھ گھنٹے کے لیے پورا دارالحکومت اندھیرے میں ڈوب گیا ہے"۔

"اوہ"۔ ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"اور اب میں تمہیں زمین پر بھیج رہا ہوں.... انہیں تلاش کرو.... اور ختم کرو"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی ان پر نیند طاری ہو گئی.... آنکھیں کھلیں تو وہ انسپکٹر جمشید کے گھر میں تھے.... اور ساتھ ہی کسی نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نبٹ لیں گے

ان کے سامنے پروفیسر داؤد کا ایک ماتحت کھڑا تھا۔۔۔ اس کی ڈیوٹی تجربہ گاہ کے اندر تھی۔۔۔ انہیں وہاں دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی۔۔۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔۔۔ رانگ نمبر نے وہاں کا عملہ تو ضرور ہی تبدیل کر دیا ہو گا۔۔۔ لیکن شاید ابھی اسے اتنا وقت نہیں ملا تھا۔۔۔ یا یہ خیال ہی نہیں آیا تھا۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کی ضرورت ہی نہ محسوس کی ہو۔

"کون ہو تم؟۔۔۔ اور اندر کس طرح داخل ہوئے۔۔۔ جب کہ باہر فوج اور پولیس کا زبردست پہرہ ہے"۔

"تم۔۔۔ میں۔۔۔ کی۔۔۔ وہ۔۔۔ کک۔۔۔ کیا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے اسے آنکھ مار دی تھی۔۔۔ آنکھ مارتے ہی وہ گڑبڑا گیا اور لگا انہیں گھورنے۔۔۔ انہوں نے انگلی ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔ اور پھر کمرے کی لائٹ آف کرنے کے لیے اشارہ کیا۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا جیسے کہ رہا ہوں ایسا تو میں نہیں کروں

گا۔۔۔ انسپکٹر جمشید سوچ میں پڑ گئے کہ اب وہ اسے کس طرح سمجھائیں۔۔۔ آخر انہوں نے کاغذ قلم جیب سے نکالا اور اس پر لکھا۔

"انسپکٹر جمشید"۔

اس نے کاغذ لے کر پڑھا اور پھر اس کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔۔۔ اس سے پہلے کہ اس کے منہ سے حیرت کی زیادتی سے چیخ نکل جاتی۔۔۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ اور ساتھ ہی لائٹ آف کر دی۔

اب انہوں نے اپنا منہ اس کے کان سے لگا دیا۔

"پروفیسر صاحب نے کچھ آلات منگوائے ہیں۔۔۔ یہ ان کی فہرست ہے۔۔۔ میں یہیں رہوں گا۔۔۔ اندھیرے میں۔۔۔ تم یہ سامان نکال کر یہیں لے آؤ۔۔۔ اور جس قدر تاریکی میں رہ کر کام کرو۔۔۔ اتنا ہی بہتر ہے"۔

اس نے سر ہلا دیا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔ عین اس وقت اس کمرے کے دروازہ پر دستک ہوئی' ساتھ ہی کسی نے کہا۔

"یہاں اندر۔۔۔ اندھیرا کیوں ہے۔۔۔ کون ہے اندر؟"

دونوں ساکت رہ گئے۔۔۔ شاید باہر سے کوئی فوجی اندر آ گیا تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے پروفیسر کے ماتحت کی آواز اس نے سن لی ہو۔۔۔ یا پھر رانگ نمبر نے سنی ہو اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس نے اندر کی صورت حال جاننے کے لیے فوجی کو اندر بھیجا ہو۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انہوں نے کسی کو اندر آتے دیکھا.... سایہ سا تو نظر آ ہی گیا تھا.... انسپکٹر جمشید اٹھے اور جا کر اسے کمر کی طرف سے دبوچ لیا.... اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے اس کے کان میں کہا۔

"انسپکٹر جمشید ہوں.... اگر آپ رانگ نمبر کے خلاف ہیں.... تب تو ٹھیک ہے.... اور اگر حقیقت میں اس کے ساتھی بن چکے ہیں تو پھر اپنی گردن دبوانے کے لیے تیار ہو جائیں"۔

اس نے پرجوش انداز میں سر ہلایا.... شاید وہ یہ کہہ رہا تھا کہ وہ رانگ نمبر کا ساتھی نہیں ہے.... انہوں نے اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹا لیا.... اور اس کے کان میں بولے۔

"آواز نہ نکالیے گا.... اگر رانگ نمبر تک آواز پہنچ گئی تو مشکل ہو جائے گی.... پھر انہوں نے اپنا پروگرام بتایا.... اس طرح تاریکی کرتے وہ تجربہ گاہ میں داخل ہو گئے.... اور اندھیرے میں ہی.... ایک پنسل ٹارچ کی مدد سے وہ آلات نکال لے جانے لگے.... عام ملاقاتوں میں پروفیسر داؤد اپنے آلات اور ان کے کام کاج کے بارے میں بتاتے رہتے تھے.... ان کا ایسا کرنا اس وقت انسپکٹر جمشید کے کام آ رہا تھا.... سارا سامان سمیٹ کر وہ فوجی کی طرف مڑے۔

"آپ اندر کیسے آئے تھے؟" یہ سوال انہوں نے کان سے منہ لگا کر کیا۔

"میں نے ہلکی سی آواز سنی تھی"۔ اس نے بھی منہ لگا کر جواب

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دیا۔

"اچھا خدا حافظ"۔

اور پھر وہ اسی راستے سے نکل آئے... جلد ہی وہ کارکن کے گھر میں سب کے سامنے بیٹھے تھے... اور آلات پروفیسر صاحب کے سامنے بکھرے پڑے تھے... اس گھر میں بھی اب مستقل طور پر اندھیرا تھا... لیکن پروفیسر صاحب پنسل ٹارچ کی مدد سے ان آلات کا جائزہ لے لیتے اور پھر ان پر اپنا کام شروع کر دیتے... وہ انہیں کام کرتے کرتے دیکھتے رہے اور بور ہوتے رہے... وہ آپس میں بات چیت بھی نہیں کر سکتے تھے۔

وہ بور ہوتے رہے... جھکتے رہے... لیٹتے رہتے... بیٹھتے رہے... لیکن پروفیسر صاحب بدستور کام میں مصروف رہے... انہوں نے تو کان تک نہیں کھجلایا تھا، سر تک اوپر نہیں اٹھایا تھا... مسلسل اتنی دیر تک کام کرتے دیکھ کر انہیں ان پر ترس آنے لگا... لیکن وہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں تھے... آخر خدا خدا کر کے پروفیسر صاحب نے سر اٹھایا... اور پنسل ٹارچ سے اشارہ کرنے کے فوراً بعد ٹارچ بجھا دی... اس کا مطلب تھا... ان کا کام پورا ہو گیا... لہٰذا وہ اٹھے اور تجربہ گاہ سے نکل گئے... اس وقت بھی وہ مکمل تاریکی میں تھے... انہیں کم از کم یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ تاریکی میں رانگ نمبر انہیں نہیں دیکھ سکتا... اور اس وقت تک پہلی کام کی بات یہ انہیں معلوم ہوئی تھی۔

وہاں سے وہ سیدھے اس کارکن کے گھر آئے جو دیہاتی کے روپ میں تھا۔۔۔ اس گھر میں مکمل طور پر تاریکی تھی۔۔۔ یہاں تک وہ ایسے راستوں سے آئے تھے۔۔۔ جو عام طور پر تاریک رہتے ہیں۔۔۔ اب وہ اس گھر کے تہ خانے میں آ گئے۔۔۔ یہاں روشنی کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ روشنی اوپر نہیں جا سکتی تھی۔

"آپ کے ذہن میں کیا ہے انکل؟" فاروق نے پروفیسر داؤد کی طرف دیکھا۔

"میں بھی ایک چھوٹا سا بلیک ہول تیار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا تو پھر فوری طور پر یہ بتا سکوں گا کہ بلیک ہولز کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے"۔

"چلئے ٹھیک ہے۔۔۔ آپ پورے آرام اور اطمینان سے یہ تجربہ کریں۔۔۔ ہم ذرا اس پر غور کر لیں کہ مجرم کا سراغ کیسے لگائیں۔۔۔ کیونکہ جب تک اس کا سراغ نہیں لگایا جاتا۔۔۔ اس وقت تک کام نہیں چلے گا"۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ یہ تمہارا کام ہے۔۔۔ تم کرو۔۔۔ میں اپنا کام کروں گا"۔

وہ ان کے پاس سے ہٹ کر تہ خانے کے دوسرے حصے میں آ گئے۔

"ابا جان! اب ہم کھل کر کام کرنا چاہتے ہیں"۔ محمود نے منہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بتایا۔

"لیکن میرے خیال میں.... ہمیں اس قدر احتیاط کی ضرورت ہے کہ بتا نہیں سکتا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"جب آپ بتا نہیں سکتے تو ہمیں کیسے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے.... خیر ہم کر لیں گے احتیاط ورنہ جی تو یہی چاہتا ہے کہ اڑ کر رانگ نمبر تک پہنچ جائیں اور اسے گردن سے پکڑ لیں"۔

"یہ کام اتنا آسان نہیں.... سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ مجرم ہے کون؟"

"جی کیا فرمایا.... مجرم ہے کون؟" وہ ایک ساتھ دبی آواز میں بولے.... آوازیں بلند کرنا بھی احتیاط کے خلاف تھا۔

"ہاں! مجرم ہے کون؟"

"لیکن یہ ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں؟"

"میرا خیال ہے' ہم معلوم کر سکتے ہیں"۔

"جی.... وہ.... وہ کیسے؟" آصف نے بوکھلا کر کہا۔

"اپنے دماغوں سے کام لے کر.... اگر ہم نے اس کا سراغ لگا لیا تو پھر اس تک پہنچنا مشکل نہیں ہو گا"۔

"میرا بھی یہی خیال ہے"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"تو پھر سنو.... شہر غائب ہونے کے بعد ہمارے پاس انوار برکی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آیا تھا..... ہم ادھر پہنچے تو شہر غائب تھا..... ہوٹل میں ہماری ملاقات باجوہ سے ہوئی تھی..... باجوہ سے ہم پروفیسر سیلانی تک پہنچے تھے..... پروفیسر سیلانی اور اس کے ملازم آدم خور قسم کے لوگ ثابت ہوئے تھے..... یہ پروفیسر سیلانی اب بھی غائب ہے..... سنا ہے، یہ شخص سائنس دان بھی تھا..... ایک تو میں اس شخص کا سراغ لگانا چاہتا ہوں..... دوسری طرف انسپکٹر کامران مرزا، ڈاکٹر تسیم کٹانا سے ٹکرائے تھے..... انسپکٹر کامران مرزا کی طرف ان کے دوست سجاد عرفانی گئے تھے..... ان کے بیان کے مطابق کسی نے ان کی تجربہ گاہ کے آلات کو جام کر دیا تھا..... وہاں انسپکٹر کامران مرزا نے شاکر کا سراغ لگایا..... شاکر سے وہ کھیڑا جانو تک پہنچے..... کھیڑے جانو سے ڈاکٹر تسیم کٹانا تک..... لیکن اس کے بعد تحقیقات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے..... اور راجمنبر ہمیں لپیٹ میں لے لیتا ہے..... اب ہم بہت مشکل سے اس کی لپیٹ سے فارغ ہوئے ہیں..... لہذا اب پھر سے کام شروع کریں گے"۔

"لیکن انکل..... ان لوگوں کا تعلق دارالحکومت سے نہیں ہے..... گم شدہ شہر ٹنڈا کے آس پاس کی جگہوں سے ہے"۔ آصف نے اعتراض کیا۔

"کوئی بات نہیں..... ہم وہیں جائیں گے"۔

"لیکن اس طرح تو ہمیں دیکھ لیا جائے گا"۔

"نہیں..... ہم صرف رات کی تاریکی میں سفر کریں گے..... اس

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

وقت تک ہمیں کم از کم یہ بات تو معلوم ہو ہی گئی ہے کہ تاریکی میں وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتا"۔

"ہاں! یہ بھی بڑی بات ہے"۔

"لہٰذا ہم صرف رات کے وقت سفر کریں گے.... اور گاڑی بھی لائٹ کے بغیر چلائیں گے"۔

"ارے باپ رے.... اس طرح تو ایکسیڈنٹ کا بہت خطرہ لاحق رہے گا"۔

"مجبوری ہے.... ایسا تو کرنا ہی ہو گا.... ورنہ ہم پکڑے جائیں گے.... فی الحال تو ہم صرف اس وجہ سے بچے ہوئے ہیں کہ ہم نے دیہاتی لوگوں کا میک اپ کیا ہوا ہے اور دیہاتی لوگوں کی طرف اس نے ابھی تک توجہ نہیں دی.... دوسرے یہ کہ ہم نے زیادہ تر وقت اندھیرے میں گزارا ہے.... ورنہ وہ اپنے آلات کے ذریعے پاگلوں کی طرح ہمیں تلاش کر رہا ہو گا"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... اگر کہیں ہم اس کے ہتھے چڑھ گئے تو.... تو کیا بنے گا؟" شوکی کانپ گیا۔

"مقبرہ"۔ فاروق نے فوراً کہا۔

"اتنی خوفناک باتیں تو نہ کرو بھئی"۔ آصف نے جھلا کر اس کی طرف دیکھا۔

"ان حالات میں کم خوفناک باتیں کہاں سے لاؤں"۔

"کر لو... جتنی باتیں کرنا ہیں... پھر سفر کے دوران مکمل خاموش رہنا ہو گا"۔ انہوں نے منہ بنایا۔

"جی بہتر... لیکن یہ اجازت آپ منہ بنا کر کیوں دے رہے ہیں... خوش ہو کر بھی تو دے سکتے تھے"۔ فاروق نے بھی جواب میں منہ بنایا۔

"نہ چاہتے ہوئے بھی ایسا کرنا پڑ رہا ہے... یعنی اجازت دینا پڑ رہی ہے"۔

"اوہ! ارے آپ کے لیے ایسا کرنا پسندیدہ نہیں تو ہم آپ کی اجازت واپس کر دیتے ہیں"۔ محمود بولا۔

"کیا چیز واپس کر دیتے ہیں؟" خان رحمان بے خیالی کے عالم میں بولے۔

"جی اجازت"۔ آفتاب بولا۔

"اچھا! اجازت... اچھا کیا واپس کر دی"۔ خان رحمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یار تم بھی ان کی باتوں میں آ جاتے ہو"۔

"اور تم تو جیسے کہیں آتے ہی نہیں ان کی باتوں میں"۔ خان رحمان نے جھلا کر کہا۔

"اچھی بھلی کام کی باتیں ہو رہی تھیں... یہ ہم کیا لے بیٹھے"۔ منور علی خان نے برا سا منہ بنایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ ہاں واقعی... چلو بھئی... صرف کام کی باتیں کرو"۔ انسپکٹر جمشید نے چونک کر کہا۔

اور وہ سب مسکرا دیے۔

"اس کا مطلب ہے... ہمیں پہلے ٹنڈا کی طرف جانا ہو گا... وہاں پروفیسر سیلانی کا سراغ لگانا ہو گا... کیا خبر... پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر ہو... اور پھر ہم انسپکٹر کامران مرزا کی طرف جائیں گے... ڈاکٹر تسیم کٹانا کو چیک کریں گے... ہو سکتا ہے... وہی رانگ نمبر ہو"۔

"نام بھی چن کر رکھا ہے... رانگ نمبر"۔ مکھن نے برا سا منہ بنایا... اور وہ مسکرانے لگے۔

تیسرے دن پروفیسر داؤد نے گویا اعلان کیا۔

"میں نے تیاری مکمل کر لی ہے... اب ہم روشنی میں بھی سفر کر سکیں گے اور دن کے اوقات میں بھی ہر طرف گھوم پھر سکیں گے... رانگ نمبر ہمیں دیکھ نہیں سکے گا"۔

"کیا!!!" احتیاط کے باوجود وہ چلا اٹھے۔

"بھئی ذرا آہستہ آواز میں... پروفیسر صاحب... آپ کے آلات کی مدد سے ہم اس کی نظروں میں آنے سے تو بچ جائیں گے... لیکن وہ ہماری آوازیں تو سن سکے گا؟"

"نہیں! میں نے اس کا بھی انتظام کر لیا ہے... وہ آوازیں بھی نہیں سن سکے گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت خوب! تب تو پھر آپ جلدی کریں"۔ محمود نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جلدی کروں.... لیکن کس سلسلے میں؟"

"اس کی نظروں اور کانوں سے بچنے کے سلسلے میں"۔

"وہ تو میں کر بھی چکا.... نظر نہ آنے والی لہریں تم سب کو اپنے گھیرے میں لے چکی ہیں.... یہ دن رات تم سب کو اپنی لپیٹ میں لیے رہیں گی"۔

"وہ مارا.... تو کیا اب ہم بول سکتے ہیں.... باہر نکل کر گھوم پھر سکتے ہیں.... آزادانہ انداز میں ٹنڈا کی طرف سفر کر سکتے ہیں"۔

"اور کیا.... بالکل"۔ وہ پرجوش انداز میں بولے۔

"بہت خوب! مزا آ گیا.... یہ ہوئی نا بات"۔ وہ سب جلدی جلدی بولنے لگے.... ان کی خوشی بہت بڑھ گئی تھی۔

آخر وہ باہر نکل آئے۔

"اور انکل.... کیا ہم میک اپ بھی اتار دیں"۔

"عام لوگوں کی نظروں سے اگر بچنا ہے تو نہ اتاریں.... رانگ نمبر چونکہ دور دراز جگہ بیٹھا ہے اور صرف آلات کی مدد سے ہم سب کو دیکھ اور سن سکتا ہے.... لہٰذا اس کے لیے میک اپ کی بھی ضرورت نہیں رہ گئی.... لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ عام لوگ بھی تم لوگوں کو نہ پہچانیں تو پھر یہی مناسب رہے گا کہ میک اپ ختم نہ کرو"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ٹھیک ہے۔۔۔ ہم لوگ میک اپ میں رہیں گے"۔

انہوں نے باہر نکل کر خان رحمان کے گھر کا رخ کیا۔۔۔ کیونکہ وہاں سے بڑی کاریں لینا تھیں۔۔۔ وہاں پہنچ کر خان رحمان نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔۔۔ اندر سے ایک چنگھاڑتی آواز سنائی دی۔

"ٹھہر جاؤ۔۔۔ کم بختو۔۔۔ ابھی تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔ مزا چکھاتا ہوں۔۔۔ تم یوں باز نہیں آؤ گے"۔

آواز کے ساتھ دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔۔۔ یہ ظہور تھا' غصے میں بھرا ہوا ظہور' ساتھ ہی وہ چلا اٹھا۔

"آخر یہ کیا بدتمیزی ہے؟"

"کس بدتمیزی کی بات کر رہے ہو؟" خان رحمان نے جھلا کر کہا۔

"ارے ہائیں۔۔۔ میں تو اس خیال میں تھا کہ بچے ہیں۔۔۔ مگر یہ تو بڑے ہیں۔۔۔ آپ لوگوں کو شرم آنی چاہیے۔۔۔ بار بار گھنٹی بجاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔ یہ کوئی تک ہے"۔

"ہم گاڑی لے جا رہے ہیں اور بس"۔ خان رحمان نے دبی آواز میں کہا۔

"گ۔۔۔ گاڑی لے جا رہے ہیں۔۔۔ کیا مطلب؟"

"مطلب سمجھنے کی کوشش کرو بے وقوف"۔ خان رحمان نے جلدی سے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بے وقوف ہو گے تم خود.... جانتے نہیں.... میں کون ہوں؟.... ظہور احمد خان ایم اے.... ملازم آف خان رحمان صاحب"۔ اس نے اکڑ کر کہا۔

"یہ تم ایم اے کب سے ہو گئے؟"

"حد ہو گئی.... آپ کو اتنا بھی نہیں پتا؟" اس نے آنکھیں نکالیں۔

"ہاں! نہیں پتا"۔ اب انہوں نے اصلی آواز میں کہا۔

"ارے باپ رے.... یہ.... یہ تو خان صاحب ہیں.... آ گئی شامت"۔ اس نے کہا اور فوراً جھک کر کان پکڑ لیے اور لگا تھر تھر کانپنے۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" خان رحمان چلائے۔

"وہی.... جس کا ابھی حکم ملنے والا ہے"۔

"ہم گاڑی لے جا رہے ہیں.... کسی کو بھی نہ بتانا کہ ہم یہاں آئے تھے اور گاڑی لے گئے ہیں"۔

"او کے سر.... ہرگز نہیں بتاؤں گا"۔ اس نے سکون کا سانس لیا۔

اور پھر وہ وہاں سے نکل آئے۔

"انکل.... کیا وہ لہریں ہماری گاڑی کے گرد بھی ہیں؟" آصف نے پوچھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! تم فکر نہ کرو.... اور اب ہر کام آزادنہ کر سکتے ہو.... نہ تو رانگ نمبر ہمیں پہچان سکتا ہے' نہ آواز سن سکتا ہے.... ان لہروں کی وجہ سے صرف نزدیک کا آدمی ہماری آواز سن سکے گا' پہچان وہ بھی نہیں سکے گا.... اس لیے کہ ہم دیہاتیوں کے میک اپ میں ہیں"۔

"چلیے.... شکر ہے.... ہم تو خاموش رہ رہ کر تنگ آ گئے تھے.... اور تنگ آ آ کر خاموش تھے"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

جونہی وہ شہری حدود پار کرنے والے روڈ پر پہنچے.... انہیں گاڑی روک لینا پڑی.... کیونکہ شہر سے باہر جانے والی ہر گاڑی کی تلاشی لی جا رہی تھی۔

"ارے باپ رے.... اب کیا ہو گا؟" خان رحمان گھبرا گئے۔

"تم ادھر آ جاؤ خان رحمان.... اب ڈرائیونگ میں کروں گا"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

انہوں نے جگہ بدل لی.... آخر ان کی باری آ گئی.... پولیس آفیسر ان کی طرف بڑھا' اور کار میں دیہاتیوں کو دیکھ کر حیران ہو کر بولا۔

"اپنے شناختی کارڈ دکھائیں"۔

انسپکٹر جمشید نے اپنا کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے.... آپ جا سکتے ہیں.... ان سے کہا گیا اور کارڈ واپس کر دیا گیا۔

انہوں نے کار آگے بڑھا لی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ.... یہ کیا ہو گیا؟"

"کیوں! اس میں حیرت کی کیا بات ہے.... یہ تو ہونا ہی تھا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب.... آخر کیسے.... ہماری الجھن دور کریں نا آپ"۔ آصف جلدی جلدی بولا۔

"بھئی.... اس وقت رانگ نمبر کی حکومت ہے.... لیکن اس حکومت کو لوگوں نے دل سے تو قبول نہیں کیا.... کیا خیال ہے.... اب حکم ہے.... ہمیں گرفتار کرنے کا.... ہر حال میں گرفتار کرنے کا.... اسی لیے ہر طرف ناکہ بندی کی گئی ہے.... لیکن تلاشی لینے والے دل سے تو رانگ نمبر کے ساتھی نہیں ہیں.... ان کے دل تو ہمارے ساتھ ہیں.... بس اتنی سی بات رانگ نمبر کو معلوم نہیں"۔

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات.... اب تو مزا آنے لگا ہے"۔ آصف نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں آنے لگا ہے.... لیکن مجرم کو تلاش کرنے میں دانتوں پسینہ آ جائے گا"۔

چلئے کوئی بات نہیں.... دانتوں پسینے کی خیر ہے.... خدا کا شکر کریں آنکھوں پسینہ نہیں آئے گا"۔ مکھن نے خوش ہو کر کہا۔

آفتاب اور فاروق اسے گھور کر رہ گئے۔

"کیوں.... آپ دونوں مجھے کھا جانے والی نظروں سے کیوں دیکھ

رہے ہیں"۔

"ہماری نقل کرنے کی کوشش کر رہے ہو تم.... ہم تم سے نبٹ لیں گے؟"

عین اس وقت کار کی زوردار بریک لگی.... ان سب کو زبردست دھچکا لگا.... نظریں اوپر اٹھائیں تو ان کے ہوش اڑ گئے۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

چم پانگ

"کک... کون؟" شوکی نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

"ہم... میں... یعنی کہ میں"۔ باہر سے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چلو شوکی... دروازہ کھول دو... ہم انسپکٹر جمشید کے گھر میں ہیں... یہ اچھا ہے... اس نے ہمیں یہاں اتار دیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے خوش ہو کر کہا۔

شوکی فوراً دروازے پر پہنچا۔

"کون ہے... نام بتاؤ نا"۔

"جی... وہ میں ہوں... آپ سمجھ جائیں نا بس"۔

شوکی نے دیکھا... دروازہ اندر سے بند تھا... گویا انہیں دروازے کے ذریعے اندر داخل نہیں کیا گیا تھا... بلیک ہول لوپ سے اندر اتار گیا تھا۔

"اچھا سمجھ گیا... بھاگ جاؤ"۔ شوکی نے ہاتھ نچایا۔

"جی... کیا فرمایا... بھاگ جاؤ"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! جب تم نام نہیں بتاتے تو پھر بھاگ جاؤ"۔

"تو اب تک آپ سمجھے نہیں"۔

"نہیں.... کیوں انکل.... آپ سمجھے یا نہیں؟"

"ٹھہرو ٹھہرو.... باہر جو کوئی بھی ہے.... آواز بدلنے کی کوشش میں ہے.... جب کہ اسے آواز بدلنے کا سلیقہ نہیں"۔

"کیوں بھئی.... کیا تم آواز بدلنے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"ج.... جی ہاں! مجبوری ہے"۔

"لیکن کیا مجبوری ہے؟"

"بس آپ دروازہ کھول دیں.... آپ خود سمجھ جائیں گے"۔

آخر شوکی نے انسپکٹر کامران مرزا کے اشارے پر دروازہ کھول دیا.... اور انہوں نے دیکھا.... باہر ٹی ایس ایم کھڑا تھا۔

"یہ تو اپنے سی ٹی ایم صاحب ہیں"۔

"بھئی سی ٹی ایم نہیں.... ٹی ایس ایم"۔ فرزانہ ہنسی۔

"اوہ ہاں! معاف کرنا بھئی"۔

"کک.... کوئی بات نہیں.... کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں"۔

وہ اندر آ گیا.... پہلے ان سب کو حیرت زدہ انداز میں دیکھتا رہا پھر چونک کر بولا۔

"بب.... باقی ساتھی کہاں ہیں؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہم بھی انہی کی تلاش میں ہیں.... اگر مل گئے تو زندہ نہیں بچیں گے ہمارے ہاتھوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے پھنکار کر کہا۔

"ہائیں ہائیں انکل.... یہ آپ کیا کہ رہے ہیں.... ایسی عجیب بات تو آپ نے کبھی نہیں کہی تھی"۔

"تو آج تو کہ رہا ہوں نا.... سن لی ہے نا بات.... وہ رانگ نمبر صاحب کے سراسر خلاف جا رہے ہیں.... لہٰذا وہ بھلا کب انہیں برداشت کریں گے.... انہوں نے ان کی گرفتاری کر لیے ہمیں پھر زمین پر بھیج دیا ہے"۔

"پھر زمین پر بھیج دیا ہے.... یہ کیا بات ہوئی؟"

"بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی.... تم کب سے ہم سے کٹے ہوئے ہو"۔

"جی.... وہ.... بات دراصل یہ ہے کہ میں گر گیا تھا"۔

"گر گئے تھے.... اچھا تو پھر.... ارے ہاں.... لیکن کہاں سے گر گئے تھے؟"

"آسمان سے.... اور کھجور میں اٹک گئے تھے"۔ شوکی نے برا سا منہ بنایا۔

"اٹک گیا تھا نہیں.... بلکہ اب تک اٹکا ہوا ہوں"۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"جی.... وہ انہوں نے فرمایا ہے نا.... آسمان سے گرا تھا اور کھجور

میں اٹک گیا تھا.... تو میں مجبوراً میں اب تک اٹکا ہوا ہوں"۔

"ارے تو کیا واقعی آسمان سے گرے تھے؟" انسپکٹر کامران مرزا نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں بس یہی سمجھ لیں.... ویسے دراصل میں سیڑھیوں سے گرا تھا.... اور میری ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگ گئی تھی"۔

"اوہ! ارے باپ رے"۔ شوکی کانپ اٹھا۔

"کیوں.... کیا ہوا؟.... آپ کیوں کانپ اٹھے"۔

"مم.... میں چوٹ کی ہڈی پر ریڑھ سے بہت ڈرتا ہوں"۔ شوکی نے بدستور کانپتے ہوئے کہا۔

"تم تو شوکی اس طرح ڈر رہے ہو.... جیسے ابھی ٹکڑے ٹکڑے تمہاری.... ہائیں تم نے کیا کہا تھا.... چوٹ کی ہڈی پر ریڑھ"۔ فرزانہ چونکی۔

"اوہ معاف کیجئے گا.... الٹ پلٹ کہہ گیا۔

"تم خواب میں روزانہ فاروق کو تو نہیں دیکھتے رہتے"۔ فرحت مسکرائی۔

"جی نہیں تو.... وہ تو میرے خواب میں تین دن پہلے آئے تھے"۔ شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

"حد ہو گئی بھئی.... ہم باتیں کیا کر رہے تھے اور شروع کیا ہو گئی.... ہاں تو ٹی ایس ایم.... تمہاری ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگ گئی

تھی.... تو پھر کیا ہوا؟"

"بس انکل.... تین چار ماہ بستر پر پڑا رہا.... اب پھرنے چلنے کے قابل ہوا ہوں تو اٹھ کر سب سے پہلے ادھر آیا ہوں"۔

"پہلی بات تو یہ کہ ان کا نام بس انکل نہیں.... یہ انکل کامران مرزا ہیں.... اور دوسری بات.... یہ تم پھرنے چلنے کی بجائے.... چلنے پھرنے نہیں کہہ سکتے تھے"۔

"کیوں.... اس سے کیا فرق پڑ گیا.... ویسے ایسے الفاظ میں چوٹ پر ریڑھ.... نن.... نہیں.... ریڑھ پر چوٹ کے بعد بولنے لگا ہوں"۔

"حیرت ہے.... چوٹ تمہارے دماغ پر لگی ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"پپ.... پتا نہیں.... یہ تو ڈاکٹر صاحبان ہی بتا سکتے ہیں"۔ اس نے گڑبڑا کر کہا۔

"اچھا بھائی.... تنگ نہ کرو.... تو تم حالات سے بالکل بے خبر ہو؟"

"ہاں! بس.... کٹ کر رہ گیا تھا.... ساری دنیا سے"۔

"لیکن تم نے ہمیں کیوں اطلاع نہ دی"۔

"میں نے آپ لوگوں کو پریشان کرنا مناسب خیال نہیں کیا"۔

"یہ تو ٹھیک نہیں ہے.... کم از کم تم انسپکٹر جمشید کو تو اطلاع دے سکتے تھے.... علاج کے سلسلے میں تمہاری مدد کر سکتے تھے"۔

"جی بس کیا بتاؤں اب.... آپ سنائیے.... اور باقی ساتھیوں.... ارے آپ نے کیا کہا تھا.... وہ مل گئے تو آپ کے ہاتھوں زندہ نہیں بچیں گے.... یہ میں نے کیا سنا تھا.... کک.... کہیں میرے کان تو نہیں بجے تھے؟"

"بہت جلد خیال آ گیا.... خیر آ ہی گیا.... اگر نہ آتا تو بھی ہم کیا کر لیتے"۔ فرزانہ نے جلدی جلدی کہا اور ساتھ میں برا سا منہ بھی بنایا۔

"ہاں مسٹر ایس ایم.... ہم لوگ جو تمہیں یہاں نظر آ رہے ہیں نا.... ہم سب مسٹر رانگ نمبر کے ساتھ ہیں.... اتنا تو تم جانتے ہو گے کہ ملک پر اس وقت رانگ نمبر کی حکومت ہے"۔

"جی ہاں.... یہ تو خیر مجھے معلوم ہے"۔

"بس تو پھر.... ہم حکومت میں ہیں.... جب کہ باقی ساتھی باغیوں میں شامل ہیں.... اور مسٹر رانگ نمبر نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم انہیں تلاش کر کے ختم کر دیں.... لہٰذا تم بتاؤ.... وہ کہاں ہیں؟" انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"مم.... میں.... بتاؤں.... وہ کہاں ہیں.... مجھے کیا معلوم.... میں تو ابھی آپ سے پوچھ رہا تھا.... وہ کہاں ہیں؟"

"وہ تو ایکٹنگ کر رہے تھے.... فرزانہ.... فرحت.... رفعت.... اسے پکڑ لو.... اور الٹا لٹکا دو.... جب تک یہ نہیں بتا دیتا کہ وہ لوگ

کہاں ہیں.... اسے چھوڑا نہیں جائے گا"۔

"ارے ارے.... انکل کامران مرزا.... یہ آپ ہی ہیں یا نقلی انسپکٹر کامران مرزا ہیں.... کیونکہ ایسا حکم تو نقلی انسپکٹر کامران مرزا ہی دے سکتے ہیں.... اصلی تو ہرگز نہیں دے سکتے"۔

"یہ تمہاری بھول ہے.... یہ حکم سو فیصد اصلی انسپکٹر کامران مرزا نے دیا ہے.... اور یہ لوگ بھی بالکل اصلی ہیں.... اگر تم چاہتے ہو.... تمہاری جان بچ جائے تو ان کا پتا بتا دو"۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا.... تو بھی نہ بتاتا.... لیکن مجھے تو واقعی معلوم نہیں ہے"۔

"یہ ایسے نہیں بتائے گا.... تم نے سنا نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے انہیں گھورا۔

وہ اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"نن.... نہیں.... میری چوٹ پر ریڑھ کی ہڈی لگ گئی ہے.... الٹا لٹکانے سے وہ چوٹ پھر سے ہری ہو جائے گی.... لہٰذا کم از کم مجھے الٹا نہ لٹکائیں"۔

"اچھا خیر.... سیدھا لٹکاؤ اسے"۔

"سیدھا کیسے لٹکائیں انکل.... ہمیں تو بس الٹا لٹکانا آتا ہے"۔

فرحت نے منہ بنایا۔

"اوہو.... بھئی فرحت.... باندھ کر رسیاں اوپر کھینچ لو.... یہ

سیدھا لٹک جائے گا"۔

"لیکن میرا خیال ہے انکل.... اس بے چارے کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں"۔

"اس کے باوجود یہ ہمیں بتا سکتا ہے کہ وہ کہاں ہیں؟" انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"کک.... کیوں انکل.... کیا آپ کے خیال میں میں نجومی ہو گیا ہوں.... یا علم غیب جانتا ہوں"۔

"نہیں.... تم نجومی نہیں ہو.... اور غیب کا علم تو سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں.... لیکن تم اپنے دوست کو کیوں آواز نہیں دیتے.... وہ ابھی اڑ کر جائے گا اور خبر لے آئے گا کہ.... انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی کہاں ہیں.... بس پھر اس جگہ پہنچ کر ان کی زندگیوں کا خاتمہ کرنا ہمارا کام ہو گا"۔

"نن.... نہیں.... اتنی باتیں خوفناک نہ کریں انکل"۔ ٹی ایس ایم گھبرا گیا۔

جب تک اسے باندھا نہیں جائے گا.... اور سیدھا لٹکایا نہیں جائے گا.... اس وقت تک یہ نہیں اگلے گا.... نہ اپنے دوست کو آواز دے گا.... ارے میں کہتا ہوں.... آواز دو اس جن کے بچے کو"۔

"اچھی بات ہے.... آپ مجھے لٹکائیں نہ.... میں ابھی اس سے بات کر کے آتا ہوں"۔ ٹی ایس ایم نے فورا کہا۔

"نہیں.... تم کہیں نہیں جاؤ گے.... شم شانگ کو تو یہیں بلاؤ"۔

"شم شانگ.... یہ کس بلا کا نام ہے"۔

"وہی تمہارا دوست"۔

"اس کا نام چم پانگ ہے"۔ ٹی ایس ایم نے برا مان کر کہا۔

"اچھا بھائی مان لیا.... بلاؤ اسے"۔

"یہاں سے وہ میری آواز نہیں سنے گا"۔

"اچھی بات ہے.... فرزانہ تمہارے ساتھ جائے گی.... تاکہ تم فرار نہ ہو جاؤ.... ہاتھ آیا شکار نکل نہ جائے"۔

"کیا کہا.... میں شکار ہوں"۔

"ہاں! شکار ہو تم.... اور بھی بہت کچھ ہو تم"۔

"چلیے خیر.... میرے نزدیک آپ کی کوئی حیثیت تو ہے"۔ ٹی ایس ایم خوش ہو گیا۔

"لیجیے.... اور سنیئے.... ان کے نزدیک آپ کی کوئی حیثیت تو ہے"۔ فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"اوہ! معافی چاہتا ہوں.... یہ سارا اس چوٹ کا اثر ہے"۔

"حیرت ہے.... چوٹ لگی ریڑھ پر اور ضائع ہو گیا دماغ.... خیر.... یہ ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے.... تم دونوں جاؤ.... اور اس جن کے بچے کو پکڑ لو"۔

"اسے بار بار جن کا بچہ نہ کہیں.... ناراض ہو جائے گا.... چھ ماہ سے سویا پڑا ہے"۔

"کیا کہا.... چھ ماہ سے سویا پڑا ہے"۔

"ہاں! یہ اس کا سونے کا پریڈ ہے.... جگایا جانا بھی پسند نہیں کرے گا"۔

"ہاں جناب.... آیئے صاحبہ فرزانہ"۔

فرزانہ نے برا سا منہ بنایا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر نکل آئی۔

"دیکھو.... کوئی چالاکی کرنے کی کوشش نہ کرنا"۔

"جی.... کک.... کیا مطلب؟"

"چالاکی کا مطلب چالاکی ہی ہوتا ہے.... بے وقوفی نہیں.... فرار ہونے کی کوئی کوشش نہ کرنا.... دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا.... ورنہ ہمارے ایک اشارے پر تم پھانسی پر چڑھ جاؤ گے"۔

"کک.... کیوں مذاق کرتی ہیں.... کیا آپ لوگ واقعی رانگ نمبر کے ساتھی بن گئے ہیں.... یا پھر کوئی ڈراما ہے"۔

"دماغ تو نہیں چل گیا.... خیر ابھی معلوم ہو جائے گا.... اب ہم تمہیں فرار تو ہونے نہیں دیں گے"۔

"مم.... میں کیوں فرار ہوں گا.... میں نے کیا جرم کیا ہے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میں تو بیمار رہا ہوں..... بستر پر پڑا رہا ہوں"۔ اس نے جل کر کہا۔
"یہ کہانی..... بیماری یا چوٹ کی جھوٹ بھی ہو سکتی ہے"۔

"جناب..... لگا لیں اندازے..... میں اب کچھ نہیں بولوں گا ہاں"۔ اس نے تلملا کر کہا۔
اور پھر وہ گھر کے دروازے پر پہنچ گئے..... ٹی ایس ایم نے دستک دی۔
"کک..... کون؟" اندر سے غراتی ہوئی خوفناک آواز سنائی دی۔
"یہ میں ہوں ٹی ایس ایم"۔ اس نے کہا۔
"ٹی ایس ایم..... اچھا تو پھر اندر آ جاؤ..... دروازہ بند نہیں ہے"۔
"میرے ساتھ فرزانہ صاحبہ بھی ہیں"۔
"تو پھر کیا ہوا؟"
"آپ کب جاگے..... آپ تو سو رہے تھے"۔
"ابھی ابھی..... تھوڑی دیر پہلے چھ ماہ پورے ہوئے ہیں..... ابھی جاگا ہوں..... ابھی تک تو جمائی پر جمائی آ رہی ہے"۔
"اوہ اچھا..... ہم اندر آ رہے ہیں"۔
"ضرور ضرور..... شوق سے..... آیئے فرزانہ صاحبہ اتنے دنوں بعد آپ سے مل کر خوشی محسوس کر رہا ہوں"۔ چم پانگ کی آواز لہرائی۔
دونوں اندر داخل ہوئے۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"انسپکٹر جمشید والے مکان میں اس وقت انسپکٹر کامران مرزا موجود ہیں"۔

"اچھا تو پھر.... اس سے کیا ہوتا ہے.... اور تم یہ بات کیوں بتا [illegible] ٹی ایس ایم"۔

"وہ تمہیں بلا رہے ہیں.... انہیں تم سے کچھ کام ہے"۔

"تو پھر چلو.... اس سے اچھی بات اور کیا ہو گی"۔

"غلط کہا.... اس سے بری بات اور کیا ہو گی"۔ ٹی ایس ایم نے برا سا منہ بنا کر کہا

"کیا مطلب.... یہ کیا بات ہوئی"۔

"تمہارے ذریعے انسپکٹر کامران مرزا، انسپکٹر جمشید وغیرہ کو تلاش کرانا چاہتے ہیں"۔

"کیا مطلب.... کیا وہ گم ہو گئے ہیں؟"

"جی نہیں.... گم نہیں ہو گئے.... حکومت وقت کے خلاف ہو گئے ہیں.... اور انسپکٹر کامران مرزا اور ان کے ساتھی حکومت کے ساتھ ہیں.... لہٰذا مسٹر رانگ نمبر نے انسپکٹر کامران مرزا کو حکم دیا ہے کہ ان لوگوں کو تلاش کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے"۔ ٹی ایس ایم نے جلدی جلدی کہا۔

"اوہ.... نن.... نہیں.... نہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انہوں نے چم پانگ کی پھنسی پھنسی آواز سنی.... پھر انہیں یوں لگا جیسے اس کا گلا کوئی گھونٹ رہا ہو.... اور پھر تو اس کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

یہ سب کیا ہے

انہوں نے دیکھا.... سڑک کے بیچوں بیچ ایک بہت بڑا اژدھا اوپر کو اٹھا ہوا کھڑا تھا.... اور اگر انسپکٹر جمشید گاڑی کو روک نہ لیتے تو گاڑی اس وقت اژدھے کی لپیٹ میں ہوتی۔

"یہ.... یہاں اژدھا کہاں سے آ گیا؟"

"ان.... ان اطراف میں اژدھے ہوتے ہیں.... میں پہلے بھی دیکھ چکا ہوں"۔ منور علی خان بولے۔

"لیکن اب کیا کریں.... یہ تو راستا روکے کھڑا ہے"۔

"میں راستا صاف کرتا ہوں"۔

یہ کہ کر وہ نیچے اتر آئے.... اور اژدھے کی طرف بڑھنے لگے.... اژدھا ٹس سے مس نہ ہوا، اسی طرح کھڑا رہا.... جونہی منور علی خان نزدیک پہنچے.... اس نے ایک پھنکار ماری اور اپنا رخ ان کی طرف کر لیا.... انہوں نے دیکھا.... منور علی خان اس سے ذرا بھی خوف زدہ نہیں تھے.... برابر اس کی طرف بڑھ رہے تھے.... اچانک ان کے ہاتھ میں لائٹر نظر آیا.... لائٹر سے شعلہ نکلا.... جونہی شعلہ اژدھے کے منہ کی

طرف گیا.... اژدھا گھبرا کر پیچھے ہٹا اور دیکھتے ہی دیکھتے سڑک سے اتر کر یہ جا وہ جا اور منور علی خان ہنستے ہوئے ان کی طرف مڑے۔

"حیرت ہے.... کمال ہے.... تعجب ہے.... آپ نے اس قدر آسانی سے اس سے نجات حاصل کر لی"۔

"بس اسی کا نام تجربہ ہے.... ورنہ اس وقت ہم لوگ اس اژدھے کی وجہ سے سخت مشکل میں پھنس سکتے تھے.... اگر اسے مارتے تو بھی اس کے زہر کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتے تھے.... زندہ پکڑنے کی کوشش میں بھی کئی اس کی لپیٹ میں آ جاتے.... لہٰذا میں نے اسے بھگانا ہی مناسب خیال کیا.... اژدھا اور کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتا.... جتنا وہ آگ سے ڈرتا ہے.... اگرچہ کچھ اژدھے ایسے بھی ہوتے ہیں.... جن کے سانس باہر نکالنے سے گھاس پھونس میں آگ لگ جاتی ہے.... لیکن آگ سے وہ بھی ڈرتے ہیں"۔

"بہت خوب.... مزا آگیا.... اب چلیں"۔

"ہاں بالکل.... اب وہ پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھے گا"۔

"لیکن انکل.... وہ پھر سڑک روک سکتا ہے.... آپ نے تو یہ ترکیب کر لی.... لیکن دوسرے راستا طے کرنے والوں کو کس قدر پریشانی ہو گی.... یہ سوچ لیں آپ"۔ محمود جلدی جلدی بولا۔

"ہاں! یہ تو ہے.... پھر.... اب تم کیا چاہتے ہو.... کیا اسے زندہ پکڑوں؟"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"نن..... نہیں..... ہم اس کا کیا کریں گے بھلا"۔

"تو پھر جان سے مار دوں؟"

"یہ بہتر ہو گا"۔

"ویسے کوئی اور وقت ہوتا تو..... تو میں اسے زندہ پکڑ کر کسی چڑیا گھر کو فروخت کر دیتا..... بہت پیسے ملتے..... خیر..... اب میں اسے ہلاک ہی کر دیتا ہوں..... تاکہ یہ کسی اور کو پریشان نہ کرے..... دراصل یہ بھوکا ہے..... اسے کھانے کے لیے کئی دن سے کچھ نہیں مل سکا..... اسی لیے تنگ آ کر یہ سڑک پر آ گیا تھا..... اب مجھے اس کی تلاش میں پھر جنگل میں داخل ہونا پڑے گا"۔

"کوئی بات نہیں انکل..... انسانیت کے لیے یہ ضروری ہے"۔ فاروق نے کہا۔

"ہاں ضرور کیوں نہیں"۔ وہ مسکرائے۔

اور پھر منور علی خان نے اپنے بیگ میں سے شکاری چاقو اور گوشت کے کچھ ٹکڑے نکالے..... اس گوشت پر کوئی عجیب سی خوشبو لگی ہوئی تھی۔

"اس خوشبو پر وہ دوڑ کر آئے گا..... اور میرے خنجر کے ہاتھوں مارا جائے گا"۔

"لیکن کیا اس طرح آپ اس کے زہر کی زد میں نہیں آ جائیں گے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"مجھے کچھ نہیں ہو گا.... ایسے زہر پہلے ہی میرے جسم میں موجود ہیں"۔

"ہوں.... خیر.... جائیں پھر"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

اور وہ جنگل میں داخل ہو گئے.... گوشت کے ٹکڑے انہوں نے اپنے سے کچھ فاصلے پر پھینک دیئے.... اور لگے انتظار کرنے.... جلد ہی انہوں نے اژدھے کی پھنکار سنی اور وہ انہیں آتا نظر آیا.... لیکن اس نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا.... سیدھا گوشت کے ایک ٹکڑے کی طرف گیا.... ایسے میں منور علی خان نے اس کا نشانہ لیا اور عجیب انداز سے چاقو کھینچ مارا.... چاقو اس کے کھلے منہ میں داخل ہوتا نظر آیا.... اور پھر اژدھا بہت زور سے پھنکارا.... اس نے ایک زبردست پلٹنی کھائی.... اپنی دم زوردار انداز میں پٹخی اور پھر لگا تیزی سے بل کھانے۔

"چاقو اب اس کے اندر ہی اندر کاٹتا جا رہا ہے.... کیونکہ یہ آرام سے رہے گا نہیں.... جتنا ہلے گا.... چاقو اس کے لیے اتنا ہی نقصان پہنچائے گا"۔

"اوہ.... لیکن.... انکل اس طرح تو آپ اپنے چاقو سے ہاتھ تو دھو بیٹھے۔

"چاقو کی کوئی بات نہیں.... میرے پاس اور بہت چاقو ہیں.... آؤ اب چلیں.... یہ اب زندہ نہیں بچے گا.... اگر ہمیں آگے نہ جانا ہوتا تو

میں اس کی لاش کو بھی فروخت کر سکتا تھا.... کیونکہ اس کی کھال بھی کام آتی ہے"۔

"چلئے.... بس"۔ آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

اور وہ آگے روانہ ہوئے۔

"حیرت ہے انکل! آپ نے تو اسے ہاتھ تک نہیں لگایا اور اس کا کام تمام کر دیا"۔

"شکاری کی زندگی بہت عجیب ہے.... جنگلوں میں دن رات بسر کرتے ہوئے یہ تجربات آگئے ہیں"۔ وہ بولے۔

آخر وہ ٹنڈا کے پاس پہنچ گئے.... سب سے پہلے انہوں نے اس شہر کا رخ کیا.... جس کے ہوٹل میں ان کی ملاقات باجوہ سے ہوئی تھی.... باجوہ سے وہ نکو دادا تک پہنچے تھے.... اور وہاں سے پروفیسر سیلانی تک.... اس وقت انہیں پروفیسر سیلانی کی تلاش تھی.... اس کے تہ خانے سے ملنے والی لاش کو دیکھ کر اس وقت انہوں نے صرف یہ خیال کیا تھا کہ اس گھر میں آدم خوروں کا گروہ رہتا تھا اور بس.... اس معاملے سے ورنہ ان کا کوئی تعلق نہیں تھا.... لیکن اب وہ کوئی تعلق تلاش کرنے نکلے تھے.... پہلے انہوں نے اس قسم کی کوئی کوشش نہیں کی تھی.... جلد ہی وہ پروفیسر سیلانی کی عمارت کے سامنے پہنچ گئے.... گاڑی انہوں نے ایک طرف کھڑی کر دی.... عمارت کا دروازہ اندر سے بند تھا.... یہ دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی تھی.... انہوں نے دستک دی' تو

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

ایک ادھیڑ عمر آدمی نظر آیا۔۔۔ اور کھوئی کھوئی نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"کیا چاہیے؟" اس نے منہ بنایا۔۔۔ غالباً" دیہاتیوں کو دیکھ کر اس نے منہ بنایا تھا۔

"ہمیں پروفیسر سیلانی سے ملنا ہے"۔

"یہاں کوئی پروفیسر سیلانی نہیں رہتے۔۔۔ یہاں صرف ہم رہتے ہیں"۔

"اور آپ یہاں کب سے رہتے ہیں؟"

"جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے"۔

"کیا۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ چند دن پہلے تک تو یہاں پروفیسر سیلانی رہتے تھے"۔

"کون پروفیسر سیلانی؟" اس نے بھنا کر کہا۔

"وہ چکرا کر رہ گئے۔۔۔ اپنا تعارف کرا نہیں سکتے تھے۔۔۔ آخر انسپکٹر جمشید نے نرم آواز میں کہا۔

"دیکھیے۔۔۔ ابھی چند دن پہلے کی بات ہے۔۔۔ ہم نے اس عمارت کے اندر پروفیسر سیلانی سے ملاقات کی تھی۔ لیکن آپ کا کہنا ہے کہ یہاں کوئی پروفیسر نہیں رہتا"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ اس نے بوکھلا کر کہا۔

"یہ تو ہمیں بھی نہیں معلوم کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ بلکہ یہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آپ ہی بتائیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے.... اگر یہ مکان آپ کا ہے.... تو کسی اور کے استعمال میں کس طرح تھا"۔

دراصل میں پندرہ سال تک شہر سے باہر رہا ہوں.... اب یہاں آیا ہوں.... میری غیر حاضری میں اگر کسی نے میرے مکان پر قبضہ کرلیا تھا تو اس کا مجھے کوئی علم نہیں.... میں تو جب یہاں آیا ہوں.... تو دروازے پر وہی تالا لگا تھا جو میں پندرہ سال پہلے لگا گیا تھا.... اندر بھی کوئی تبدیلی نہیں تھی.... ہاں یہ بات ضرور ہے کہ پندرہ سال پہلے یہاں جو پڑوسی رہتے تھے.... ان میں سے اب کوئی نہیں رہتا.... وہ اپنے مکان بیچ گئے.... یا ویسے ہی کہیں اور منتقل ہو گئے.... کیونکہ چند گھروں میں تالے بھی لگے ہوئے ہیں.... اندر بھی مجھے کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی تھی.... لہٰذا میں آپ کی بات پر کس طرح یقین کرلوں"۔

"او کے.... ہم ابھی اس پولیس آفیسر کو بلاتے ہیں.... جسے ہم نے یہاں بلایا تھا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"کیا مطلب.... پولیس کا اس معاملے سے کیا تعلق؟"

"جن لوگوں نے آپ کے مکان پر قبضہ کر رکھا تھا.... وہ یہاں جرم کرتے تھے.... لوگوں کو قتل کر دیتے تھے.... انسانی ہڈیوں کا ایک انبار آپ کے تہ خانے سے ملا تھا"۔

"کیا کہا.... تہ خانہ.... نن.... نہیں.... میرے مکان میں کوئی تہ خانہ نہیں ہے"۔

Wedar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں ہے... وہ تہ خانہ ان لوگوں نے بنایا ہو گا... اب تو اس پولیس آفیسر کو بلانا ہی ہو گا"۔

پھر وہ پولیس اسٹیشن پہنچے... لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت اور بڑھ گئی کہ وہاں وہ پولیس انسپکٹر نہیں تھا... نہ وہ خود نظر آیا... پوچھنے پر معلوم ہوا... ان لوگوں کو ادھر ادھر تبدیل کر دیا گیا تھا... کیونکہ ان کی یہاں موجودگی میں بے تحاشا انسان غائب ہوئے تھے اور آخر کار پروفیسر سیلانی کے تہ خانے سے انسانی ہڈیاں برآمد ہوئی تھیں۔

وہ مالک مکان کو ساتھ ہی لائے تھے... یہ بیان سن کر وہ دھک سے رہ گیا... اب اسے ان کے بیان پر یقین آیا... وہ اسے ساتھ لے کر پھر اس کے گھر آئے اور پورے گھر کو دیکھا بھالا... تہ خانہ کھول کر بھی دکھایا... وہاں اب تک بے تحاشا بدبو تھی... اگرچہ انسانی ڈھانچے اور ہڈیاں وہاں سے نکال لی گئی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے... پروفیسر سیلانی اور اس کے ساتھی روپوش ہو گئے ہیں... انہوں نے خود کو اس حد تک چھپا لیا ہے کہ ہم انہیں کسی طرح بھی تلاش نہ کر سکیں، لیکن ہم بھی انہیں تلاش کر کے رہیں گے"۔

اب انہوں نے تہ خانے کی بہت باریک بینی سے تلاشی لی... تہ خانے کی دیواروں پر تین چار جگہ حرف الیں لکھا نظر آیا... یہ حرف الیں خون میں انگلی ڈبو ڈبو کر لکھا گیا تھا... لیکن جتنی جگہ بھی لکھا گیا

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

تھا.... بالکل ایک جیسا تھا.... مطلب یہ کہ ان میں ذرا بھی فرق نہیں تھا.... گویا لکھنے والا بہت ماہر تھا.... خون سے اور انگلی سے لکھا ہونے کے باوجود انہیں یوں لگا جیسے ان میں بال برابر بھی فرق نہ ہو.... انسپکٹر جمشید نے اس حرف کو بالکل اسی انداز میں اپنی نوٹ بک میں لکھ لیا۔

"ایس سے سیلانی بنتا ہے.... کیا خیال ہے؟"

"یوں تو خیر.... اس سے نہ جانے کتنے نام بنتے ہیں"۔ فاروق مسکرایا۔

"لیکن وہ خود تو سیلانی کہلاتا تھا"۔ انسپکٹر جمشید نے اسے گھورا۔

"تو آپ مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟" فاروق گھبرا گیا۔

"صرف ایسے نام بتاؤ.... جو ایس سے بنتے ہیں.... لیکن ان کا تعلق اس کیس سے بھی ہو"۔

"شاکر.... پروفیسر سجاد عرفانی"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"ہاں! یہ نام انسپکٹر کامران مرزا کی طرف سے سامنے آئے تھے.... پروفیسر سجاد عرفانی تو خیر ان کا بچپن کا دوست ہے۔ البتہ شاکر ان کی تجربہ گاہ میں ملازم تھا اور آلات میں ہیرا بھی اسی نے رکھا تھا.... لیکن شاکر اپنا نام صرف ایس سے ظاہر نہیں کر سکتا تھا.... اسے ایس ایچ لکھنا پڑتا.... لہٰذا کم از کم یہ ایس شاکر نے نہیں لکھا تھا.... یوں بھی شاکر تو ملک کے دوسری طرف تھا.... اس طرف نہیں.... چنانچہ یہ ضرور پروفیسر سیلانی نے لکھا تھا.... چلو اس کے ایس لکھنے کا اندازہ یہاں سے

ہاتھ لگا۔

"بہت خوب! اس کا مطلب ہے.... وہ پہلا آدمی ہے جو ہماری نظروں میں آ رہا ہے.... پروفیسر سیلانی"۔

"ہاں! لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کہاں ہے؟"

"ہم پہلے یہی معلوم کریں گے کہ وہ کہاں ہے.... اب اس سے ملاقات کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے.... اس مکان کو بھی وہ مالک مکان کی بے خبری میں استعمال کرتا رہا ہے.... مالک مکان ملک سے باہر چلا گیا تھا.... اس کا چونکہ آگے پیچھے کوئی نہیں تھا' اس لیے وہ درمیان میں ادھر نہیں آیا.... جب ملازمت سے فارغ ہو گیا.... تب آیا.... اس وقت تک پروفیسر سیلانی یہاں سے چلا گیا تھا.... لہذا مالک مکان کو کوئی بات معلوم نہ ہو سکی.... یہ تو ہم تھے.... جن کی وجہ سے اسے معلوم ہوا کہ اس مکان کو کوئی استعمال کرتا رہا ہے"۔

"مطلب یہ کہ پروفیسر سیلانی اس طرح غائب ہے.... جیسے گدھے کے سر سے سینگ"۔

"جی ہاں.... بالکل"۔ فاروق نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں! ہم اس کا سراغ لگا کر رہیں گے"۔

وہ باہر نکل آئے۔ آس پاس کے لوگوں سے پروفیسر سیلانی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگے۔ لیکن کوئی اس کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا.... آخر انسپکٹر جمشید نے اس کی تصویر اپنے ہاتھ سے

بنائی اور ان لوگوں کو دکھائی.... تب انہوں نے سر ہلایا اور کہا۔

"ہاں! اس شکل و صورت کے آدمی کو ہم اکثر اسی مکان میں آتے جاتے دیکھتے رہے ہیں.... اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے.... وہ کیا کرتے تھے.... آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا.... پروفیسر سیلانی کہاں سے آیا تھا.... پہلے کہاں رہتا رہا ہے.... یہ بھی کسی کو معلوم نہیں"۔

اب وہ کچھ مایوس ہونے لگے.... لیکن انسپکٹر جمشید نے ہمت نہ ہاری۔

"کم از کم آپ لوگ اتنا تو بتا سکتے ہیں.... کہ وہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا.... آس پاس کس ہوٹل میں جاتا تھا.... کھانا وانا کھانے؟"۔

"اوہ ہاں.... یہ بات ہے.... وہ ہوٹل فور موز میں کھانا کھاتا تھا.... صبح کا ناشتا بھی وہیں کرتا تھا.... اس بات پر ہم لوگوں کو حیرت بھی ہوئی تھی۔

"کیوں! اس میں حیرت کی کیا بات؟"

"آس پاس کئی بہت اچھے ہوٹل ہیں.... بہت خوبصورت اور بہترین.... معیاری.... لیکن وہ ان میں کھانا کھانے کی بجائے اس دور دراز ہوٹل فور موز پر میں کھانا کھاتا تھا"۔

"اوہو اچھا.... یہ فور موز کہاں واقع ہے؟"

"شہر کے دوسرے سرے پر"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت خوب.... آؤ بھئی.... پہلے ذرا ہوٹل فور موئز کا چکر لگا لیں.... شاید وہاں سے کوئی سراغ مل جائے"۔

"چلئے"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

"وہ اسی وقت ہوٹل فور موئز پہنچے.... اس میں داخل ہوتے وقت نہ جانے کیوں عجیب سا احساس ہوا.... خود بخود رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔

"مم.... میں یہاں خوف محسوس کر رہا ہوں"۔ محمود نے گویا اعلان کیا۔

"صرف تم ہی نہیں.... میرا خیال ہے.... میں بھی خوف محسوس کر رہا ہوں"۔ انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"کیا مطلب.... کیا آپ بھی انکل؟" آصف نے چونک کر کہا۔

"ہاں! میں بھی.... میری چھٹی حس مجھے خبردار کر رہی ہے کہ یہ ہوٹل خطرناک ہے.... اس میں داخل نہیں ہونا چاہیے.... لیکن اس کے باوجود ہم داخل ہونے پر مجبور ہیں.... کیونکہ پروفیسر سیلانی کا سراغ لگانا بہت ضروری ہے"۔

"چلئے پھر.... بسم اللہ کیجئے"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

وہ سب کاؤنٹر پر پہنچے.... کاؤنٹر کلرک نے چونک کر انہیں دیکھا.... اپنے سامنے بہت سے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔

"کیا بات ہے؟"

"کمرے چاہئیں"۔

"کرایہ معلوم ہے..... فی کمرہ پانچ سو روپے ایک رات کا کرایہ ہے"۔

"بس! صرف پانچ سو روپے"۔ خان رحمان نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا مطلب..... کیا یہ کرایہ آپ کو زیادہ نہیں لگا؟"

عین اس وقت ہال میں کوئی دھاڑا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اندھیرے کا علاج

خدا خدا کر کے چم پانگ کی چیخیں رکیں۔

"کک..... کیا ہوا بھئی مم ٹانگ..... خیریت تو ہے"۔ فرزانہ نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کہا۔

چم پانگ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا..... دونوں نے حیران ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یار چم پانگ بولو..... کیا بات ہے؟..... مارے سسپنس کے ہمارا برا حال ہے"۔ ٹی ایس ایم نے جھلا کر کہا۔

"شش..... شاید چم پانگ اب گھر میں نہیں ہیں..... یا تو انہیں فوری ضرورت کے تحت کہیں جانا پڑا ہے..... یا پھر انہیں غائب کر دیا گیا ہے"۔ فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا کہا؟..... غائب کر دیا گیا ہے..... ایک جن کو"۔ ٹی ایس ایم کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"ہاں بالکل..... یہ کام اس کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں"۔ فرزانہ بولی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا مطلب..... کس کے لیے؟"

"جس کی اس وقت پورے ملک پر حکومت ہے..... یعنی مسٹر رانگ نمبر کے لیے"۔

"ارے باپ رے..... آپ تو بہت خوفناک باتیں کر رہے ہیں..... لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" ٹی ایس ایم کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"یہ کہ رانگ نمبر نے اسے غائب کر دیا ہو..... انکل کامران مرزا تو رانگ نمبر کے کام کے سلسلے میں چم پانگ سے مدد لینے والے تھے..... یعنی اس کے ذریعے انکل جمشید کو تلاش کرواتے..... اس طرح چم پانگ تو رانگ نمبر کے کام آتا"۔

"اب اس بارے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں..... ہو سکتا ہے، ہمارا یہ خیال غلط ہو کہ اسے رانگ نمبر نے غائب کیا ہے..... کیا خبر جنوں کے شہنشاہ نے کسی ضرورت کے تحت اسے کوہ قاف طلب کر لیا ہو"۔

"ہوں خیر..... آؤ اب چلیں"۔

دونوں واپس پہنچے..... انسپکٹر کامران مرزا نے سوالیہ انداز میں ان کی طرف دیکھا۔

"افسوس انکل! ہم اسے اپنے ساتھ نہیں لا سکے"۔

"کیوں..... کیا بات ہے؟"

فرزانہ نے جلدی جلدی بات بتا دی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"تب یہ کام رانگ نمبر کا نہیں ہو سکتا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"ہاہاہا"۔ انہوں نے رانگ نمبر کی آواز سنی۔

"کیا ہوا مسٹر رانگ نمبر.... آپ کس خوشی میں ہنس رہے ہیں؟؟"

"بہت مزا آیا"۔ اس نے کہا اور پھر ہنسنا شروع کر دیا۔

"آخر آپ کو کس بات پر ہنسی آ رہی ہے؟؟"

"چم لانگ کو بلیک ہول میں بند کرتے ہوئے بڑا مزا آیا.... اس کے منہ سے نکلنے والی عجیب و غریب آوازوں نے بہت مزا دیا.... مجھے اب تک ہنسی آ رہی ہے"۔

"کیا کہا آپ نے.... آپ نے چم پانگ کو بلیک ہول میں بند کر دیا ہے"۔ فرحت کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! ارے.... کیا نام لیا تم نے.... چم پانگ.... اور میں کیا کہہ رہا تھا.... چم لانگ.... ہاہاہا"۔

"تم نے ایسا کیوں کیا سر.... وہ تو ہمارے بہت کام آ سکتا تھا.... میں تو اس کی مدد سے انسپکٹر جمشید اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا"۔

"غلط ارادہ تھا.... انسپکٹر کامران مرزا.... سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ.... تمہارا ایک غلط قدم تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بلیک ہول میں پہنچا سکتا ہے.... اور پھر تم واپس اس دنیا میں نہیں آؤ گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ.... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.... میں نے کب غلط قدم اٹھایا بھلا؟" انسپکٹر کامران مرزا نے کانپ کر کہا۔

"جم پانگ کے ذریعے تم میری تلاش شروع کرا سکتے تھے.... اور یہ بات میرے لیے خطرناک ہوتی.... کیونکہ میں جہاں موجود ہوں.... وہاں جم پانگ آسانی سے پہنچ جاتا"۔

"ارے!" وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! یہی بات ہے.... یہ میں جانتا ہوں کہ کون مجھ تک پہنچ سکتا ہے اور کون نہیں.... لیکن خیر.... یہ خطرہ تو میں نے اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے.... اب جم پانگ تو اس دنیا میں دوبارہ آئے گا نہیں.... چاہے کچھ ہو جائے.... کیونکہ"۔

"کیونکہ کیا؟"

"کیونکہ.... میں نے اس بلیک ہول کو سیل کر دیا ہے.... اب وہ کبھی نہیں کھل سکے گا.... میں چاہوں تو بھی نہیں کھل سکے گا.... کوئی مجھ سے بڑا سائنس دان چاہے' تب بھی نہیں کھل سکے گا"

"اوہ اوہ"۔ وہ ایک ساتھ بولے.... ٹی ایس ایم کا تو رنگ اڑ گیا.... اس نے کانپ کر کہا۔

"کیا آپ کی موت کی صورت میں بھی وہ آزاد نہیں ہو سکے گا"۔

"ہرگز نہیں.... وہ اب گیا.... میں نے اس بلیک ہول کو ہی ختم

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کر دیا ہے.... جلا دیا ہے"۔

"نہیں.... نہیں"۔ ٹی ایس ایم چلا اٹھا۔

"اور خبر سناؤں.... مسٹر انسپکٹر کامران مرزا"۔

"جی فرمایئے"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"شار جستھان نے بھی میرے مقابلے پر ہار مان لی ہے.... اور ان کی حکومت نے خود کو میرے حوالے کر دیا ہے.... اب میں سوچ رہا ہوں.... وہاں اپنا نائب کسے مقرر کروں.... اس طرح ہر ملک میں مجھے نائب مقرر کرنا ہوں گے.... انسپکٹر کامران مرزا آپ، انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں کو میرے حوالے کر دیں تو میں شار جستھان کا حکمران آپ کو مقرر کر دوں گا.... صرف نگرانی میری ہو گی"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"ہم ان کی گرفتاری کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں.... آپ خود سوچ سکتے ہیں.... وہ آپ کی نظروں سے اگر اوجھل ہو سکتے ہیں تو انہیں تلاش کرنا کس قدر مشکل کام ہو گا"۔

"ہاں! میں یہ بات محسوس کر سکتا ہوں.... اسی لیے میں تم لوگوں سے شروع سے خوف زدہ تھا.... اور اب بھی ہوں.... اور جب تک انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی مل نہیں جاتے اور میں انہیں بلیک ہول تک تبدیل نہیں کر دیتا.... اس وقت تک میں سکون کا سانس نہیں لے سکوں گا.... مجھ سے بڑی غلطی ہوئی.... شروع سے ہی تم سب کو بلیک

ہول میں کیوں نہ قید کر دیا.... اس وقت میں یہ خیال کرتا تھا کہ تم لوگ ہو گیا.... لیکن پھر کسی نے خیال دلایا.... کہ نہیں.... ایسی بات نہیں.... تم لوگ بہت خطرناک ہو.... اس کے کہے کے مقابلے میں تم حد درجے خطرناک ثابت ہوئے ہو.... لہٰذا تم لوگوں کا بندوبست کرنا بہتر رہے گا.... اب میں سوچتا ہوں' یہ مشورہ بہت بہتر تھا.... شہر غائب کرنے سے پہلے مجھے تم لوگوں کو غائب کرنا چاہیے تھا.... لیکن خیر.... اب بھی کچھ نہیں بگڑا.... تم ان لوگوں کو تلاش کر ہی لو گے"۔

"ضرور.... کیوں نہیں.... آپ فکر نہ کریں.... وہ ہماری نظروں سے بچ نہیں سکیں گے.... چم پانگ کے بعد اب میں دوسرے تمام امکانات پر کام کروں گا.... اور بہت جلد انہیں آپ کے سامنے کھڑا کر دوں گا.... لیکن آپ پہلے میری حیرت دور کر دیں"۔

"حیرت دور کر دوں.... آپ کس بات پر حیران ہیں؟"

"آخر.... انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی.... آپ کی نظروں سے غائب کس طرح ہو گئے"۔

"بھئی میں بھی انسان ہوں.... نیند مجھے بھی تو آتی ہے.... میرے ماتحتوں کو بھی آتی ہے.... بھول بھی تو ہو سکتی ہے.... بس.... انہوں نے نہ جانے کیا چالاکی کھیلی.... میں اب تک حیران ہوں.... اور ہم نے اپنے آلات پورے ملک اور ملک کے باہر آس پاس گھما گھما کر دیکھ ڈالے ہیں.... لیکن کسی آلے میں میں انہیں نہیں دیکھ سکا.... اگر وہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میک اپ میں ہوتے۔۔۔ تب بھی وہ مجھے اصلی شکل میں نظر آتے۔۔۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ نظروں میں نہیں آئے۔ اسی لیے تو میں نے یہ کام آپ لوگوں کے ذمے لگایا ہے۔۔۔ کیونکہ آپ ایک دوسرے کو زیادہ جانتے ہیں۔۔۔ ایک دوسرے کے طور طریقوں کو جانتے ہیں۔۔۔ بلکہ آپ لوگوں کے طریقے ایک ہی ہیں"۔

"ہاں! یہ بات ہے۔ اور ہم بہت جلد انہیں تلاش کر لیں گے۔۔۔ ہم ابھی اور اسی وقت اس کام پر شروع ہو رہے ہیں"۔

"ہم۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ میرا ساتھی مجھ سے بچھڑ گیا"۔

"ہاں! ختم کہانی ہو گئی"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں چم پانگ کو بھلا نہیں پاؤں گا۔۔۔ میں اپنے گھر جا رہا ہوں۔۔۔ اس گھر میں اس کی یادیں بسی ہوئی ہیں"۔

اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا اور پاگلوں کے سے انداز میں اپنے گھر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔ وہ جاتے ہوئے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔۔ کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی۔۔۔ روک کر کرتے بھی کیا' اس وقت وہ حد درجے غمگین تھا۔۔۔ آخر برسوں کا ساتھی بچھڑ گیا تھا۔

"آپ نے انکل۔۔۔ جیک چانگ کے ذریعے ان بابا وغیرہ کو تلاش کرنے کی سوچی اور رانگ نے کیا سوچا تھا۔

"بھئی ہمیں اس سے کیا۔۔۔ اب ہم دوسرے طریقوں سے انہیں تلاش کریں گے۔۔۔ اور میرا خیال ہے۔۔۔ ہمارے لیے یہ ذرا بھی مشکل

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نہیں ہے.... ہم ابھی اور اسی وقت ان کی تلاش میں نکل رہے ہیں اور اب تلاش کر کے ہی چھوڑیں گے"۔

"انسپکٹر کامران مرزا مجھے یہ سب عجیب لگ رہا ہے"۔ رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"یہ کہ آپ واقعی میرے ساتھی بن گئے ہیں اور انسپکٹر جمشید وغیرہ کو میری ہدایت پر تلاش کر لیں گے.... کیا ایسا ہو سکتا ہے؟"

"ہم دل سے ایسا نہیں کریں گے.... لیکن یہ جانتے ہوئے کریں گے کہ اس وقت انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی غلطی پر ہیں.... بعد میں ہم ان کے لیے آپ سے معافی مانگ لیں گے.... اور انہیں راہ راست پر لائیں گے"۔

"اوہ! تب تو ٹھیک ہے.... میں سمجھا تھا.... آپ مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے"۔

"آپ کو خوش فہمی تھی جناب"۔ رفعت نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا کہا.... میری خوش فہمی.... یہ کیا بات ہوئی"۔

"آپ کا یہ خیال کرنا کہ ہم آپ کو دھوکا دیں گے.... یہ آپ کی خوش فہمی نہیں تھی تو اور کیا تھی"۔ رفعت نے بھرپور انداز میں کہا۔

"شاید تم غلط فہمی کہنا چاہتی ہو"۔ رانگ نمبر ہنسا۔

"نہیں.... میں تو خوش فہمی ہی کہنا چاہتی ہوں"۔ اس نے پرزور

انداز میں کہا۔

"اچھا میرا دماغ نہ چاٹو.... اتنا فالتو نہیں ہے.... جاؤ.... جا کر ان لوگوں کو فوراً تلاش کرلو' ورنہ تم لوگوں کو بھی کسی بلیک ہول میں بند کر دوں گا.... یہ کام میرے لیے اس قدر آسان ہے.... کہ جیسے کسی کو پانی کے نل سے پانی لینا ہو.... نل سے پانی لینا کیا مشکل ہے.... ہے کوئی مشکل؟" اس نے بھنا کر کہا۔

"ہاں جناب! بہت مشکل ہے"۔ شوکی نے پرجوش انداز میں کہا.... انسپکٹر کامران مرزا نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔

"کیا کہا.... بہت مشکل ہے"۔

"ہاں! سرکاری نلوں سے پانی لینا بہت مشکل ہے.... ان میں سے اکثر پانی کی بجائے ہوا آتی ہے.... اور لوگ ان سے بجلی کے پنکھوں کا کام لیتے ہیں"۔

"یہ ادھر ادھر کی ہانکنے سے تم لوگ باز نہیں آ سکتے.... اپنی سزا سنو شوکی.... پندرہ منٹ کے لیے تم بلیک ہول میں چلے جاؤ گے"۔

"نن.... نہیں.... چیخ.... جاغی.... لغ"۔ شوکی کے منہ سے عجیب و غریب الفاظ نکلنے لگے.... ساتھ ہی وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"اب یہ پندرہ منٹ ہمارے آپ ضائع کر رہے ہیں"۔

"لیکن یہ پندرہ منٹ شوکی کو نظر نہیں آئیں گے"۔ رانگ نمبر

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہنسا۔

"لیکن اس کا کیا فائدہ؟"

"تم لوگوں کو یہ یقین دلانا کہ میں جب چاہوں.... تم لوگوں کو غائب کر سکتا ہوں.... اگر بچنا چاہتے ہو اور پورے ایک ملک کے حکمران بننا چاہتے ہو تو صرف اور صرف میری ہدایات پر عمل کرو"۔

"کیا کہا.... پورے ایک ملک پر حکومت"۔ فرزانہ چلائی۔

"بس بس.... ایکٹنگ نہیں"۔ رانگ نمبر نے بھی چلا کر کہا۔

"اچھی بات ہے.... اگر یہ ایکٹنگ ہے تو پھر میں خاموش ہو جاتی ہوں"۔ وہ برا مان گئی۔

اور پھر ٹھیک پندرہ منٹ بعد انہوں نے شوکی کو بالکل اسی جگہ پر پایا.... جہاں سے وہ غائب ہوا تھا۔

"اپنی گھڑی دیکھو شوکی"۔

اس نے گھڑی دیکھی.... پھر دیوار پر لگے کلاک میں وقت دیکھا.... شوکی کی گھڑی پندرہ منٹ پیچھے تھی۔

"اس.... اس کا مطلب ہے.... میں پندرہ منٹ یہاں سے غائب رہا ہوں"۔

"ہاں! شوکی.... وہ اس قدر آسانی سے ہمیں غائب کر سکتا ہے.... ایسے آدمی سے ہم کس طرح ٹکر لے سکتے ہیں.... انسپکٹر جمشید تو بے وقوف ہیں.... مزے سے ایک ملک لے لیتے حکومت کرنے کے

لیے.... ہم اس ملک کے مکمل طور پر حکمران ہوں گے.... بس نگرانی مسٹر رانگ نمبر کی ہو گی"۔

"ہاں بالکل.... انہیں تلاش کر کے سمجھاؤ.... جلدی کرو.... کامران مرزا.... اگر مجھے غصہ آ گیا.... تو وقت تم سب کے ہاتھ سے نکل جائے گا"۔

"وقت ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل جائے گا مسٹر رانگ نمبر بلکہ"۔ فرحت کہتے کہتے رک گئی۔

"بلکہ کیا؟"

"بلکہ ہم وقت کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے"۔

"تم لوگوں میں بس یہ بات بری ہے.... فضول باتیں بہت کرتے ہو"۔

"اچھا ٹھیک ہے.... مسٹر رانگ نمبر.... اب آپ دیکھیں گے کہ ہم کس قدر جلد انہیں تلاش کرتے ہیں.... اور ہاں.... آپ ہمیں کس ملک کی حکومت دے رہے ہیں؟"

"اپنے اس ملک کے علاوہ اور کسی ملک کی"۔

"ہوں! اس ملک کی کیوں نہیں"۔

"تاکہ میں ہمیشہ کے لیے تمہاری سازشوں سے محفوظ ہو جاؤں"۔

"اگر ہم لوگوں کی طرف سے آپ کو کوئی خطرہ ہے.... تو ہم

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سب کو بلیک ہولز میں بند کیوں نہیں کر دیتے آپ"۔ فرزانہ نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"تم لوگوں سے بڑے بڑے کام لیے جا سکتے ہیں.... وہ کام میں بلیک ہولز سے بھی نہیں لے سکتا.... مثلاً یہی کام.... کسی ملک پر تم لوگوں کو حکمران مقرر کر دوں گا.... کیا میں یہ کام بلیک ہولز سے لے سکتا ہوں؟"

"نہیں.... یہ کام تو واقعی نہیں لے سکتے"۔

"اب ہر وقت پوری دنیا کے ملکوں پر نظر رکھنا بھی میرے بس میں نہیں ہو گا.... لہذا ہر ملک پر اپنے آدمی مقرر کر دوں گا"۔

"ہم سمجھ گئے.... اور اب ہم روانہ ہو رہے ہیں.... آپ ذرا ہمیں اب کام کرنے دیں"۔

"لیکن اتنا خیال رہے.... جونہی تم لوگ بغاوت کا خیال بھی دل میں لاؤ گے.... میں تم لوگوں کو بلیک ہول میں بند کر دوں گا"۔ اس نے غراتے ہوئے کہا۔

عین اس لمحے انہوں نے ایک عجیب سی آواز سنی.... لیکن یہ آواز ان کے آس پاس کی نہیں تھی.... بلکہ جس جگہ رانگ نمبر موجود تھا.... اس جگہ کی تھی.... یہ بات انہوں نے صاف طور پر محسوس کی تھی۔

"کک.... کیا ہوا مسٹر رانگ نمبر؟"

لیکن انہیں رانگ نمبر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔
"شاید! وہاں کوئی واقعہ پیش آ گیا"۔ انہوں نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

میرا خیال ہے انکل.... اس نے جو نظام قائم کیا ہے.... اس میں کوئی کمی ہے.... اسی لیے وہ ہمارے ساتھیوں سے خوفزدہ ہے.... اور ہمیں حکومت کا لالچ دے کر مہلت حاصل کرنا چاہتا ہے.... تاکہ اس خرابی کو دور کر سکے.... پھر وہ ہم سے خوف نہیں محسوس کرے گا"۔ فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"نہیں فرزانہ.... تمہارا یہ خیال درست نہیں.... وہ ہم سے خوفزدہ اور وجہ سے ہے.... ہم کوئی نہ کوئی راستا تلاش کر لیتے ہیں"۔
"تب پھر.... اس کے لیے ہم لوگوں کو ختم کر دینے میں کیا حرج ہے؟"

"ہو سکتا ہے.... اسے واقعی ہم جیسے لوگوں کی ضرورت ہو.... لیکن ہم اس بحث میں کیوں پڑیں.... ہمیں تو وہ کرنا ہے.... جس کا اس نے ہمیں حکم دیا ہے.... آؤ اب چلیں.... یہ پھر پوچھیں گے کہ وہاں کیا ہو گیا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا اور پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے.... اگرچہ وہ اس وقت شدید الجھن محسوس کر رہے تھے.... رانگ نمبر کے ساتھ کیا معاملہ پیش آ گیا ہے۔

"سنو بھئی.... میرا ایک آئیڈیا ہے.... اور وہ یہ کہ انسپکٹر جمشید

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اپنے ساتھیوں کو لے کر ضرور ٹنڈا کی طرف گئے ہوں گے..... یا پھر وہ ہمارے شہر کی طرف جائیں گے..... تاکہ ڈاکٹر نسیم کشانا وغیرہ کو چیک کر سکیں..... لہٰذا ہم پہلے ٹنڈا اور اس کے نزدیک والے شہر کی طرف جائیں گے..... اگر وہ وہاں نہ مل سکے..... تو پھر اپنے شہر کا رخ کریں گے"۔

"لیکن انکل..... ہمیں مسٹر رانگ نمبر کی طرف سے کوئی ہیلی کاپٹر تو ملا ہوتا..... اب اگر ہم کار سے گئے تو کتنے گھنٹے لگیں گے"۔

"اوہ ہاں..... کیا خیال ہے مسٹر رانگ نمبر؟"

"اس کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہ ملا۔

"ہم شہر کے گورنر سے ہیلی کاپٹر مانگ لیتے ہیں..... اسے بھی تو آخر رانگ نمبر نے ہمارے بارے میں کچھ ہدایات دی ہوں گی"۔

"اوہ ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔

وہ دروازے کی طرف جاتے جاتے رک گئے..... انہوں نے گورنر کے نمبر ملائے..... یہ اصل میں ایوان صدر کے نمبر تھے..... ادھر سے فوراً جواب ملا۔

"آپ فوری طور پر ایوان صدر آ جائیں..... یہ مسٹر رانگ نمبر کا حکم ہے"۔

☆○☆

لال بیگ

سب لوگ اس سمت میں گھوم گئے... جس طرف سے آواز آئی تھی... انہوں نے دیکھا... ایک بہت زیادہ ڈیل ڈول والا آدمی اپنی کرسی پر کھڑا ہوا تھا... اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

"کیا بات ہے جناب... کیا ہوا؟" ایک بیرا اس کے نزدیک آیا... اس نے اس کی ٹھوڑی پر ایک مکا جڑ دیا... بیرا تیورا کر میز پر گرا اور میز اس سمیت الٹ گئی... برتن ٹوٹنے کی آوازیں بکھر گئیں... انہیں یوں لگا جیسے ہال میں برتن چیخ پڑے ہوں۔

"اے خبردار... یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" کلرک اس کی طرف دوڑ پڑا... وہ انہیں بالکل بھول گیا۔

"اندھے ہو گیا... یہ دیکھو... کتنا بڑا لال بیگ کھانے کی پلیٹ میں"۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"کیا... لال بیگ"۔ لوگ چلا اٹھے... ان کے رنگ اڑ گئے۔

"کوئی اور چیز ہو گی... ہمارے ہوٹل میں لال بیگ نہیں ہو سکتا"۔ کلرک دھاڑا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"پہلے یہ بتائیں.... کوئی اور چیز کیا ہو گی"۔

"کوئی جھینگر ہو سکتا ہے.... مکھی ہو سکتی ہے.... کوئی مکوڑا ہو سکتا ہے.... لیکن بہرحال لال بیگ نہیں ہو سکتا"۔ کلرک نے پرزور انداز میں کہا۔

"آخر کیوں.... جب اتنی چیزیں ہو سکتی ہیں تو لال بیگ کیوں نہیں ہو سکتا؟"

"اس لیے کہ ہمارے اس ہوٹل میں صرف اور صرف لال بیگوں کا داخلہ بند ہے"۔ کلرک دھاڑا۔

"بہت خوب.. واہ.. کیا بات ہے.... ہم بھی سوچ رہے تھے.... آخر آپ یہ بات کیوں نہیں کہہ رہے"۔ لوگ بول اٹھے۔

"کہنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملا.... کہتا کیسے"۔ کلرک نے بھنا کر کہا۔

"لیکن ادھر آ کر آنکھوں سے دیکھو.... یہ لال بیگ ہے یا کیا ہے"۔

بیرا نزدیک چلا گیا' غور سے چند سیکنڈ تک پلیٹ کر دیکھتا رہا پھر زور زور سے ہنسنے لگا.... یہاں تک کہ اس نے پیٹ پکڑ لیا۔

"کیا ہو گیا ہے بھئی؟"

"یہ.... یہ لال بیگ نہیں ہے"۔ وہ چلا اٹھا۔

"تو پھر؟" کئی آوازیں ابھریں۔

Wadar Azeem Pakistanipoint.com

"ارے بھئی.... یہ لال مرچ ہے.... لال مرچ.... اس سالن میں سالم مرچیں ڈالی جاتی ہیں.... اس کو اسٹو کہتے ہیں"۔ کلرک نے بلند آواز میں کہا۔

"ہائیں.... تو کیا اس شہر کی سالم مرچوں کی ٹانگیں بھی ہوتی ہیں"۔ لمبا تڑنگا آدمی غرایا.... پھر اس نے کلرک کو گردن سے پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کی چٹکی سے لال بیگ کو ایک ٹانگ سے پکڑ کر اٹھایا۔

"بھائیو.... ذرا دیکھیں تو.... یہ لال بیگ ہے.... یا سرخ رنگ کی مرچ"۔

اب لوگوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا اور پھر بول اٹھے۔

"اس میں شک نہیں.... یہ لال بیگ ہے"۔

"بکواس"۔ ایک اور آواز ابھری.... لیکن یہ آواز ہوٹل کے ہال سے نہیں.... بلکہ اوپر ایک گیلری سے آئی تھی.... سب کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں.... انہوں نے ایک دبلے پتلے آدمی کو دیکھا.... اسے دیکھ کر ہال میں خوف کی لہر دوڑ گئی.... انہوں نے یہ بات صاف طور پر محسوس کی.... پھر وہ آدمی اٹھا اور ہال کی طرف آنے لگا۔

ڈیل ڈول والے آدمی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا.... کیونکہ وہ اس کے مقابلے میں بالکل ننھا منا سا بچہ لگ رہا تھا۔

"ہاں! کیا کہتے ہو تم.... یہاں کے کھانے میں لال بیگ ہیں"۔ وہ اس کے نزدیک آکر بولا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"بالکل! یہ دیکھو"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

اس نے کھانے کی پلیٹ کی طرف دیکھا بھی نہیں' اچانک اس کی ٹھوڑی پر مکا دے مارا۔۔۔ لمبے چوڑے آدمی نے اس کے مکے سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی' کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس جیسے آدمی کا مکا بھلا اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔۔۔ لیکن مکا کھاتے ہی اسے دن میں تارے نظر آ گئے۔۔۔ اس کا سر گھوم گیا۔۔۔ وہ چکرا کر گرا۔

"اب کیا کہتے ہو؟" ننھے منے آدمی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ڈیل ڈول والا آدمی جھلا کر اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ پورے زور سے گھما دیا۔۔۔ لیکن وہ ننھا منا آدمی فرش پر بیٹھ گیا اور ایسا اس نے نہایت اطمینان سے کیا تھا۔۔۔ ڈیل ڈول والے کا مکا اس کے اوپر سے گزر گیا۔۔۔ ساتھ ہی اس نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر کھینچ لیں۔۔۔ وہ چت گرا اب اس ننھے آدمی نے کھانے کی پلیٹ میں سے وہ لال بیگ چمچے میں لیا اور اس کی طرف بڑھا۔

"جس لال بیگ کو دیکھ کر تم نے اتنا شور مچایا ہے۔۔۔ اب اس لال بیگ کو تم چباؤ گے۔۔۔ اور چبا کر حلق سے نیچے اتارو گے"۔

"نن۔۔۔ نہیں"۔ ڈیل ڈول والا آدمی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔ جیسے اسے دبوچ لینا چاہتا ہو۔۔۔ ننھا منا آدمی پرسکون انداز میں کھڑا رہا۔۔۔ اور مسکراتا رہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لال بیگ تو اب تمہیں کھانا پڑے گا"۔

ڈیل ڈول والے نے دونوں ہاتھوں میں اسے دبوچ لیا اور لگا زور لگانے۔

"جتنا تم میں زور ہے.... لگا ڈالو.... پھر وقت نہیں دوں گا.... اب جو کر سکتے ہو کر لو"۔ ننھے منے نے پر سکون آواز میں کہا۔

وہ زور لگاتا رہا.... لیکن اسے یوں لگ رہا تھا.... جیسے لوہے کی کسی چیز پر زور لگا رہا ہو.... آخر تھک گیا.... اس کا سانس پھول گیا.... اور وہ ہانپتا ہوا اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا.... پھر ایک کرسی میں گر کر لمبے لمبے سانس لینے لگا.... ننھا منا آدمی چمچ ہاتھ میں اٹھائے اس کی طرف بڑھا۔

"لو! اب اس کو کھا جاؤ"۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔ وہ مارے خوف کے چلا اٹھا۔

"تو پھر شور مچانے کی کیا ضرورت تھی.... خاموشی سے بیرے کو بلاتے.... وہ دوسری پلیٹ لا دیتا.... وہ آگے بڑھا اور ایک ہاتھ سے اس کا منہ پکڑ لیا۔

"نن.... نہیں"۔ لمبا آدمی چلایا.... ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے۔

"اس کے دونوں ہاتھ چار بیرے مل کر پکڑ لیں"۔ وہ بولا۔

چار بیرے فوراً اس کی طرف دوڑے.... اور ہاتھ منہ پر سے اٹھا

لیے.... اچانک چمچہ اس ننھے منے آدمی کے ہاتھ سے نکل گیا.... اس کے چہرے پر حیرت کی بجلی چمکی.... پھر اس نے مڑ کر دیکھا.... ایک خوبصورت آدمی مناسب سے قدوقامت کا اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا.... لال بیگ والا چمچ اس کے ہاتھ میں تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟" وہ دھاڑا۔

"اب یہ لال بیگ تمہیں کھانا ہو گا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب.... کون ہو تم.... دیہاتی کہیں کے"۔

"جب معلوم ہی ہے تو پھر پوچھ کیوں رہے ہو.... دیہاتی ہی ہوں"۔

"جاؤ.... اپنا کام کرو.... کیوں اپنی ہڈیاں تڑوانے کا پروگرام بنا بیٹھے ہو"۔

"ہڈیاں اب تمہاری ٹوٹیں گی.... تم لوگوں کو لال بیگ کھلاتے ہو.... یہ کیسا ہوٹل ہے.... میں اس ہوٹل کو کھنڈر میں تبدیل کر دوں گا"۔ انہوں نے سرد آواز میں کہا.... لیکن ان حالات میں بھی انہوں نے اپنی آواز بدل رکھی تھی۔

"کیا.... کیا کہا.... تم اور میرے ہوٹل کو کھنڈر میں تبدیل کرو گے.... مر گئے.... ایسا کرنے والے"۔

"تو پھر آؤ.... دیکھتے ہیں.... تم میں کتنا دم خم ہے"۔

"ضرور.... کیوں نہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دونوں آمنے سامنے آ گئے۔

"پہلے میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اندازہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم ہو کیا چیز"۔ ننھا منا آدمی بولا۔

"اور میں اس سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہوں.... کہ تم کون ہو.... اس ہوٹل سے تمہارا کیا تعلق ہے"۔

"یہ میرا ہوٹل ہے.... اور میرا نام ہے پہاڑ جان"۔

"جان تو خیر تمہاری پدی جیسی ہے.... لہٰذا تمہارا نام پدی جان ہونا چاہیے تھا.... خیر.... مجبوری ہے.... اب تو پہاڑ جان ہی کہنا ہو گا.... ہاں تو پہاڑ جان.... یہ لو.... میرا دایاں ہاتھ"۔

اس نے ان کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا دیں.... لگے دونوں زور لگانے.... دونوں ایک دوسرے کی انگلیوں کو مروڑ نہ سکے.... آخر پہاڑ جان بولا۔

"اس مقابلے میں ہم دونوں برابر ہیں.... یہ ماننا پڑتا ہے"۔

"غلط.... برابر نہیں ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا کہا۔ برابر نہیں ہیں"۔

"ہاں! برابر نہیں ہیں"۔

"کیا کہنا چاہتے ہو دیہاتی کہیں کے؟" اس نے چلا کر کہا۔

"میں نے ابھی پورا زور نہیں لگایا"۔ وہ بولے۔

"کیا کہا.... تم نے ابھی پورا زور نہیں لگایا تھا"۔ وہ پہاڑ کھانے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

والے انداز میں بولا۔

"ہاں.... یہی بات ہے.... اب میں لگانے لگا ہوں پورا زور.... اپنی انگلیاں بچا سکتے ہو تو بچا لو.... اب ان کو ٹوٹنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا"۔

"ارے میاں جاؤ.... بہت دیکھے ہیں.... انگلیاں توڑنے والے"۔

"خبردار ہو جاؤ.... یہ نہ کہنا کہ میں نے دھوکا کیا.... اچانک انگلیاں مروڑ دیں"۔

پہاڑ جان نے اپنی طاقت انگلیوں میں سمیٹ لی.... لیکن اس کے باوجود اس کی انگلیاں مڑتی چلی گئیں.... یہاں تک کہ ٹوٹنے کے قریب تھیں۔

"اب یا تو تم وہ لال بیگ کھا لو.... یا اپنی انگلیاں تڑوا لو"۔

"نن نہیں"۔ وہ چلا اٹھا۔

ایسے میں بیس کے قریب بیرے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

"ان سے کہو.... وہیں رک جائیں.... ورنہ انگلیاں گئیں"۔

"ٹھہر جاؤ.... وہیں ٹھہر جاؤ"۔

بیرے اس طرح رک گئے جیسے کرنٹ لگا ہو.... ادھر انہوں نے کہا۔

"جلدی کرو.... لال بیگ کھاتے ہو یا انگلیاں تڑوانی ہیں"۔

"میری انگلیاں توڑ کر تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو

گے۔ یہ سوچ لو"۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ تو پھر یہ لو۔۔۔ میں توڑ رہا ہوں"۔ اب جو انہوں نے زور لگایا تو وہ فوراً چلا اٹھا۔

"ٹھہرو۔۔۔ میں ۔۔۔ میں لال بیگ کھا لیتا ہوں"۔

"بس۔۔۔ ہو گئی ساری اکڑ فوں ہوا"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا اور یک لخت اسے چھوڑ دیا۔۔۔ اب کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔۔۔ سب لوگ انہیں آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔

"انہیں میرے دفتر لے آؤ"۔ پہاڑ جان نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنے دفتر کی طرف چلا گیا۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں تمہارے دفتر آنے کی۔۔۔ ضرورت ہو تو میرے کمرے میں آ کر مجھ سے ملنا"۔ وہ بولے۔

پہاڑ جان نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کے چہرے پر اب تک حیرت تھی۔

"ہمارے کمرے کون سے ہیں۔۔۔ ہمیں فوراً وہاں تک پہنچاؤ۔۔۔ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے"۔

"یس سر۔۔۔ یس سر"۔

ایسے میں ڈیل ڈول والا آدمی ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ۔۔۔ آپ حیرت انگیز ہیں۔۔۔ میرے پاس کام کریں گے۔ بہت بھاری تنخواہ دوں گا۔

"نہیں.... شکریہ.... ہم کسی کی ملازمت نہیں کرتے"۔ وہ بولے۔

"منہ مانگی تنخواہ"۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"میں نے کہا نا.... نہیں"۔ وہ بولے۔

"جیسے آپ کی مرضی"۔ اس نے کہا اور مایوسانہ انداز میں بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا.... کسی نے اس کی طرف نہ دیکھا.... سب لوگ انہیں دیکھ رہے تھے.... شاید آج جیسا عجیب واقعہ پورے ہوٹل میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

آخر انہیں ان کے کمروں میں پہنچا دیا گیا.... ایک بیرا جو ان کا سامان اٹھا کر لایا تھا.... سرگوشی کے عالم میں بولا۔

"آپ نے بہت بڑا خطرہ مول لے لیا جناب' میرا مشورہ ہے کہ آپ اس شہر سے فوراً چلے جائیں.... ورنہ آپ کے مارے جانے پر کم از کم مجھے بہت دکھ ہو گا۔ اس نے یہ الفاظ اس قدر دبی آواز میں کہے کہ صرف انسپکٹر جمشید سن سکے.... کیونکہ ان کے کان کے پاس کہے گئے تھے۔

"کیوں' کیا بات ہے؟"

"پہاڑ جان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں.... اس شہر میں سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں.... اور پھر مزے کی بات تو یہ کہ موجودہ حکومت نے بھی پہاڑ جان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے"۔

"موجودہ حکومت نے... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ حیرت زدہ رہ گئے۔

"ہاں! بہاڑ جان اب رانگ نمبر حکومت میں شامل ہو چکا ہے"۔

"نن... نہیں"۔ وہ گھبرا کر بولے۔

"ان حالات میں بھلا آپ کی اس کے مقابلے میں کیا دال گلے گی... اگر اس نے رانگ نمبر کو آواز دے ڈالی تو آپ کہاں ہوں گے"۔

"یہ آپ نے بہت خوفناک بات بتائی... لیکن آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہے؟"

"ایسے کہ"۔

اس کے الفاظ درمیان میں رہ گئے... اس وقت بے شمار قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔

"وہ... وہ آ گئے... میں چلا"۔

"یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا... انسپکٹر جمشید نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا... کمرے میں دوسری طرف بھی دروازہ تھا۔

"آؤ... جلدی کرو"۔

وہ دوسرے دروازے سے باہر نکل گئے... اور پھر زینے تک پہنچ گئے... لیکن نیچے سے بے شمار آدمی آتے نظر آئے... ان کے ہاتھوں میں خنجر اور پستول تھے۔

لیے کہ رانگ نمبر نے حکومت میرے حوالے کر دی ہے۔۔۔ ان حالات میں تم کون ہو۔۔۔ کہاں سے نکل آئے ہو"۔

"ہمیں یہ باتیں معلوم نہیں تھیں۔۔۔ ہم پردیسی ہیں۔۔۔ ہمیں معاف کر دیں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"معافی مل سکتی ہے۔۔۔ لیکن ایک شرط پر"۔

"اور وہ کیا؟"

"تمہیں لال بیگ کھانا پڑے گا"۔

"آخر آپ لال بیگ کھلانے پر کیوں تل گئے ہیں۔۔۔ کیا رشتہ ہے آپ کا لال بیگ سے"۔ فاروق نے جل کر کہا۔

"خبردار! میں ایسی بکواس برداشت نہیں کر سکتا"۔

"اچھا تو پھر جیسی بکواس پسند کرتے ہیں۔۔۔ بتا دیں۔۔۔ ہم ویسی کر لیں گے"۔ آفتاب مسکرایا۔

"دیکھا تم نے۔۔۔ یہ تمہارے ساتھی کیسے منہ پھٹ ہیں"۔ وہ دھاڑا۔

"سنا تم نے۔۔۔ اب تو اپنے منہ سی لو"۔ انسپکٹر جمشید ان کی طرف پلٹ پڑے۔

"جی۔۔۔ بہت بہتر۔۔۔ اب آپ کو ہماری آواز سنائی نہیں دے گی۔۔۔ اس وقت تک ۔۔۔ جب تک آپ خود ہم سے بات کرنے کے لیے نہیں کہیں گے"۔ محمود نے فوراً کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بالکل درست کہا۔۔۔ یہ ہوئی نا بات"۔ فاروق چہکا۔

"میں بھی محمن کی تائید کرتا ہوں"۔

"حد ہو گئی۔۔۔ یہ خاموش ہوئے ہیں"۔ پہاڑ جان دھاڑا۔

"یہ تم خاموش ہوئے ہو"۔ انسپکٹر جمشید پھر ان کی طرف پلٹ پڑے۔

پہاڑ جان۔۔۔ یہ تم کن سے باتیں کر رہے ہو۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ میں انہیں کیوں نہیں دیکھ رہا۔۔۔ میں نے تو ایسے ہی تمہاری خیریت معلوم کرنے کے لیے سکرین کا رخ اس طرف کر لیا تھا۔۔۔ ان کی باتیں میں سن رہا ہوں۔۔۔ لیکن میں انہیں دیکھ کیوں نہیں رہا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

یہ کیا ہو گیا

چند لمحے خاموشی کے عالم میں گزر گئے... پھر انسپکٹر کامران مرزا کی آواز گونجی۔

"میں اس حکم کا مقصد نہیں سمجھا... یہ حکم تو مسٹر رانگ نمبر ہمیں براہ راست بھی دے سکتے تھے... ہم انہیں پکار بیٹھے ہیں... ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل سکا"۔

"سمجھ میں پہلے ہی کون سی بات آ رہی ہے... کہ یہ آ جائے گی... چلئے پہلے ایوان صدر چلتے ہیں... جو ہو گا... دیکھا جائے گا"۔

"ٹھیک ہے... آؤ"۔

وہ باہر نکلے ہی تھے کہ روتے ہوئے ٹی ایس ایم پر نظر پڑی۔

"اب کیا ہوا؟" انسپکٹر کامران مرزا اسے دیکھ کر رک گئے۔

"کچھ نہیں... بس چم پانگ کا خیال آتے ہی آنسو نکل پڑتے ہیں... پہلے میں اسے یاد کرتے ہوئے گھر کی طرف دوڑ گیا تھا... لیکن وہاں جاتے ہی گھر کی دیواریں کاٹ کھانے کو دوڑنے لگیں... لہذا میں پھر ادھر آ گیا... آپ ہی بتائیں... میں کیا کروں؟"

"فی الحال تم بھی ہمارے ساتھ آ جاؤ"۔

"اوہ ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔ وہ ایک دم چپ ہو گیا۔

"یہ کیا.... اس قدر جلد آنسو کس طرح رک گئے؟؟"

"آنسوؤں کا آج تک کچھ پتا نہیں چل سکا.... جب دیکھو یہ آنکھوں سے بہنا شروع ہو جاتے ہیں.... اور جب دیکھو.... بند ہو جاتے ہیں.... آنسو کہیں کے"۔ شوکی نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"اب شوکی بھائی، فاروق، آفتاب اور مکھن کی کمی پوری کریں گے"۔ فرحت نے اعلان کیا۔

"نن.... نہیں تو.... ان کی کمی بھلا کوئی پوری کر سکتا ہے"۔ شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

اور پھر وہ ایوان صدر پہنچ گئے.... ایک غیر ملکی آدمی نے ان کا استقبال کیا۔

"میں ہی گورنر ہوں"۔

"خدا کا شکر ہے کہ آپ ہی گورنر ہیں"۔ شوکی بولا۔

"ہاں اور کیا.... اگر آپ گورنر نہ ہوتے تو ہم کیا کر لیتے"۔ فرزانہ نے جل کر کہا۔

"دیکھئے.... اس میں میری کوئی مرضی نہیں"۔ گورنر نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کس میں.... گورنر بننے میں"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"نہیں۔۔۔ آپ کو یہاں بلانے میں"۔

"اوہ آپ اس بات کی پروا نہ کریں اور یہ بتائیں۔۔۔ کام کیا ہے؟"

"رانگ نمبر کو انسپکٹر جمشید اور اس کے ساتھیوں کا سراغ مل گیا ہے۔۔۔ آپ فوراً لنڈا جائیں اور انہیں گرفتار کریں"۔

"کیا مطلب۔۔۔ لنڈا۔۔۔ یہ کیا بلا ہے؟"

"سنڈا کے ساتھ والے شہر کا نام ہے۔۔۔ ہوٹل فور موزز میں ہیں وہ اس وقت"۔

"اوہ اچھا۔۔۔ لیکن اس کے لیے آپ کو ایک عدد ہیلی کاپٹر کا انتظام کرنا پڑے گا۔۔۔ چلا لیں گے ہم خود"۔ وہ بولے۔

"وہ تیار ہے۔۔۔ آپ ایئرپورٹ پر پہنچیں"۔ گورنر نے کہا۔

"اگر بات صرف اتنی سی تھی تو آپ فون پر براہ راست بھی تو کہہ سکتے کہ ہمیں ایئرپورٹ پہنچنا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے منہ بنایا۔

"یہ رانگ نمبر جانیں۔۔۔ انہی کا حکم تھا کہ آپ کو پہلے یہاں بلایا جائے۔۔۔ پھر حکم سنایا جائے"۔ اس نے کہا۔

"اوہ خیر۔۔۔ اچھا۔۔۔ مسٹر رانگ نمبر۔۔۔ آپ ہماری بات سن رہے ہیں"۔

اس کی طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"حیرت ہے... یہ رانگ نمبر یک دم خاموش کیوں ہو گئے... کیا آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ان سے بات کی تھی"۔

"بالکل کی تھی... ابھی آپ لوگوں کے آنے سے پہلے بھی کی تھی"۔

"اوہ! تب وہ ہم سے ناراض ہو گئے ہیں... حالانکہ ہم نے ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی"۔

"یہ وہ جانیں... مجھ سے انہوں نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔

"اچھی بات ہے... بعد میں بات کریں گے' فی الحال تو ہم جا رہے ہیں"۔

وہ ایئرپورٹ پہنچے... ہیلی کاپٹر ان کے لیے تیار تھا... لیکن پائلٹ سمیت۔

"میں خود اڑا لوں گا اسے"۔

"نہیں سر... حکم یہی ہے کہ میں اڑاؤں گا"۔

"اوہ اچھا"۔ وہ چونک کر بولے۔

پھر وہ لنڈا پہنچ گئے... ہیلی کاپٹر شہر سے باہر ایک میدان میں اترا تھا... وہاں ایک گاڑی تیار کھڑی تھی... انہیں اس گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا... گاڑی میں بھی ڈرائیور موجود تھا... گاڑی روانہ ہوئی اور کچھ دیر بعد ایک ہوٹل کے سامنے رکی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وہ لوگ یہاں ہیں ۔۔۔ انہیں گرفتار کر کے باہر لائیں ۔۔۔ اگر آپ لوگ واقعی رانگ نمبر کے ساتھی ہیں ۔۔۔ تو پھر انہیں گرفتار کریں گے ۔۔۔ اور اگر رانگ نمبر کے ساتھی نہیں ہیں تو آپ یہ کام نہیں کریں گے"۔

"او کے"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے ۔۔۔ پھر وہ گاڑی سے اتر کر ہوٹل کے دروازے کی طرف بڑھے ۔۔۔ کلرک نے ان کا استقبال کیا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ؟" وہ بولے۔

"کون لوگ جناب؟"

انسپکٹر کامران مرزا سوچ میں پڑ گئے ۔۔۔ کہ کیا بتائیں ۔۔۔ وہ کن لوگوں کی تلاش میں ہیں ۔۔۔ پھر انہوں نے سوچ کر کہا۔

"وہی لوگ ۔۔۔ جنہوں نے یہاں گڑبڑ کی ہے"۔

"وہ اس وقت بہت برے پھنسے ہوئے ہیں ۔۔۔ ہوٹل کے مالک پہاڑ جان کے کمرے میں ہیں ۔۔۔ لیکن آپ لوگ کون ہیں؟"

"رانگ نمبر کے کھلاڑی"۔ وہ مسکرائے۔

"کیا مطلب ۔۔۔ رانگ نمبر کے کھلاڑی"۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! ہمیں دارالحکومت سے ان لوگوں کی گرفتاری کے لیے بھیجا گیا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اس کی کیا ضرورت تھی.... ان لوگوں کے لیے تو مسٹر پہاڑ جن اور ان کا عملہ ہی کافی تھا"۔

"رابٹ کنگ کا حکم ہے.... ہم کیا کر سکتے ہیں"۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ رابرٹ کنگ کے بھیجے ہوئے ہیں"۔

"باہر جو گاڑی موجود ہے.... اس کا رنگ دیکھ لیں.... وہ گاڑی ہمیں لے کر آئی ہے.... اس کے ڈرائیور سے اپنے دربان کے ذریعے معلوم کر لیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا۔

"میرا کیا ہے.... میں تو آپ کو پہاڑ جان کے کمرے تک پہنچا دیتا ہوں.... آپ جانیں.... پہاڑ جان جانے.... رانگ نمبر جانے"۔ اس نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک.... اچھا خیال ہے.... آپ کی تعریف کرنی چاہیے.... لیکن اس وقت ہم جلدی میں ہیں"۔ فرزانہ نے جلدی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں.... واپسی پر کر لیتا"۔ شوکی مسکرایا۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں"۔ فرزانہ بولی اور پھر کلرک انہیں ایک کمرے کے دروازے تک لے آیا۔

"اس وقت وہ اس کمرے میں ہیں"۔

"شکریہ"۔ یہ کہہ کر انہوں نے دستک دے ڈالی.... کلرک جانے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے لیے مڑ گیا۔

"اندر کوئی خوفناک گڑبڑ لگتی ہے"۔

"ہوں شاید"۔ شوکی بولا۔

اسی وقت دروازہ کھل گیا... دروازہ انسپکٹر جمشید نے کھولا تھا۔

"کون ہو تم... کیا تم پہاڑ جان ہو"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے... فوری طور پر وہ بھی انہیں نہیں پہچان سکے تھے۔

"اس خادم کو عبداللہ کہتے ہیں"۔

آواز اگرچہ بدلی ہوئی تھی... لیکن وہ فوراً جان گئے... انہیں ایک جھٹکا بھی لگا... پھر وہ فوراً سنبھل گئے اور بولے۔

"پہاڑ جان کہاں ہے؟"

"وہ لمبا لیٹا ہوا ہے... ہم نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو مزے کی نیند سلا دیا ہے"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

اب فرزانہ' فرحت' رفعت اور شوکی نے بھی انہیں پہچان لیا... لیکن انجان بنے رہے۔

"ہمیں رانگ نمبر نے بھیجا ہے... سنا آپ نے"۔ یہ کہہ کر انسپکٹر کامران مرزا اندر داخل ہو گئے... ان کے پیچھے ہی باقی لوگ بھی داخل ہو گئے... انہوں نے دیکھا... وہاں چالیس کے قریب لوگ ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔

"حیرت ہے... یہ اتنے بہت سے لوگ آپ لوگوں نے کس

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

طرح ڈھیر کر دیئے؟"

"آپ پسند کریں تو آپ کو بھی ڈھیر کر دیا جائے"۔ آفتاب مسکرایا۔

"تم لوگ مسٹر رانگ نمبر کے باغی ہو..... میں جانتا ہوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے برا سا منہ بنایا۔

"تو پھر ہمیں گرفتار کرلیں"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"یہ تو خیر کرنا ہو گا..... ہمیں مسٹر رانگ نمبر نے اس وقت اتنی دور بلاوجہ نہیں بھیجا"۔

"سوال یہ ہے..... کہ آپ لوگوں کو کیوں بھیجا..... اس نے ہمارے لیے..... ہمیں غائب کرنے کے لیے..... کوئی بلیک ہول کیوں نہیں بھیجا؟"

"ہو سکتا ہے..... اس وقت سٹاک میں اس کے پاس کوئی بلیک ہول نہ ہو"۔ آفتاب نے خیال ظاہر کیا اور وہ سب مسکرا دیئے..... ایسے میں رانگ نمبر کی آواز سنائی دی۔

"انسپکٹر کامران مرزا..... باتیں کیا بگھار رہے ہیں..... ان لوگوں کو گرفتار کرلیں"۔

"سر..... آپ فکر نہ کریں..... انہیں گرفتار سمجھیں..... آخر یہ میرے پرانے ساتھی ہیں..... ان سے کچھ باتیں کرنے دیں"۔

"نہیں..... باتیں بعد میں..... پہلے گرفتار"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن سر.... آپ نے ان کے لیے کوئی بلیک ہول کیوں نہیں بھیج دیا"۔

"یہ تو الجھن پیدا ہو گئی ہے"۔

ایسے میں پروفیسر داؤد انسپکٹر کامران مرزا کی طرف بڑھنے لگے.... ان سب نے یہ بات صاف محسوس کی.... لیکن اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی۔

"کیا فرمایا سر.... کیا الجھن پیدا ہو گئی ہے؟"

"مم.... میں.... میں ان لوگوں کو دیکھنے کے قابل نہیں رہا.... پتا نہیں یہ کیسے ہو گیا ہے.... اس لیے میں نے تم لوگوں کو ادھر بھیجا ہے.... اس دوران یہ لوگ پہاڑ جان اور اس کے عملے کو بے کار کر چکے ہیں.... لیکن اب میں نے تمہیں مقابلے پر بلایا ہے.... تم اپنی وفاداری ثابت کرو"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ آپ کو نظر نہیں آ رہے.... اور ہمیں نظر آ رہے ہیں"۔

"ہاں! اس بات پر تو میں حیران ہوں.... ارے"۔

"اب آپ نے یہ ارے کس خوشی میں کہا ہے؟" آفتاب بولا۔

"حد ہو گئی.... یہ بھی کوئی جملہ ہے.... اب آپ نے ارے کس خوشی میں کہا ہے"۔ آصف نے بھن بھن کر کہا۔

"اب اس چکر میں کون پڑے کہ یہ کوئی جملہ ہے یا نہیں"۔

"انسپکٹر کامران مرزا تم اب تک حرکت میں نہیں آئے... کیا میں یہ سمجھ لوں کہ تم نے میرا ساتھ دینے کا بس ڈراما کیا تھا"۔

"نہیں... ایسی کوئی بات نہیں... ابھی آپ ان سب کو دیکھیں گے"۔ وہ فوراً بولے۔

"میں ان سب کو دیکھوں گا... کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے... جس طرح آپ ہمیں دیکھ سکتے ہیں... اسی طرح آپ انہیں بھی دیکھنے لگیں گے"۔

"اوہ ہاں! اصل ضرورت اس کی ہے"۔ رانگ نمبر نے خوش ہو کر کہا۔

"کیوں جناب... اصل ضرورت اس کی کیوں ہے؟" فرحت بولی۔

"اس لیے کہ یہ مجھے نظر نہیں آ رہے... نظر آ رہے ہوتے تو میں اب تک ان لوگوں کو کسی بلیک ہول میں بند کر چکا ہوتا"۔

"ٹھیک ہے... آپ فکر نہ کریں... یا تو آپ ان سب کو دیکھ سکیں گے یا"۔ انسپکٹر کامران مرزا کہتے کہتے رک گئے۔

"یا کیا؟" رانگ نمبر فوراً بولا۔

"آگے میں کچھ کہنا چاہتا تھا... لیکن کہہ نہیں سکا"۔

"آخر کیوں؟"

اس وقت پروفیسر داؤد ان کے بالکل نزدیک پہنچ چکے تھے... وہ

سب ان کی طرف سے خاموش تھے.... اور وہ رانگ نمبر کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔

"..... یہاں کچھ عجیب بات ضرور ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے گویا اپنی الجھن کا ذکر کیا۔

"ہو گی.... عجیب بات بعد میں دیکھنا.... پہلے ان لوگوں کو گرفتار دیکھنا چاہتا ہوں"۔

"یہ کام میرے دائیں ہاتھ کا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"آپ نے کیا کہا.... دائیں ہاتھ کا"۔ فرزانہ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ میں غلط کہہ گیا.... میرا مطلب ہے بائیں ہاتھ کا"۔

"میں سمجھ گیا.... انسپکٹر کامران مرزا.... تم ڈراما کر رہے ہو.... تم میرے ساتھی ہرگز نہیں ہو.... تم انسپکٹر جمشید کے ہی ساتھی ہو اور اسی بات کا امتحان کرنے کے لیے میں نے تمہیں یہاں بھیجا تھا.... ورنہ ان لوگوں سے تو میں خود نبٹ لیتا.... اب پہلے میں تمہیں اور تمہارے چاروں ساتھیوں کو بلیک ہول میں بند کروں گا.... کیونکہ تم تو مجھے نظر آ رہے ہو.... تمہیں تو میں بلیک ہول میں بند کر سکتا ہوں.... رہ گئے یہ لوگ.... ان سے بعد میں نبٹ لوں گا"۔

"ایک منٹ مسٹر بلیک ہول.... ایک منٹ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے فوراً کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میرا نام بلیک ہول نہیں..... رانگ نمبر ہے"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"اوہ ہاں! میں غلط کہہ گیا..... آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا مسٹر رانگ نمبر..... ہم کبھی بھی تمہارے ساتھی نہیں رہے..... ہم نے تو ڈراما کیا تھا..... اب جب کہ تم یہ بات بھانپ چکے ہو تو میں بھی اعلان کرتا ہوں..... ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں"۔

"تو پھر..... یہ لو..... یہ آیا..... بب..... بب..... بب"۔

"کیا ہوا مسٹر رانگ نمبر..... یہ آپ نے الفاظ کے ٹکڑے کیوں کرنا شروع کر دیے۔

"یہ..... یہ..... یہ کیا ہو گیا؟"

انہوں نے رانگ نمبر کی خوف میں ڈوبی ہوئی آواز سنی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

شہر کا حملہ

چند لمحے مکمل خاموشی کے عالم میں گزرے.... پھر رانگ نمبر کی سرسراتی آواز سنائی دی۔

"یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے.... یہ سب لوگ مجھے نظر کیوں نہیں آ رہے.... جب کہ باقی لوگ.... پہاڑ جان اور اس کے ساتھی نظر آ رہے ہیں"۔

اس کے یہ الفاظ سن کر پروفیسر داؤد بچوں کی طرح مسکرا رہے تھے.... باقی لوگوں کے چہروں پر بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

"وہ مارا.... اب نہ وہ ہماری آواز سن سکتا ہے.... نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے.... اس سے بڑی کامیابی اس کے مقابلے پر ہم ابھی تک حاصل نہیں کر سکے تھے.... اور اب ہمیں ڈراما کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی.... انسپکٹر کامران مرزا اور ان کے ساتھی اب اسے نظر نہیں آ رہے.... گویا وہ ہمیں.... اب بلیک ہول میں قید کرنے کے قابل نہیں رہا"۔ پروفیسر داؤد جلدی جلدی بولے۔

"یہ باتیں تو بالکل درست.... لیکن ملک پر تو وہ بدستور قابض

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہے.... سکہ تو اس کا چل رہا ہے.... صرف ہم پر اس کا وار نہیں چل سکتا.... یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ فی الحال ہم پر قابو نہیں پا سکتا.... لیکن اس طرح ہم بھی تو اس کا کچھ بھی بگاڑنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

"لیکن انکل.... پہلی صورت حال میں اور اس وقت کی صورت حال میں فرق ہے.... اب ہم آزادانہ اس کے خلاف کوشش شروع کر سکتے ہیں.... اس کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں"۔

"لیکن کب تک.... وہ بھی آخر سائنس دان ہے"۔

"اس کے علاوہ بھی اس کے پاس ترکیب موجود ہے"۔ فرزانہ نے ڈری ڈری آواز میں کہا۔

"اور وہ کیا؟" سب اس کی طرف مڑ گئے۔

"وہ لوگوں کو ہمارے پیچھے لگا سکتا ہے.... فرض کیا وہ پورے شہر کو دھمکی دے کہ ہم لوگوں کو پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے.... اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ پورے شہر کو بلیک ہول میں بند کر دے گا، تب؟"

"اوہ!!" وہ سب فرزانہ کی بات سن کر دھک سے رہ گئے.... ان کے رنگ اڑ گئے.... یہ خطرہ بہرحال ان کے سروں پر موجود تھا۔

"میرا خیال ہے.... ہمیں فوراً یہاں نکل جانا چاہیے.... ایسا نہ ہو.... اس کی سمجھ میں یہ ترکیب آ جائے اور لوگ ہم پر ٹوٹ پڑیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"بالکل ٹھیک"۔

انہوں نے اسی وقت دوڑ لگا دی۔۔۔ وہ جلد از جلد شہر سے باہر نکل جانا چاہتے تھے۔۔۔ عین اس وقت انہوں نے اپنے پیچھے ہزاروں لوگوں کو آتے دیکھا۔۔۔ وہ چیخ رہے تھے۔۔۔ چلا رہے تھے۔۔۔ قیامت کا ایک شور تھا۔۔۔ جس نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔

"اف مالک۔۔۔ فرزانہ کے ذہن میں اگر یہ بات پانچ منٹ بعد آئی ہوتی تو اس وقت ہم کہاں ہوتے؟۔۔۔ مشکل میں پھنس گئے ہوتے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے دوڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بھی اس مجمعے سے بچ نکلنا آسان کام نہیں۔۔۔ دوسری طرف۔۔۔ دوسرے شہر کے لوگوں کو دوڑا سکتا ہے۔۔۔ اس وقت ہم کہاں ہوں گے"۔

"واقعی یہ بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا۔۔۔ وہ تو ہر طرف سے شہروں کی دوڑ لگوا دے گا اور ہمیں چاہنے والے لوگ ہمارے ہی خون کے پیاسے ہو جائیں گے"۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آیئے چلیں"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ شوکی نے کانپ کر کہا۔

"فی الحال تو اس ہجوم سے بچ نکلنے کی کوشش۔۔۔ ارے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ ہیلی کاپٹر"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

اور پھر ان کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف ہو گیا۔۔۔ مجمع بھی ان کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پیچھے تھا۔۔۔ اچانک وہ ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے۔۔۔ اس میں پائلٹ موجود نہیں تھا۔۔۔ شاید گھومنے پھرنے نیچے اتر گیا تھا۔۔۔ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔ اس میں داخل ہو گئے۔۔۔ اور پھر ہیلی کاپٹر اڑتا چلا گیا۔۔۔ انہوں نے پائلٹ کو دوڑ کر آتے دیکھا۔۔۔ لیکن اس کے نزدیک پہنچنے سے پہلے وہ بہت اونچے ہو چکے تھے۔۔۔ اور جب مجمع اس میدان میں پہنچا۔۔۔ تو وہ اور زیادہ اونچائی پر پہنچ چکے تھے۔

"اب ہم پر لڑاکا طیاروں کے ذریعے حملہ کیا جائے گا۔۔۔ اس سے پہلے کسی وادی میں اتر چلتے ہیں۔۔۔ ہیلی کاپٹر میں رہنا بھی خطرناک ہو گا"۔ خان رحمان نے فکرمندانہ انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک"۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک وادی میں اتر رہے تھے۔۔۔ اور ہیلی کاپٹر انہوں نے بہت دور چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس وادی میں اترنا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ جب کہ وہ ایسی وادیوں میں اترنے کے عادی تھے۔۔۔ دوسرے یہ کہ اوپر سے دیکھنے پر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس وادی میں اتر سکتے ہیں۔۔۔ کیونکہ دیکھنے پر یہی محسوس ہوتا تھا کہ اس وادی میں نہیں اترا جا سکتا۔۔۔ لہٰذا فی الحال ان کے لیے یہی ایسی جگہ تھی جس میں وہ کچھ وقت کے لیے ٹھہر سکتے تھے۔

وہ نیچے اترتے چلے گئے۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی تہ میں پہنچ گئے۔۔۔ اب وہ اوپر سے کسی کو نظر نہیں آ سکتے تھے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جلد ہی انہوں نے طیاروں کی گھن گرج سنی.... پھر گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجنے لگی.... کئی گھنٹے تک ایسا ہوتا رہا.... وہ اس وادی میں دبکے رہے.... رات بھی انہوں نے وہیں بسر کی.... درخت پھلدار تھے اور وہاں چشمہ بھی تھا.... لہٰذا پیٹ بھرنے کا انتظام قدرت نے کر دیا تھا۔

آخر تیسرے دن وہ وادی سے نکلے.... اب اس جنگل میں کوئی نہیں تھا.... ہیلی کاپٹر بھی وہ لے جا چکے تھے۔

"اب ہمیں کہاں جانا ہے.... سوال یہ ہے"۔ آصف کی آواز گونجی۔

"میں سوچ چکا ہوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"کیا سوچ چکے ہیں؟"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"کسی کو نہیں بتاؤں گا.... ہمیں ایک جگہ جانا ہو گا.... اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں"۔

"تو پھر کر گزریے.... جو آپ کے ذہن میں ہے"۔

"ٹھیک ہے.... آیئے چلیں"۔

ان کا سفر شروع ہوا.... انہیں پیدل چلنا پڑا.... آخر کئی گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد وہ ایک بہت بڑی عمارت میں داخل ہوئے.... پروفیسر داؤد ایک گھنٹے تک وہاں مصروف رہے.... پھر سب باہر نکل آئے.... اور اس کے صرف چند منٹ بعد ایک خوفناک دھماکا ہوا.... اس عمارت

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے پرخچے اڑ گئے... اس کے ساتھ ہی سارا شہر تاریکی میں ڈوب گیا۔ گنگھور تاریکی میں... انہوں نے شہر کا پاور سٹیشن اڑا دیا تھا... اس طرح اب جلد شہر میں روشنی کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔

"اب وہ شہر کے لوگوں کو نہیں دیکھ سکے گا... اور جب دیکھ نہیں سکے گا تو حکم نہیں دے سکے گا... لہٰذا ہم اس شہر کے لوگوں سے محفوظ ہو گئے... یہاں ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا... شہر کے لوگوں کو بھی ہم یہ صورت حال بتا دیتے ہیں"۔

"بالکل ٹھیک"۔ وہ بولے۔

"انہوں نے اعلان کر کر کے شہر کے لوگوں کو صورت حال سمجھائی... وہ خوش ہو گئے... لیکن پھر انہوں نے سوال کیا۔

"لیکن ہم اندھیرے میں زندگی کیسے بسر کریں گے"۔

"صرف رات کا وقت اندھیرے میں بسر کرنا ہو گا... دن کی روشنی میں تو زندگی معمول کے مطابق گزاری جائے گی"۔

"اور دن کی روشنی میں وہ ہمیں حکم دے سکے گا"۔

"ہمارے پاس پوری رات پڑی ہے... ہم اس رات میں بہت کچھ کریں گے... اور پھر دیکھیں گے کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں... سب سے پہلے ہمیں گورنر کو قابو میں کرنا ہو گا... کیونکہ گورنر اس کا اپنا آدمی ہے"۔

گورنر ہاؤس کو گھیرے میں لے لیا گیا... اور جلد ہی گورنر کو پکڑ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لیا گیا۔۔۔ اس کے بعد وہ ایک ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہوئے۔۔۔ اب ان کی منزل نامعلوم تھی۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ وہ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ پھر ایک مقام پر پہنچ کر انہوں نے اپنا کام شروع کیا۔۔۔ کئی گھنٹے بعد وہاں قیامت خیز دھماکے ہوئے۔۔۔ اور پورا ملک تاریکی میں ڈوب گیا۔۔۔ انہوں نے پورے ملک کو بجلی سپلائی کرنے والا پاور اسٹیشن اڑا دیا تھا۔

"اب پورے ملک میں رات کے وقت اس کی حکومت نہیں ہو گی۔۔۔ اور پورے ملک کو وہ بلیک ہول میں بند کر کے کیا کرے گا۔۔۔ اب ہم نے اسے مشکل میں ڈال دیا ہے"۔ انسپکٹر جمشید کی پرجوش آواز انہیں سنائی دی۔

"لیکن دن کے اوقات میں وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔ جسے چاہے بلیک ہول میں بند کر سکتا ہے"۔ خان رحمان بولے۔

"عوام کو۔۔۔ ہمیں نہیں۔۔۔ ہم پر وہ دن میں بھی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔۔۔ اور پوری رات وہ مکمل طور پر بے بس ہوا کرے گا۔۔۔ لہٰذا اب کچھ دنوں کے لیے یا مستقل طور پر اس کی کارروائیں مکمل طور پر دب جائیں گی۔۔۔ اب یا تو اسے رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدلنا پڑے گا۔۔۔ یا پھر غائب ہو جائے گا اور زیر زمین رہ کر تجربات کرتا رہے گا۔۔۔ ادھر ہم اس سے غافل نہیں رہیں گے۔۔۔ اب اس کا سراغ لگانے کی مہم شروع کریں گے۔۔۔ وہ ہمارے ہی ملک کا ہے۔۔۔ کوئی باہر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کا نہیں۔۔۔ لہٰذا ہم ان شاء اللہ اس کا سراغ لگالیں گے"۔

"ان شاء اللہ"۔ وہ سب ایک آواز ہو کر بولے۔

اور پھر دن نکلا۔ انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی اس وقت دارالحکومت میں تھے۔۔۔ انہوں نے صدر صاحب سے ملاقات کی۔۔۔ صورت حال بتائی تو ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔ پھر وہ یک دم پریشان ہو گئے۔

"لیکن جمشید۔۔۔ وہ دن کے وقت تو ہر طرح کی کارروائی کر سکتا ہے"۔

"جی نہیں۔۔۔ ایسے لوگ مکمل طور پر کنٹرول چاہتے ہیں' میرے خیال میں تو وہ اب بالکل خاموش ہو جائے گا اور اس کا پتا ابھی چل جائے گا"۔

"کس کا پتا؟" پروفیسر داؤد بے خیالی کے عالم میں بولے۔

"جی اس بات کا کہ وہ اب بھی اپنا عمل دخل رکھنا چاہتا ہے یا نہیں"۔

"اوہ ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ لیکن کیسے جمشید۔۔۔ یہ بھی تو بتاؤ نا"۔

"وہی بتانے جا رہا ہوں۔۔۔ صدر صاحب آپ پورے ملک میں اعلان فرما دیں کہ ہم نے رانگ نمبر حکومت کا قلع قمع کر دیا ہے۔۔۔ اب رانگ نمبر دم نہیں مار سکتا۔۔۔ اور بہت جلد ہمارے سراغرساں اس کا سراغ لگا لیں گے۔۔۔ اس کے بعد رات کی روشنی بحال کر دی جائے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لی.... گویا جب تک ہمارے سراغ رساں اس کا سراغ نہیں لگا لیتے اس وقت تک ملک کے لوگوں کو راتیں تاریکی میں بسر کرنا ہوں گی.... کیا عوام اس کے لیے تیار ہیں؟"

"بہت بہتر! میں ابھی یہ اعلان کرا دیتا ہوں"۔

"لیکن کیسے کرائیں گے.... اب نہ ٹی وی چلیں گے نہ ریڈیو.... نہ اخبارات شائع ہوں گے"۔

"اوہ کوئی بات نہیں.... ہر شہر میں سپیکر کے ذریعے اعلان کر دیئے جائیں گے.... مجبوری ہے"۔ صدر صاحب مسکرائے۔

"چلئے ٹھیک ہے.... آپ جیسے بھی ہو اعلانات کرا دیں بس.... اس کے بعد ہم رانگ نمبر سے نپٹ لیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... تم فکر نہ کرو.... بہرحال یہ کارنامہ بھی کوئی تمہارا کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے.... کوئی انسان شاید اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا.... جو تم کر گزرے.... تم لوگوں کا کارنامہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے"۔

"تو لکھوا دیجئے نا انکل صدر.... آپ کے لیے کیا مشکل ہے"۔ شوکی نے شرما کر کہا۔

"تمہارے دو ساتھی اس بات پر رضامند نہیں ہیں"۔ صدر صاحب بھی مسکرائے۔

"جی کیا فرمایا.... ہمارے دو ساتھی.... رضامند نہیں ہیں.... یعنی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سنہری حروف میں اپنے کارنامے لکھوانے پر؟" شوکی کے لہجے میں حیرت تھی.... باقی لوگ بھی چونک کر صدر کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہاں! میں نے تو کئی بار یہ چاہا.... لیکن وہ میری دال نہیں گلنے دیتے"۔

"افوہ! آپ نے آج کل دال کھانا شروع کر دی ہے انکل صدر"۔ فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"بھئی میں تو ہمیشہ سے دال پسند کرتا چلا آ رہا ہوں.... میں ایک غریب باپ کا بیٹا ہوں.... بچپن میں چھولے اور دوسری چیزیں بیچا کرتا تھا.... فٹ پاتھ پر بیٹھ کر روٹی کھایا کرتا تھا.... اور سچی بات تو یہ ہے کہ...." یہاں تک کہہ کر صدر صاحب خاموش ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ! تو یہ باتیں سب کی سب جھوٹی تھیں.... میں سوچ رہا تھا ہمارے ملک کے صدر اور کسی زمانے میں فٹ پاتھوں پر روٹی کھایا کرتے تھے"۔

"نہیں.... وہ سب باتیں بالکل درست ہیں.... میں تو اگلی سچی بات بتانے جا رہا تھا"۔

"تو اگلی بات بتانے کے لیے کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے.... ہم سب یہیں تو موجود ہیں.... آپ بھی یہیں رہیں"۔ آفتاب جلدی جلدی بولا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کر لو بھئی.... جتنی جی چاہے باتیں کر لو.... آج کے دن تمہیں کھلی چھٹی ہے"۔ صدر صاحب نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں! وہ.... ایک دن مجھے یاد آیا.... میں بچپن میں فٹ پاتھ پر روٹی کھایا کرتا تھا.... اب بھی کسی دن یہ تجربہ کرنا چاہیے.... تاکہ بیتے دنوں کی یاد تازہ ہو جائے.... سو میں نے ایک دن عام آدمی کا بھیس بدلا اور جا کر فٹ پاتھ پر روٹی کھانے لگا"۔

"ارے.... کیا واقعی.... آپ نے ایسا کیا؟"

"ہاں بھئی.... بالکل"۔

"اور آپ کو کسی نے نہیں پہچانا؟"

"بس دیہاتی آدمی کے روپ میں گیا تھا.... کوئی سوچ سکتا تھا کہ ملک کا صدر فٹ پاتھ پر بیٹھا روٹی کھا رہا ہے"۔

"یہ سن کر حیرت ہوئی.... آپ واقعی اس قابل تھے کہ صدر بنتے"۔ خان رحمان جذباتی آواز میں بولے۔

"اب ان باتوں کو چھوڑیں اور اپنا کام شروع کریں.... میں چاہتا ہوں.... آپ لوگ جلد از جلد رانگ نمبر کو دبوچ لیں.... اور اس سے یہ فارمولا بھی لے لیں.... بہرحال ہم اس فارمولے سے بڑی طاقتوں کے خوف سے بے فکر ہو جائیں گے.... آئے دن جو بڑی بڑی طاقتیں ہمیں دھمکیاں دیتی رہتی ہیں.... ان کی دھمکیوں سے بھی نجات مل جائے گی"۔

"بالکل ٹھیک"۔ وہ سب بولے۔

"اور پھر وہ وہاں سے چلے آئے.... گھر پہنچے.... بیگم جمشید نے جلد ہی ان کے لیے مزے کی چیزیں تیار کر دیں.... صرف پندرہ منٹ میں اتنی بہت سی چیزیں دیکھ کر وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے.... اگرچہ وہ یہ کمال آئے دن دکھاتی ہی رہتی تھیں.... لیکن پھر بھی انہیں حیرت ہوئی۔

اسی دوران انہیں ایک خط دستی ملا.... کوئی لڑکا دروازے پر آیا اور انہیں دے کر جانے لگا۔

"ارے بھئی سنو.... دیا کس نے؟"

"ایک فقیر نے.... فقیروں جیسا لباس تھا اس کا.... کہنے لگا.... لفافہ اس گھر میں دے دو.... اتنے سے کام کے اس نے مجھے سو روپے دے ڈالے"۔

"اس کا حلیہ؟"

"دیکھ نہیں سکا.... میں تو سو کے نوٹ کی طرف دیکھنے لگا تھا"۔ اس نے کہا۔

"اچھا خیر.... کوئی بات نہیں.... شکریہ.... تم جا سکتے ہو" محمود نے کہا اور خط لا کر سب کے سامنے رکھ دیا۔

"کس کا خط ہے؟" سب ایک ساتھ بولے۔

"جہاں تک میرا خیال ہے.... یہ رانگ نمبر کا خط ہے"۔

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"کیا!!!"

وہ ایک ساتھ بولے۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

بیگم کا اندازہ

"یہ محمود کا اندازہ ہے.... جو غلط بھی ہو سکتا ہے.... لہٰذا زیادہ حیران نہ ہوں"۔ انسپکٹر جمشید نے سب کو گم دیکھ کر جلدی سے کہا۔

"بالکل ٹھیک.... میں نے کب کہا.... کہ یہ اباجان کا اندازہ ہے"۔ محمود چہکا۔

"لیکن.... رانگ نمبر کو خط لکھنے کی کیا ضرورت تھی آخر؟"

"اس لیے کہ پورا ملک اس وقت بجلی کی سہولتوں سے محروم ہے.... ساتھ میں وہ بھی ہو گیا ہے.... فون کی لائنیں بھی تو آخر بجلی سے چلتی ہیں"۔

"ہوں.... واقعی.... تو پھر کھولیے اس خط کو"۔ شوکی نے بے تابانہ انداز میں کہا۔

"نہیں بھئی.... اس طرح نہیں.... پہلے سب لوگ اندازہ لگائیں.... اس نے کیا لکھا ہو گا"۔

"ابھی تو یہ بات بھی طے نہیں ہوئی کہ یہ خط واقعی رانگ نمبر کا ہے یا کسی اور کا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کوئی بات نہیں..... ہم فرض کر لیتے ہیں..... یہ خط رانگ نمبر کا ہے..... اب اندازہ لگائیں..... اس نے کیا لکھا ہو گا"۔

"میں اندازہ لگا چکا ہوں"۔ ایسے میں شوکی کی آواز ابھری۔

"اندازے لگانے میں پیچھے تو پھر ہم بھی نہیں ہیں"۔ آصف نے برا سا منہ بنایا۔

"اچھی بات ہے..... باری باری سب کے سب اپنے اپنے اندازے بتائیں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"یوں مزا نہیں آئے گا..... سب اپنے اپنے اندازے لکھیں"۔ ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا کی آواز ابھری۔

"اوہ ہاں..... ٹھیک ہے..... یہ زیادہ پر لطف رہے گا"۔

"تو پھر لکھیں اپنے اپنے اندازے"۔

"کیا ہم اس طرح وقت ضائع نہیں کر رہے..... ابھی ایک منٹ میں پتہ چل جائے گا کہ اس نے کیا لکھا ہے..... بس خط کھول کر پڑھ لیں"۔ ٹی ایس ایم نے بے چین ہو کر کہا۔

"تم دراصل سسپنس میں مبتلا ہو چکے ہو..... اور جلد از جلد جاننا چاہتے ہو..... کہ اس میں کیا لکھا ہے..... لیکن..... ہمارا طریقہ..... دماغ سے کام لینے کے قابل بناتا ہے آدمی کو"۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً کہا۔

"اوہ ہاں! یہ بات تو ہے"۔

"تو پھر..... سوچ کر لکھیں..... اس خط میں کیا لکھا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اب سب کے سب کاغذ قلم سنبھال کر بیٹھ گئے اور لکھنے لگے۔

"بھئی واہ.... یہ تو بالکل ایسا لگ رہا ہے.... جیسے یہاں انٹرویو ہو رہا ہو.... کوئی امتحان ہو رہا ہو.... لیکن فرق صرف یہ ہے کہ یہاں امتحان لینے والا کوئی نہیں ہے.... سب کے سب امتحان دینے والے ہیں"۔ مکھن نے شرما کر کہا۔

"اس وقت ہم سب ایک دوسرے کا امتحان لے رہے ہیں.... تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے"۔ فاروق نے اسے گھورا۔

"اوہ سوری.... معافی چاہتا ہوں.... آپ کو میری بات ناگوار گزری"۔

"بھئی اندازہ لکھو.... اور ذرا جلدی.... کیونکہ یہ خط اگر واقعی رانگ نمبر کی طرف سے ہے.... تو پھر وہ اس وقت دارالحکومت میں ہی موجود ہے اور اس سے اچھا موقع ہمیں پھر کب ملے گا"۔

"لیکن اباجان.... ابھی تو ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کون ہو سکتا ہے"۔ محمود نے کہا۔

"لیکن میں اور انسپکٹر کامران مرزا کم از کم یہ اندازہ تو لگا ہی چکے ہیں.... وہ کن تین چار آدمیوں میں سے کوئی ایک ہو سکتا ہے"۔

"اوہو اچھا۔ تب تو آپ ہمیں بھی ان تین چار آدمیوں کے نام بتا دیں"۔ آصف نے چونک کر کہا۔

"ہرگز نہیں.... ان تین چار آدمیوں کے نام بھی تم لوگوں کو خود

ہی بتاتا ہوں گے.... اور یہ اندازہ بھی لکھنا ہوگا کہ رانگ نمبر نے کیا لکھا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا۔

"ارے باپ رے.... اب تو یہ پورا پورا امتحانی پرچہ بن گیا"۔ آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

"بن گیا ہے تو بن جائے دو.... ہمارا کیا جاتا ہے"۔ فاروق نے جھلا کر کہا۔

"جھلاہٹ کے انگارے چبانے کی ضرورت نہیں.... آج کل سردی کا موسم نہیں ہے.... منہ جل جائے گا"۔ محمود نے گویا مشورہ دیا۔

"اور میں کہتا ہوں.... ادھر ادھر کی باتیں کر کے تم لوگ اصل بات کو گول نہ کرو.... میں جواب لے کر رہوں گا"۔

"آپ فکر نہ کریں.... ہم جواب دے کر رہیں گے"۔ فرزانہ بولی۔

"ہاں! شاباش.... جلدی جلدی لکھ ڈالو.... دیکھو.... میں اور کامران مرزا بھی لکھ رہے ہیں"۔

"ارے باپ رے.... تت.... تو کیا جمشید.... مم.... مجھے بھی لکھنا پڑے گا"۔ پروفیسر داؤد گھبرا کر بولے۔

"جی بالکل.... بھلا آپ کو کیوں نہیں لکھنا پڑے گا"۔

"ارے باپ رے.... لیکن یار میں اندازہ کس طرح لگاؤں....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

مجھے کیا معلوم کہ اس نے کیا لکھا ہے"۔ وہ گڑبڑا گئے۔

"بس جو آپ کے ذہن میں آتا ہے صرف وہ لکھ دیں"۔

"تو ذہن میں کچھ آئے بھی تو"۔ انہوں نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو آپ کو لکھنا پڑے گا۔۔۔ ورنہ یہ کیا کہیں گے۔۔۔ اب اتنا تو سوچیں"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ پہلے سوچوں۔۔۔ اور پھر لکھوں"۔ پروفیسر داؤد نے بوکھلا کر کہا۔

"اس سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے پروفیسر انکل کہ آپ لکھ پہلے لیں، سوچ بعد میں لیجئے گا"۔ فاروق کی آواز ابھری اور سب مسکرانے لگے۔۔۔ پروفیسر داؤد کا منہ بن گیا۔۔۔ تاہم وہ لکھنے لگے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سب نے اپنا اپنا اندازہ لکھ لیا۔

"سب سے پہلے کون اپنا اندازہ سنائے گا"۔

"جی! میں سنا دیتا ہوں"۔ شوکی نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے شوکی۔۔۔ سناؤ"۔

شوکی نے اپنے کاغذ کی تہ کو کھولا اور پڑھنے لگا۔

"میرا اندازہ ہے۔۔۔ یہ خط رانگ نمبر کا ہی ہے۔۔۔ اور اس نے لکھا ہے کہ وہ ہم سے بہت جلد نبٹ لے گا"۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ اشفاق۔۔۔ تم نے کیا لکھا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"قریب قریب یہی بات"۔ اس نے فوراً کہا۔

"اور اخلاق؟"

"جی بالکل یہی لکھا ہے"۔ اس نے کاغذ لہرایا۔

"خیر... مکھن تم؟"

"میں نے لکھا ہے... پاور ہاؤس اڑا دیئے تو اس سے کیا ہوتا ہے... دن کی روشنی میں میں تم لوگوں کے خلاف اب بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں"۔

"اچھی بات ہے... ہاں تو اب ٹی ایس ایم سنا دیں"۔

"حیرت ہے انکل"۔ آفتاب بول اٹھا۔

"اور حیرت کس بات پر ہے... یہاں حیرت کہاں سے ٹپک پڑی... اپنا اپنا اندازہ سنایا جائے"۔

"اس کے باوجود مجھے حیرت ہے"۔

"آخر کس بات پر"۔ انہوں نے جل کر کہا۔

"آپ نے جی پی او کا بالکل درست نام لے دیا"۔

"اور تم خود اپنے لیے ہوئے نام پر غور کرو... جی پی او... حد ہو گئی بھئی"۔

"اچھا ہو گئی ہو گی... تم نے کون سا درست نام لے دیا"۔ انسپکٹر جمشید نے جل کر کہا پھر ٹی ایس ایم کی طرف مڑے۔

"سناؤ... بھئی... سوچ کیا رہے ہو"۔

WaqarAzeem.Pakistanipoint.com

"بس..... پہلے یہی کیوں نہ بتا دوں کہ کیا سوچ رہا ہوں"۔ اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اچھا چلو پہلے یہی بتا دو"۔ انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"میں سوچ رہا ہوں..... اپنا اندازہ سناؤں یا نہ سناؤں"۔

"حد ہو گئی"۔ محمود نے جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ مارا۔

"ہاں! حد تو واقعی ہو گئی..... کیونکہ تم نے وحشت تیرے کی کہنے کی بجائے یہ کہا ہے..... حد ہو گئی"۔

"توبہ ہے تم لوگوں سے بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہو..... بات بے چاری بھی کیا سوچتی ہو گی"۔ خان رحمان نے تلملا کر کہا۔

"انکل! ہم بات کو کہیں کا کہیں نہیں لے جاتے..... باتیں ہمیں کہیں کا کہیں لے جاتی ہیں"۔ فاروق بولا۔

"اچھا بابا..... مان لیا..... ضرور یہی بات ہو گی..... اور کچھ"۔

"ختم کرو..... ٹی سی پی..... جلدی بتاؤ"۔

"میرا خیال ہے..... یہ خط رانگ نمبر کا ہو ہی نہیں سکتا"۔ ٹی ایس ایم نے شرما کر کہا۔

"کیوں..... یہ خیال کیسے قائم کر لیا..... یہ خط رانگ نمبر کا کیوں نہیں ہو سکتا"۔

"بس..... اب میں کیا بتاؤں..... کہ کیوں نہیں ہو سکتا..... اس بات کو آپ جانے دیں..... صرف میرے جواب کو کافی سمجھیں"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"اچھا بھئی.... جیسے تمہاری مرضی.... ہمیں تو سب کا اندازہ معلوم کرنا ہے.... اور بس"۔ انہوں نے بے چارگی کے عالم میں کہا اور پھر خان رحمان کی طرف مڑے۔

"ہاں خان رحمان.... تم کیا کہتے ہو؟"

"مم.... میں.... یعنی کہ میں.... یار جمشید.... تم میرے اندازے کو تو بس رہنے ہی دو"۔

"کیوں.... ایسی کیا بات ہو گئی.... جو اندازہ لگایا ہے.... سنا دو.... کوئی حرج نہیں"۔

"تو پھر سنو.... میں نے لکھا ہے.... خط رانگ نمبر کا ہے.... اور اس نے دھمکی دی ہے کہ پاور ہاؤس دوبارہ جلد از جلد جاری کر دو.... ورنہ میں وہ تباہی لاؤں گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے"۔

"کس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے"۔ آصف نے پوچھا۔

"اس تباہی کے بارے میں جو لانے کے لیے اس نے لکھا ہے"۔

"چلو ٹھیک ہے خان رحمان.... یہ ہو گیا تمہارا اندازہ.... اب باری ہے پروفیسر داؤد کی"۔

"ارے باپ رے"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"کیوں انکل.... اس میں گھبرانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔ آفتاب بولا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بھئی... ضرورت پیش آنے کی بھی ایک ہی کہی... کسی بھی چیز کی ضرورت کسی وقت بھی پیش آ سکتی ہے"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"تم چپ رہو... ہاں انکل... کیا ضرورت پیش آ گئی"۔ آفتاب بولا۔

"ہپ... پتا نہیں... میں کچھ نہیں کہہ سکتا... خیر میں اپنا اندازہ بتا دیتا ہوں... میں نے لکھا ہے کہ یہ خط رانگ نمبر کا ہے... اور اس نے جلد ہی اندھیرے کا توڑ کرنے کا دعویٰ کیا ہے... یعنی پھر وہ اندھیرے میں بھی اپنے کام کر سکے گا"۔

"چلئے ٹھیک ہے... اب باری آتی ہے... آفتاب کی... آفتاب! تم نے کیا لکھا ہے"۔

"میں نے لکھا ہے... خط رانگ نمبر کا ہے... اس نے لکھا ہے... وہ بہت جلد پھر آئے گا... اس وقت ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

"بگاڑ تو ہم اب بھی کچھ نہیں سکے اس کا"۔

"بہرحال میں نے یہی لکھا ہے... اصل بات تو خط کھلنے پر ہی معلوم ہو گی"۔

"اچھا ٹھیک ہے آفتاب... آصف تم بتاؤ"۔

"میں نے بھی بالکل یہی بات لکھی ہے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اور رفعت تم نے"۔

"میرے خیال میں یہ خط رانگ نمبر کا نہیں ہے"۔ اس نے کہا۔

"کیا کہا.... یہ خط تمہارے خیال کے مطابق رانگ نمبر کا نہیں ہے"۔ کئی آوازیں ابھریں"۔

"ہاں نہیں ہے.... لیکن ہے اس کے بارے میں"۔

"تب پھر اس کے بارے میں خط کس نے لکھا ہے"۔

"یہ میں اندازہ نہیں لگا سکی"۔

"اوہ اچھا.... خیر۔ اتنا بھی کافی ہے.... ہاں محمود شروع ہو جاؤ"۔

"خط رانگ نمبر کا ہے.... اس نے لکھا ہے.... پاور سٹیشن تباہ ہو جانے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑا"۔

"اچھی بات ہے.... فاروق تم بتاؤ"۔

"جو بات محمود نے لکھی ہے.... بالکل وہی بات میں نے لکھی ہے"۔ اس نے فوراً کہا۔

"اور سب سے آخر میں رہ گئی فرزانہ.... ہاں فرزانہ ہم سب تمہارا خیال جاننے کے لیے بہت بے چین ہیں"۔

"کیوں اباجان.... اور انکل.... سب سے آخر میں' میں کیسے رہ گئی.... ابھی آپ دونوں بھی باقی ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"غلط... بالکل غلط"۔ ایسے میں بیگم جمشید کی آواز سنائی دی۔
"کیا مطلب... کس غلط بات کی طرف اشارہ ہے"۔

"آپ لوگ مجھے کیوں بھول رہے ہیں... میں نے بھی اپنا خیال لکھا ہے"۔

"اوہ بہت خوب! چلو پھر پہلے تم بتاؤ"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔
"نہیں... مجھے آپ لوگ بھول گئے... اس لیے سب سے آخر میں بتاؤں گی"۔

"اچھی بات ہے... فرزانہ تم بتاؤ"۔
"میرا خیال ہے... خط رانگ نمبر کی طرف سے ہی ہے... لیکن اس نے کوئی دھمکی نہیں دی... بلکہ اپنی ہار کا اعتراف کیا ہے... یعنی یہ بات تسلیم کی ہے کہ ہمارے مقابلے پر آخر کار وہ شکست کھا گیا"۔
"بہت خوب! اب میں اپنا خیال ظاہر کروں گا... میرے بعد انسپکٹر کامران مرزا اور پھر بیگم"۔ یہ کہہ کر وہ مسکرا دیے۔
"بالکل ٹھیک"۔ سب ایک ساتھ بولے۔
"میرا خیال ہے... رانگ نمبر نے اپنا فارمولا کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے... اور ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ اب ایک نئی طاقت اس فارمولے کو لے کر نئے انداز سے ان کے سامنے آئے گی"۔
"نن نہیں"۔ وہ مارے خوف کے چلائے۔

"مجھے حیرت ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"اور آپ کو کس بات پر حیرت ہے"۔

"آپ کی بات پر.... اس لیے کہ میں نے بھی بالکل یہی.... بلکہ سو فیصد یہی الفاظ لکھے ہیں"۔ یہ کہ کر انہوں نے اپنا کاغذ کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا۔

"آخر میں رہ گئیں بیگم.... اب تم بتاؤ بیگم.... اگرچہ ہم نے تمہیں اس امتحان میں شریک نہیں کیا تھا.... لیکن تم اپنے طور پر شریک ہو گئیں.... لہٰذا میں تمہیں برابر کا شریک خیال کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا ان بتاؤ.... ہم سب سننے کے لیے بالکل تیار ہیں"۔

"شکریہ! لیجیے.... میں اپنا اندازہ بیان کرتی ہوں.... خط رانگ نمبر نے ہی لکھا ہے.... لیکن اس نے ہے کہ اب اس نے اپنا یہ فارمولا کسی اور شخص کے ہاتھوں بیچ دیا ہے"۔

"یہ بات تو میں نے اور انسپکٹر کامران مرزا نے لکھی ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"لیکن.... آپ نے ایک اور خاص بات نہیں لکھی"۔

"اور وہ کیا؟" سب ایک ساتھ بولے۔

اب کافی سسپنس پیدا ہو گیا تھا.... اور یہ سسپنس پیدا کرنے والی تھیں بیگم جمشید.... سب کی نظریں ان پر جمی تھیں۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بیگم... سب آپ کا اندازہ سننے کے لیے بے تاب ہیں"۔

"خط میں لکھا ہے کہ میں نے اپنا یہ فارمولا انشارجہ کو فروخت کر دیا ہے... اب انشارجہ اس ایجلو کے ذریعے تم سے نبٹے گا... پوری دنیا پر اس کی حکومت ہو گی"۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ناک نیلا

سب نے بوکھلا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا... جیسے کہ رہے ہوں۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے؟"

"اب خط کھول ہی لیا جائے... تاکہ سب کے اندازوں کی قلعی کھل جائے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کم از کم میرے اندازے کی قلعی تو نہیں کھلے گی"۔ بیگم جمشید بولیں۔

"اگر خط میں وہی بات ہوئی... جو تم نے بتائی ہے... تب یہ بہت خوفناک ہو گی"۔

"لیکن آپ نے بھی تو قریب قریب یہی بات لکھی ہے"۔

انہوں نے منہ بنایا۔

"ہاں! لیکن ہمارا اندازہ تھا کہ کسی مقامی آدمی کو فارمولا سونپ دیا ہو گا اس نے... یا آس پاس کے کسی ملک کو"۔

"خیر... دیکھیے... کیا نکلتا ہے خط میں سے"۔ وہ مسکرائیں۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آخرکار خط کھولا گیا.... پھر جونہی انہوں نے خط کے الفاظ پڑھے.... وہ دھک سے رہ گئے.... خط واقعی رانگ نمبر کی طرف سے تھا اور اس کے الفاظ یہ تھے۔

"آخرکار آپ لوگ ایک ایسی چال چل ہی گئے.... جس کے بارے میں میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا.... آپ لوگوں نے میری ساری طاقت سلب کر لی.... لیکن میں بھی ایک ہی کائیاں ہوں.... میں نے بھی فوراً اس کا بدلا لے لیا.... اب یہ فارمولا میں نے انشارجہ کے حوالے کر دیا ہے.... وہ اس کے تمام نقائص دور کر کے پوری دنیا پر حکومت کرے گا.... اس کے بلیک ہول تو پوری دنیا کے لیے قیامت ثابت ہوں گے.... اور اس میں زیادہ وقت بھی نہیں لگے گا.... کیونکہ فارمولا تو پہلے ہی تیار ہے.... بس اس کے نقائص دور کرنے کی ضرورت ہے.... پھر پاور اسٹیشن کے اڑا دیئے جانے کی صورت میں بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا.... بلیک ہولز اندھیرے میں بھی کام کریں گے اور اس فارمولے کے پیچھے بیٹھا انشارجہ پوری دنیا کو اندھیرے میں بھی دیکھ سکے گا.... ٹاٹا' پھر ملاقات ہوگی.... رانگ نمبر"۔

دو تین بار خط پڑھا گیا.... ایک دوسرے کی طرف دیکھا گیا.... پھر شوکی نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب.... اب کیا ہو گا.... اس طرح تو پوری دنیا انشارجہ کے قبضے میں آ جائے گی.... وہ پہلے ہی پوری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھتا رہتا ہے.... اور اس سے بھی بڑھ کر بیگال.... بیگال تو پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے خواب ایک مدت سے دیکھ رہا ہے.... یہ ایجاد اگر ان کے ہتھے چڑھ گئی تو کیا ہو گا.... کیا ہم ہمیشہ کے لیے غلام نہیں بنا لیے جائیں گے"۔

"ہاں! ایسا ہی ہے.... لیکن اب ہمیں پہلے تو اپنے ملک کا پاور اسٹیشن دوبارہ چالو کرنا پڑے گا.... تاکہ زندگی معمول پر آ سکے.... اس کے بعد ہم صحیح معنوں میں اس کیس پر کام کریں گے.... اس کیس میں اصل کام پروفیسر صاحب کا ہے.... ہمارا کم ہے.... اس لیے کہ ہمارے.... مقابلے میں کوئی ہے ہی نہیں"۔

عین اس لمحے دروازے کی گھنٹی بجی.... فاروق فوراً بولا۔

"آ گیا کوئی مقابلے پر"۔

"حد ہو گئی.... آیا کوئی بے چارہ ملاقاتی ہے.... اور یہ خیال کر بیٹھے کہ مقابلے پر کوئی آ گیا.... ہے کوئی تک"۔

"پتا نہیں.... ہے یا نہیں"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"کیا چیز ہے یا نہیں"۔ پروفیسر بے خیالی کے عالم میں بولے

"جی.... وہ.... تک"۔

"اوہ اچھا تک.... لیکن بھئی.... یہ کیا بے تکی باتیں تم نے

شروع کر دیں.... کوئی بات تک کی بھی کر لیا کرو"۔

اسی وقت گھنٹی پھر بجی۔

"فی الحال تک کی بات یہ ہے کہ دروازہ کھول دیا جائے"۔

"اوہ ہاں.... بالکل.... چلو محمود"۔

محمود اٹھ کر دروازے پر گیا.... عادت کے مطابق اس نے دروازہ کھولنے سے پہلے کہا۔

"کون ہے؟"

"مم.... میں.... ایک مجبور.... ضرورت مند.... لاچار"۔

"اوہ! یہ تو کوئی سوالی ہے"۔

"تو پھر کچھ روپے دے کر دروازہ بند کر دو.... یہ بھی کس وقت آیا.... اس وقت کس قدر اہم باتیں ہو رہی ہیں"۔ منور علی خان نے بھنا کر کہا۔

محمود نے دروازہ کھولا اور پھر الٹ کر اندر کی طرف گرا.... اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی.... انسپکٹر جمشید نے بلا کی تیزی سے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی.... ان کے جسم کو ایک جھٹکا لگا.... باہر تو کوئی بھی نہیں تھا.... نہ دور دور تک کسی کے دوڑنے کے آثار نظر آئے۔

"یہ.... یہ کیا.... باہر تو کوئی بھی نہیں ہے.... کیا دروازے میں کرنٹ تھا.... لل.... لیکن دروازہ تو لکڑی کا ہے.... اس میں تو کرنٹ آ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہی نہیں سکتا"۔ وہ بڑبڑائے۔

"آج کل کرنٹ بھی بہت بدلحاظ ہو گئے ہیں انکل.... لکڑی وغیرہ میں بھی آ جاتے ہیں...."۔ مکھن بولا۔

"اماں جاؤ.... کیا بے پر کی اڑا رہے ہو.... لکڑی میں کرنٹ"۔ آفتاب نے بھنا کر کہا۔

"کیوں.... ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا"۔ مکھن شوخ آواز میں مسکرایا۔

اس وقت تک انسپکٹر جمشید محمود پر جھک چکے تھے.... اچانک ان کے منہ سے نکلا۔

"ارے.... یہ کیا؟"

"کک.... کہاں.... کیا؟" باورچی خانے سے بیگم جمشید کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ.... گھبرانے کی ضرورت نہیں.... محمود بالکل ٹھیک ہے.... لیکن اس کا ناک نیلا ہو گیا ہے"۔

"نن.... ناک نیلا.... یہ دو نون والا معاملہ بہت خطرناک ہوتا ہے انکل"۔ ٹی ایس ایم کی آواز سنائی دی۔

"دو نون.... کیا مطلب"۔ وہ چونک کر اس کی طرف مڑے۔

"ناک کا نون اور نیلا کا نون.... دو نون نہیں ہو گئے کیا؟" اس نے کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"یار چپ رہو.... کیا یہاں سب نے بے تکی باتیں کرنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے"۔

"ہپ.... پتا نہیں.... کہیں نظر تو نہیں آیا"۔ شوکی نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"کیا نظر نہیں آیا؟" خان رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"جی.... ٹھیکا"۔

"حد ہو گئی.... ذرا دیر چپ نہیں رہ سکتے.... دیکھتے نہیں.... محمود کا ناک نیلا ہو گیا ہے"۔ خان رحمان نے جھلا کر کہا۔

"تو خدا کا شکر ادا کریں.... کالا نہیں ہوا"۔ آصف مسکرایا۔

"اوہ ہاں.... خدا کا شکر ہے"۔ خان رحمان فوراً بولے۔

"لیجیے انکل.... آپ بھی کس کی باتوں میں آ گئے"۔ فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں تو.... میں کسی کی باتوں میں نہیں آیا.... میں نے تو بس خدا کا شکر ادا کیا ہے"۔

"اف مالک.... ناک تو گہرا نیلا ہو گیا ہے.... اب کیا بنے گا؟"

"دھو کر دیکھ لیں"۔ اخلاق کی آواز سنائی دی۔

"دماغ چل گیا ہے کیا.... کوئی نیلی روشنائی لگی ہے اس کی ناک پر کہ دھو کر دیکھ لیں"۔

"سب سے پہلے تو اسے ہوش میں لانا ہو گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بب.... بالکل"۔

"انہوں نے اسے ہوش میں لانے کی تدابیر کرنا شروع کیں.... آخر کار محمود نے آنکھیں کھول دیں۔

"مم.... مجھے کیا ہوا؟" وہ بول اٹھا۔

"بالکل یہی سوال ہم تم سے کرنا چاہتے ہیں کہ تمہیں کیا ہوا.... تم نے دروازہ کھولا تھا اور پھر الٹ کر گرے تھے.... آخر کیوں.... کیا ضرورت پیش آگئی تھی گرنے کی"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"سنجیدگی آفتاب.... سنجیدگی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جھلا کر کہا۔

آفتاب نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا.... پھر بوکھلا کر کہا۔

"کک.... کہاں ہے؟"

"کیا کہاں ہے؟"

"سنجیدگی.... اور کیا"۔

"دھت تیرے کی"۔ اور جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ مارنا چاہا.... لیکن وہ تو فرش پر پڑا تھا.... ہاتھ جو اٹھا تو آصف کے منہ پر لگا۔

"اب ٹانگ اور منہ میں پہچان بھی ختم ہو گئی.... کمال ہے"۔ آصف تلملا کر بولا۔

"وہ کہاں ہے"۔ فاروق بولا۔

"کون کہاں ہے؟" آصف اس کی طرف پلٹ پڑا.... انداز کاٹ

Weqar Azeem
Pakistanipoint.com

کھانے کا تھا۔

"کمال.... اور کون"۔

"اوہو بھئی.... پہلے محمود کی بات تو سن لو"۔ پروفیسر داؤد نے بلبلا کر کہا۔

"اوہ ہاں.... محمود.... تم اپنی بات پوری کرو.... تم نے دروازہ کھولا تھا"۔

"ہاں کھولا تھا دروازہ.... تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے.... دروازہ تو کھولنے کے لیے ہی ہوتا ہے"۔

"جی نہیں.... بند کرنے کے لیے بھی ہوتا ہے"۔ فرحت نے جل کر کہا۔

"اوہ واقعی.... فرحت تمہارا شکریہ.... دروازہ بند کرنے کے لیے بھی ہوتا ہے"۔

"لیکن تم نے دروازہ کھولا تھا.... یہ بتاؤ.... اس کے بعد کیا ہوا؟"

"ہونا کیا تھا.... کسی نے میرے منہ پر مکا دے مارا تھا"۔

"مم.... مم.... مکا.... منہ پر.... اوہ دو میم آ گئے"۔ ڈی ایس ایم نے بوکھلا کر کہا۔

"یار تم بھی عجیب ہو.... ابھی دو نون سے ڈر رہے تھے.... اب دو میم سے ڈرنے لگے.... اب کیا ہم بات چیت کرنا چھوڑ دیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

فاروق نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نن.... نہیں.... ایسا غضب نہ کرنا فاروق"۔ پروفیسر داؤد بوکھلا اٹھے۔

"آپ کس غضب کی بات کر رہے ہیں.... انکل"۔

"بات چیت بند کرنے کے غضب کی"۔

"لیکن اس میں غضب کی کون سی بات ہو گئی پروفیسر صاحب"۔

خان رحمان نے منہ بنایا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم.... جمشید سے پوچھ لو"۔

"جمشید سے پوچھ لوں.... کیا پوچھ لوں"۔ خان رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کہ اس میں غضب کی کون سی بات ہو گئی"۔

"پہلے محمود سے تو پوچھ لیں"۔

"لل.... لیکن مجھے کیا معلوم کہ اس میں غضب کی کون سی بات ہو گئی"۔ محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"اوہو بھئی.... تم سے یہ کب پوچھ رہے ہیں.... تم سے تو صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہوا کیا تھا"۔ منور علی خان نے بھنا کر کہا۔

"بتا چکا ہوں.... کسی نے میرے منہ پر مکا مارا تھا"۔

"لیکن باہر کوئی نہیں تھا.... میں نے فوراً دیکھا تھا"۔

"تب پھر ہوا نے مکا دے مارا ہو گا"۔ مکھن نے بولا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"ہوا کے مکے سے.... ناک نیلا نہیں ہو جاتا"۔

"نن.... ناک نیلا.... کیا مطلب؟" محمود بوکھلا اٹھا۔

"آئینہ لے آؤ بھئی یہ۔ آج وہ بات ہو کر رہے گی"۔ آفتاب مسکرایا۔

"کک.... کون سی بات؟"

"آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے"۔

"حد ہو گئی.... آج شاید سب نے اوٹ پٹانگ باتوں کا ٹھیکا لے لیا ہے.... فرزانہ آئینہ لے آؤ"۔ محمود نے اٹھتے ہوئے کہا۔

پھر جونہی اس کی نظر اپنی ناک پر پڑی.... وہ زور سے اچھلا۔

"ارے باپ رے.... اب .... اب کیا ہو گا"۔

"کیوں.... کیا ہوا؟"

"میرا مطلب ہے.... اب ہم باہر کس طرح جائیں گے"۔

عین اس وقت فاروق کے منہ سے چیخ نکل گئی.... وہ بھی الٹ کر گرا تھا۔

"ارے ارے.... تمہیں کیا ہوا بھئی؟"

وہ سب محمود کو بھول کر فاروق کی طرف الٹ پڑے.... انہوں نے دیکھا اس کا ناک بھی بہت تیزی سے نیلا ہوتا جا رہا تھا۔

"ارے باپ رے.... حملہ آور ہمارے گھر میں موجود ہے"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... بس نظر نہیں آ رہا.... تت.... تو کیا....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

گھر میں مسٹر ابطال ہیں.... کیوں جناب.... آپ ابطال ہیں.... اگر ایسا ہے تو ہمیں بتا دیں.... آپ سے ہمارا پرانا تعلق ہے"۔

جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔

انہوں نے خوف زدہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ.... یہ کیا ہو رہا ہے.... گھر میں کون ہے.... پروفیسر صاحب.... کیا آپ کے پاس کوئی آلہ اس وقت موجود ہے.... جس کی مدد سے آپ یہاں کسی کی موجودگی کا پتا چلا سکیں"۔

"اوہ نہیں.... لیکن میں تجربہ گاہ سے لے آتا ہوں جا کر.... کیا خیال ہے.... میں جاؤں؟"

"آپ خان رحمان کے ساتھ جائیں"۔

عین اس وقت پروفیسر صاحب کے منہ سے بھی چیخ نکل گئی.... اور انہوں نے ان کا ناک بھی نیلا ہوتے دیکھا.... اب تو ان کی سٹی گم ہو گئی"۔

"خبردار.... تم جو کوئی بھی ہو.... خطرناک کھیل کھیل رہے ہو.... کیا تم ابطال ہو؟" انسپکٹر جمشید نے چلا کر کہا.... ساتھ ہی ان کے ناک پر مکا لگا۔

جونہی وہ گرے.... باقی لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں.... دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ.... بھائی صاحب.... پاؤڈر کا ڈبا میری طرف اچھال دیں.... جلدی کریں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"سب.... پاؤڈر کا ڈبا.... اس کا کیا ہو گا"۔

"اوہ آپ جلدی کریں"۔

اس وقت تک وہ سب دیوار کے ساتھ لگ چکے تھے.... باقی لوگ بھی اپنی اپنی کمر دیوار سے لگا چکے تھے.... سب کے دل دھڑک رہے تھے.... اور ہر ایک یہ محسوس کر رہا تھا کہ اب آیا مکا اس کے ناک پر کہ اب آیا.... ایسے میں انہوں نے بیگم جمشید کی چیخ سنی۔

"اوہ.... اس نے امی جان پر بھی وار کر دیا"۔ یہ کہہ کر فرزانہ ان کی طرف دوڑی.... جونہی وہ باورچی خانے کے دروازے پر پہنچی.... الٹ کر گری.... اور اس کا ناک نیلا ہونے لگا۔

"باپ رے.... یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم سب نیلی ناکوں والے ہو جائیں گے"۔ فرحت کانپ گئی.... ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا نے جیب سے پستول نکال لیا اور ادھر ادھر فائر کرنا شروع کر دیئے.... چند منٹ کے لیے حملہ آور کی کارروائی رک گئی.... پھر جونہی ان کے پستول سے گولیاں ختم ہوئی.... اور وہ گولیاں بھرنے لگے.... تو آصف کی آواز گونج اٹھی.... اور اس کا ناک نیلا ہو گیا۔

"خبردار.... باز آ جاؤ.... ورنہ تم بہت بری طرح پیش آئیں گے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے چلا کر کہا۔

"بہت بری طرح انکل.... پیش آئیں گے"۔ فرحت نے منہ بنایا۔

ساتھ ہی اس کی ناک پر مکا لگا.... وہ گر گئی۔

اس وقت تک گولیاں بھری جا چکی تھیں.... انہوں نے پھر ادھر ادھر فائرنگ شروع کر دی.... ساتھ ہی انہوں نے خان رحمان کی طرف دیکھا اور بول اٹھے۔

"تم اپنا پستول بھر کر میری طرف اچھال دو"۔

"اچھا"۔ انہوں نے کہا اور پستول اچھال دیا۔

لیکن وہ درمیان ہی کسی نے دبوچ لیا۔

ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا نے فائر کیا.... ادھر تک پستول دبوچ جانے کی وجہ سے انہوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ حملہ آور کہاں ہے۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے فرش پر خون گرتے دیکھا۔

وہ مارا.... انہوں نے کہا اور ایک گولی اور داغ دی۔

اسی وقت پستول ان کے ہاتھ سے نکل گیا.... حملہ آور نے جوابی فائر کیا تھا.... اور چونکہ وہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے.... اس لیے.... گولی پستول پر لگ گئی.... اور وہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس پر حملہ آور ہوتے.... انہوں نے خون کے قطرات کا رخ دروازے کی طرف ہوتے دیکھا۔

"پکڑو بھئی.... وہ نکلا جا رہا ہے.... اور وہ زخمی ہے.... خون کے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نظرات ہماری رہنمائی کریں گے"۔

وہ اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔

لیکن جونہی وہ دروازے سے نکلے۔۔۔ ایک دوسری بات پیش آئی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ٹاٹا

دو آدمی اچانک دروازے پر نمودار ہوئے تھے اور انہیں ہاتھوں اور پیروں پر لے لیا تھا... وہ چونکہ اندھا دھند دوڑے تھے... لہذا الٹ الٹ کر اندر گرے... ساتھ ہی وہ دونوں اندر داخل ہو گئے... اور پھر وہ دھک سے رہ گئے۔

ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"م... مسٹر رائور... اور مسٹر جیرال... آپ؟"

"ہاں! یہ ہم ہیں... مسٹر ابطال کا زخم ابھی بھر جائے گا اور وہ پھر سے یہاں ہوں گے... ہم نے ان سے کہا تھا کہ بلٹ پروف لباس پہن لیں... لیکن انہوں نے ہماری ایک نہیں سنی... بہرحال ہم دونوں تمہارے لیے بہت کافی ہیں"۔

"آئیے آئیے... خوش آمدید... ہم تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ یہ مسٹر ابطال کا ہی کام ہو سکتا ہے... ویسے آپ لوگوں سے ایسی امید نہیں تھی... آخر اس طرح چھپ کر وار کرنے کی کیا ضرورت تھی... جب کہ آپ لوگ تو للکار کر بھی آ سکتے تھے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ ہم نے اپنی آمد کا ہی تو اعلان کیا ہے"۔ راٹور ہنسا۔

"اوہو.... اچھا.... تو یہ صرف اعلان ہے.... بہت خوب صورت اعلان ہے.... اعلان ہو تو ایسا ہو"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن انکل راٹور.... یہ یکایک آمد کیسی؟" آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"راٹور کہو"۔ وہ غرایا۔

"مم.... معافی چاہتا ہوں مسٹر انکل راٹور"۔ اس نے کانپ کر کہا۔

"معافی بھی مانگ رہے ہو اور پھر انکل راٹور کہہ رہے ہو"۔ راٹور نے اسے گھورا۔

"تم لوگوں نے کیا رانگ نمبر کا خط نہیں پڑھا"۔ جیرال جلدی سے بولا۔

"اوہ ہاں! پڑھا ہے.... پڑھا کیوں نہیں"۔

"بہت خوب.... تب پھر سمجھ جاؤ کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں.... ہمارے سائنس دان اس فارمولے کا نقص دور کرنے کی کوشش میں ہیں اور ہم تم لوگوں کو یہاں الجھائیں گے"۔

"صرف الجھانے کی کیا ضرورت ہے.... ہمارا کام کیوں تمام نہیں کر دیتے آپ لوگ"۔ محمود نے جل کر کہا۔

"انشارجہ کا حکم تو یہی تھا اور بیگال کا بھی"۔ راٹور ہنسا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا مطلب.... بیگال کا بھی.... بیگال اس حکم میں کہاں سے شامل ہو گیا؟" آصف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دونوں ملک اس فارمولے میں شامل ہو گئے ہیں.... اور ایک ہو کر کام کریں گے.... گویا پوری دنیا پر دونوں ملک حکومت کریں گے"۔

"تب پھر.... ہم لوگوں کا کام تمام نہ کرنے کا مشورہ کس نے دیا"۔

"ہم تینوں نے.... اس لیے کہ اگر تم لوگوں کو شروع میں ہی ختم کر دیا گیا تو کیا خاک مزا آئے گا"۔

"اوہ تو یہ بات ہے.... آپ لوگ مزے لینے کے چکر میں ہیں"۔

"ہاں! اور جب تجربہ مکمل ہو جائے گا.... جب ساری دنیا پر ان دونوں ملکوں کی حکومت ہو جائے گی.... اس وقت...."۔ راٹور کہتے کہتے رک گیا.... یوں لگتا تھا جیسے مزے لے رہا ہو۔

"تو پھر کیا؟"

"تو تم سب لوگوں کو ایک بلیک ہول میں ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے گا"۔

"اوہ!!" ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"تب پھر ہم اس وقت سے پہلے ہی اس فارمولے کو تباہ کر دیں گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاہاہا.... ہاہاہا"۔ تینوں نے مل کر قہقہہ لگایا۔

"یہ پرخوف قہقہہ کس خوشی میں ہے؟" آفتاب کا منہ بن گیا۔

"کیا کہا.... پرخوف قہقہہ کس خوشی میں"۔ انسپکٹر جمشید ہنس پڑے۔

"اب تم لوگ اس فارمولے کو تباہ بھی نہیں کر سکتے.... زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور"۔ جیرال مسکرایا۔

"ایک ہفتہ اور.... کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ صرف ایک ہفتے بعد بلیک ہول کام کرنے لگ جائیں گے.... اب اس نظام کو بجلی کے نظام سے الگ کر دیا گیا ہے"۔

"اوہ!" ان کے منہ سے نکلا۔

"اچھا! اب ذرا تھوڑا سا مزا چکھو.... پھر تفصیلی ملاقات ہو گی"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ اچانک حرکت میں آ گئے.... اور حرکت میں بھی بجلی کی سی تیزی سے آئے.... ان کے جسموں پر ان کے ہاتھ پیر لوہے کے گرزوں کی طرح پڑے.... جس کے ایک ہاتھ بھی لگ گیا وہ پھر نہ اٹھ سکا.... اب انہیں پتا چلا کہ وہ واقعی ہاتھوں پر لوہے کے خول چڑھائے ہوئے تھے.... اور جسموں پر بلٹ پروف لباس.... کیونکہ اس ہڑبونگ میں بھی انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا ان پر فائرنگ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے.... لیکن ان پر ان کی گولیوں کا کوئی اثر نہ ہوا.... الٹا وہ قہقہے لگانے لگے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جلد ہی وہ سب لمبے لیٹے نظر آئے۔

"یہ ہماری آمد کا اعلان تھا.... ہم جا رہے ہیں.... ایک ہفتے سے پہلے تمہارے زخم ٹھیک نہیں ہوں گے اور ایک ہفتے تک بلیک ہولز پروگرام شروع ہو جائے گا.... ہمارے سائنس دانوں نے ہم سے صرف ایک ہفتے کی مہلت مانگی ہے.... اور انسپکٹر جمشید.... پھر تم لوگ بلیک آؤٹ کر کے بھی اپنا شوق پورا کر لینا.... بلیک ہولز سے نہیں بچ سکو گے.... یہ دعویٰ ہے.... میرا یعنی جیرال کا.... یہ دعویٰ ہے مسٹر راٹو کا.... اور یہ دعویٰ ہے.... مسٹر ابظال کا"۔

"اور میں بھی یہاں پر موجود ہوں"۔ انہوں نے ابظال کی آواز سنی۔

"لہٰذا ہم جا رہے ہیں.... ایک ہفتے بعد ملاقات ہوگی اور وہ آخری ہوگی"۔

اور وہ چلے گئے.... نہ جانے کس مشکل سے وہ باہر نکل کر خان رحمان کی گاڑی میں بیٹھے اور کتنی دقت سے انسپکٹر کامران مرزا نے گاڑی چلائی.... یہاں تک کہ وہ ہسپتال پہنچنے میں کامیاب ہوئے.... ہسپتال کا پورا عملہ ان سے واقف تھا.... فوراً اٹھ آیا.... ان کا معائنہ کیا گیا.... نیلے ناک دیکھ کر انہوں نے حیرت کا اظہار کیا.... آخر انہوں نے مشورہ کرنے کے بعد بتایا۔

"آپ کو ہسپتال میں پورا ایک ہفتہ گزارنا ہوگا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ارے باپ رے.... کیا ہم اس سے پہلے فارغ نہیں کیے جا سکتے؟"

"ہرگز نہیں.... ایک ہفتہ بھی دن رات محنت کر کے فارغ ہونے کے قابل ہوں گے آپ.... یعنی ہماری پوری ٹیم آپ کی دن رات دیکھ بھال کرے گی"۔

"اف مالک! یہ تو کام خراب ہے"۔ انسپکٹر جمشید کراہ کر بولے۔

"جی.... کیا کام خراب ہے.... آپ کی یہ حالت بنائی کن لوگوں نے"۔ ایک ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"جیرال.... .... ابطال اور راٹور نے"۔

"ارے!.... کیا!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"جی ہاں! بس.... یہ انہیں لوگوں کا کیا دھرا ہے"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"اور اگر آپ نے ہمیں ایک دن کے اندر اندر چلنے پھرنے کے قابل نہ کیا.... تو پھر وہ پوری دنیا کو اپاہج بنا دیں گے"۔

"کیا.... کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

اب انہوں نے ان تینوں کی دھمکی کی تفصیلات بتائیں.... وہ سکتے میں آ گئے.... پھر ایک ڈاکٹر نے کہا۔

"لیکن آپ کے زخم اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ آپ ایک ہفتے سے پہلے چل پھر سکیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جب کہ ہمیں کل تک چلنے پھرنے بلکہ بھاگنے دوڑنے کے قابل ہونا ہے.... سوچیں.... اس پر غور کریں.... ورنہ پوری دنیا ان کے قبضے میں ہو گی.... .... اس وقت کیا ہو گا.... ہم ان کے غلام ہوں گے.... پوری دنیا دو ملکوں کی غلام ہو گی.... نہ ہم اپنی مرضی کی زندگی جی سکیں گے.... نہ مر سکیں گے.... وہ جب چاہیں گے جسے چاہیں گے.... بلیک ہول میں قید کر دیں گے.... آپ ابھی یہاں ہسپتال میں کام کر رہے ہیں.... ابھی غائب.... بتایئے.... پھر کیا ہو گا؟؟"

"نن.... نہیں.... نہیں" - وہ چلائے۔

"تو پھر جلدی کریں.... کل کا سورج نکلنے سے پہلے ہمیں چلنے پھرنے کے قابل بنائیں"۔

"اف.... یہ.... یہ کیسے ہو گا.... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟"

"ہمیں نہیں معلوم.... یہ کیسے ہو گا.... ہم تو یہ جانتے ہیں یہ ہو گا.... ہو کر رہے گا.... ایسا کرنا ہو گا.... ورنہ ہم سب ڈوب جائیں گے"۔

"نن.... نہیں.... بس.... یہ ناممکن ہے.... آپ نہیں جانتے.... آپ کے زخم کس نوعیت کے ہیں.... ذرا بھی آپ لوگ ہلیں جلیں گے.... زخم اس حد تک خراب ہو جائیں گے کہ پھر کبھی ٹھیک نہیں ہو سکیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... جیسے آپ کی مرضی.... اب جو ہو گا.... ہم

اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر صبر کریں گے.... اگر غلام بننا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

"اچھا ہوا.... بات آپ کی سمجھ میں آگئی"۔

"لیکن ابا جان! ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ ایسے میں فرزانہ بول اٹھی۔

"اور وہ کیا؟" وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"آخر سات دن ہی کیوں.... چھٹے دن کیوں نہیں.... کیا ہم چھٹے دن میں تھوڑا بہت بھی چلنے کے قابل نہیں ہو سکتے.... جب کہ اس کے صرف ایک دن بعد بالکل ٹھیک چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گے"۔

"اوہ ہاں.... ڈاکٹر صاحبان.... اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں.... فرزانہ نے بہت اچھا نقطہ اٹھایا ہے"۔

ڈاکٹر صاحبان چند سیکنڈ تک فرزانہ کی بات کا کوئی جواب نہ دے سکے.... وہ فرزانہ کو ٹکر ٹکر دیکھتے رہے جیسے کہ رہے ہوں.... یہ دماغ تم نے کہاں سے پایا.... یہ بات تم نے کیسے سوچ لی.... جو کوئی اور نہ سوچ سکا.... پھر سپرنٹنڈنٹ بولے۔

"چھٹے دن میں آپ لوگ چلنے پھرنے کے قابل ضرور ہوں گے.... لیکن زخم اس حالت میں ہوں گے کہ چلنے پھرنے سے ان کے خراب ہونے کا امکان باقی ہو گا"۔

"تب پھر ساتویں دن ایسا کیوں نہیں ہو گا.... یعنی چلنے پھرنے سے خراب ہونے کا امکان کیسے ختم ہو جائے گا.... مہربانی فرما کر اس کی وضاحت کریں"۔ فرزانہ بولی۔

"وہ ایک بار پھر فرزانہ کو گھورنے لگے.... ان کے چہروں پر حیرت کی جھلک بھی دکھائی دی.... آخر ایک ڈاکٹر نے کہا۔

"ساتویں دن بھی بلکہ آٹھویں دن بھی زخموں کے خراب ہونے کا خطرہ ہو گا.... لیکن چھٹے دن کی نسبت کم"۔

"دیکھیے ڈاکٹر صاحب.... میں آپ کو ایک اور چیز دکھاتا ہوں.... محمود ذرا اپنا پستول دکھانا"۔

"پپ.... پستول.... یہاں پستول کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔ محمود نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یار آ گئی پیش.... پیش آنے کا کیا ہے.... کسی چیز کی ضرورت کسی وقت بھی پیش آ سکتی ہے"۔ انہوں نے بھنا کر کہا۔

"اوہ ہاں! یہ بات بھی ٹھیک ہے"۔ یہ کہہ کر محمود نے مشکل سے اپنا پستول نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا۔

"ڈاکٹر صاحبان.... آپ جانتے ہیں.... یہ ایک پستول ہے.... بھرا ہوا پستول"۔

"یہ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ بھرا ہوا ہے یا نہیں.... ہاں یہ پستول ہے.... یہ ہم مانتے ہیں"۔ ایک ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا.... کیونکہ وہ

نہیں سمجھ پائے تھے کہ وہ ایسی بات کیوں کہہ رہے ہیں۔

"خیر میں دکھا دیتا ہوں.... کہ یہ بھرا ہوا ہے"۔ یہ کہہ کر انہوں نے میگزین نکال کر انہیں دکھایا.... وہ پورا بھرا ہوا تھا۔

"آپ کا اطمینان ہوا یا نہیں؟"

"بالکل ہو گیا.... لیکن آپ ہمیں کیوں دکھا رہے ہیں.... یہ بھی تو بتائیں"۔

"ابھی بتاتا ہوں.... آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے نشانے کس حد تک پختہ ہیں"۔

"بالکل ٹھیک"۔

"آپ ذرا ہاتھ اوپر اٹھائیں"۔ وہ مسکرائے۔

"کیا کہا.... ہاتھ اوپر اٹھائیں.... یہ کیا بات ہوئی"۔ ایک ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں بس.... آپ ذرا ہاتھ اوپر اٹھائیں.... میں ایک مسئلہ سمجھانا چاہتا ہوں.... اور امید ہے کہ آپ کی سمجھ میں آ جائے گا"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن آپ ہمیں حیران کیے دے رہے ہیں"۔

"کوئی بات نہیں جناب.... حیران ہونا صحت کے لیے بہت اچھا ہے.... بلکہ کبھی کبھی تو ضروری ہو جاتا ہے"۔

"لیکن حیرت میں مبتلا کرنے کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"وجہ بھی بیان کروں گا.... آپ فکر نہ کریں"۔

"اچھی بات ہے.... یہ لیجیے.... ہم نے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے"۔ ان کے ہاتھ اٹھ گئے۔

"شکریہ.... اب ہاتھ نہ گرائیے گا.... جس نے ہاتھ گرائے.... گولی اس کے جسم کے پار ہو گی"۔

"یہ مذاق کی کونسی قسم ہے"۔ سپرنٹنڈنٹ نے بھنا کر کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں.... کچھ دیر پہلے یہاں مسٹر ابقال' جیرال اور راٹور آئے تھے یا نہیں؟"

ان کے رنگ آر گئے.... ساتھ ہی انسپکٹر جمشید غرائے۔

"خبردار.... جس نے ہاتھ نیچے کیا.... میں اسے اڑا دوں گا.... ذرا لحاظ نہیں کروں گا.... مجھے غدار بالکل اچھے نہیں لگتے"۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔ وہ کانپنے لگے۔

"جلدی بتاؤ.... بات"۔ وہ طنزیہ لہجے میں بولے۔

"جی.... جی ہاں.... آپ کی طرف جانے سے پہلے وہ یہاں آئے تھے.... انہوں نے بتایا تھا.... دنیا اب بلیک ہول کی ایجاد کی بنیاد پر انشارجہ اور بیگال کے قبضے میں آ جائے گی.... اور ایسا چند دن کے اندر اندر ہونے والا ہے.... اگر ہم لوگ ان کا ساتھ دیں تو غلاموں کی طرح نہیں' حکمرانوں کی طرح زندگی بسر کریں گے.... سو ہم نے ان کی بات مان لی"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ ان کی بات تھی کیا؟"

"ان کی بات.... یہی تھی کہ آپ کو ایک ہفتے سے پہلے کسی صورت ہسپتال سے فارغ نہ کیا جائے"۔

"اوہ.... تو یہ بات تھی.... بہت خوب فرزانہ.... تم نے بہت شاندار ہاتھ ڈالا ان پر.... ہاں اب بتاؤں ہم کتنے دن میں ٹھیک ہو سکتے ہیں"۔

"چوبیس گھنٹے میں"۔

"انسپکٹر کامران مرزا.... نیشنل ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ کو فون کریں.... ہم ان سے علاج نہیں کرائیں گے.... اور اکرام کو بھی"۔

"اچھی بات ہے"۔

انہوں نے فون کیا.... جلدی ہی وہاں اکرام اور اس کا عملہ پہنچ گئے.... ساتھ ہی ڈاکٹروں کی ایک اور ٹیم پہنچ گئی.... اس ہسپتال کے تمام عملے کو گرفتار کر لیا گیا.... اور پھر ملک بھر کے بڑے بڑے ڈاکٹر وہاں بلائے گئے.... پورے چوبیس گھنٹے تک ان کا علاج کیا گیا.... پٹیوں پر پٹیاں بدلی گئیں.... اور آخرکار چوبیس گھنٹے کے بعد وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے.... ڈاکٹروں کی گرفتاری اور ہسپتال سے فارغ ہونے کی کارروائی حد درجے خفیہ رکھی گئی.... کسی کو کانوں کان پتا بھی نہ چلا اور وہ گھر پہنچ گئے.... جب کہ بظاہر وہ سب ابھی ہسپتال میں ہی تھے.... گھر سے وہ ضروری سامان ساتھ لے کر اور پروفیسر داؤد اپنی تجربہ گاہ سے

انتہائی ضرورت کی چیزیں ساتھ لے کر ایک خفیہ ٹھکانے پر پہنچے.... اس خفیہ ٹھکانے کے بارے میں انسپکٹر جمشید کو یقین تھا کہ کسی صورت بھی کسی کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے.... لہٰذا وہاں انہوں نے اپنی تیاریاں شروع کیں.... چوبیس گھنٹے وہاں صرف ہوئے اور ان کے حلیے بالکل تبدیل ہو گئے.... اس قدر کہ کوئی نزدیک سے اور غور سے دیکھنے پر بھی انہیں نہیں پہچان سکا تھا.... انہیں اس بات کا بھی یقین تھا کہ جیرال' ابطال اور راٹور بھی نہیں پہچان سکیں گے' اس کی وجہ تھی.... اس بار میک اپ میں پروفیسر داؤد کی مدد لی گئی تھی.... انہوں نے ایسے کیمکلز استعمال کیے تھے کہ حلیے منفرد انداز میں تبدیل ہو گئے تھے.... اور اصل چہروں کا دور دور تک پتا نہیں تھا۔

"اب اس وقت کے بعد ہماری سابقہ حیثیت ختم.... ہمارے نام بھی اور ہوں گے.... فرضی نام.... اپنا فرضی نام ہر آدمی یاد رکھے.... کیونکہ سب کو سب کے فرضی نام یاد نہیں رہ سکتے تھے.... اور پھر وہ اس ٹھکانے سے نکل آئے.... وہ اب غیر ملکی سیاح نظر آ رہے تھے.... جو سیاحت کے ساتھ ساتھ سفرنامے بھی لکھتے ہیں.... معلومات حاصل کرتے پھرتے ہیں۔

"میرے ذہن میں ایک خیال بار بار آ رہا ہے.... اس سارے معاملے میں پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کا جام ہونے سے کیا تعلق تھا.... آخر رانگ نمبر نے ان کی تجرباہ گاہ کو کیوں سیل کیا تھا.... اس نے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس کام سے کیا فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔ اور کیا اب ان کی تجربہ گاہ کے آلات کام کر رہے ہیں؟"

"بہت خوب! بہت اچھا سوال ہے۔۔۔۔ ہم اپنی تفتیش انہی سے شروع کر لیتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے ان کی تائید کی۔

وہ ہوائی جہاز کے ذریعے انسپکٹر کامران مرزا کے شہر پہنچے۔۔۔۔ پروفیسر سجاد عرفانی اپنی تجربہ گاہ میں ہی تھے۔۔۔ جب ان کے کارڈ انہیں دیئے گئے۔۔۔۔ انہوں نے فوراً ہی انہیں اندر بلا لیا۔۔۔۔ نہایت گرم جوشی سے ملے۔۔۔۔ انسپکٹر جمشید نے بات چیت کا سلسلہ شروع کیا۔

"ہم سیاح لوگ ہیں۔۔۔۔ سفرنامے بھی مرتب کرتے ہیں۔۔۔۔ کیا آپ اس سلسلے میں ہماری کچھ مدد فرمائیں گے؟"

"فرمائیے۔۔۔۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

"اس ملک میں جب بلیک ہولز والا معاملہ شروع ہوا تو اس سے پہلے آپ کی تجربہ گاہ کے آلات کو جام کیا گیا تھا"۔

"جی ہاں! بالکل یہی بات ہے"۔

"شکریہ۔۔۔۔ کیا اب آپ کے آلات کام کر رہے ہیں؟"

"جی ہاں بالکل"۔

"آپ کیا خیال کرتے ہیں۔۔۔ دشمن نے۔۔۔ یعنی رانگ نمبر نے آپ کے آلات جام کیے تھے؟"

"بھلا اور کون کر سکتا تھا"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"سوال یہ ہے کہ کیوں؟"

"میں آج تک سمجھ نہیں سکا"۔ وہ مسکرائے۔

"اچھی بات ہے.... لیکن میں ایک وجہ بتا سکتا ہوں آپ کو.... کیونکہ میں نے اس معاملے پر بہت غور کیا ہے"۔

"اچھا.... وہ کیا؟" ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ کہ.... آپ کی تجربہ گاہ کے ذریعے.... اس کے پروگرام میں خلل ڈالا جا سکتا تھا"۔

"کیا!!!" وہ چلائے۔

"جی ہاں! اس کے سوا بھلا کیا اندازہ قائم کیا جا سکتا ہے.... آپ ہی فرمائیں.... اور کیا وجہ ہو سکتی تھی"۔

پروفیسر سجاد عرفانی سوچ میں پڑ گئے.... آخر کافی دیر بعد انہوں نے سر اٹھایا اور بولے۔

"سوچ سوچ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی"۔

"تو پھر کیا آپ ہمیں اپنی تجربہ گاہ کا معائنہ کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں؟"

"نہیں.... میں غیرملکیوں کو اپنی تجربہ گاہ کے معائنہ کی اجازت نہیں دے سکتا"۔

"خیر.... کوئی بات نہیں.... آپ کی مرضی"۔ وہ بولے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اچھا ایک سوال اور...... کیا آپ خود بھی سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی تجربہ گاہ کے ذریعے اس کے پروگرام میں خلل ڈال سکتے تھے"۔

"نہیں..... میرا ایسا خیال نہیں تھا..... میری تجربہ گاہ بہت مختصر ہے..... بہت چھوٹی"۔

"تب پھر کیا وجہ تھی کہ اس نے آپ کی تجربہ گاہ کو جام کر دیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"میں خود ابھی تک نہیں سمجھ پایا"۔ انہوں نے کہا۔

"کاش آپ ہمیں تجربہ گاہ کے معائنے کی اجازت دے دیتے"۔

"میری تجربہ گاہ میرے ملک اور قوم کی امانت ہے..... لہذا میں غیر ملکیوں کو اس کے معائنے کی اجازت نہیں دے سکتا"۔ انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"اچھی بات ہے..... آپ سے مل کر بہرحال ہمیں خوشی ہوئی..... ویسے آپ سے ایک سوال اور ہے..... کیا آپ بلیک ہول کے خلاف کوئی چیز ایجاد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں"۔

"نہیں..... بالکل نہیں..... وہ تو کوئی بہت بڑا اور خوفناک سائنس دان ہے..... جس نے بلیک ہول جیسی ایجاد کر لی..... میں تو اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا"۔ انہوں نے گھبرا کر کہا۔

"بہت خوب! تب پھر ہم چلتے ہیں"۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پروفیسر سجاد عرفانی انہیں رخصت کرنے دروازے تک گئے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بہت بہت شکریہ"۔ انسپکٹر جمشید نے ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"او کے.... ٹاٹا"۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔

باہر نکل کر انسپکٹر جمشید نے دبی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"میرا خیال ہے.... پروفیسر سجاد عرفانی کچھ چھپا رہے ہیں"۔

"جی.... کیا مطلب؟"

ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کیا!!!

چند لمحے تک وہ ان کی طرف دیکھتے رہے۔

"نہیں.... میرا خیال ہے.... ایسی کوئی بات نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"آپ شاید میرا مطلب غلط سمجھ گئے.... میں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اِن پر کسی قسم کا شک ہے.... لیکن کسی وجہ سے وہ کوئی بات چھپا رہے ہیں"۔

"ہاں! یہ بات ہو سکتی ہے"۔

"تب پھر ہمارے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ وہ کیا چھپا رہے ہیں"۔ پروفیسر داؤد نے کہا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے.... انسپکٹر جمشید نے سر ہلایا۔

"لیکن کیسے.... سوال یہ ہے.... ہم اس وقت سیاحوں کے روپ میں ہیں.... وہ زیادہ چھان بین سے شک میں پڑ جائیں گے"۔

"ہوں.... یہ بات بھی ہے.... فرزانہ تم ہی کوئی ترکیب بتا دو"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جی ترکیب.... لیکن یہاں صرف میں تو نہیں ہوں.... میرے علاوہ یہاں فرحت اور رفعت بھی تو موجود ہیں"۔

"چلو تینوں میں سے کوئی بتا دے.... اور ہاں.... ذرا یہاں سے ہٹ کر کھڑے ہوتے ہیں"۔

وہ ان کی تجربہ گاہ سے دور ہٹ آئے.... تینوں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

"بس معلوم ہو گیا.... ان تینوں کا دماغ خالی ہو چکا ہے اب ہمیں مل کر ترکیب سوچنا ہو گی"۔ آصف مسکرایا۔

"ضرور کیوں نہیں.... تمہیں روکا کس نے ہے؟" فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

وہ بھی سوچ میں ڈوب گئے.... لیکن کافی دیر گزرنے پر بھی کوئی ترکیب ذہن میں نہ آئی۔

"حیرت ہے.... آج ان ترکیبوں کو ہو کیا گیا ہے؟" خان رحمان بڑبڑائے۔

"تو آپ لوگ بھی کوشش کریں نا انکل"۔ فرحت بولی۔

"اچھی بات ہے"۔

اب تو سب سوچ میں پڑ گئے.... لیکن ترکیب اب بھی نہ سوجھی۔

"معلوم ہو گیا.... ہمارے دماغ خالی ہو گئے ہیں.... ہم کچھ بھی

سوچنے کے قابل نہیں رہ گئے.... اف مالک اب کیا ہو گا"۔

"اگ.... اگ.... اگ"۔ ٹی ایس ایم کی لڑکھڑاتی آواز سنائی دی۔

"کیا کہنا چاہتے ہو بھئی؟" انسپکٹر جمشید نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"یہ لفظ آگ کو پنجابی زبان میں کہہ رہے ہیں شاید"۔ شوکی بولا۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔ ٹی ایس ایم نے فوراً کہا۔

"تو پھر.... بتاؤ نا بھئی"۔

"میں کہنا یہ چاہتا ہوں.... کہ اگر میں کوئی ترکیب بتاؤں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا.... غصہ تو نہیں آئے گا؟"

"بھلا یہ بھی کوئی اعتراض کی بات ہو گی" وہ بولے۔

"میں آپ کی بات نہیں کر رہا.... ان محترماؤں کو ضرور اعتراض ہو گا بلکہ مجھ پر انہیں غصہ بھی آئے گا.... کہیں گی کیا پدی.... کیا پدی کا شوربا.... چلے ہیں ترکیب بتانے.... یا پھر کہیں گی.... لو بی مینڈکی کو بھی ہوا زکام.... بلکہ کہیں گی.... کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا.... یا پھر کہیں گی.... اندھا کیا جانے بسنت کی بہار.... میاں ٹی ایس ایم.... ترکیب بتانا تمہارے بس کا روگ نہیں"۔

"اوہ اوہ.... تم نے تو بھئی ایس پی ایس صاحب.... آج محاورات کی لائن لگا دی.... یار کمال ہے"۔ پروفیسر داؤد ہنس پڑے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن آپ اصل بات گول کر گئے"۔

"اوہ ہاں.... تم کوئی ترکیب بتانے چلے تھے.... تو بتاؤ نا بھئی.... روکا کس نے ہے.... یہ تینوں.... یہ سب تمہیں گھور بھی نہیں سکیں گے.... برا کہنا تو دور کی بات.... بلکہ تمہاری تعریف کریں گے"۔

"مم.... میری تعریف.... ارے باپ رے.... پھ.... پھر تو میں نہیں بتاؤں گا"۔

"اوہ اچھا.... خیر.... نہیں.... تم بتاؤ.... ضرور بتاؤ"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"ہاں ہاں.... بتا دو.... ہم وعدہ کرتے ہیں.... کچھ نہیں کہیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... کنکل آمران مرزا آپ ایسا کریں"۔

"ایک منٹ.... پہلے اپنے الفاظ پر غور کر لو.... کیا کہا تم نے کنکل آمران مرزا"۔ آفتاب نے آنکھیں نکالیں۔

"اوہ! ارے باپ رے.... یہ میرے منہ سے کیا نکل گیا"۔

"وہی جو میں نے بتایا ہے"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... تو میں کہہ رہا تھا انکل کامران مرزا.... آپ اپنے اوپر اپنا میک اپ کر لیں"۔

"کیا کہا.... میں اپنے اوپر اپنا میک اپ کر لوں یہ کیا بات ہوئی"۔ انسپکٹر کامران مرزا کے منہ سے نکلا.... لیکن پھر فوراً وہ زور سے

اچھلے۔

"اوہ! ارے ہائیں.... کمال ہے.... یہ.... یہ ترکیب ٹی ایس ایم نے بتائی ہے.... فرزانہ.... فرحت.... رفعت.... تم کہاں ہو.... آواز دو.... میں تم تینوں کو یاد کرتا ہوں"۔ انہوں نے گڑبڑائے ہوئے انداز میں کہا۔

"جی.... وہ .... بس کیا بتائیں.... ہم کہاں ہیں.... ہماری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم کہاں ہیں.... بس یوں سمجھ لیں.... ہم وہاں ہیں.... جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں آتی"۔

یہ.... یہ تو شاید شعر ہے.... کسی شاعر کا"۔ منور علی خان نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"شکر ہے.... خدا کا.... شیر نہیں ہے.... کسی شاعر کا.... ورنہ ابھی پھاڑ کھاتا"۔ فاروق نے سکون کا سانس لیا۔

"لل.... لیکن یہ ترکیب کیا ہوئی.... جس پر تم سب اچھل پڑے ہو"۔ پروفیسر داؤد نے برا سا منہ بنایا۔

"خیال رہے پروفیسر صاحب.... میں نہیں اچھلا تھا"۔ خان رحمان بولے۔

"وہ اس لیے خان رحمان.... کہ تم اس کی ترکیب کو سمجھے نہیں"۔

"ارے تو کیا باقی لوگوں کی سمجھ میں ترکیب آ گئی ہے"۔ خان

رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! اب تک تو آ چکی ہے.... دراصل ٹی ایس ایم کہنا یہ چاہتا ہے کہ ہم میک اپ تو ختم کر سکتے نہیں.... کیونکہ یہ اور طرح کے ہیں.... لیکن ہم اپنے چہروں پر اپنا میک اپ ضرور کر سکتے ہیں.... ہمیں جو کچھ کرنا ہے.... صرف ان سات دنوں میں کرنا ہے.... کیا خیال ہے؟"

"ہاں ٹھیک ہے"۔ وہ بولے۔

"تو صرف انسپکٹر کامران مرزا اپنے چہرے پر.... یعنی سیاح کے چہرے پر اصل چہرے والا میک اپ کر کے پروفیسر کے پاس جائیں.... اور صرف اس بارے میں انہیں ٹٹولیں.... آخر یہ ان کے دوست ہیں' انہیں تو وہ تجربہ گاہ کا معائنہ کرنے سے بھی نہیں روک سکیں گے"۔

اور پھر انسپکٹر کامران مرزا کے چہرے پر ان کا میک اپ انسپکٹر جمشید نے کیا.... جب وہ بالکل انسپکٹر کامران مرزا نظر آنے لگے تو انہیں چھوڑا.... وہ پیدل ہی تجربہ گاہ کی طرف روانہ ہو گئے.... باقی لوگ وہیں رک کر ان کا انتظار کرنے لگے۔

تجربہ گاہ پہنچ کر انہوں نے اپنی آمد کی اطلاع اندر بھجوائی.... جلد ہی پروفیسر سجاد عرفانی خود دوڑے آئے۔

"آپ.... آپ.... لیکن یہ آپ کیسے ہو سکتے ہیں"۔ ان کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیوں.... کیا بات ہے.... ایسا کیوں نہیں ہو سکتا بھلا"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"ایسا.... ایسا اس لیے نہیں ہو سکتا کہ میں نے سنا تھا.... آپ لوگوں کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے"۔

"آپ کو کس طرح پتا چلا؟"

"بس سمجھ لیں.... پتا چل گیا کسی طرح"۔ وہ مسکرائے۔

"آپ کو میرا آنا عجیب سا لگا ہے شاید"۔

"صرف اسی لیے کہ میں نے آپ کے ہسپتال میں داخل ہونے کی خبر سنی تھی"۔

"وہ خبر غلط تھی.... اچھا ہاں.... آپ سنائیں.... اب آپ کی تجربہ گاہ کا کیا حال ہے.... دراصل میں اسی سلسلے میں آیا ہوں"۔

"لیکن آئے کیسے.... باہر تو کوئی گاڑی نہیں ہے"۔

انسپکٹر کامران مرزا چکرا کر رہ گئے.... کہ وہ اس سوال کا کیا جواب دیں' پھر فوراً سنبھل گئے اور بولے۔

"وہ.... دراصل.... ایک دوست کی گاڑی پر آیا ہوں"۔

"اوہ اچھا.... آیئے.... سنایئے.... رانگ نمبر والے معاملے کا کیا رہا"۔

"رانگ نمبر نے اپنا فارمولا آگے انشارجیہ اور بیگل کو بیچ دیا ہے.... اب وہ اس پر کام کر رہے ہیں.... اور ایک ہفتہ تک اس کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ذریعے بلیک ہول بنانے اور ان سے کام لینے میں کامیاب ہو جائیں گے.... اگر ایسا ہو گیا تو پھر ساری زندگی کے لیے دنیا پر ان کی حکومت ہو گی اور ہم غلامی کی زندگی بسر کریں گے.... اف مالک"۔

"کاش میں کوئی بہت بڑا سائنس دان ہوتا.... اور ان سے ٹکر لے سکتا"۔ انہوں نے حسرت زدہ انداز میں کہا۔

"اچھا یہ بتائیں.... آپ کی تجربہ گاہ کے آلات کا اب کیا حال ہے؟"

"وہ اب ٹھیک ہے.... رانگ نمبر کی ناکامی کے بعد ہی آلات کام کرنے لگ گئے تھے۔

"چلئے یہ اچھا ہوا.... خوش ہوئی یہ سن کر.... لیکن میں آج تک حیران ہوں.... آخر اسے آپ کی تجربہ گاہ سیل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"اس پر حیرت آج تک مجھے بھی ہے"۔

"ہوں خیر.... میں ان آلات کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں.... آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں"۔

"اعتراض کی کیا بات ہے.... اس میں....' ارے مگر.... آپ اکیلے کیوں ہیں؟"

"بچے اس وقت دوسری طرف موجود ہیں"۔ انہوں نے گول مول انداز میں کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ اچھا... آیئے... آج ایک اور عجیب بات ہوئی ہے"۔ انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"کچھ دیر پہلے کچھ سیاح لوگ تجربہ گاہ دیکھنے کے لیے آئے... لیکن میں نے انہیں دکھائی نہیں... اس لیے کہ وہ غیر ملکی تھے... اور میں غیر ملکیوں کو اپنی تجربہ گاہ کبھی نہیں دکھاتا"۔

"آپ اچھا کرتے ہیں"۔

وہ انہیں لیے اندر آئے... تجربہ گاہ جوں کی توں موجود تھی... لیکن آلات اب کام کر رہے تھے۔

"آج کل آپ کسی خاص تجربے پر تو کام نہیں کر رہے؟"

"نہیں... جب سے یہ رانگ نمبر والا واقعہ پیش آیا ہے... کسی کام میں دل نہیں لگتا... اب پھر اس کا دھڑکا لگا ہے"۔

"آپ کے خیال میں رانگ نمبر کے فارمولے کا مقابلہ ہم کس طرح کر سکتے ہیں، کر بھی سکتے ہیں یا نہیں؟"

"مجھے تو یہ سب قریب قریب ناممکن لگتا ہے"۔

وہ کافی دیر تک تجربہ گاہ میں گھومتے پھرتے رہے... اچانک انہوں نے پوچھا۔

"آپ کا کوئی اسسٹنٹ نظر نہیں آ رہا"۔

"شاکر کے بعد کوئی ملا ہی نہیں"۔ انہوں نے مایوسانہ انداز میں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کہا۔

"اچھا... میرا خیال ہے.... اب میں چلتا ہوں"۔

"لیکن .... آپ جائیں گے کیسے؟"

"یہاں سے کچھ فاصلے پر دوست کی گاڑی مجھے مل جائے گی.... آپ فکر نہ کریں"۔

"اچھی بات ہے.... جیسے آپ کی مرضی.... لیکن نہ آپ نے کچھ کھایا نہ پیا.... نہ بیٹھ کر بات چیت کی"۔

"بس میں آپ کی تجربہ گاہ کی خیریت معلوم کرنے آ گیا تھا"۔

اور وہ باہر نکل آئے۔

پرانے دوستوں کے درمیان پہنچے تو ان کی نظریں ان پر جم گئیں۔

"نہیں.... پروفیسر سجاد عرفانی کچھ نہیں چھپا رہا تھا.... بس وہ غیر ملکیوں کو اپنی تجربہ گاہ دکھانے سے گھبراتا ہے"۔ انہوں نے کہا۔

"اچھا.... اس کا مطلب ہے.... میرا اندازہ غلط تھا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے"۔

"خیر کوئی بات نہیں.... اب آپ اپنا میک اپ اتار دیں.... اور واپس سیاح کے بھیس میں آ جائیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہمارے پاس وقت کم ہے اور تفتیش کی گاڑی ہے کہ اٹک اٹک جا رہی ہے.... آخر اب ہم کیا کریں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ بات واقعی سوچنے کی ہے.... ہم کیوں نہ کسی ہوٹل جا کر بیٹھیں.... دو ایک کمرے لے کر وہاں ٹھہریں اور یہ طے کریں کہ اب ہمیں کیا کرنا ہے"۔

وہ ایک درمیانے درجے کے ہوٹل میں آ گئے۔

اس میں انہوں نے دو کمرے لے لیے.... اب وہاں دماغ لڑائے جانے لگے۔

"ہم اب تک رانگ نمبر کا سراغ نہیں، لگا سکے.... اگر کم از کم رانگ نمبر کا سراغ لگا لیتے تو شاید بہت کچھ کر سکتے تھے"۔

"اب پھر لے دے کر یہ کر سکتے ہیں کہ انشارجہ چلتے ہیں.... اور وہاں ان سائنس دانوں سے ٹکرا جاتے ہیں.... جو اب فارمولے پر کام کر رہے ہیں"۔ محمود نے جھلا کر کہا۔

"واہ.... بہت خوب.... یہ ہوئی نا بات"۔ پروفیسر داؤد اچھل پڑے۔

"وہاں تو خیر ہمیں جانا ہی ہو گا.... لیکن میں چاہتا تھا.... کہ پہلے ہم رانگ نمبر کا سراغ لگا لیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا"۔

"بہت خوب! تو پھر جلد از جلد سراغ لگا لیا جائے.... کیونکہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے"۔ خان رحمان بولے۔

"اس بارے میں میرا مکمل ترین شک پروفیسر سیلانی کی طرف جاتا

ہے.... کیونکہ وہ ایسا غائب ہے.... جیسے گدھے کے سر سے سینگ.... لیکن ہم اس کی حویلی کی.... اس کے سامان کی تلاشی تو لے سکتے ہیں.... ہو سکتا ہے' اس کی کسی چیز سے یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنی تجربہ گاہ بنائی ہوئی ہے.... اور یہ کہ وہ تجربہ گاہ کہاں ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

"بالکل ٹھیک.... ہم یہ کام پہلے کریں گے.... لیکن"۔ انسپکٹر جمشید کہتے کہتے رک گئے۔

"اب یہ لیکن کہاں سے ٹپک پڑا"۔ محمود بولا۔

"پروفیسر سیلانی.... کے ساتھ ہم ایک اور شخص کو بھی چیک کرنا چاہتے ہیں.... کیونکہ میرا مکمل شک اس کی طرف جاتا ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ارے باپ رے.... یہ تو شک کا شک سے مقابلہ ہو گیا"۔

"کوئی بات نہیں.... دیکھا جائے گا.... کس کا شک درست ثابت ہوتا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"او کے.... مجھے بھی یہ مقابلہ منظور ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً کہا۔

"بھئی تم تو آپس میں لڑنے لگے.... وہ دوسرا کون ہے جسے چیک کرنا ضروری ہے"۔

"ڈاکٹر نسیم کٹانا!!" انہوں نے یک دم کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

خط کے الفاظ

چند لمحے تک وہ سب انہیں ٹکر ٹکر دیکھتے رہے.... آخر آفتاب کی آواز سنائی دی۔

"یہ آپ نے کیا کہا انکل.... آپ شاید بھول رہے ہیں"۔

"میں کیا بھول رہا ہوں.... یہ بھی تو بتاؤ نا"۔ وہ مسکرا دیے۔

"ڈاکٹر نسیم کٹانا کا ہاتھ پروفیسر سجاد عرفانی کی تجربہ گاہ کو جام کر دینے میں تھا، یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے.... ہم نے اسے گرفتار کیا تھا.... گرفتار کرنے کے بعد اسے پولیس اسٹیشن لے گئے تھے.... جہاں لمبی چوڑی باتیں ہوئی تھیں.... وہاں جے ناتھ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا تھا.... یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ ڈاکٹر نسیم کٹانا نے ہی پروفیسر صاحب کی تجربہ گاہ کو سیل کیا تھا.... اور پھر وہ دونوں شکنجوں میں سے غائب ہو گئے تھے.... اگر ڈاکٹر نسیم کٹانا خود رانگ نمبر ہے تو اس کے لیے ایسا کرنا کیا مشکل تھا.... اور اگر وہ رانگ نمبر نہیں ہے تو پھر رانگ نمبر کا ساتھی تو لازمی ہے.... اور رانگ نمبر نے اسے بچانے کے لیے وہاں سے بلیک ہول سے اچک لیا تھا.... ان باتوں میں تو اب کسی قسم کا

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

کوئی شک نہیں ہے..... لیکن وہ اسی وقت سے غائب ہیں"۔

"تو پھر.... اس سے کیا ہوتا ہے.... اب جب کہ بلیک ہول کی حکومت ختم ہو گئی ہے تو کیا وہ واپس نہیں لوٹ آئے ہوں گے"۔

"واپس بلیک ہول سے اس دنیا میں ضرور لوٹ آئے ہوں گے..... لیکن اپنی رہائش پر تو نہیں آ گئے ہوں گے..... وہ بھی وہیں ہوں گے..... جہاں رانگ نمبر ہے"۔

"بہت خوب..... یہ اندازہ بالکل درست ہے..... ہم اس کی رہائش کو تو چیک کر ہی سکتے ہیں..... شاید وہاں سے رانگ نمبر کا کوئی سراغ مل جائے"۔

"ٹھیک ہے..... وہ بہت اہم جگہ ہے اس لحاظ سے..... ہمیں فوراً اس طرف کا رخ کرنا چاہیے"۔

وہ اسی وقت ہوائی سفر کے ذریعے ڈاکٹر تسیم کتانا کے شہر پہنچے..... اس کی رہائش سنسان پڑی تھی..... اب نہ دروازے پر وہ چوکیدار تھا..... نہ کوئی اور..... یوں لگتا تھا کہ ایک زمانے سے وہاں کوئی آیا نہ ہو..... دروازے پر پولیس کا لگایا ہوا تالا تھا..... جسے سیل کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے تالا کھولا اور اندر داخل ہو گئے..... وہ سیدھے اس کمرے میں گئے..... جس میں تسیم کتانا نے ان سے ملاقات کی تھی۔

"مجھے ایک عجیب سا خیال آ رہا ہے انکل"۔ آصف کی آواز ابھری۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"چلو بتا دو..... کوئی حرج نہیں"۔ وہ مسکرائے۔

"ڈاکٹر نسیم کٹانا کے ساتھ شارجستھان کا سفیر بھی غائب ہوا تھا..... وہ نسیم کٹانا کو بچانے کی غرض سے پولیس اسٹیشن آیا تھا..... وہیں سے دونوں غائب ہوئے تھے..... سوال یہ ہے کہ ہماری حکومت سے شارجستھان کی حکومت نے بے ناتھ کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟"

"مطالبہ کس وقت کرتے..... فوراً ہی تو رانگ نمبر حکومت شروع ہو گئی..... اور اس وقت تو کسی کے بھی غائب ہو جانے کا امکان تھا..... لہٰذا شارجستھان کی حکومت ہم سے کیا پوچھتی"۔

"لیکن اب..... اب اس نے کیوں نہیں پوچھا؟"

"ہو سکتا ہے..... پوچھا ہو..... اور ہماری حکومت نے وضاحت کر دی ہو..... اب بلیک ہول کے ذریعے غائب ہونے والوں کا ہم کیا کر سکتے ہیں..... باقی رہ گئی یہ بات کہ ان کا تعلق رانگ نمبر سے تھا..... اس میں کیا شک رہ گیا..... ہماری حکومت یہ تمام واقعات شارجستھان کو سنا سکتی ہے..... اور وہ بالکل خاموش ہو جائیں گے..... کچھ بھی نہیں کر سکیں گے"۔

"اوہ ہاں..... بالکل ٹھیک..... شاید ایسا ہی ہوا ہے..... خیر ہم ابھی صدر سے پوچھ لیتے ہیں"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے اسی وقت اپنی گاڑی کے فون پر صدر صاحب کے نمبر ملائے..... وہ ان کی آواز سن کر بولے۔

"ہاں بھئی.... کہاں تک پہنچے؟"

"بس سر.... بہت تیزی سے کام کر رہے ہیں.... آپ سے صرف یہ دریافت کرنا تھا کہ شار جستھان کی حکومت نے جے ناتھ کا مطالبہ کیا ہے یا نہیں؟"

"ابھی تک نہیں کیا.... اس پر مجھے بھی حیرت ہے"۔

"بہت خوب! اگر وہ کوئی مطالبہ کریں تو بتا دیں.... اسے رانگ نمبر نے بلیک ہول میں بند کر دیا تھا.... اس کے بعد سے اب تک اس کی واپسی کم از کم ہماری طرف نہیں ہوئی"۔

"ٹھیک ہے"۔ صدر بولے۔

اور انہوں نے ریسیور رکھ دیا.... ڈاکٹر قسیم کناتا کی رہائش بھی سنسان مقام پر تھی.... دور دور تک کوئی دوسری کوٹھی نظر نہیں آ رہی تھی.... انہوں نے اس کی تلاشی شروع کی.... چھان پھٹک شروع کی.... الماریاں وغیرہ.... خوب دیکھی گئیں.... رہائشی حصے کے پچھلے طرف انہیں ایک چھوٹی سی تجربہ گاہ ملی.... اس کو دیکھ کر وہ چونک اٹھے.... پروفیسر داؤد حیرت زدہ رہ گئے.... آخر انہوں نے کہا۔

"کمال ہے.... یہ تجربہ گاہ اگرچہ چھوٹی سی ہے.... لیکن اس کے آلات دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے دنیا کا بہترین سائنس دان یہاں رہتا رہا ہے.... تاہم یہ تجربہ گاہ بلیک ہولز ایجاد کرنے کے قابل ہرگز نہیں ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن انکل..... اس سے کم از کم اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر نسیم کٹانا بھی ایک سائنس دان تھا..... لہٰذا وہ رانگ نمبر ہو سکتا ہے"۔

"ضرور ہو سکتا ہے..... لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں..... کہ جناب نسیم کٹانا نے تو خود کو بلیک ہول میں بند کر لیا ہے..... اب ہم کس طرح اسے گرفتار کر سکتے ہیں یا اس کے منصوبے کو ناکام بنا سکتے ہیں"۔

"بہرحال! یہ تجربہ گاہ ..... بہت جدید ہے..... بلکہ جدید ترین ہے..... اور حیرت اس بات پر ہے کہ آخر یہ جدید ترین آلات ڈاکٹر نسیم کٹانا نے کہاں سے حاصل کیے؟"

"شارجستھان سے..... یہ تو ثابت شدہ بات ہے کہ اس کا تعلق جے ناتھ سے تھا..... اور جے ناتھ بھی اس کے ساتھ غائب ہوا تھا..... اور وہ سفیر تھا شارجستھان کا..... لہٰذا یا تو یہ سامان شارجستھان نے خود دیا ہے..... یا کسی سے منگوا کر ڈاکٹر نسیم کٹانا کو دیا ہو گا"۔

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے..... خیر..... پروفیسر صاحب..... آپ اس تجربہ گاہ سے اور کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟"

"یہ کہ نسیم کٹانا کسی حیرت انگیز ایجاد کے چکر میں تھا اور اس چکر میں بلیک ہول ایجاد ہو گیا..... بس اس نے دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ لیا' لیکن ہماری وجہ سے اس کا یہ پروگرام خاک میں مل گیا..... بجلی کے بغیر اس کا یہ پروگرام جاری نہیں رہ سکتا تھا..... لہٰذا وہ

میدان چھوڑ کر بھاگ گیا' بھاگ ضرور گیا' لیکن جاتے جاتے اپنا فارمولا انشارجہ اور بیگال کے ہاتھوں فروخت کر گیا.... اور اب یہ دونوں ملک دن رات ایک کر کے اس ایجاد کی خرابیاں یا کمزوریاں دور کر رہے ہیں.... ان کا دعویٰ ہے .... یہ ایک ہفتے کے اندر ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے.... مطلب یہ کہ ہمارے پاس انہیں ناکام بنانے کے لیے صرف ایک ہفتہ ہے.... اس ایک ہفتے کا بھی ایک دن ختم ہونے کے قریب ہے"۔ پروفیسر داؤد نے گویا خبردار کیا۔

تجربہ گاہ سے انہیں کچھ نہ ملا.... پھر وہ رہائشی حصے کی الماریوں کی طرف متوجہ ہوئے.... ان میں بہت سی کتب اور رسائل پڑے ہوئے تھے.... ایک طرف چند فائلیں بھی نظر آئیں.... ان فائلوں کو بھی دیکھا گیا.... فائلوں میں خطوط لگائے گئے تھے.... دوستوں کے خطوط.... خود ڈاکٹر تسیم کٹانا کے اپنے خطوط بھی ساتھ لگے ہوئے تھے.... یعنی وہ جس کسی کو خط لکھتا تھا اس کی نقل اپنے خط کے ساتھ لگا کر فائل کرتا تھا.... تاکہ بعد میں دیکھ سکے کہ اس نے کیا لکھا تھا.... انہوں نے وہ خط آپس میں تقسیم کر لیے.... تاکہ کسی خط میں ان کے مطلب کی کوئی چیز ہو تو معلوم ہو جائے.... سب خط پڑھنے میں مگن ہو گئے.... آخر سب خط ختم ہو گئے۔

"کیوں.... .... کسی کو کسی خط میں کوئی خاص بات نظر آئی؟"

"جی نہیں.... سب خط فضول قسم کے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن میرے خیال میں ان میں سے ایک خط بھی فضول نہیں ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"جی.... کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"یہ تمام خطوط اشاراتی زبان میں ہیں.... یا یوں کہ لیں کہ اپنے مقرر کردہ خفیہ الفاظ میں ہیں.... مثلاً میں نے یہ ایک خط الگ کیا ہے.... اس کے الفاظ یہ ہیں۔

پیارے دوست ایس اے

آپ کا خط ملا.... آپ کی ہر بات میرے لیے قابل قبول ہے.... ہم مل کر یہ کام ضرور کر گزریں گے.... اور اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے.... ایک دن آئے گا.... دنیا ہمارا لوہا مانے گی.... بس ذرا احتیاط کی ضرورت ہے.... اور مکمل رازداری کی بھی.... آپ کا دوست

ڈاکٹر این کے

"اس خط کا کوئی جواب ہمیں فائل میں نہیں ملا.... نہ وہ خط اس فائل میں ملا جس کا یہ جواب ہے.... اب یہ پروفیسر این کے کون ہے.... یہ ہمیں کون بتائے گا.... بہرحال اس سے یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ یہ شخص اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر کسی منصوبے پر عمل کر رہا تھا.... اور ظاہر ہے.... وہ منصوبہ کوئی ایجاد ہی ہو گا.... لیکن ان سے ایجاد ہو گئے بلیک ہول.... جو ان کے سوچے ہوئے منصوبے سے کہیں

زیادہ بڑی چیز تھے.... لہٰذا انہوں نے پوری دنیا پر چھانے کا خواب دیکھ لیا.... اب ہم تسیم کٹانا کو کہاں سے لائیں.... جو بتا سکے کہ وہ دوست کون تھا.... لیکن میں سو فیصد یقین سے کہ سکتا ہوں کہ وہ دوست ضرور رانگ نمبر تھا.... جتنے خط تسیم کٹانا کو ملے.... ان سب خطوط میں کسی دوست نے بھی اپنا اصل نام نہیں لکھا.... سب کے سب دوستوں نے اپنے فرضی نام لکھے ہیں.... آخر کیوں.... یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"۔

"اوہ! ارے!! ہائیں!!!"۔ ایسے میں فرزانہ زور سے اچھلی.... اس کی آنکھوں میں حیرت نظر آئی۔

"کک.... کیا ہوا؟" سب اس کی طرف مڑے۔

"ہم سب کی عقلیں گھاس چرنے چلی گئی ہیں"۔ فرزانہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"بہت خوب! مبارک ہو"۔ فاروق خوش ہو گیا"۔

"کیا کہنا چاہتی ہو فرزانہ؟"

"ہمارے پاس رنگ نمبر کا ایک عدد خط موجود ہے.... ہم نے اس خط کی تحریر کو تسیم کٹانا کو ملنے والے خطوط کی تحریر سے ملا کر نہیں دیکھا.... جب کہ کرنے والا کام اصل میں یہ تھا"۔

"لیکن اس سے بھی کیا ہو گا.... یہاں کون سا ان دوستوں کے اصل نام اور پتے درج ہیں"۔

"پھر بھی.... اس تحریر سے ملتا جلتا کوئی خط اگر مل جاتا ہے تو شاید

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کوئی کام کی بات ہمارے ہاتھ لگ جائے"۔

"بات معقول ہے"۔ پروفیسر بولے۔

"اچھی بات ہے"۔ یہ کہ کر انسپکٹر جمشید نے وہ خط کھولا جس میں رانگ نمبر نے لکھا کہ وہ فارمولا انشارجہ اور بیگال کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔

اس خط کی تحریر کو باقی خطوط سے ملا کر دیکھا جانے لگا.... اس کام میں انہیں بہت دیر لگی.... اور آخرکار وہ ایسے نو عدد خطوط الگ کرنے میں کامیاب ہو گئے.... جن کی تحریر اس خط سے ملتی جلتی تھی.... ان خطوط میں خفیہ الفاظ ہی تھے.... اصل نام نہیں تھے.... پتا نہیں تھا.... شاید یہ خط دستی بھیجے جاتے رہے تھے.... ان میں وہی باتیں تھیں.... بس ہم بہت جلد کامیاب ہونے والے ہیں.... اب ہم ضرور دنیا پر حکومت کریں گے.... ایک دن آئے گا جب دنیا ہماری غلام ہو گی۔

"اس کا مطلب ہے.... یہ دونوں ایک مدت سے دنیا کو اپنا غلام بنانے کے چکر میں تھے.... اور اب یہ کہاں ہیں.... اگر ہمیں مل جائیں تو پہلے ہم انہیں گولی ماریں اور پھر ان کی لاشوں سے پوچھیں.... دنیا کو غلام بنانے کا خواب کیسا رہا"۔ پروفیسر داؤد نے نفرت زدہ انداز میں کہا۔

"لیکن ہم وہیں کے وہیں.... ہم اب تک رانگ نمبر کا کوئی سراغ نہیں لگا سکے"۔

"شاید یہ کیس ہماری زندگیوں کا ناکام ترین کیس ہے.... اس میں ہم اب تک کچھ نہیں کر سکے.... اگر اتفاق سے وہ بجلی پاور تباہ کرنے والا خیال نہ سوجھ جاتا تو اس وقت ہم انکے غلام ہوتے.... لیکن اس غلامی سے تو ہم اب بھی نہیں بچ سکیں گے.... افسوس"۔ خان رحمان دردر بھرے لہجے میں بولے۔

"گھبرانے.... پریشان ہونے اور مایوسی کی باتیں کرنے سے کبھی کامیابی نہیں ملا کرتی.... ہمیں عقلوں پر زور دینا ہو گا.... ہمارے پاس مجرم کا ایک عدد خط موجود ہے.... اور ہم نے اب تک اکرام سے اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں لی"۔

"جی انکل اکرام.... بھلا.... وہ کیا کریں گے.... یہ کسی عادی جرائم پیشہ کا خط تو ہے نہیں.... کہ وہ ریکارڈ سے نکال کر بتا دیں گے"۔

"میرا ذہن کہتا ہے.... یہ شخص.... یعنی رانگ نمبر ضرور بچپن سے جرائم کی گود میں پلتا رہا ہے.... دنیا کو غلام بنانے کا خواب اچانک نہیں آ سکتا"۔

"آپ.... آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

"رانگ نمبر کا تعلق دارالحکومت سے ہے.... اگر اس کا بچپن.... جرائم کی گود میں پلا ہے تو بڑا ہونے تک ضرور یہ کئی بار گرفتار ہوا ہو گا.... اور اکرام اس سلسلے میں بہت مددگار ثابت ہو سکتا ہے.... وہ کئی ایسے مسئلے چٹکی بجانے میں حل کر دیتا ہے.... جو ہمارے لیے بہت

مشکل ثابت ہوتے ہیں"۔

"چلئے خیر.... یہ بھی کر لیتے ہیں.... اب ہمیں دارالحکومت جانے میں کیا خوف ہو سکتا ہے.... وہاں اب ہمیں کوئی نہیں پہچانے گا"۔

"بالکل ٹھیک"۔

وہ خطوط لیے' یہ لوگ دارالحکومت پہنچے.... اور اکرام کی خدمات حاصل کی گئیں.... اکرام یہ کام ملنے پر بہت خوش ہوا اور بولا۔

"آپ مجھے کتنا وقت دیتے ہیں"۔

"بس انکل یہی چیز ہمارے پاس نہیں ہے.... ہمارے لیے تو چھتیس گھنٹے کا دن ہونا چاہیے تھا.... پھر ہم اس میں سے آپ کو دس بارہ گھنٹے دے سکتے تھے"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

اکرام مسکرایا اور چلا گیا.... ٹھیک دو گھنٹے بعد اس کی آواز ان کو سنائی دی۔

"میں نے میدان مار لیا ہے.... وہ واقعی سزا یافتہ ہے"۔

"فائل لے آؤ"۔

اس وقت وہ ایک خفیہ ٹھکانے پر تھے.... اکرام سے ملاقات بھی انہوں نے خفیہ ٹھکانے میں ہی کی تھی.... جلد ہی وہ فائل لئے وہاں آ گیا.... اس نے مجرم کی فائل ان کے سامنے کھول کر رکھ دی۔

"اس کا نام ہے رانا بادل.... نواب غازی کا بیٹا ہے.... سائنس کا طالب علم زندگی میں پہلی بار اس نے جو جرم کیا' وہ یہ تھا کہ اپنے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سکول کی لیبارٹری سے سائنسی آلات چرا لیے تھے.... اس وقت اسے صرف جرمانہ کیا گیا اور آلات واپس لے لیے گئے.... کالج میں بھی اس نے جرم کیا.... اس بار اسے چھ ماہ کی سزا ہوئی.... باپ فوت ہو چکا تھا.... اور اپنی دولت شراب اور جوئے میں اڑا چکا تھا.... لہٰذا اس کی پرورش کرنے والا اب کوئی نہیں تھا.... یہ ادھر ادھر کام کرنے لگا اور ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرتا رہا.... یونیورسٹی سے پھر اس نے آلات چرائے اور پھر نہیں پکڑا گیا.... اس کے بعد سے یہ بالکل غائب ہے.... لیکن اس کی تحریر بالکل اس تحریر سے ملتی ہے.... جو خط آپ کو ملا ہے"۔

"ہوں! نواب غازی کہاں رہتا تھا؟"

"اس کا پتا فائل میں ہی موجود ہے سر.... وہ واقعی ایک نواب تھا.... نواب خاندان سے تھا.... اور اس کا خاندان کسی زمانے میں حکومت کیا کرتا تھا"۔

"اس کا مطلب ہے.... حکومت کرنے کے جراثیم اسے وراثت سے ملے تھے.... اکرام کیا تم ہمیں نواب غازی کی رہائش گاہ تک لے جا سکتے ہو"۔

"کیا فائدہ سر.... اس نے تو وہ حویلی اپنی زندگی میں فروخت کر دی تھی"۔

"کوئی بات نہیں.... ہم اس حویلی کو ضرور دیکھیں گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ آدھ گھنٹے بعد وہ ایک بہت قدیم حویلی کے قلعے نما دروازے پر دستک دے رہے تھے۔۔۔ اکرام بھی اب ان کے ساتھ میک اپ میں تھا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہ لیں اتفاق

انہیں گھنٹی کی آواز سنائی نہیں دی تھی..... انہوں نے فرزانہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرائی۔

"ہاں! بہت دور کہیں گھنٹی بجی تو ہے..... وہاں سے یہاں تک آنے میں کچھ وقت لگے گا"۔

"کوئی بات نہیں! ہم یوں بھی انتظار کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

اور آخر بھاری دروازہ تیز چرچراہٹ کی آواز سے کھلا' انہیں یوں لگا جیسے صدیوں بعد کھلا ہو..... اب جو ان کی نظریں اس شخص پر پڑیں..... جس نے دروازہ کھولا تھا تو اچھل پڑے..... وہ چولی تھا..... سیاہ فام چولی..... پروفیسر سیلانی کا ملازم..... جس سے ان کی ملاقات ہو چکی تھی"۔

"یہ..... یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟" محمود نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"کک..... کیا دیکھ رہے ہیں؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اور اچانک محمود کو یاد آیا کہ وہ اس وقت سیاحوں کے بھیس میں ہیں"۔

"ایسا لگتا ہے.... جیسے آپ کو ہم نے کہیں دیکھا ہے.... آپ افریقی ہیں"۔ اس نے جلدی سے بات بنائی۔

"نہیں.... لیکن میرا دادا افریقی تھے.... میں یہیں پیدا ہوا تھا"۔

"او اچھا.... ہم اس حویلی کے مالک نواب غازی صاحب سے ملنا چاہتے ہیں"۔

"نواب غازی.... کس زمانے کی بات کر رہے ہیں.... مدت پہلے یہاں اس نام کے ایک صاحب رہتے تھے.... پھر وہ حویلی فروخت کر کے چلے گئے"۔

"اوہو اچھا.... تب پھر موجودہ مالک کا کیا نام ہے؟"

"پروفیسر سیلانی"۔

ان کے منہ سے زوردار انداز میں کیا!!! نکلتے نکلتے رہ گیا.... بہت مشکل سے انہوں نے اپنی حیرت چھپائی اور انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے.... ہم ان سے ہی ملاقات کر لیتے ہیں.... شاید نواب غازی کے بارے میں وہ کچھ بتا سکیں"۔

"نہیں جناب.... وہ کچھ نہیں بتا سکیں گے.... پہلے بھی کچھ لوگ آتے رہے ہیں ان کے بارے میں پوچھنے کے لیے.... لیکن انہیں نواب

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

غازی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے"۔

"پھر بھی آپ انہیں ہماری آمد کی اطلاع دیں"۔

"کیا فائدہ جناب.... جب انہیں نواب غازی کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں ہے"۔

"دراصل ہم سیاح ہیں اور اس حویلی کے بارے میں ہمارے پاس کچھ اطلاعات ہیں.... وہ اطلاعات ضرور ان کے لیے فائدہ مند ہوں گی"۔

"کن کے لیے؟" اس نے پوچھا۔

"حویلی کے موجودہ مالک کے لیے"۔

"اوہ اچھا.... خیر.... میں انہیں بتا دیتا ہوں.... اگر انہوں نے پسند کیا تو ملاقات کریں گے"۔

چولی چلا گیا.... پانچ منٹ تک وہ بور ہوتے رہے.... آخر سیاہ فام کی شکل نظر آئی۔

"حیرت ہے"۔ فاروق نے اس پر نظر پڑتے ہی کہا۔

"کس بات پر حیرت ہے آپ کو؟" اس نے فاروق کو گھورا۔

"اس بات پر کہ مجھے کس بات پر حیرت ہے۔ ویسے آپ کا شکریہ"۔

"حیرت کی وجہ بتائی نہیں اور اوپر سے شکریہ ادا کر دیا۔ اب یہ شکریہ ہمیں ملنے میں"۔

"او... وہ... نن... نوا... مم... میرا مطلب ہے... پہ... پروفیسر صاحب ذرا غسل خانے میں تھے"۔

"چلو یہ بھی اچھا ہو گیا"۔ آفتاب نے سکون کا سانس لیا۔

"اچھا ہو گیا... کیا مطلب؟"

"ہمارے اندر داخل ہونے کے بعد' اب وہ غسل خانے میں نہیں جائیں گے"۔ وہ مسکرایا۔

"ادھر ادھر کی باتوں میں وقت نہ ضائع کرو"۔

"جی بہتر"۔

"ہاں تو جناب... اب آپ کھڑے ہمارے ساتھ کیا دیکھ رہے ہیں... کچھ تو کہئے کہ"۔ انسپکٹر جمشید کہتے کہتے رک گئے۔

"جی ہاں کیوں نہیں... پروفیسر سیلانی صاحب نے آپ لوگوں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے... ان کا کہنا ہے کہ انہیں سیاحوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے... اور نہ اس حویلی سے"۔

"اوہو... حد ہو گئی... ارے صاحب ان کے فائدے کی باتیں ہیں... ہو سکتا ہے... حویلی کے نیچے کوئی خزانہ موجود ہو"۔

"انہیں خزانوں سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔ چولی نے منہ بنایا۔

"لیکن حویلی کی تاریخ بہت پراسرار ہے"۔

"انہیں حویلی سے دلچسپی نہیں تو اس کی تاریخ سے کیسے دلچسپی

ہو سکتی ہے"۔ اس نے کہا۔

"اچھی بات ہے... لیکن آپ مہربانی فرما کر ایک، بات لکھ لیں"۔

"میرے پاس قلم نہیں ہے... نہ کاغذ"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"کوئی بات نہیں... اپنے خوبصورت دماغ میں لکھ لیں' محمود نے طنزیہ انداز اختیار کیا۔

"کیا کہا... خوبصورت دماغ"۔ اس نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"اوہ غلط کہہ گیا... اپنے بدصورت دماغ میں لکھ لیں"۔

"کیا کہا... بدصورت دماغ"۔ اس نے چلا کر کہا۔

"دھت تیرے کی... آپ تو کسی طرح بھی خوش نہیں ہو رہے... اچھا بابا... جیسا کیسا بھی دماغ ہے... بس لکھ لیں اس میں"۔

"سوال یہ ہے کہ کیا لکھوں؟"

"اسی حویلی میں انہیں بہت جلد دلچسپی پیدا ہونے والی ہے"۔

"حد ہو گئی... یہ بھی کوئی لکھنے کی بات ہے... ارے میاں جاؤ"۔ اس نے ہاتھ نچایا۔

"اچھی بات ہے... آیئے بھئی چلیں"۔ محمود نے کہا۔

"لیکن ہم ملاقات کیے بغیر نہیں جائیں گے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے برا سا منہ بنایا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا کہا... ملاقات کیے بغیر نہیں جائیں گے... آپ ہوتے کون ہیں ان سے زبردستی ملاقات کرنے والے"۔

"سیاح"۔ فاروق نے فوراً جواب دیا۔

اس نے برا سا منہ بنایا... اور اندر کی طرف مڑ گیا... ایسے میں انسپکٹر کامران نے ٹانگ اڑا دی... وہ اوندھے منہ گرا... وہ سب فوراً اندر داخل ہو گئے... اور تیر کی طرح آگے بڑھنے لگے۔

"ارے ارے... یہ کیا... وہ خون پی جائے گا"۔ چولی نے بوکھلا کر کہا۔

"لیکن کس کا؟" آفتاب نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"میرا اور کس کا"۔ وہ پھاڑ کھانے کے انداز میں بولا۔

"تو پھر ہمیں کیا"۔

"وہ تمہارا بھی خون پی جائے گا"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"یہ نہیں ہو سکتا"۔

"اوہو... تم اسے نہیں جانتے"۔ وہ پکارا۔

"اور تم ہمیں نہیں جانتے... بلکہ وہ بھی نہیں جانتا... یعنی سیلان صاحب"۔ شوکی بولا۔

"سیلان صاحب... یہ کیا نام ہوا... پروفیسر سیلانی کہو"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"ہاں ہاں! وہی... یہ نام لیتے ہوئے دراصل مجھے کچھ عجیب سا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لگتا ہے"۔

"خدا کا شکر ہے.... غریب سا نہیں لگتا"۔ مکھن نے خوش ہو کر کہا۔

"تم لوگ کہیں پاگل تو نہیں ہو"۔

"سیاح کم از کم آدھے پاگل تو ہوتے ہیں"۔ فرحت مسکرائی۔

"لیکن تم لوگ مجھے پورے پاگل لگتے ہو.... خیر جاؤ.... مجھے کیا.... اب نتیجے کی ذمہ داری تم پر ہو گی ہاں"۔

"ٹھیک ہے.... ہم خود نتیجے سے بات کر لیں گے.... کہ وہ اپنی ذمہ داری ہم پر کیوں ڈال رہا ہے"۔ محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"مجھے کیا.... تم خود اپنی زندگیوں کو خطرات کے حوالے کر رہے ہو"۔ وہ چلایا۔

"بھائی کیوں خلق پھاڑ رہے ہو.... ہم میں سے ایک بھی بہرہ آدمی نہیں ہے"۔ آصف نے تلملا کر کہا۔

"اور کیا حلق بھی کوئی پھاڑنے کی چیز ہے"۔

"پچھتاؤ گے.... تم سب بہت پچھتاؤ گے"۔

"کوئی بات نہیں.... ہم عادی ہیں پچھتانے کے"۔ آصف نے ہانک لگائی۔

اب وہ اس سے کافی فاصلے پر آ چکے تھے۔ وہ وہیں دروازے کے پاس اٹک کر رہ گیا تھا.... یعنی اس نے آگے آنے کی ذرا بھی

کوشش نہیں کی تھی' پھر انہوں نے اس کے الفاظ سنے۔
"افسوس! میرے اتنا سمجھانے کے باوجود تم لوگ پھنس گئے.... ارے بے وقوفو.... پروفیسر سیلانی نے تو میری بات سنتے ہی کہہ دیا تھا کہ ان لوگوں کو فوراً اندر لے آؤ.... لیکن میں تم لوگوں کو بچانا چاہتا تھا.... اگر تم چلے گئے ہوتے تو میں ان سے کہہ دیتا کہ وہ واپس چلے گئے ہیں"۔
انہوں نے اس کے یہ الفاظ سنے اور مڑ کر دیکھا.... وہ اب بھی ہاتھ کے اشارے سے انہیں واپس آ جانے کے لیے کہہ رہا تھا۔
"افسوس! ہم واپس نہیں جا سکتے.... ہمیں اندر جانا ہی ہو گا"۔
"تو یوں کہو.... تمہیں موت کے منہ میں جانے کا شوق ہے"۔
"نہیں شوق نہیں ہے.... ہمیں اپنا کام کرنے کا شوق ہے.... کام کا شوق ہمیں موت کے خوف سے زیادہ ہے.... اچھا خدا حافظ.... آپ تو آئیں گے نہیں ہمارے ساتھ.... غالباً" پروفیسر سیلانی نے حکم دیا ہو گا کہ تم باہر کھڑے رہ کر نگرانی کرتے رہو.... اور جب تک ہماری ہڈیاں نہ چبا لے.... تم اندر نہیں آؤ گے.... یہی حکم ملا ہے نا۔
"ہاں! یہی حکم ملا ہے"۔
"اور تم.... تمہارا حصہ نہیں ملے گا تمہیں"۔
"کیا مطلب؟" وہ زور سے چونکا۔
"ہم جانتے ہیں.... پروفیسر سیلانی آدم خور ہے"۔
Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا!!!" تم لوگوں کو کیسے معلوم ہے یہ بات؟"

"بس ہو گئی معلوم کسی طرح"۔

"اور اس کے باوجود تم لوگ اندر جا رہے ہو"۔

"ہاں! ہم چاہتے ہیں.... لوگوں کو اس کی آدم خوری سے نجات مل جائے"۔

"مشکل ہے.... تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے.... وہ بہت طاقت ور ہے.... انسانی گوشت کھا کھا کر اس میں دس بھینسوں جتنی طاقت آ گئی ہے.... اور بھینسا تو ایک بھی بہت ہوتا ہے"۔

"اف مالک! کیا تم بھی آدم خور ہو"۔

"میں بھی آدم خور تھا.... لیکن اب نہیں رہا.... تاہم میں اب بھی پروفیسر سیلانی کا غلام ہوں.... اور میں اس کی غلامی چھوڑ نہیں سکتا.... ورنہ وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا"۔ اس نے دبی آواز میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو ہم تمہیں اس غلامی سے نجات دلا سکتے ہیں"۔

"ارے میاں جاؤ.... تم تو خود اس کے جال میں پھنس چکے ہو.... ابھی تمہیں معلوم نہیں.... تم کس جال میں پھنس گئے ہو"۔

"تم ہماری نہیں.... اپنی فکر کرو"۔ محمود نے بھنا کر کہا۔

"اور مجھے تم لوگوں کا فکر کھائے جا رہا ہے.... کیونکہ اب تم اس حویلی سے باہر نہیں نکل سکو گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اللہ اپنا رحم کرے"۔ آصف کے منہ سے نکلا۔

"ہائیں.... یہ.... یہ کیا"۔ وہ دھک سے رہ گیا۔

"کیوں.... کیا بات.... کیا ہوا؟"

"تت.... تو.... تم لوگ تو غیر ملکی سیاح نہیں ہو"۔

"ہاں تو پھر.... ہیں تو کیا ہوا"۔

"غیر ملکی سیاح ہیں اور کہہ رہے ہیں.... اللہ اپنا رحم فرمائے"۔

"تو کیا کوئی غیر ملکی مسلمان نہیں ہو سکتا"۔ انسپکٹر جمشید جلدی سے بولے۔

"ہو سکتا ہے.... بالکل ہو سکتا ہے"۔ اس نے فوراً کہا اور حویلی سے نکل گیا.... ساتھ ہی انہوں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔

"یہ کیا.... اس نے تو دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے"۔ شوکی گھبرا گیا۔

"ہاں.... دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے تاکہ ہم لوگ فرار نہ ہو سکیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"ایک منٹ میں دیکھ کر آتا ہوں.... آفتاب نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ لگا دی.... باقی سب وہیں کھڑے رہے.... آفتاب دروازے کے پاس پہنچا.... اور اس نے دروازے کو کھینچ کر دیکھا.... لیکن اس کو واقعی باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔

"دروازہ بند کر دیا گیا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کوئی بات نہیں.... ہمیں باہر جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ جب جانے لگیں گے تو اس پر توجہ دیں گے.... آ جاؤ.... پہلے پروفیسر سیلانی سے تو ملاقات کر لیں"۔

"اوہ جی ہاں.... بالکل"۔ آفتاب نے کہا اور ان کی طرف دوڑ پڑا.... لیکن اچانک اسے زوردار ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل فرش پر گرا.... دروازے کے بالکل سامنے ہی ایک لمبی سی سڑک تھی.... جو اندر رہائشی حصے تک جا رہی تھی۔

"ارے ارے.... سنبھل کر"۔ انسپکٹر کامران مرزا گھبرا گئے۔

آفتاب تیزی سے اٹھا، لیکن وہیں جم کر رہ گیا۔

"اب آؤ بھی.... وہیں کیوں کھڑے ہو گئے"۔ وہ جھلا اٹھے۔

"ابا جان! میں سوچ رہا ہوں"۔

"کیا سوچ رہے ہو.... جلدی سے سوچ چکو"۔ فاروق نے جل کر کہا۔

"یہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے.... جس سے میں ٹھوکر کھاتا۔

"یہ لوگوں کی نالائقی ہے.... سڑک پر کم از کم تین چار جگہیں تو ایسی بناتے جس سے تم ٹھوکر کھا سکتے"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"اوہو.... تم سمجھے نہیں"۔ آفتاب جل گیا۔

"ارے تو سمجھا دو نا"۔ محمود بولا۔

"یہاں سڑک بالکل ہموار ہے.... پھر میں نے ٹھوکر کس چیز سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کھائی ہے"۔

"یار کھا لی ہو گی کسی چیز سے' اب یہ بھی کوئی سوال ہے؟"

فاروق نے بھنا کر کہا۔

"نہیں بھئی ٹھہرو.... میرے خیال میں یہ سوال ہی بنتا ہے"۔

انسپکٹر کامران مرزا چونک کر بولے۔

"جی.... کیا مطلب.... آپ بھی آفتاب کا ساتھ دے رہے ہیں"۔

"نہیں! یہ بات ساتھ دینے کی نہیں' اس کی بات سن کر میں سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں.... سوال بہت خاص ہے.... اگر سڑک بالکل ہموار ہے تو اس نے ٹھوکر کس چیز سے کھائی تھی.... ہم نے خود اسے بہت زور سے اچھل کر گرتے دیکھا ہے.... ٹھوکر کھائے بغیر ایک چھوٹا سا بچہ تو گر سکتا ہے.... آفتاب اب بچہ نہیں.... کیا خیال ہے آپ کا؟"

"بہت ہی خوب خیال ہے.... ہمیں اس جگہ کا معائنہ کرنا ہو گا.... جس جگہ اسے ٹھوکر لگی ہے"۔

"حد ہو گئی.... اب ہم سڑک کر معائنہ کریں گے.... ایک ایسی سڑک کا.... جس پر کوئی گڑھا نہیں.... کوئی ابھار نہیں.... جو بالکل ہموار ہے.... صاحبان! آفتاب نے خیالی گڑھا دیکھا ہو گا"۔ مکھن نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

"تب پھر اس صورت میں اسے ٹھوکر بھی خیالی لگنی چاہیے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھی"۔

"خیالی ٹھوکر"۔ فاروق نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ارے تو کیا... اب یہ بھی کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔ آصف نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں ہو سکتا... یہ تو مشکل ہے.... دراصل میں یہی کہنے والا تھا"۔ فاروق مسکرایا۔

"کیا کہنے والے تھے؟" محمود نے اسے گھورا۔

"یہی کہ یہ کسی ناول کا نام نہیں ہو سکتا"۔

"اف... سب کے سب وقت ضائع کرنے پر تل گئے ہیں.... ہمارے پاس صرف سات دن بلکہ اس سے کچھ کم دن باقی ہیں.... کم از کم یہ تو سوچ لو"۔ انسپکٹر جمشید نے جھرجھری لی۔

"انکل.... خیر تو ہے.... آپ نے جھرجھری کیوں لی"۔ شوکی نے گھبرا کر کہا۔

"وقت کی ہر بازی میں ہمیشہ جھرجھری لیا کرتا ہوں"۔ انسپکٹر جمشید نے اسے گھورا۔

"ارے باپ رے"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"آیئے.... ہم ذرا سڑک کے اس حصے کا معائنہ کر لیں جس جگہ آفتاب کو ٹھوکر لگی ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

اور پھر سب اس جگہ پہنچ گئے.... جہاں آفتاب گرا تھا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"ہاں! اب بتاؤ.... بالکل وہ جگہ کہاں ہے.... جہاں تم نے ٹھوکر کھائی ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"بالکل ٹھیک جگہ.... میرے خیال میں وہ یہ جگہ ہے"۔ اس نے سوچ کر کہا۔

"جب تم یہ کہہ رہے ہو کہ میرا خیال میں وہ یہ جگہ ہے.... تو یہ جگہ بالکل ٹھیک کیسے ہو سکتی ہے.... پھر تو یہ صرف ایک خیال ہوا"۔ فاروق جھلا کر بولا۔

"گرنے سے پہلے مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں اس جگہ گرنے لگا ہوں.... ورنہ میں اس جگہ کو پہلے نوٹ کرتا پھر گرتا"۔ آفتاب تلملا کر بولا۔

اور وہ ہنسنے لگے.... پھر انہوں نے اندازے سے ایک دائرہ لگایا۔

"کیا خیال ہے.... تم نے اس دائرے کے اندر تو یقیناً ٹھوکر کھائی ہے نا"۔

"اب یہ تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں"۔

"چلو شکر ہے"۔ وہ بولے اور پھر اس دائرے کے اندر سب کی نظریں جم کر رہ گئیں.... لیکن سڑک کے اس حصے میں نہ تو کوئی ابھار تھا.... نہ گڑھا.... انسپکٹر جمشید نیچے جھکے اور ہاتھ پھیر کر دیکھنے لگے۔

"بالکل ہموار ہے.... بالکل"۔ وہ بڑبڑائے۔

"تب پھر اس کو اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"چلیں کر لیں اتفاق مجھے کیا فرق پڑتا ہے"۔

"تو یہ... یہ... یہ کیا؟"

اچانک انہوں نے فرزانہ کی خوف میں ڈوبی آواز سنی.... پھر اچانک فرزانہ بری طرح اچھلی اور دور جا کر گری۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہو چکا ہے

وہ گھبرا گئے.... جلدی سے فرزانہ کی طرف لپکے.... دیکھا تو وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اور اس کی پیشانی سے خون رس رہا تھا.... خون دیکھ کر وہ اور بھی گھبرا گئے۔

"یہ.... یہ کیا.... خون کیسے نکل آیا؟"

"سس.... سڑک.... سڑک" فرزانہ ہکلائی۔

"کیا کہنا چاہتی ہو؟" انسپکٹر جمشید الجھن کے عالم میں بولے۔

"لل.... لیکن .... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

"اب ہمیں کیا پتا کہ کیا کیسے ہو سکتا ہے.... یہ بھی تم ہی بتاؤ گی"۔ آفتاب نے جل بھن کر کہا۔

"تو تم کیوں مرچیں چبانے لگے.... اچھل کر گری میں اور غصہ تمہیں آ رہا ہے.... ہے کوئی تک"۔ فرزانہ پھٹ پڑی۔

"لیکن.... تمہاری پیشانی پر زخم کیوں ہے.... تم اچھلی کیوں تھیں.... تمہیں سڑک میں کیا نظر آیا تھا؟"

"ایک سلاخ ابھری تھی.... یک دم .... اور اگر میں سر اوپر نہ کر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لیتی تو اس وقت میری پیشانی میں سوراخ ہوتا"۔

"نن نہیں"۔ وہ ایک ساتھ چلائے۔

"میں نے اسے نکلتے دیکھ لیا.... ورنہ بچ نہ سکتی"۔

"اف مالک.... یہ سڑک کہیں جادو کی سڑک تو نہیں ہے"۔ مکھن نے کانپ کر کہا۔

"یار چپ رہو.... کہیں سڑک بھی جادو کی ہوتی ہے"۔ شوکی اس کی طرف الٹ پڑا۔

"ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا"۔

"جمشید.... میں خوف محسوس کر رہا ہوں.... یہ حویلی ہمارے لیے کوئی پنجرہ نہ ثابت ہو جائے.... اس میں سے نکل چلتے ہیں"۔ ایسے میں پروفیسر داؤد بولے۔

"لیکن کیسے نکل چلتے ہیں.... دروازہ تو پہلے ہی باہر سے بند کیا جا چکا ہے"۔

"اوہ.... تب پھر اندر چلتے ہیں.... پروفیسر سیلانی سے ملاقات کرتے ہیں.... اب یہاں کیوں کھڑے ہیں ہم"۔

"اچھی بات ہے.... سڑک کے اس حصے سے پھر بات کریں گے.... آئیے چلیں"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ فاروق نے آسمان کی طرف دیکھا۔

"کیوں.... کیا بات ہو گئی؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اب سڑک سے بھی باتیں کرتا ہوں گی"۔ اس نے بے چارگی کے انداز میں کہا اور سب مسکرانے لگے۔

"اب وہ آگے بڑھے... ایسے میں محمود اچانک گرا... وہ سب بوکھلا اٹھے۔

"اب تمہیں کیا ہوا؟" انسپکٹر کامران مرزا نے گھبرا کر کہا۔

"پ... پتا نہیں... انکل... بس اچانک گر پڑا ہوں... وجہ مجھے معلوم نہیں"۔

"اچھا خیر... گرتے رہو... دیکھا جائے گا"۔ انسپکٹر جمشید نے سرد آہ بھری۔

آخر وہ رہائشی حصے تک پہنچ گئے... ان کے سامنے ایک لمبی چوڑی دیوار تھی... دیوار کے درمیان میں بڑا دروازہ تھا... دائیں بائیں... تین تین دروازے تھے... محمود نے آگے بڑھ کر ڈرتے ڈرتے درمیانی دروازے پر دستک دی... یہاں گھنٹی کا بٹن نہیں تھا... جونہی اس نے دستک دی... دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"ہم... میرا ہی خیال درست تھا"۔ شوکی کی آواز ابھری۔

"کون سا خیال؟" انسپکٹر جمشید چونکے۔

"یہ کہ... یہ حویلی جادو کی ہے"۔

"چپ رہو بھئی... سب لوگ مل کر بور نہ کرو... بور کرنے کے لیے پروفیسر سیلانی ہی کیا کم ہیں"۔ انہوں نے جھلائے ہوئے انداز میں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کہا۔

دروازہ کھلنے پر اندر انہیں کوئی نظر نہ آیا.... وہ اندر داخل ہو گئے اور کر بھی کیا سکتے تھے.... جونہی وہ اندر داخل ہوئے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"یہ بھی بند ہو گیا"۔ شوکی کی آواز ابھری.... آواز میں بے پناہ خوف تھا۔

"اور اس کمرے میں تو گھپ اندھیرا ہے.... یا اللہ رحم.... جمشید ٹارچ ہے؟"

"فاروق کی جیب کو دیکھ لیں"۔

"ہم.... میں ابھی نکالتا ہوں ٹارچ"۔ اس کی آواز سنائی دی۔

"لل.... لیکن بھئی.... مہربانی فرما کر پہلی مرتبہ ہی نکال لینا.... یہ نہ ہو کہ زمانے بھر کی چیزیں باری باری نکالتے چلے جاؤ"۔ محمود نے گھبرا کر کہا۔

"اچھی بات ہے.... کک.... کوشش کرتا ہوں"۔

"اور پھر کمرے میں ٹارچ کی روشنی لہرائی.... فاروق نے چیخ کر کہا۔

"ارے! یہ کیا"۔ اس کے منہ سے چیخ کے انداز میں نکلا۔

"کہاں.... کیا؟" انسپکٹر جمشید فوراً بولے۔

"آپ.... آپ کہاں ہیں؟"

Weqar Azeem
Pakistanipoint.com

"ہم یہیں ہیں اور کہاں ہوتے"۔

"لل.... لیکن آپ مجھے نظر کیوں نہیں آ رہے"۔

"احمق کہیں کے.... ٹارچ روشن کرو.... تم شاید ابھی تک جیب سے ٹارچ نکالنے میں کامیاب نہیں ہوئے"۔

"کیا!!!" فاروق نے حلق پھاڑا۔

"کیا ہے.... کیوں اس قدر زور سے چلا رہے ہو؟" انسپکٹر جمشید چلا اٹھے۔

"تو پھر اور کتنے زور سے چلاؤں.... ٹارچ روشن ہے.... اور آپ میں سے کوئی مجھے نظر نہیں آ رہا.... جب کہ میں آپ کی آوازیں سن رہا ہوں.... اور آپ میری.... لیکن آپ کو ٹارچ کی روشنی نظر نہیں آ رہی.... نہ میں نظر آ رہا ہوں"۔

"کیا!!!" وہ سب پورے خوف سے چلائے۔

"اب آپ سب کیوں اس قدر زور سے چلائے ہیں"۔

"فاروق ٹارچ بند کرنا ذرا"۔ پروفیسر داؤد جلدی سے بولے۔

"جج.... اچھا"۔ اس نے کہا اور ٹارچ بند کر دی۔

"کمرے میں گھپ اندھیرا ہو گیا.... وہ سب اسے نظر آنے لگے۔

"خدا کا شکر ہے.... اب آپ مجھے نظر آ رہے ہیں"۔ فاروق نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو بھئی.... کمرے میں گھپ اندھیرا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ارے باپ رے.... یہ.... یہ میں اس قدر اندھیرے میں کیسے دیکھ رہا ہوں"۔ فاروق کی آواز میں حد درجے کپکپی شامل ہو گئی۔

"پ.... پتا نہیں.... شوکی بھائی کا خیال درست تھا.... یہ حویلی واقعی جادو کی حویلی ہے.... یا پھر یہ حویلی بھوتوں کی حویلی ہے.... ایسے بھوتوں کی جو روشنی چرا لیتے ہیں.... اور اندھیرے کو جگمگا دیتے ہیں"۔ شوکی نے جلدی سے کہا۔

"کیا کہا .... روشنی چرا لیتے ہیں.... اور اندھیرے کو جگمگا دیتے ہیں"۔ پروفیسر داؤد گھبرا کر بولے۔

"پتا نہیں.... کیا ہو رہا ہے.... یہ کمرہ ہے یا بھول بھلیاں.... فاروق ذرا ٹارچ پھر روشن کرنا"۔

"م.... مجھے ڈر لگتا ہے.... آپ پھر غائب ہو جائیں گے"۔

"بھئی ہم تمہیں غائب نظر آئیں گے.... ویسے تو کمرے میں ہی موجود ہوں گے"۔

"اچھی بات ہے.... میں ٹارچ روشن کر رہا ہوں"۔ اس نے کہا اور ٹارچ روشن کر دی.... فوراً ہی وہ لوگ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"لیجیے آپ پھر غائب ہو گئے"۔

"گھبراؤ نہیں.... ہم تمہارے پاس ہی موجود ہیں.... تم آگے آؤ اور مجھے چھو کر دیکھ لو"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن آپ مجھے نظر نہیں آ رہے.... آپ کو ٹارچ کی روشنی اب بھی نظر آئی ہے یا نہیں؟"

"نہیں کمرے میں گھپ اندھیرا ہے"۔

"کیوں مذاق کرتے ہیں"۔

"میں ایسے میں تم سے مذاق کروں گا.... آگے بڑھو اور مجھے چھو لو"۔ انہوں نے بھنا کر کہا۔

"آگے تو میں بڑھ چکا ہوں"۔ فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"تب پھر.... تم نے مجھے چھوا کیوں نہیں.... میں بھی تمہیں چھونے کی کوشش کر رہا ہوں"۔

"میں ہاتھ چلا رہا ہوں.... لیکن آپ کے جسم سے ٹکرا ہی نہیں رہے"۔

"میرا بھی یہی حال ہے.... تمہاری آواز سن رہا ہوں.... اور محسوس کر رہا ہوں کہ تم میرے بالکل آس پاس ہو.... لیکن تمہارا جسم میرے ہاتھوں سے نہیں ٹکرا رہا.... اف مالک.... آخر یہ سب کیا ہے.... پروفیسر صاحب.... کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں؟"

"پروفیسر داؤد کی طرف سے انہیں کوئی جواب نہیں سنائی دیا۔

"پروفیسر صاحب.... بولیے.... میں نے کیا کہا ہے"۔

"بول تو رہے ہیں"۔ فاروق کی آواز سنائی دی.... لیکن آواز حد درجے خوف میں ڈوب چکی تھی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا کہا.... بول تو رہے ہیں"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"ہاں! انہوں نے آپ کی بات کا جواب بھی دیا ہے.... کیا آپ کو سنائی نہیں دیا"۔

"نہیں.... بالکل نہیں.... کیوں میرے ساتھیوں.... آپ سب نے پروفیسر صاحب کی آواز سنی ہے؟"

"نن.... نہیں.... بالکل نہیں"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

"حیرت در حیرت.... میں ان کی آواز سن رہا ہوں.... آپ لوگ میری آواز سن رہے ہیں.... یہ سب کیا ہے"۔

"تم پروفیسر صاحب سے پوچھو.... کیا وہ ہماری آواز بھی سن رہے ہیں"۔

"اچھا.... پروفیسر صاحب.... کیا آپ باقی ساتھیوں کی آوازیں سن رہے ہیں"۔

"نن.... ہا"۔ فاروق نے ان کی آواز سنی۔

"یہ آپ نے نہیں کہا یا ہاں"۔ فاروق نے بوکھلا کر پوچھا۔

"کبھی آواز سنائی دیتی ہے.... کبھی نہیں.... ان حالات میں میں کیا کر سکتا ہوں"۔ وہ بولا۔

"آپ نے پروفیسر انکل کا جواب سنا ابا جان"۔

"نہیں.... بالکل نہیں"۔

اس نے ان کا جواب انہیں سنا دیا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اللہ اپنا رحم فرمائے شاید آج جیسے حالات میں ہم کبھی نہیں گھرے ہوں گے"۔ فاروق بولا۔

"شاید نہیں.... یقیناً"۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً کہا.... پھر بولے۔

"اچھا تم ٹارچ بجھا دو"۔

"جی بہتر.... بجھا دیتا ہوں.... میرا کیا جاتا ہے.... یہ کہہ کر اس نے ٹارچ بجھا دی"۔

"اب.... اب میں کیا کروں؟"

"پروفیسر صاحب.... آپ میری آواز سن رہے ہیں"۔

ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"فاروق.... تم یہی سوال ان سے پوچھو"۔

"پروفیسر انکل.... کیا آپ اباجان کی آواز سن رہے ہیں؟"

ان کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہ ملا۔

"وہ کوئی جواب نہیں دے رہے"۔

"بس تو پھر.... صبر کرو.... ہم"۔ انسپکٹر جمشید کہتے کہتے رک گئے۔

"ہم کیا.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"کچھ نہیں.... خاموش ہو جاؤ.... مجھے سوچنے دو"۔ انہوں نے جل کر کہا۔

"اور پھر کچھ دیر تک وہاں خاموشی رہی.... آخر انسپکٹر جمشید نے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پکار کر کہا۔

"پروفیسر صاحب.... آپ کہاں ہیں؟"

ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر انہوں نے پاگلوں کی طرح کمرے میں ایک چکر لگایا.... وہ کسی سے نہ ٹکرائے.... اب تو انہیں اور حیرت ہوئی.... کم از کم انہیں اپنے کسی ساتھی سے تو ٹکرانا چاہیے تھا.... لیکن ان کا جسم تو کسی سے بھی نہیں ٹکرایا تھا۔

"فف.... فاروق.... تم.... تم تو یہیں ہو نا؟"

"م.... میں.... جی ہاں.... میرا خیال تو یہی ہے کہ میں یہاں ہوں"۔

"اور باقی لوگ.... کیا یہیں ہیں"

"ہاں! یہیں ہیں انکل"۔ آصف کی آواز سنائی دی۔

"اس کا مطلب ہے.... سب لوگ ہیں تو کمرے میں ہی.... لیکن ہم ایک دوسرے کو چھو کیوں نہیں سکتے.... دوسرے یہ کہ ہم پروفیسر صاحب کی آواز کیوں نہیں سن رہے.... ارے ہاں فاروق.... ٹارچ بجھانے کے بعد انہیں آواز دو"۔

"پروفیسر انکل.... کیا آپ میری بات سن رہے ہیں؟"

"ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"نہیں ابا جان! ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا"۔

"آؤ.... اس کمرے سے نکل جائیں"۔ انہوں نے کانپ کر کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"لیکن کیسے.... کمرے کا دروازہ تو بند ہے"۔

"اف مالک.... یہ.... یہ سب کیا ہے"۔ وہ گھبرا کر بولے۔

"ہم.... شاید.... ہم شاید"۔ انہوں نے انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنی۔

"فاروق! ایک بار پھر ٹارچ روشن کرو"۔

"جی اچھا.... میرا کیا جاتا ہے.... میں تو روشن کر ہی دوں گا"۔ اس نے کہا اور ٹارچ کا بٹن دبا دیا۔

"کیوں.... روشنی کر دی یا نہیں؟"

"کر چکا ہوں.... لیکن اب بھی آپ لوگ مجھے نظر نہیں آ رہے"۔

"اور نہ ہم تمہیں دیکھ سکتے ہیں.... خیر.... پروفیسر صاحب کو پکارو"۔

"پروفیسر انکل.... آواز دیں.... ہم آپ کو یاد کرتے ہیں"۔

ان کی طرف سے کوئی جواب نہ سنائی دیا۔

"وہ جواب نہیں دے رہے.... یا دے رہے ہیں تو ہم سن نہیں رہے"۔

"اچھی بات ہے.... اب مجھے پروفیسر سیلانی سے بات کرنے دو"۔ انہوں نے کہا اور بلند آواز میں کہنے لگے۔

"مسٹر پروفیسر سیلانی صاحب.... آپ جو کچھ بھی ہیں.... جہاں

کہیں بھی ہیں.... ہم سے بات کر لیں.... ہم آپ کی کاری گری کے اس حد تک قائل ہو چکے ہیں کہ اب مزید کوئی بات کرنے کی طاقت نہیں رہ گئی.... آخر آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"جو میں چاہتا تھا.... وہ ہو چکا"۔ انہوں نے پروفیسر سیلانی کی آواز سنی۔

اس آواز کو سن کر وہ بہت زور سے اچھلے۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

گھر کی بات

اس کی آواز بالکل صاف تھی.... ان سب نے صاف سنی تھی.... لہٰذا انہیں قدرے خوشی کا احساس ہوا۔

"یہ خدا کا شکر ہے.... آپ کی آواز تو سنائی دی.... آخر یہ سب کیا ہے؟.... آپ ہمیں اپنے سامنے بلائیں.... اور بات کریں"۔

"یہ خواہش بھی پوری کروں گا.... اس بار تم لوگوں نے میک اپ بہت زبردست کیا ہے.... اگر تم لوگوں کو اس حویلی میں دیکھا نہ ہوتا تو مجھے بھی پتا نہ چلتا.... یہاں آکر تم پکڑے گئے"۔

"آپ.... آپ کون ہیں؟" انسپکٹر جمشید نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"پہچانا نہیں اب تک"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"آپ.... آپ تو وہی رانگ نمبر ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"درست سمجھے"۔

"لیکن.... یہاں تو پروفیسر سیلانی رہتے ہیں۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ان سے بھی ملاقات کرا دوں گا.... فکر نہ کریں"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"پروفیسر داؤد کہاں ہیں؟"

"ان کی مجھے بہت ضرورت تھی.... میں نے اپنے پاس بلا لیا.... اب وہ تم لوگوں کے پاس واپس نہیں آئیں گے"۔

"نن.... نہیں.... یہ نہ کہئے"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

"اب یہ ہو چکا"۔ وہ بولا۔

"ان کے بغیر ہم اپنے آپ کو نامکمل خیال کرتے ہیں"۔

"یہی میں چاہتا ہوں.... تم لوگ ہمیشہ نامکمل رہو"۔

"لیکن مسٹر رانگ نمبر.... آپ نے تو اپنا یہ فارمولا.... یعنی بلیک ہولز والا فارمولا.... انشارجہ اور بیگال کو فروخت کر دیا تھا"۔ شوکی بولا۔

"ہاں بالکل کر دیا ہے.... اب وہی اس پر عمل کر رہے ہیں.... لیکن اپنی ضرورت کے لیے چند چھوٹے موٹے بلیک ہول تو میں نے بھی اپنے پاس رکھے ہیں.... اصل کام اب وہ کریں گے"۔

"ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں"۔

"اچھی بات ہے.... اس کا بھی انتظام کر دیا جائے گا لیکن تم لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکو گے"۔

"کیا مطلب.... کون سے مقصد میں؟"

"مجھے گرفتار کرنا چاہتے ہو.... یا مجھے ختم کرنے کا پروگرام

ہے.... لیکن تم ایسا کر نہیں سکو گے.... اس لیے کہ میں تمہاری پہنچ سے باہر ہوں اور اب تو میں نے پروفیسر داؤد کو بھی ایک بلیک ہول میں بند کر دیا ہے.... پہلے جو بچی کچی امید کی جا سکتی تھی.... اب وہ بھی نہیں کر سکو گے"۔

"اچھی بات ہے.... آپ ملاقات تو کر لیں.... جب آپ اس حد تک محفوظ ہیں تو ڈر کیسا؟"

"میں کیوں ڈرنے لگا"۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا کہ اگر ڈرتے ہیں تو صرف ہم سے"۔

"ہاں! یہ پہلے کی بات تھی.... لیکن اب تو میں ہر خطرے سے بے فکر ہو گیا ہوں.... پہلی بات تو یہ کہ اب اس منصوبے کو انشارجہ اور بیگال آگے بڑھائیں گے، دوسری بات یہ کہ وہ مکمل طور پر میرے ساتھ ہیں.... میرے ہی اشارے پر انہوں نے میری حفاظت کے لیے یہاں اپنے تین اہم ترین آدمیوں کو بھیج دیا ہے"۔

"بہت خوب! اس کا مطلب ہے.... جیرال، ابقال اور راٹور آپ کے اشارے پر اس طرف آئے ہیں"۔

"اور کیا.... جب میں نے فارمولا ان کے حوالے کیا تو انہوں نے بھی میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی.... یہ اور بات ہے کہ میں نے کچھ چھوٹے بلیک ہول اپنے ذاتی استعمال کے لیے رکھ لیے تھے.... اور ان کی مدد سے میں اب بھی تم لوگوں کے مقابلے میں حد

درجے طاقت ور ہوں"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"ایک طرف تو تم کہتے ہو.... تم نے اپنی حفاظت کے لیے انشارجہ کے تین اہم آدمی منگوا لیے ہیں.... دوسری طرف کہ رہے ہو کہ تم اب بھی بہت طاقتور ہو.... بات سمجھ میں نہیں آئی"۔ آفتاب نے برا سا منہ بنایا۔

"اصل میں میں اس ملک میں بس تم لوگوں سے خوف زدہ تھا.... شروع سے ہی.... اور یہ خوف میرا پیچھا نہیں چھوڑتا.... یہی وجہ ہے میرے خوف کو محسوس کرتے ہوئے یہ تین آدمی بھیجے گئے ہیں"۔

"اور پروفیسر داؤد کو بھی تم نے قید کر دیا ہے.... اب تو ہم سے خطرہ اور بھی کم ہو گیا ہے.... پھر وہ تینوں دنیا کے اہم ترین اور خطرناک ترین آدمی ہیں.... ان کی موجودگی تو ہمیں بھی پریشان کر دیتی ہے.... لہٰذا اب تمہیں کیا پروا.... مہربانی فرما کر پروفیسر صاحب کو چھوڑ دو"۔ خان رحمان نے درخواست کی۔

"نامنظور.... میں تم لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھاتے نہیں دیکھ سکتا"۔

"اچھی بات ہے.... اب ہمیں اس حویلی کی سیر تو کرنے دیں"۔

"ضرور کیوں نہیں.... یہ حویلی ایک طرح سے اب تم لوگوں کی اپنی ہے.... اس لیے کہ اسی میں تم لوگوں کو رہنا ہو گا"۔

"اور وہ آدم خوری والی کیا بات ہے؟"

"ایسی کوئی بات نہیں.... میں آدم خور ہرگز نہیں ہوں"۔

"لیکن پروفیسر سیلانی؟" انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں! پروفیسر سیلانی تو ضرور آدم خور تھا.... اب وہ بھی نہیں رہا"۔

"تت.... تو کیا آپ خود پروفیسر سیلانی نہیں ہیں.... ہم تو اس حویلی میں انہی سے ملنے آئے تھے"۔

"پروفیسر سیلانی سے ملاقات ضرور کرو.... مجھے کوئی اعتراض نہیں.... میں جانتا ہوں.... تم بھی مجھ تک پہنچنے کے چکر میں ہو.... لیکن میں نے اب اس بات کی اہمیت کو ختم کر دیا.... اگر تم لوگ مجھ تک پہنچ بھی جاتے ہو.... تب بھی بلیک ہول پروگرام نہیں رکے گا.... کیونکہ اب یہ کام میرے ہاتھ میں نہیں رہا.... لہٰذا اب تمہیں چاہیے.... میری فکر چھوڑو اور انشارجہ اور بیگال کے پیچھے لگو.... ان کے تین آدمی تمہیں سنبھالنے کے لیے پہلے ہی یہاں آئے ہوئے"۔

"چلئے ٹھیک ہے.... ہم آپ کے مشوروں پر عمل کریں گے.... لیکن کم از کم ایک بات تو بتا دیں.... اور وہ یہ کہ اندھیرا ہونے کی صورت میں آپ صرف رات کے وقت بے بس ہوتے تھے.... دن میں تو آپ سب کچھ کرنے کی پوزیشن میں تھے.... پھر آپ نے یکایک اپنا پروگرام ختم کیوں کر دیا؟"

"بس میں نے سوچا.... پہلے اس کا یہ نقص دور کرنا چاہیے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پھر شروع کر لیں گے.... لیکن اتنی دیر میں انشارجہ اور بیگال درمیان میں کود پڑے اور میں نے ان سے معاہدہ کر لیا۔

"کاش آپ ایسا نہ کرتے.... یہ ایجاد اپنی حکومت کے حوالے کرتے.... یعنی ہمارے حوالے.... ہم اس ایجاد سے حیرت انگیز حد تک فائدے اٹھاتے"۔ انسپکٹر جمشید نے سرد آواز میں کہا۔

"لیکن ایسا کر کے مجھے کیا ملتا.... تعریفی سرٹیفکیٹ.... یا ایک اچھی سی رہائش.... میرے اعزاز میں بہت سی دعوتیں.... اور بس.... جب کہ اس طرح میں پوری دنیا کا حکمران بن سکتا تھا.... کم از کم اپنے ملک کا تو تھا ہی.... ویسے تو خیر.... وہ میں اب بھی بنوں گا"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"معاہدے میں طے پایا ہے کہ پاک لینڈ کا حکمران میں رہوں گا.... باقی ساری دنیا کے ملکوں پر ان کا قبضہ ہو گا.... اب میں اپنا بندوبست بھی کر چکا.... اب یہ فیصلہ تم خود کرو کہ مجھ تک پہنچنا ضروری ہے یا انشارجہ اور بیگال تک.... پھر تم جو جی میں آئے کرتے پھرنا.... مجھے کوئی غرض نہیں ہو گی.... کیونکہ اب میں تمہاری پہنچ سے بہت دور جا چکا ہوں.... ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"۔

"ہائیں.... تو کیا آپ ستاروں سے آگے جا چکے ہیں"۔ آفتاب کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"بس یہی سمجھ لیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اچھا۔۔۔ پھر تو واقعی بہت مشکل ہے۔۔۔ اس لیے کہ ہمارے پاس ابھی ایسی کوئی گاڑی نہیں کہ ہم ستاروں سے آگے پہنچ سکیں۔۔۔ پہلے کوئی گاڑی ایجاد کریں گے۔۔۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضری دیں گے"۔ فاروق نے جلے کٹے انداز میں جلدی جلدی کہا۔

حویلی میں اچانک روشنی ہو گئی۔۔۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ خواب دیکھتے رہے ہوں۔۔۔ یہ دیکھ کر انہیں اور بھی حیرت ہوئی کہ پروفیسر داؤد بھی ان کے درمیان تھے۔۔۔ وہ اب تک اسی جگہ موجود تھے۔۔۔ "پروفیسر انکل۔۔۔ آپ کو واپسی مبارک ہو"۔

"کک۔۔۔ کیوں۔۔۔ میں کہاں چلا گیا تھا؟"

"ایک بلیک ہول میں"۔

"یار کیوں مذاق کرتے ہو"۔ انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

"اپنی گھڑی کو ہماری گھڑیوں سے ملا کر دیکھ لیں"۔

گھڑیاں ملائی گئیں۔۔۔ پروفیسر داؤد کی گھڑی تقریباً پندرہ منٹ پیچھے تھی۔

"ارے باپ رے۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ میں پورے پندرہ منٹ تک بلیک ہول میں رہا ہوں"۔ وہ گھبرا گئے۔

"ہاں! لیکن اس نے کہا تھا کہ وہ آپ کو ہمیشہ کے لیے بلیک ہول میں قید کر چکا ہے۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ پھر کیوں چھوڑ دیا۔۔۔ کیوں مسٹر رانگ نمبر۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی"۔ محمود نے ہانک لگائی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"مم... میں... میں گھر جانا چاہتا ہوں"۔ ایسے میں انہوں نے انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنی۔

"یہ آپ کو ایسے میں گھر کی کیا سوجھ گئی"۔ انسپکٹر جمشید چونکے۔

"اندھیرے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھ گئی ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"خیر... اگر آپ کا جانا اتنا ہی ضروری ہے تو آپ چلے جائیں... لیکن پہلے پروفیسر سیلانی سے تو ملاقات کر لیں... وہ آدم خور رہا ہے... اس کی گرفتاری ضروری ہے"۔

"یہ کام آپ کرتے رہیے گا... میں جا رہا ہوں... کوئی میرے ساتھ چلنا پسند کرے گا"۔

وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے... جیسے کہہ رہے ہوں' ان حالات میں کون جائے"۔

"شش... شاید تم میں سے کوئی میرے ساتھ جانا پسند نہیں کر رہا... خیر... میں جا رہا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ مڑے۔

"لیکن انکل... آپ جائیں گے کیسے... یہ بھی تو سوچیں... بیرونی دروازہ تو بند ہے"۔

"میرا خیال ہے... بیرونی دروازہ کھل چکا ہو گا"۔

"چلیے پھر دیکھ لیتے ہیں... لیکن ہم سب کو حیرت ہے... آخر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آپ ایسے میں کیوں جانا چاہتے ہیں؟"

"بس گھر کی یاد آ گئی"۔ وہ بولے۔

"گھر کی یاد.... یہ تو ہم نے پہلی بار سنا ہے.... آپ کو گھر کی یاد آ گئی ہے"۔ آصف نے کہا۔

"بھئی گھر کی یاد کا کیا ہے.... کسی وقت بھی آ سکتی ہے"۔ وہ مسکرائے۔

اور پھر وہ انہیں حیران پریشان چھوڑ کر چلے گئے۔

"دروازہ بند ہو گا اور یہ واپس آ جائیں گے.... فکر نہ کرو"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"تو کیا ان کا انتظار کریں؟"

"ہاں! کوئی حرج نہیں.... بس وہ آتے ہی ہوں گے"۔

وہ انتظار کرتے رہے.... لیکن ان کی واپسی نہ ہوئی.... اب تو ان سب نے دروازے کا رخ کیا.... دروازہ واقعی کھلا تھا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے.... وہ جا چکے ہیں.... خیر"۔

"اب ہم بھی اس حویلی کے اندر جا کر کیا کریں گے.... نکل چلیے یہاں سے"۔ فرزانہ نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیوں؟"

"اس لیے کہ مجھے ڈر محسوس ہو رہا ہے"۔

"حیرت ہے.... اس کیس میں جتنا تم ڈر رہی ہو اور کوئی نہیں ڈر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رہا.... یہاں تک کہ ہمارے ساتھ بے چارے ٹی ایس ایم تک ہیں.... انہیں بھی ڈر نہیں لگ رہا"۔

"ڈر سب کو لگ رہا ہے.... اس کا اظہار نہیں کر رہے.... کیوں ساتھیو"۔

"خیر.... جس کسی کو ڈر لگ رہا ہے.... وہ باہر ٹھہرے.... باقی لوگ پروفیسر سیلانی سے ملاقات کریں گے اور اسے گرفتار کر کے باہر لائیں گے"۔

"آئیں پھر"۔

اور وہ اندر کی طرف چل پڑے.... وہ ملازم پھر انہیں نظر نہیں آیا تھا.... یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی جادوئی چکر میں پھنس گئے ہوں.... اب وہ رکے بغیر آگے بڑھنے لگے.... ایسے میں انسپکٹر جمشید کی آواز سنائی دی۔

"مم.... میں.... میں"۔

"کک.... کیا کہنا چاہتے ہو جمشید.... تمہارا ہکلانا مجھے اچھا نہیں لگ رہا"۔ خان رحمان بولے۔

"میں انسپکٹر کامران مرزا کی کمی بہت شدت سے محسوس کر رہا ہوں"۔

"ابھی تو انہیں گئے صرف چند منٹ ہوئے ہیں ابا جان"۔ فرزانہ بولی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! اس کے باوجود میں کمی محسوس کر رہا ہوں"۔

"لیکن ان کی واپسی میں تو ابھی کم از کم آٹھ دس گھنٹے لگ جائیں گے"۔ آصف نے فوراً کہا۔

"ہوں خیر.... آؤ"۔ انہوں نے کندھے جھٹکے اور آگے بڑھے.... کئی کمرے اور برآمدے عبور کرنے کے بعد آخرکار وہ ایک بڑے ہال میں پہنچے.... اس ہال کا منظر بالکل پروفیسر سیلانی کے تہ خانے جیسا تھا.... وہی انسانوں کو ذبح کرنے والی چھریاں وہاں موجود تھیں.... دیواروں پر خون کے چھینٹے اور لوتھڑے چپک کر خشک ہو چکے تھے۔

"اف مالک.... کس قدر ہولناک جگہ ہے"۔ شوکی کی تھرتھر کانپتی آواز سنائی دی۔

"ابھی تم لوگوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو گا.... تم میں سے ایک ایک کو ذبح کیا جائے گا اور تم کچھ نہیں کر سکو گے"۔ انہوں نے پروفیسر سیلانی کی آواز صاف پہچانی۔

ساتھ ہی پروفیسر سیلانی ان کے سامنے کھڑا نظر آیا۔

"پکڑ لو.... انہیں اور ایک ایک کر کے چبوترے پر ڈال کر ذبح کر دو.... بلاوجہ ہمارے دوست رانگ نمبر انہیں ڈھیل دے رہے ہیں.... لیکن میں ڈھیل دینے کے حق میں نہیں ہوں.... میں ہاتھ آئے شکار کو چھوڑنے کا عادی نہیں ہوں"۔

اچانک سو کے قریب آدمی اس ہال کے نہ جانے کس حصے سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ان پر ٹوٹ پڑے.... ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے خنجر اور چھوٹی چھوٹی کلہاڑیاں تھیں.... انہوں نے یک دم چھلانگیں لگائیں اور ہال کے دوسرے سرے پر پہنچ گئے.... ساتھ ہی انسپکٹر جمشید کے ہاتھ میں پستول نظر آیا.... ان کے باقی ساتھیوں نے بھی پستول نکال لیے۔

"خبردار.... ہمیں خالی ہاتھ نہ سمجھنا"۔

وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹکے.... اور پھر آگے بڑھنے لگے۔

"میں فائر کرنے لگا ہوں"۔ انسپکٹر جمشید غرائے۔

"ارے.... یہ کیسے ہو گیا ہائیں"۔ ایسے میں فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

"کیا کیسے ہو گیا.... کس بات کی طرف اشارہ ہے.... حملہ آور ہماری طرف پہنچنے کے لیے تیار ہیں.... ایسے میں تم کس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہو"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس بات کی طرف.... وہ.... وہ.... وہ"۔

فرزانہ کے منہ سے کوئی جملہ نہ نکل سکا.... اس کی آنکھیں مارے حیرت اور خوف کے پھیل گئیں۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آؤ دیکھا نہ تاؤ

"فرزانہ جلدی کہو.... کیا بات ہے.... ایک طرف یہ لوگ خنجر اور تلواریں اٹھائے چلے آ رہے ہیں.... دوسری طرف تمہارا سوال ہے.... کیا کہنا چاہتی ہو"۔

"پروفیسر انکل وہ لہریں کیا ہوئیں.... جو ہمیں بلیک ہول سے بچا رہی تھیں.... یہ تو خود چند منٹ کے لیے بلیک ہول میں چلے گئے تھے.... ان حالات میں تو وہ ہمیں چٹکی بجاتے.... بلیک ہول میں بند کر سکتا ہے"۔

"ہاہاہا.... ہاہاہا"۔ انہوں نے رانگ نمبر کا قہقہہ سنا۔

"لیجیے.... مسٹر رانگ نمبر بھی واپس آ گئے"۔

"میں گیا ہی کب تھا.... میں تو آپ کی باتیں سنتا رہا تھا"۔

"لیکن پروفیسر صاحب.... یہ کیسے ہو گیا.... آپ بتائیں"۔

"ان لوگوں نے پہلے میری لہروں کا جال توڑا تھا.... اس کے بعد ہمیں اس چکر میں لیا تھا.... ورنہ یہ ایسا نہیں کر سکتے تھے.... افسوس.... ہم حفاظتی لہروں سے محروم ہو گئے"۔ انہوں نے دکھ بھرے لہجے میں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہا۔

"اور ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا بھی ہمارا ساتھ چھوڑ گئے.... شاید وہ اس خیال کے آتے ہی نکل گئے تھے.... کہ ہم لہروں کی حفاظت سے باہر آگئے ہیں"۔

"اب.... اب کیا ہو گا"۔

"کچھ نہیں ہو گا.... بس تم دیکھتے جاؤ.... میں آج ان آدم خوروں کی ایسی کی تیسی کر کے رکھ دوں گا.... چلے ہیں ہمارا گوشت کھانے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے پستول کا ٹریگر دبا دیا.... لیکن فائر نہ ہوا۔

"ہائیں.... یہ کیا"۔

"تم لوگ اگر بلیک ہول میں جا سکتے ہو تو تمہارے پستول کیوں بے کار نہیں ہو سکتے"۔

"اوہ.... اچھا"۔ انسپکٹر جمشید نے جل کر کہا اور اپنا پستول اس حملہ آور پر کھینچ مارا.... جو سب سے آگے چلا آ رہا تھا.... اور کوئی دم میں ان کے سروں پر پہنچنے والا تھا.... وہ تیورا کر گرا۔ ساتھ ہی انسپکٹر جمشید نے اس کی تلوار اٹھا لی.... جو اس کے ہاتھ سے نکل کر انہی کی طرف گھسٹ آئی تھی۔

جونہی تلوار ان کے ہاتھ میں آئی.... انہوں نے اس کو بلا کی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رفتار سے گھمانا شروع کر دیا.... اس قدر تیز گھمائی انہوں نے کہ نظر آنا بند ہو گئی.... ان آدم خوروں کو بھلا کب اس قدر تیز تلوار چلانا آتی تھی.... وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹنے لگے.... یوں بھی تلواریں ان میں سے صرف چند ایک کے پاس تھیں.... باقی لوگوں کے پاس خنجر تھے.... اب خنجروں سے تو گھومتی تلوار کا مقابلہ نہیں ہو سکتا تھا اور ادھر انسپکٹر جمشید کا ہاتھ رک نہیں رہا تھا.... برابر گردش کر رہا تھا.... اچانک ایک حملہ آور کی گردن تن سے جدا ہو گئی.... اس کا دھڑ گر کر تڑپنے لگا.... ایسے میں خان رحمان نے گرنے والے کی تلوار اٹھا لی.... ادھر منور علی خان نے اپنے بیگ سے ایک شکاری چاقو نکالا.... اب یہ بھی جنگ میں شامل ہو گئے.... یہاں تک کہ ان کے باقی ساتھیوں کے ہاتھ بھی تلوار یا خنجر آ گیا.... اور وہ موقع محل دیکھ کر ان کا صفایا کرنے لگے.... آخر پندرہ منٹ بعد وہ سب لوگ زخمی یا مردہ حالت میں پڑے تھے.... ان سب کے جسم بھی زخموں سے چور ہو چکے تھے.... اور جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا.... وہ سب خون میں لت پت ہو چکے تھے.... اس قدر خون ریز لڑائی انہوں نے بہت کم لڑی ہو گی۔

"مسٹر سیلانی.... تمہارے، آدم خور تو گئے کام سے.... اب تم بھی آ کر دو دو ہاتھ کر لو.... تاکہ کوئی حسرت نہ رہ جائے"۔

"ضرور کیوں نہیں"۔

نہ جانے کون سے کمرے سے پروفیسر سیلانی بھی نکل آیا.... لیکن

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار نہیں تھا.... انہوں نے دیکھا.... وہ پروفیسر ہمالانی ہی تھا۔

"ہم تو اس خیال میں تھے کہ پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر ہے"۔

"بالکل غلط خیال ہے.... تمہارا.... تم نے میرے سو ساتھی مار ڈالے.... اب تم لوگوں کو زندہ رکھنے کا کوئی جواز نہیں.... لہذا تم سب کو اب مرنا پڑے گا"۔

"وہ تو خیر بعد کی بات ہے.... پہلے اس کی وضاحت کرو.... یہ اپنے انسپکٹر کامران مرزا کہاں چلے گئے"۔

"چلے گئے ہیں تمہارے ساتھی اور پوچھ رہے ہو مجھ سے.... یہ کیا بات ہوئی"۔

"ہم نے سوچا.... شاید آپ کو معلوم ہو"۔

"نہیں.... مجھے کوئی اندازہ نہیں.... انسپکٹر جمشید میں خالی ہاتھ ہوں.... تم دیکھ رہے ہو نا"۔

"ہاں! دیکھ رہا ہوں"۔

"اچھا تو پھر تم بھی مجھ سے خالی ہاتھ مقابلہ کیوں نہیں کر لیتے"۔

"یہ بات ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہاں! یہی بات ہے.... تم مجھ سے خالی ہاتھ مقابلہ کر لو.... اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی جیت ہو گی.... لیکن اگر تم ہار گئے انسپکٹر جمشید تو پھر تمہارے ساتھیوں کی بھی ہار

گنی جائے گی"۔

"ٹھیک ہے.... مجھے منظور ہے"۔

"تب پھر یہ تلوار.... خون ٹپکاتی تلوار گرا دو.... اور میرا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ"۔

انسپکٹر جمشید نے تلوار گرا دی اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دکھائے۔

"اور.... اب ہم کیا کریں ابا جان"۔ محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"لڑائی دیکھو.... تیل دیکھو' تیل کی دھار دیکھو"۔ وہ سرد آواز میں بولے۔

"آپ کا مطلب ہے.... لڑائی کا تیل"۔ فاروق کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس قدر خون آلود کمرے میں بھی.... جہاں انسانی لاشیں بکھری پڑی ہیں.... تم سنجیدہ نہیں رہ سکتے"۔ آصف نے منہ بنایا۔

"یہ انسان نہیں تھے.... درندے تھے.... انسانوں کا خون پیتے تھے."۔ فاروق نے نفرت زندہ انداز میں کہا۔

"ایک طرف ہو جاؤ"۔ سیلانی کسی بھینسے کی طرح ڈکرایا۔

اس کی آواز اس حد تک خوفناک بھی ہو سکتی ہے.... یہ تو انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔

"یہ.... یہ آواز آپ کی اپنی تھی"۔ شوکی کانپ گیا۔

"نہیں! یہ رانگ نمبر کی آواز تھی"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ! تو آپ ہی رانگ نمبر ہیں"۔

"نہیں.... میں تو رانگ نمبر کا پاسنگ بھی نہیں.... وہ تو [illegible] چیز ہیں.... میں تو ان کا ایک ادنیٰ ساتھی ہوں.... آج رانگ نمبر نے مجھ سے کہا تھا کہ لو شکار ہاتھ لگے ہیں.... اگر میں نے انہیں کھا پی کر ہضم کر کے دکھا دیا تو وہ پورے ایک ملک کی حکمرانی مجھے سونپ دے گا"۔

"اوہ.... تو کیا رانگ نمبر بھی آدم خور ہے"۔

"نہیں.... وہ آدم خور نہیں ہے.... لیکن مجھ سے نفرت نہیں کرتا.... اس لیے کہ میں اس کا غلام ہوں.... اور بعض اوقات غلاموں کی کوئی گندی عادت بھی برداشت کرنا پڑتی ہیں.... بس مجھ میں یہ گندی عادت ہے.... اور میرے ارد گرد بھی آدم خور جمع ہو گئے تھے.... انہیں اس لیے میری گندی عادت کو برداشت کرنا پڑا"۔

"لیکن وہ تم سے کام کیا لیتا رہا ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"اپنی تجربہ گاہ میں ہی ہم سے کام لیتا رہا ہے.... آلات کو کنٹرول کرنا ہمارا کام تھا"۔ اس نے کہا۔

"کیا!!!" وہ چلا اٹھے۔

"کیوں.... اس میں چلانے کی کون سی بات ہے"۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تب ہم تم سے نہیں لڑیں گے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہاہاہا.... ڈر گئے انسپکٹر جمشید"۔ اس نے قہقہہ لگایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں... میں کیوں ڈرنے لگا... لیکن میں تم سے لڑ نہیں سکتا"۔

"آخر کیوں... وجہ؟"

"تم ہی تو وہ شخص ہو... جو ہمیں اس کی تجربہ گاہ تک لے جاؤ گے... بتاؤ... کہاں ہے تجربہ گاہ... بس ہمیں یہ معلوم ہو جائے ایک بار... پھر ہم اس سے نبٹ لیں گے"۔

"پہلی بات تو یہ کہ تم اس سے اس صورت میں بھی نہیں نبٹ سکو گے"۔ وہ ہنس کر بولا۔

"کیا مطلب... کیوں نہیں نبٹ سکیں گے... ہم اس کی تجربہ گاہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے"۔

"نہیں بجا سکو گے... خیر... دوسری وجہ یہ ہے کہ تم اس کی تجربہ گاہ تک پہنچ ہی نہیں سکو گے"۔

"کیوں نہیں پہنچ سکیں گے... تم ہمارے ہاتھ لگ تو گئے ہو"۔

"افسوس! میں نہیں جانتا... تجربہ گاہ کہاں ہے... وہ جب چاہتا ہے... ہمیں بلیک ہول کے ذریعے تجربہ گاہ میں بلا لیتا ہے... اور جب چاہتا ہے واپس بھیج دیتا ہے... اور ہمیں کیا معلوم... بلیک ہول ہمیں کہاں لے جاتا ہے... وہ جگہ کہاں ہے... ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے"۔

"اوہ... اوہ"۔ ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"ہے نا عجیب بات"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! بے حد... بہت عجیب... اس قدر عجیب کہ ہم نے آج تک اس قدر عجیب بات نہیں سنی ہو گی... اور اس بات نے تو ہمیں بہت زیادہ الجھن میں مبتلا کر دیا ہے... لیکن اب تو تمہارے ساتھی مارے گئے... اب وہ تم سے کیا کام لے گا"۔

"اس کے لیے جو لوگ کام کرتے ہیں... میں ان کا انچارج ہوں... کام کرنے والے اور بے شمار لوگ ہیں... اب تم لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ"۔

"کوئی ضرورت نہیں... اب ہم تم سے لڑ کر کیا کریں گے... تمہارے ساتھی مارے گئے... ایک تم بچے ہو... جاؤ... عیش کرو"۔

"نہیں... میں تم سب سے اپنے تمام ساتھیوں کا انتقام لوں گا... تمہیں مجھ سے لڑنا پڑے گا"۔

"کیا بس یہی ساتھی تھے... اور نہیں ہیں کیا"۔

"نہیں... میرے اور بہت ساتھی ہیں... وہ اس وقت تجربہ گاہ میں ہیں... ان کا کام باقی تھا... اس لیے ہمیں چھٹی مل گئی... وہ روک لیے گئے... کل کسی وقت وہ بھی واپس آ جائیں گے... ہفتے میں تین دن کام کرتے ہیں ہم لوگ اور چار دن آرام... یہ ہمارے آرام کے دن ہیں"۔

"اچھی بات ہے... اگر تم ضرور ہی لڑنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی... ویسے میں تو چاہتا تھا... رہنے دیتے ہیں"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"نہیں.... میں ان ہاتھوں سے تمہاری مرمت کرنا چاہتا ہوں"۔

وہ غرایا۔

"جانے دو بھائی.... بڑے بڑے مرمت کی حسرت لیے اس دنیا سے رخصت ہو گئے"۔

"لیکن میں یہ حسرت لیے رخصت نہیں ہوں گا.... کامیابی کی خوشی لے کر جاؤں گا"۔

"جس ملک پر تمہیں حکومت ملے گی.... اس پر تم آخر کب تک حکومت کرو گے.... ایک دن تو مرنا پڑے گا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"یہ بات کتنے لوگ سوچتے ہیں بھلا.... کہ میں سوچوں"۔

"نہ سوچو.... ہونا تو یہی ہے"۔

"تنگ نہ کرو.... اور لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ.... پھر نہ کہنا میں نے اچانک حملہ کر دیا ہے"۔

"اچھا تمہاری مرضی.... آؤ"۔

وہ ان کی طرف ایک ایک قدم بڑھنے لگا.... اور پھر ان کے بالکل نزدیک پہنچ گیا.... انہوں نے کوئی حرکت نہ کی.... اس کے حملے کا انتظار کرتے رہے.... اچانک وہ سرسراتی آواز میں بولا۔

"میں جانتا ہوں.... انسپکٹر جمشید میں جانتا ہوں"۔

"میں بھی جانتا ہوں"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا جانتے ہیں.... آپ کیا جانتے ہیں' انسپکٹر جمشید؟" وہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پھنکارا۔

"یہ کہ آپ جانتے ہیں"۔

"لیکن کیا؟" وہ چیخ پڑا۔

"یہ آپ نے ابھی نہیں بتایا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"میں نے سنا ہے.... کہ آپ کے یہ بچے.... جو چھوٹی پارٹی کہلاتے ہیں.... ادھر ادھر کی بہت ہانکتے رہتے ہیں.... لیکن میں تو اب یہ دیکھ رہا ہوں کہ ادھر ادھر کی یہ نہیں.... آپ ہانکتے ہیں"۔

"کیا آپ اسی بات کے جاننے کا دعویٰ کر رہے تھے"۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں.... وہ دوسری بات تھی"۔

"اور تیسری بات کیا تھی"۔

"انسپکٹر جمشید سنجیدگی.... سنجیدگی اختیار کرو انسپکٹر جمشید"۔ اس نے پرزور انداز میں کہا۔

"کیوں.... ایسی کیا بات ہو گئی.... اس کمرے میں لاشیں ہیں.... یہ لاشیں تمہارے ساتھیوں کی ہیں.... میرے ساتھیوں کی نہیں"۔

"ان لاشوں کا انتقام تو خیر اب میں لینے والا ہوں.... اور تمہیں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونے والا ہے"۔

"اور وہ بات جو تم جانتے ہو.... کیا ہے"۔

"ہاہا.... آخر پوچھ بیٹھے نا.... یہی میں چاہتا تھا.... تم پوچھو.... وہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کیا بات ہے"۔

"کیا بات ہے؟"

"وہ بات..... میں دراصل یہ کہنا چاہتا تھا کہ میں جانتا ہوں' اس وقت تمہارے تاثرات کیا ہیں..... تم یہ سمجھتے ہو کہ میرے ایک ہاتھ رسید کرو گے اور میں دور جا گروں گا..... لیکن ایسا نہیں ہو گا"۔

"دو ہاتھ میں بھی نہیں ہو گا..... تین میں بھی نہیں"۔

"ارے تو مجھے گن کر ہاتھ مارنے کی ضرورت ہی کیا ہے..... میں ان گنت ہاتھ رسید کر دوں گا"۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔

"ہاں! یہ ہوئی نہ بات..... لیکن افسوس..... تم ایسا نہیں کر سکو گے..... ان گنت ہاتھ تو تم مار ہی نہیں سکو گے"۔

"لڑنے سے پہلے جو لوگ لمبی چوڑی باتیں کرتے ہیں..... وہ مجھے پسند نہیں..... بھئی تم لڑائی شروع کرو..... جو ہو گا..... ابھی سب دیکھ ہی لیں گے"۔

"نہیں انسپکٹر جمشید..... میں پہلے ہی بتا دینا چاہتا ہوں کہ کیا ہو گا..... کیا ہونے والا ہے"۔ اس نے پرغرور انداز میں کہا..... اور ایک قدم اور آگے بڑھا۔

"اچھی بات ہے..... بتاؤ پھر کیا ہو گا"۔

"میں نے بے تحاشا انسانوں کا خون بہایا ہے"۔

"جانتا ہوں پروفیسر سیلانی..... جانتا ہوں"۔ انسپکٹر جمشید نے اسی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے انداز میں کہا۔

اس نے انہیں گھور کر دیکھا۔۔۔ پھر پھنکارا۔

"تم اس خیال میں ہو کہ مجھے آسانی سے ڈھیر کر دو گے۔۔۔ جیسے تم نے میرے ، ساتھیوں کو کیا ہے۔۔۔ کر دو مجھے ڈھیر۔۔۔ ایک ہاتھ میں۔۔۔ دو ہاتھوں میں۔۔۔ تین ہاتھوں میں۔۔۔ جتنے ہاتھ مار سکتے ہو مار لو۔۔۔ پھر میں تمہیں مہلت نہیں دوں گا۔۔۔ ہاں۔۔۔ جونہی تمہارے ہاتھ رکے۔۔۔ میں تم پر وار کر دوں گا صرف اور صرف ایک۔۔۔ ہاں انسپکٹر جمشید۔۔۔ تم میرے صرف ایک ہاتھ کی مار ثابت ہو گے اور بس۔۔۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔۔۔ تم اور تمہارے یہ سب ساتھی یہ بات نوٹ کر لیں اگر کوئی نوٹ نہیں کر سکے گا تو تمہارا وہ ساتھی جو چلا گیا۔۔۔ اسے انسپکٹر کامران مرزا کہتے ہیں۔۔۔ تمہای اس پارٹی میں اس کا بھی وہی مقام ہے۔۔۔ جو تمہارا۔۔۔ اس لیے جب اس نے جانا چاہا تو جانے دیا گیا۔۔۔ یہ سوچ کر کہ وہ بھی دل کی حسرت پوری کر لے۔۔۔ جہاں جانا چاہتا ہے۔۔۔ ہو آئے۔۔۔ لوٹ کر تو آخر اسے یہیں آنا ہو گا۔۔۔ اپنے ساتھیوں کے لیے۔۔۔ اسے بھی آنا ہو گا۔۔۔ اور پھر میں اس کے بھی صرف ایک ہاتھ رسید کروں گا۔۔۔ اس کے بعد وہ بھی تمہارے پاس آ جائے گا۔۔۔ جانتے ہو۔۔۔ کہاں۔۔۔ ایک بلیک ہول میں۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ مارو۔۔۔ انسپکٹر جمشید مجھے مارو۔۔۔ پھر موقع نہیں دوں گا۔۔۔ اب موقع ہے۔۔۔ میں پورا کا پورا تمہارے سامنے ہوں اور دیکھ لو۔۔۔ میرے جسم پر کوئی حفاظتی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لباس بھی نہیں ہے.... میں نے کوئی لوہے کا لباس نہیں پہن رکھا"۔

اب انسپکٹر جمشید کا پارہ چڑھ چکا تھا.... انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ.... ایک مکان تاک کر اس کے ناک پر دے مارا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جیرال کی آواز

ان سب نے صاف طور پر دیکھا.... مکا سیلانی کے ناک پر ہی لگا تھا.... صاف طور پر اس لیے کہ سیلانی نے ہلنے جلنے یا وار بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔

"ایک معاہدہ پہلے ہی ہو چکا ہے انسپکٹر جمشید"۔ سیلانی نے مکا کھانے کے بعد بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کا انسپکٹر جمشید کے مکے نے کچھ بھی نہیں بگاڑا تھا.... ناک بھی اپنی جگہ موجود تھی.... اور یہ بات ان سب کے لیے ہولناک تھی.... ان کے خیال میں تو اس کے ناک کو پچک جانا چاہیے تھا اور منہ لہولہان ہو جانا چاہیے تھا' لیکن ایسی کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی۔

"اور وہ کیا؟" انسپکٹر جمشید نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

وہ سب یہ حیرت انگیز تبدیلی بھی دیکھ رہے تھے.... کہ ان کے ساتھی کو غصہ آ رہا تھا.... جب کہ سیلانی بدستور مسکرا رہا تھا۔ اس کی مسکراہٹ خود انہیں بھی غصہ دلا رہی تھی.... لیکن اس کے باوجود وہ یہ محسوس کر رہے تھے کہ غصہ انسپکٹر جمشید کے لیے بہت خطرناک ثابت

ہو سکتا تھا۔ آج تک ہوتا یہ آیا تھا کہ انہیں غصہ بالکل نہیں آتا تھا... بلکہ وہ دشمن کو غصہ دلا دیا کرتے تھے۔

"معاہدہ یہ ہو چکا ہے کہ... نہ میں کوئی ہتھیار استعمال کروں گا.... نہ تم.... اور نہ تمہارے ساتھی"۔

"ہوں! ٹھیک ہے.... کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں ہتھیار استعمال کرنے پر اتر آؤں گا"۔ انہوں نے بھی غصے میں آ کر کہا۔

"ابا جان! ہوشیار.... آپ غصے میں آتے جا رہے ہیں.... یہ علامت خطرے کی ہے"۔ فرزانہ چلائی۔

انسپکٹر جمشید کو ایک جھٹکا لگا... ان کے چہرے پر حیرت پھیل گئی.... انہیں یوں لگا جیسے اب تک نیند میں رہے ہوں.... انہوں نے ایک جھرجھری لی.... اور بولے۔

"شکریہ فرزانہ.... تم نے مجھے نیند سے جگا دیا"۔

"کیا فرمایا آپ نے.... نیند سے جگا دیا"۔ آفتاب کے لہجے میں حیرت در آئی۔

"ہاں! نیند سے جگا دیا.... مجھ پر نیند سوار ہو رہی تھی.... اور اسی نیند کی وجہ سے مجھ پر غصہ چھا رہا تھا.... میں نہیں جانتا.... ایسا کیوں ہو رہا تھا.... شش.... شاید.... اس کمرے میں کوئی چیز ایسی ہے.... کیا تم لوگ نیند محسوس نہیں کر رہے"۔ انہوں نے پوچھا۔

"نن.... نہیں.... شش.... شاید کر رہے ہیں.... اوہ ہاں.... بالکل

کر رہے ہیں.... لیکن ہم غصے میں نہیں ہیں"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"غصے میں بھی ہو.... اپنا جائزہ لو"۔

انہوں نے محسوس کرنے کی کوشش کی اور پھر ایک ساتھ بولے۔

"آپ کا ہی خیال درست ہے.... ہم واقعی غصے میں بھی ہیں"۔

"تب پھر.... تم بھی خود کو سنبھالو.... یہ بھی خطرناک ہے"۔

ان سب نے ایک جھرجھری لی اور پھریوں لگا جیسے وہ ہوش میں آ گئے ہوں.... سیلانی جوں کا توں کھڑا مسکرا رہا تھا.... اچانک بولا۔

"تم لوگ ہوش میں آ گئے.... مبارک ہو.... لیکن تمہارا ہوش میں آنا بھی تمہارے کام نہیں آئے گا.... انسپکٹر جمشید تم نے دوسرا وار نہیں کیا.... شاید ہاتھ پر چوٹ زیادہ آئی ہے"۔

اب انہیں یاد آیا.... ان کے ہاتھ پر واقعی کافی چوٹ آئی تھی.... اور وہ سوچ رہے تھے کہ دوسرا مکا مارنے کے بعد ہاتھ میں سکت رہ جائے گی یا نہیں.... اچانک انہوں نے دوسرے ہاتھ کا مکا اس کے ہونٹوں پر دے مارا.... یہ سوچ کر ہونٹ نازک ترین چیز ہیں.... ان کا مکا ہونٹوں پہ لگا.... ان سب نے سیلانی کے ہونٹوں سے خون کا فوارہ چھوٹتے دیکھا۔

"وہ مارا.... آپ کا یہ مکا کامیاب رہا"۔ فرزانہ چلائی۔

"نہیں.... کچھ ایسا کامیاب نہیں رہا"۔ انسپکٹر جمشید نے انکار

میں سر ہلایا۔

"جی.... کیا فرمایا.... نہیں کامیاب رہا.... آپ اس کے ہونٹوں سے خون نکلتے نہیں دیکھ رہے"۔

"ہاں! دیکھ رہا ہوں.... لیکن میرے مکے سے اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ جانے چاہیں تھے.... جب کہ ایسا نہیں ہوا.... صرف ہونٹ پھٹے ہیں.... وہ بھی اس لیے کہا اس نے کوئی حرکت نہیں کی.... اگر یہ ذرا حرکت کر لیتا تو میرا مکا شاید ہونٹوں پر نہ لگتا.... اور مجھے زیادہ چوٹ آتی"۔

"کیا مطلب.... کیا ہونٹوں پر مکا لگنے سے بھی آپ کے ہاتھ پر چوٹ آئی ہے"۔

"ہاں.... میرا ہاتھ آخر دانتوں سے ٹکرایا ہے.... اس کے دانت ٹوٹے نہیں.... میرے ہاتھ پر چوٹ ضرور لگی ہے.... اب بتاؤ.... ہونٹوں سے زیادہ نازک کون سا حصہ ہے کہ میں اس پر مکا ماروں"۔

"آنکھ"۔ شوکی چلایا۔

"ہاں ٹھیک ہے.... میں آنکھ پر وار کروں گا"۔

"اور منہ کی کھاؤ گے انسپکٹر جمشید"۔ سیلانی نے کہا۔

"دیکھا جائے گا.... منہ کی کھاتا ہوں یا ہاتھ پیر کی"۔ انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

اور پھر ان کا مکا اس کی آنکھ پر لگا.... انہیں اپنے ہاتھ کی کھال

پھٹتی محسوس ہوئی.... کیونکہ مکا آنکھ پر لگنے کی بجائے.... پیشانی اور گال کی ہڈی سے ٹکرایا تھا.... آنکھ تک تو پہنچا ہی نہیں تھا.... ان کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔

"دیکھا انسپکٹر جمشید.... میں نے کہا تھا نا.... تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے.... اپنے ہاتھ تڑوا بیٹھو گے.... اب جو کرنا ہے.... جلدی کرو.... کیونکہ ابھی مجھے بھی ایک ہاتھ رسید کرنا ہے.... اور میرا تو بس ایک ہاتھ کافی ہو جائے گا"۔

"حیرت ہے"۔ ایسے میں رفعت کی آواز سنائی دی۔

"کس بات پر حیرت ہو گئی اس وقت"۔ آصف جھلا کر اس کی طرف مڑا۔

"اس بات پر کہ جب رانگ نمبر کے پاس اتنا طاقت ور آدمی موجود تھا تو اسے اپنی جان کی حفاظت کے لیے جبرال' اقبال اور راٹھور کو بلانے کی کیا ضرورت تھی"۔

"اس سوال کا جواب سیلانی صاحب ہی دے دیں تو بہتر رہے گا"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"یہ ان کی پیشکش تھی.... رانگ نمبر نے انکار نہیں کیا اور انہوں نے ان تینوں کو بھیج دیا.... ورنہ مہرے ہوتے ہوئے۔ مسٹر رانگ نمبر کو کسی کی ضرورت نہیں۔ ان کی حفاظت کے لیے میں اکیلا کافی ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تو بھئی.... سنبھلو مسٹر سیلانی.... اس بار کا وار خالی نہیں جائے گا"۔

"خبردار.... اپنی انگلی نہ تڑوا بیٹھنا.... ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ دھک سے رہ گئے۔

"تم نے اب یہ سوچا ہے کہ تمہارا مکا میری آنکھ تک نہیں پہنچا تو کیا ہوا.... تمہاری انگلی تو پہنچ سکتی ہے.... لیکن تمہاری انگلی ٹوٹ جائے گی.... میری آنکھ پر خراش تک نہیں آئے گی"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے.... میرا مکا تمہارے ہونٹوں پر لگا اور ہونٹ پھٹ گئے.... تو آنکھ کیوں محفوظ رہے گی"۔

"اگر انگلی تڑوانے کا شوق زیادہ ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں"۔

"تب پھر تم نے آنکھ کے اوپر کوئی نظر نہ آنے والا شیشہ لگا رکھا ہے.... جو ٹوٹ نہیں سکتا"

"تم ادھر آؤ"۔ اس نے شوکی کو اشارہ کیا۔

"ک.... کیوں.... میں نے کیا کیا ہے.... میں نے تو آپ جان میں.... نن نہیں.... آن میں.... اوہو یہ بھی نہیں.... ہاں یاد آیا.... شان میں کوئی گستاخی بھی نہیں کی.... پھر"۔

"میں کہتا ہوں.... ادھر آؤ"۔

"یار ٹی ایس ایم.... تم آگے چلے جاؤ.... میری بجائے"۔ شوکی

نے کانپ کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی... بلا وہ آپ کو رہا ہے... اور بھیج آپ مجھے رہے ہیں"۔ ٹی ایس ایم نے بوکھلا کر کہا... چہرے کا رنگ اڑ گیا... بدن میں تھرتھری دوڑ گئی۔

"اوہو... آؤ ادھر... ڈرنے کی ضرورت نہیں... میں اعلان کیے بغیر وار نہیں کروں گا... جب وار کروں گا... بتا کر تمہیں پوری طرح تیاری کا موقع دے کر کروں گا"۔

ٹی ایس ایم ڈرتا گھبراتا... شرماتا جھجکتا آگے بڑھا۔

"نف... نف جج... جج"۔ اس کے منہ سے نکلا۔

"یہ کون سے الفاظ کی زبان ہیں"۔ شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

"میرا وقت ضائع نہ کرو... میری آنکھ کو چھو کر دیکھو... اور انسپکٹر جمشید کو بتا دو کہ ان پر کوئی خول نہیں چڑھا ہوا"۔

"بس! اتنی سی بات"۔

"اور کیا میں تمہیں پکڑ کر منہ میں ڈالنے والا تھا... احمق کہیں کے... آنکھ کو چھو کر دیکھو"۔

"کہیں... کرنٹ تو نہیں لگے گا"۔

"نہیں لگے گا کرنٹ... میں بجلی کا بنا ہوا نہیں ہوں"۔

"واہ... بجلی کا بنا ہوا... کیا خوب نام ہے... افسوس یہ کسی ناول کا نام نہیں ہو سکتا"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"خدا کا شکر ہے.... تم نے جملہ تو تبدیل کیا"۔

"پتا نہیں.... تم کن باتوں میں لگ گئے ہو"۔ سیلانی نے جھلا کر کہا۔

"ہم ذرا سانس لے رہے ہیں سنگل ایلانی"۔

"سانس لے رہے ہو.... تم تو کہہ رہے تھے کہ سانس لے رہے ہو اور انسپکٹر جمشید نے بھی اب تک تین مکے مارنے کے سوا کیا کام کیا ہے"۔

"تم نے مجھے صرف مکے مارنے کی اجازت دی ہے.... یہ تو کوئی بات نہ ہوئی"۔ ایسے میں انسپکٹر جمشید کی آواز سنائی دی۔

"تو پھر.... تم کیا چاہتے ہو"۔

"میں جس رخ سے چاہوں.... لڑوں.... وار کروں"۔

"تمہیں پوری اجازت ہے.... انسپکٹر جمشید.... جس طرف سے اور جیسے چاہو مجھ پر وار کرو.... کوئی قید نہیں ہے"۔

"ہاں! یہ ہوئی نا بات.... اب دیکھنا میرا کمال"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کک.... کیا مطلب؟"

"بس دیکھتے جاؤ.... میرا یہ وار تمہیں لے بیٹھے گا"۔

"ارے میاں جاؤ.... بلاوجہ گیدڑ بھبکیاں دے رہے ہو"۔

"اچھی بات ہے.... تو پھر تیار ہو جاؤ.... میں وار کرنے لگا

ہوں"۔

"میں تو کب سے انتظار کر رہا ہوں"۔ وہ ہنسا۔

انسپکٹر جمشید نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا.... پھر اس پر ایک نظر ڈالی.... تیزی سے آگے بڑھے.... جھکے اور اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا.... ساتھ ہی انہوں نے اسے سر سے بلند کر لیا.... اتنے بھاری بھرکم اور سانڈ جیسے آدمی کو وہ یوں دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیں گے.... یہ تو انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا.... اور نہ یہ بات سیلانی کے وہم و گمان میں تھی.... لہٰذا وہ چلا اٹھا۔

"ارے ارے.... یہ کیا؟"

"تم نے خود اجازت دی ہے.... اب بتاؤ.... تمہیں کون سی دیوار پر دے ماروں"۔

"نن.... نہیں"۔ وہ کانپ گیا۔

"حیرت ہے.... ابھی تھوڑی دیر پہلے تم کس قدر بڑھ چڑھ کر باتیں بنا رہے تھے.... اور اب کانپ رہے ہو"۔

"ہاہاہا"۔ ایسے میں تین آدمیوں کے زور زور سے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں.... پھر جیرال، اقبال اور راٹور اندر داخل ہوئے.... عین اس وقت انسپکٹر جمشید نے اسے دیوار پر دے مارا.... اس کے منہ سے چیخ نکل گئی.... لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا.... دیوار سے ٹکرانے کے بعد وہ سیدھا ہوا اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.... وہ اس طرح ہانپ رہا تھا

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جیسے بہت دور سے دوڑ کر آیا ہو۔

"یہ قہقہہ کس خوشی میں؟" انسپکٹر جمشید ان کی طرف مڑے۔

"ارے! ہمیں یہاں دیکھ کر تم لوگوں کو حیرت نہیں ہوئی"۔ جیرال ہنسا۔

"نہیں.... حیرت کیوں ہوتی.... جب کہ ہمیں معلوم ہے.... آپ لوگ اس بار رانگ نمبر کے طرف دار بن کر یہاں آئے اور حویلی بھی رانگ نمبر کے ایک ساتھی کی ہے"۔

"لیکن ہنسنے کی وجہ تو پوچھ لیں"۔ ابقال کی آواز سنائی دی۔

"چلیے.... اگر آپ لوگ وجہ بتانے کے لیے اس قدر بے چین ہیں تو بتا دیں"۔ آفتاب نے برا سا منہ بنایا۔

"ہماری پروفیسر سیلانی سے شرط لگی تھی.... سیلانی کا کہنا تھا کہ وہ آپ لوگوں کو تگنی کا ناچ نچا سکتا ہے.... اس میں شک نہیں کہ یہ بہت طاقتور ہے.... اس کے جسم پر چوٹ ہاتھ وغیرہ سے تو لگتی بھی نہیں.... لکڑی یا لوہے کے ڈنڈے سے مارا جائے تو تب کہیں جا کر اس پر اثر ہوتا ہے.... لہٰذا اس کا خیال تھا کہ یہ آپ لوگوں کو مار مار کر بھرکس نکال دے گا.... جب کہ ہمارا خیال تھا کہ یہ آپ لوگوں کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا.... سو یہی ہوا.... اسی لیے ہم ہنس رہے ہیں.... کیوں پروفیسر سیلانی.... اب کیا خیال ہے"۔

"آپ.... آپ ٹھیک کہتے تھے.... یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں....

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا.... مجھ جیسے بھاری بھرکم آدمی کو یہ اس قدر آسانی سے اٹھالیں گے"۔

"تم کیا ہو سیلانی.... یہ تو پہاڑ جیسے آدمی کو اتنی آسانی سے اٹھا لیتے ہیں.... اور اپنے اس داؤ سے انسپکٹر جمشید یا انسپکٹر کامران مرزا نے بہت بڑے بڑے دشمنوں کو چت کیا ہے.... ہم ان کی تاریخ جانتے ہیں.... تم نہیں جانتے"۔

"اب.... اب مان گیا ہوں"۔ اس نے ہانپ کر کہا۔

"اور یہ جاننے کے لیے تم نے اپنے اتنے آدمی ختم کروا دیئے.... چچ چچ"۔ راٹھور بولا۔

"کوئی بات نہیں.... ان بیکار لوگوں کی ضرورت بھی کیا ہے ہمیں"۔

"پھر اب کیا کرنا ہے.... ان لوگوں کو جانے دیا جائے یا حویلی میں قید کر دیا جائے؟"

"قید کیا جائے گا انہیں.... یہ اس قابل نہیں کہ آزاد پھریں"۔ سیلانی غرایا۔

"لیکن اس صورت میں مزا نہیں آئے گا.... یہ سوچ لیں"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

"ہم برابر کے مقابلے کے عادی ہیں.... جب تک مقابلے میں کوئی نہ ہو، مزا نہیں آتا.... ہم چاہتے ہیں.... ہمارے ملک اس

فارمولے پر کام کرتے رہیں.... اور یہ آزاد رہ کر بھی ہمارے خلاف کچھ نہ کر سکیں گے.... اس ایجاد کا کچھ نہ بگاڑ سکیں.... پھر دنیا پر ہماری حکومت ہو جائے اور یہ بھٹکتے پھریں.... کچھ نہ کر سکیں.... وہ اسی صورت میں ممکن ہے' جب ہم انہیں قید نہ کریں"۔

"تب پھر.... آپ لوگ اس بارے میں مسٹر رانگ نمبر سے بات کریں"۔ سیلانی نے کہا۔

"ان کا تو بس ایک ہی مطالبہ ہے"۔ راٹور ہنسا۔

"اور وہ کیا؟" سیلانی جلدی سے بولا۔

"یہ کہ یہ لوگ ان تک نہ پہنچنے پائیں.... اور بس.... اور اس بات کی ہم نے ذمے داری لی ہے.... دیکھ لیں اس وقت بھی.... یہ یہاں آئے تو ہم بھی یہاں پہنچ گئے.... یہ جہاں بھی جائیں گے.... ہمیں معلوم ہوتا رہے گا.... یہ ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکیں گے.... لہٰذا انہیں بھٹکنے دیں"۔

"اچھی بات ہے.... اگر اس بات پر مسٹر رانگ نمبر کو کوئی اعتراض نہیں تو میں کون ہوتا ہوں اعتراض کرنے والا.... آپ کو تو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت بھی نہیں"۔

"آپ سے پوچھا ہے.... آپ کے ساتھیوں کی ہلاکت کی بنیاد پر"۔

"مجھے ان کی کوئی پروا نہیں"۔ اس نے کندھے اچکائے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"آپ لوگ یہاں سے جا سکتے ہیں"۔ جیرال نے ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"افسوس! ہم کیسے جا سکتے ہیں.... ہاتھ آئے شکار کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"کیا مطلب.... کیا ہم ہاتھ آیا شکار ہیں؟"

"ہاں! آپ لوگ ہمارے سامنے ہیں.... اور ہمارے ہاتھ پیر سلامت ہیں.... ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ لوگ ہمیں غلام بنانے کے چکر میں ہیں.... ان حالات میں بھلا ہم کیا کر سکتے ہیں.... سوائے اس کے کہ آپ کو گرفتار کر لیں یا آپ کو جان سے مار ڈالیں"۔

"ارے.... یہ.... یہ مسٹر سیلانی کہاں چلے گئے؟" ایسے میں انہوں نے خان رحمان کی آواز سنی۔

اب سب نے دیکھا.... کمرے میں اب پروفیسر سیلانی موجود نہیں تھا.... تھوڑی دیر پہلے جس جگہ اسے انسپکٹر جمشید نے پھینکا تھا.... وہاں اب صرف اس کے زخموں سے گرنے والا خون موجود تھا۔

"رانگ نمبر نے بلیک ہول کے ذریعے اسے اٹھا لیا ہو گا یہاں سے"۔ جیرال نے منہ بنایا۔

"مسٹر جیرال.... ایک سوال پوچھوں"۔ انسپکٹر جمشید نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"کیا آپ نے اب تک.... مسٹر رانگ نمبر سے ملاقات کی ہے"۔

"نہیں.... وہ ہمارے سامنے بھی نہیں آیا"۔

"بہت خوب! ہمارا بھی یہی خیال تھا.... کیا وہ آپ کے ملک یا بیگال کے کسی آدمی کے سامنے آیا"۔

"نہیں بالکل نہیں"۔ راٹور نے کہا۔

"تب پھر.... یہ پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر ہے.... یہ میرا دعویٰ ہے انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہو سکتا ہے.... ہم نے بھی اس پر بہت غور کیا ہے"۔ جیرال بولا۔

"دوسری بات.... اگر آپ لوگوں نے اب تک رانگ نمبر کو دیکھا نہیں.... اور یہ بھی آپ کو معلوم نہیں کہ رانگ نمبر کہاں رہتا ہے.... یا کہاں مل سکتا ہے.... تو آپ ہم لوگوں کو اس تک پہنچنے سے روک کیسے سکتے ہیں؟" انسپکٹر جمشید نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ کوئی مشکل نہیں.... ہم لوگ آپ لوگوں کی موجودگی سے ہر وقت باخبر رہیں گے"۔ جیرال نے کہا۔

"کسی وقت تو چوک ہو سکتی ہے"۔

"ہوں.... ہم آپ کو کھو بیٹھے تھے.... اور اس پر رانگ نمبر نے ہمارا خوب مذاق اڑایا تھا.... لیکن اب ہم نے اس کا انتظام کر لیا ہے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آپ لوگوں ہماری نظروں سے چھپے نہیں رہ سکیں گے"۔ جیرال بولا۔

"تب پھر مسٹر جیرال..... یہ بھی تو کو انصاف نہیں ہوا اور اب آپ وہ بااصول مجرم نہیں رہے جو کبھی ہوا کرے تھے۔

"میں اب بھی بااصول ہوں..... اور تم لوگوں کو پوری آزادی دینے کے حق میں ہوں..... مگر میرے یہ دونوں ساتھی اور رانگ نمبر بالکل آمادہ نہیں"۔

"تب پھر آپ ان کا ساتھ چھوڑ دیں..... اور ساتھ چھوڑ کر یا تو ہمارے ساتھ شامل ہو جا ئیں..... یا پھر واپس چلے جا ئیں..... اور ثابت کر دیں..... آپ اصول پسند ہیں"۔

"کیا!!!"

جیرال کی آواز میں بے پناہ گونج پیدا ہو گئی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

چیونٹیوں کو دیکھا

چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے.... پھر اقبال کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا مسٹر جبرال.... آپ اتنی زور سے کیوں چیخے؟"

"انہوں نے میری اصول پسندی کو للکارا ہے"۔

"یہ آپ کو چکر دے رہے ہیں"۔ راٹو نے جھنا کر کہا۔

"نہیں.... بات واقعی اصول کی ہے.... یا تو ان لوگوں کو بالکل آزادانہ کام کرنے دیا جائے' ورنہ پھر میں آپ لوگوں کے ساتھ کام نہیں کروں گا"۔

"یہ.... یہ آپ کہہ رہے ہیں.... مسٹر جبرال.... آپ"۔

"ہاں! میرا ان لوگوں سے بہت پرانا تعلق ہے.... آپ لوگوں سے بھی بہت پرانا"۔ جبرال نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"اچھی بات ہے.... آپ اگر علیحدہ ہونا چاہتے ہیں تو ہو جائیں.... ہم رانگ نمبر کی ہدایات پر عمل کریں گے.... ہاں"۔ راٹو نے ضدی انداز میں کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اور مسٹر ابقال.... آپ کیا کہتے ہیں؟"

"وہی.... جو مسٹر راٹور نے کہا ہے.... میں ان کا ساتھ دوں گا"۔ ابقال بولا۔

"تب پھر.... میں جا رہا ہوں"۔

"آپ جا سکتے ہیں.... ہم آپ کو روکیں گے نہیں"۔

"شکریہ.... میں چلا"۔ جیرال نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا.... ان کے نزدیک سے گزرتے ہوئے اس نے ان پر ایک نگاہ ڈالی.... پھر بولا۔

"اب تو آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں"۔

"نہیں.... لیکن ایک درخواست ضرور ہے"۔

"اور وہ کیا؟" جیرال نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کیس میں آپ ہمارا ساتھ دیں"۔

جیرال کے جسم کو ایک جھٹکا لگا.... اس کی نظریں ان پر جم گئیں.... پھر اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو اصول کی خلاف ورزی ہو گی.... کیوں ہو گی نا"۔

"ہاں.... شاید"۔ انسپکٹر جمشید نے کھوئے کھوئے انداز میں بولے.... اور جیرال ہوا کے جھونکے کی طرح کمرے سے نکل گیا.... عین اس وقت رانگ نمبر کا قہقہہ گونجا۔

"ہاہاہا.... بے وقوف جیرال.... اس نے میری طاقت کا بالکل غلط

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رہ گیا۔

وہ اس قہقہے کو سن کر چونک اٹھے۔

"یہ.... یہ قہقہہ.... تو بالکل سیلانی جیسا نہیں ہے"۔

"نہیں.... میں.... بس اس کی نقل اتارنے کی کوشش کر رہا تھا"۔ رانگ نمبر ہنسا۔

"نقل کر رہے تھے.... یا آپ پروفیسر سیلانی ہی ہیں"۔ شوکی نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں! اس ذکر کو چھوڑو.... اور یہ پوچھو.... جیرال پر کیا گزری"۔ رانگ نمبر کی شوخ آواز ابھری۔

"کیا مطلب.... کیا ہوا اس کے ساتھ"۔ انسپکٹر جمشید چونک کر بولے۔

"بے چارہ.... مارا گیا.... بے موت"۔

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"وہ اپنی اصول پسندی کی موت مارا گیا.... جونہی یہاں سے نکلا.... میں نے ایک بلیک ہول کے ذریعے اسے اچک لیا.... ساتھ ہی میں نے اس بلیک ہول کو آگ لگا دی.... وہ اس کے اندر ہی جل کر راکھ ہو گیا"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔ وہ چلائے۔

"تم لوگ تو اس طرح چلا رہے ہو.... جیسے وہ کوئی تمہارا قریبی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ساتھی تھا... جب کہ وہ تمہارا دشمن تھا... بہت پرانا دشمن تھا"۔

"ہاں! وہ دشمن تھے... لیکن اس کی دشمنی ہمیں بہت پسند تھی... باقی تمام دشمنوں کی نسبت ہم اس کی دشمنی کو پسند کرتے تھے... ورنہ دشمنی کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی... جسے کوئی پسند کرے... رانگ نمبر کہہ دو... تم نے غلط کہا ہے"۔

"نہیں... میں نے درست کہا ہے... ایک طرف اس نے اصول پسندی ظاہر کی... دوسری طرف بے اصول پن پر اتر آیا"۔

"کیا مطلب... وہ بے اصولی پر کس طرح اتر آیا بھلا"۔

"ہم سے بھی تو اس نے معاہدہ کیا تھا"۔

"لیکن آپ لوگوں نے اس کی مرضی کے خلاف اس سے کام لینا چاہا تھا... سو اس نے انکار کر دیا، جب کہ اس نے یہ معاہدہ ہرگز نہیں کیا تھا کہ کام بھی ان کی مرضی کے مطابق کرے گا... جیرال ایسا وعدہ کبھی کسی سے نہیں کرتا، اس لیے کہ وہ تو صرف اپنے اصولوں کے مطابق کام کرتا ہے"۔

"ٹھیک ہے... اب جو ہونا تھا... ہو گیا... وہ تو اب گیا، واپس نہیں آئے گا... تم لوگ بھی اب یہاں سے جانا چاہو تو ہم نہیں روکیں گے... تم آزادانہ کام کر سکو گے... کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی"۔

"لیکن ہم ہر وقت رہیں گے آپ کی نظروں میں"۔ شوکی نے

منہ بنایا۔

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"ہاں! مجبوری ہے"۔

"اچھی بات ہے..... لیکن رات کی تاریکی میں آپ لوگ ہمیں کس طرح دیکھ سکیں گے"۔

"رانگ نمبر کوئی چھوٹے سائنس دان نہیں ہیں... انھوں نے پوری دنیا کو مصیبت میں ڈال دیا ہے.... انشارجہ اور بیگال نے تو عقل مندی کی کہ اس کے ساتھ شامل ہو گئے.... ورنہ وہ بھی گئے تھے کام سے"۔

"لیکن ہمارا اصول اس طرح چلے جانے کا نہیں ہے.... ہم جائیں گے تو آپ لوگوں کو گرفتار کر کے جائیں گے.... اور آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے"۔

آپ کو یہاں سے نکال کر باہر پھینک دینا رانگ نمبر کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے.... پہلے یہ سوچ لو"۔

"وہ ایک دوسری صورت ہو جاتی ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"میں تو سمجھتا ہوں.... آپ سب سے انسپکٹر کامران مرزا عقل مند رہے.... اپنی جان بچا کر نکل گئے"۔ رالور ہنسا۔

"ایسا نہیں ہے"۔ [redacted] چلا اٹھا.... اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"واقعی ایسا نہیں ہے.... وہ کسی وجہ سے گئے ہیں.... جان بچا کر جانے والے اسے آسمان نہیں ہم"۔ فاروق نے آفتاب کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا.... تاکہ وہ اپنے غصے پر قابو پا لے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ شکریہ"۔ اس نے فوراً کہا۔

"مسٹر رانگ نمبر... آخر ہمیں ان لوگوں سے لڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے... ہم کیوں اپنے ہاتھ پیر تھکائیں... ہمارا کام تو اس وقت شروع ہو گا... جب آپ انہیں اپنے تک آنے سے نہیں روک سکیں گے"۔

"بالکل ٹھیک ہے... میں انہیں اٹھا کر دور پھینک دیتا ہوں"۔

"تو کیا ہوا... ہم پھر یہاں آ جائیں گے"۔

"کوئی فائدہ نہیں ہو گا"۔ رانگ نمبر کی آواز ابھری۔

"کس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"۔

"یہاں لوٹ کر آنے کا"۔

"کاش ہمیں اس عمارت کو دیکھنے کی اجازت دے دی جاتی... ہم رانگ نمبر تک پہنچ جاتے"۔ پروفیسر داؤد کی آواز ابھری۔

"کک... کیا مطلب پروفیسر انکل"۔ فرحت نے چونک کر کہا۔

"ہاں! رانگ نمبر کی تجربہ گاہ کا راستا ضرور اسی عمارت سے جاتا ہے"۔ پروفیسر بولے۔

"یہ... یہ بات آپ اس قدر یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہیں"۔

"بس... پتا نہیں... میں اس کی وجہ نہیں جانتا... لیکن مجھے اس بات پر یقین ضرور ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب پھر ہم اس عمارت کی تلاشی لیں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے پرجوش انداز میں کہا۔

"آپ سن رہے ہیں مسٹر رانگ نمبر... اب کیا آپ انہیں تلاشی کی اجازت بھی دیں گے"۔

"نہیں یہ اس جگہ سے نکل بھی نہیں سکیں گے"۔ رانگ نمبر کی آواز سنائی دی.... اور پھر ان کی حالت یک دم عجیب ہو گئی.... انہیں یوں لگا جیسے زمین گھوم رہی ہو.... پھر انہیں اپنے ہوش گم ہوتے محسوس ہوئے... اور پھر یوں لگا جیسے ان کے دماغ بجھ گئے ہوں.... اس کے بعد انہیں کوئی ہوش نہ رہا۔

انہیں ہوش آیا تو وہ اپنے ملک کے ساحل پر تھے.... لوگ ان کے گرد جمع تھے.... ایسے میں انہوں نے کئی ایمبولینسوں کی آوازیں سنیں.... گاڑیاں ان کے پاس آ کر رک گئیں۔

"نہیں.... اس کی ضرورت نہیں.... ہم ٹھیک ہیں"۔

"لیکن یہاں سے کسی نے فون کیا تھا کہ بہت سے لوگ سمندر کے کنارے بے ہوش پڑے ہیں.... شاید وہ سمندر میں ڈوب گئے تھے اور لہروں نے انہیں ساحل پر لا پھینکا"۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے.... لیکن اب ہم ہوش میں آ چکے ہیں اور بالکل ٹھیک ہیں.... ہاں آپ ہمیں شہر تک ضرور لے چلیں"۔

"چلیے سر"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"سر.... یہ کیا.... آپ نے مجھے سر کیوں کہا؟"

"کیوں سر.... کیا آپ انسپکٹر جمشید نہیں ہیں.... اور یہ رہے پروفیسر داؤد.... جناب خان رحمان.... اور آپ کے باقی ساتھی۔

"اوہ اچھا.... تو آپ ہمیں پہچانتے ہیں"۔

"اور آپ کو ملک میں کون نہیں پہچانتا"۔

"بالکل ٹھیک ہے.... خیر.... مہربانی کر کے ہمیں شہر لے چلیں"۔

"آپ کو ہوا کیا تھا؟"

"رانگ نمبر کی مہربانی ہے"۔

"کیا مطلب.... اس کی مصیبت تو ختم نہیں ہو گئی"۔

"نہیں.... اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ زور شور سے وار کرے گا.... پہلے ہم نے اس پر اندھیرے کا وار کیا تھا.... اب وہ اس اندھیرے کے وار کو بے اثر کرنے کے چکر میں ہے.... اور اس سلسلے میں اس نے انشارجہ اور بیگال کی خدمات حاصل کر لی ہیں.... بلکہ انہیں سارا معاملہ سونپ دیا ہے"۔

"نہیں.... نہیں"۔ وہ چلا اٹھے۔

"آپ لوگ خوف زدہ نہ ہوں.... بس اللہ سے دعا کریں.... قیامت کے نزدیک دجال کا فتنہ ہو گا.... جو اس روئے زمین پر سب سے بڑا فتنہ ہو گا.... لیکن یہ رانگ نمبر کا فتنہ بھی کچھ کم نہیں ہے.... دجال سے پہلے اس نے دجال کی یاد دلا دی ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اور پھر وہ شہر پہنچ گئے.... یہ دارالحکومت تھا.... خود کو اپنے شہر میں پا کر انہیں خوشی ہوئی.... گھر پہنچے تو بیگم جمشید نے دروازہ کھولا اور اچھل پڑیں۔

"یہ کیا.... آپ کے سیاحوں والے چہرے کیا ہوئے"۔

"بلیک ہول کی نظر ہو گئے"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھیں۔

"بھئی پہلے اندر تو آنے دیں.... تھکے ماندے ہیں آخر"۔

اندر آ کر انہیں ساری بات بتائی گئی.... پھر سب نے ان کے ہاتھ کی پکی ہوئی مزے دار چیزیں کھائیں.... اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیوں! اب پھر کہاں؟"

"ہم وہیں جائیں گے.... جہاں پروفیسر سیلانی رہتا ہے.... پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر ہے.... اسی حویلی سے رانگ نمبر کی تجربہ گاہ کا سراغ ملے گا"۔

"لیکن اب آپ مکمل طور پر اس کی نظروں میں ہیں"۔

"تو کیا کریں"۔

"وہ تو آپ کو کسی وقت بھی بلیک ہول میں کہیں بھی پھینک سکتا ہے.... آپ کب تک ہوش میں آنے کے بعد اس عمارت کا رخ کرتے رہیں گے"۔

"سنو بیگم.... میں نے چیونٹیوں کو دیکھا ہے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"کیا بات ہوئی.... میں نے چیونٹیوں کو دیکھا ہے.... چیونٹیوں کو ہم سب نے دیکھا ہے"۔

"وہ دیکھنا اور ہے.... میرا دیکھنا اور ہے.... پروفیسر داؤد کا دیکھنا اور ہے"۔

"واہ جمشید.... بہت خوب صورت بات کہی"۔ پروفیسر داؤد چہکے۔

"لیکن انکل.... ہمیں تو اس میں کوئی خوبصورتی نظر نہیں آ رہی"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"میں نے چیونٹیوں کو دیکھا ہے.... انہیں اپنے بل تک جانا ہوتا ہے.... دیوار پر چڑھ رہی ہیں.... گر رہی ہیں.... پھر چڑھ رہی ہیں.... سو بار بھی اگر گرتی ہیں تو پھر بھی چڑھنے کا عمل ترک نہیں کرتیں.... لیکن میں نے آج تک کسی چیونٹی کو تھک ہار کر بیٹھتے نہیں دیکھا.... میں نے ان کی حرکات کا بہت غور سے جائزہ لیا.... ہم تو پھر انسان ہیں بیگم"۔

"جائیے.... میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں"۔

"اور میری بھی انہوں نے بیگم شیرازی کی آواز سنی.... دیکھا تو وہ دروازے میں کھڑی تھیں.... انہیں دروازہ بند کرنے کا خیال نہیں رہا تھا۔

"اب کیا کریں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیوں.... کیا ہوا؟" بیگم شیرازی جلدی سے بولیں۔

"میرا مطلب ہے.... ہم جانے کے لیے بالکل تیار ہیں اور آپ آ رہی ہیں.... اصولی طور پر تو ہمیں کچھ دیر آپ کے پاس رکنا چاہیے"۔

"نہیں.... آپ جائیں.... میں تو معمول کے مطابق آئی تھی.... کچھ دیر بھابی صاحبہ کے پاس بیٹھ کر گپ شپ لگا لیتی ہوں.... کچھ انہیں تنہائی کا احساس کم ہو جاتا ہے.... کچھ مجھے"۔ انہوں نے کہا۔

"ضرور.... ضرور.... کیوں نہیں.... بلکہ میں تو کہتا ہوں.... آپ دن رات یہیں رہا کریں.... جب تک ہم واپس نہیں آ جاتے"۔

"میری بہن! آج میں ایک بات کہہ دوں"۔ ایسے میں خان رحمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا؟"

"آپ اور پروفیسر صاحب شادی کیوں نہیں کر لیتے.... آخر اس میں کیا حرج ہے"۔

"ارے.... یہ کیا.... یہ بات آج تک ہم لوگوں کے ذہنوں میں کیوں نہیں آئی"۔ انسپکٹر جمشید اچھل پڑے۔

"آتی بھی کیسے.... ہر وقت تو وہاں جاسوسی گھسی رہتی ہے"۔ انہوں نے جل بھن کر کہا.... اور وہ سب مسکرا دیے۔

"پروفیسر صاحب.... آپ کیا کہتے ہیں"۔

"مم.... میں.... یعنی کہ میں"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"سپ.... پتا نہیں"۔

"اچھا آپ کا جواب مل گیا.... بھابی صاحبہ.... اب آپ کیا کہتی ہیں"۔

"سپ.... پتا نہیں"۔ وہ بولیں۔

"ہم سمجھ گئے"۔ محمود نے ہانک لگائی۔

"اور کیا سمجھ گئے.... یہ بھی تو بتاؤ نا"۔ انسپکٹر جمشید نے بھنا کر کہا۔

"یہ کہ جب دو پتا نہیں آپس میں مل جائیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے.... پتا ہے"۔

وہ ہنس پڑے۔

"ہم ان دونوں کو سوچنے کی مہلت دیتے ہیں.... اس مہم کے ختم ہوتے ہی ان سے بات کی جائے گی.... ویسے میں یہ سمجھتا ہوں.... یہ بہت مزے دار بات ہوگی"۔

"لیکن بھئی.... میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں"۔

"جی نہیں.... آپ بوڑھے نہیں ہوئے.... ہم جوانوں کے ساتھ برابر کام کرتے ہیں.... اور تھکتے بھی نہیں"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"بالکل ٹھیک.... میں شوکی کی تائید کرتا ہوں"۔ خان رحمان نے کہا۔

اور پھر وہ باہر نکل آئے.... بذریعہ ہوائی جہاز.... ایک بار پھر ٹنڈا

کے ساتھ والے شہر کا سفر کیا گیا.... ایسے میں شوکی کی آواز سنائی دی۔

"بہت دن ہو گئے.... میں ایک بات کہنے کی خواہش اپنے اندر محسوس کرتا ہوں.... لیکن کہہ نہیں پایا اب تک"۔

"حیرت ہے.... آخر ایسی کون سی بات ہے.... اور یہاں کون سا کسی پر کوئی پابندی ہے"۔

"بات پابندی کی نہیں"۔ شوکی نے منہ بنایا۔

"تو پھر.... کیا تمہارا خیال ہے کہ بات بتانے کی صورت میں تمہارا مذاق اڑایا جائے گا.... اگر یہ بات ہے تو میں ان سب کے منہ بند کر دیتا ہوں.... ہرگز مذاق نہیں اڑائیں گے"۔

"میں مذاق اڑائے جانے کی پروا نہیں کرتا"۔ شوکی بولا۔

"تو پھر کیا بات ہے؟"

"اس لیے نہیں بتا پایا کہ.... رانگ نمبر سن لے گا"۔

"اوہ! ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا.... چند لمحے تک خاموشی رہی پھر انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"دیکھا جائے تو اس کیس میں ہم مجرم کی انگلیوں پر ناچ رہے ہیں.... اور ہم ناچنے پر مجبور ہیں.... اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے.... اب تک.... اس وقت بھی اگر وہ چاہے تو ہمیں بلیک ہول میں بند کر دے تو فوراً کر سکتا ہے.... لہٰذا شوکی کی بات درست ہے.... یہ اپنے دل کی بات بتائے تو کیسے.... لہٰذا میں نے ایک بات سوچی ہے"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"اور وہ کیا؟" سب نے ایک ساتھ کہا۔

"بس! آپ سب بھی وہ بات سوچ لیں"۔

"جی... کیا مطلب... یہ کیا بات ہوئی"۔

وہ سب حیرت زدہ انداز میں بولے۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہائیں یہ کیا

"یہ تم نے کیا کہا جمشید"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"بات یہی ہے پروفیسر صاحب.... اسے کیس میں ہم اشاروں میں باتیں بھی نہیں کر سکتے.... آواز میں بات کرنا تو دور کی بات ہے.... فرض کیا.... رانگ نمبر اشاروں کی زبان جانتا ہو تو.... اور جہاں تک میرا خیال ہے.... ابقال اور راٹور تو بہرحال جانتے ہوں گے"۔

"تب پھر.... ہم وہ بات بھلا کس طرح سوچ لیں.... جو شوکی نے سوجھی ہیں.... اور جمشید.... کیا تم وہ بات سوچ سکتے ہو"۔

"میں سوچ نہیں سکتا.... لیکن میں ایک تجربہ ضرور کرنا چاہتا ہوں"۔ وہ مسکرائے۔

"اور وہ تجربہ کیا ہے؟"

"شوکی.... ذرا میری آنکھوں میں دیکھنا"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"لیکن میں تو اس طرف بیٹھا ہوں"۔ شوکی نے گھبرا کر کہا۔

"اوہ ہاں.... اچھا خیر.... تم محمود سے اپنی سیٹ تبدیل کر لو.... اور یہاں بیٹھنے کے بعد میری آنکھوں میں دیکھو"۔

Wadar Azeem Pakistanipoint.com

"جی بہتر"۔ اس نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا..... ادھر محمود برے برے منہ بناتا اٹھ گیا۔

اس کے خیال میں شوکی ہیرو بننے کے چکر میں تھا اور یہ بات اسے پسند نہیں آئی۔

"آخر تم کیا کرنا چاہتے ہو جمشید..... کیا آنکھوں آنکھوں سے باتیں کرو گے؟"۔ پروفیسر صاحب کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! کیوں نہیں"۔ وہ بولے۔

اور پھر شوکی ان کے سامنے جا بیٹھا..... دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں..... چند منٹ تک وہ آنکھوں میں دیکھتے رہے..... آخر انسپکٹر جمشید کی آواز ابھری۔

"ٹھیک ہے شوکی..... میں سمجھ گیا..... تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔ ان کے لہجے میں یقین تھا۔

"یہ..... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" پروفیسر داؤد بے یقینی کے عالم میں بولے۔

"آپ نے میری بات پر یقین نہیں کیا..... یہ بات میرے لیے ڈوب مرنے کی ہے"۔ انہوں نے فوراً کہا۔

"اوہ نہیں جمشید بات یہ نہیں تھی"۔ انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

"تب پھر..... کیا بات تھی"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"مجھے دراصل حیرت تھی کہ اس طرح بھی بات سمجھی جا سکتی ہے"۔

"یہ ایک نیا تجربہ تھا.... آئندہ ہم اس کی مشق کریں گے اور اس کام میں بھی مہارت حاصل کریں گے ان شاء اللہ.... ویسے ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ چلو ایک بات ایسی ہے.... جو ہم نے کی ہے اور اس کو نہ بلیک ہول سن سکا.... نہ ابطال.... نہ راثور.... واہ مزا آ گیا"۔ فاروق نے شوخ انداز میں کہا۔

"لیکن جمشید.... باقی لوگوں کو کس طرح پتا چلے گا"۔

"میں کوشش کرتا ہوں.... آپ میرے پاس آ جائیں"۔

شوکی وہاں سے اٹھ گیا اور پروفیسر صاحب آ کر بیٹھے.... اب انہوں نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور وہ بات بتانے کی کوشش شروع کر دی.... جو انہیں شوکی نے بتائی.... اس بار پہلے کی نسبت زیادہ وقت لگا.... کیونکہ انسپکٹر جمشید پروفیسر داؤد کے دماغ میں اپنی آنکھوں کے اشارے جلد نہ اتار سکے.... تاہم کچھ دیر کی محنت کے بعد آخر انہوں نے کہہ دیا۔

"اف جمشید.... میں یہ بات جان گیا ہوں"۔ ان کا لہجہ بہت پرجوش تھا۔

"چلیے شکر ہے.... ایک اور کامیابی.... اب میں خان رحمان کے دماغ میں بات اتاروں گا.... شوکی تم بھی شروع ہو جاؤ.... سب سے پہلے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

محمود پر محنت کرو"۔

"او کے انکل"۔

اب محمود نے شوکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں.... ادھر انسپکٹر جمشید خان رحمان سے جڑے بیٹھے تھے۔

"کیا ایسے میں ایک سوال کر سکتا ہوں"۔ ایسے میں ٹی ایس ایم کی آواز ابھری۔

"ضرور.... کیوں نہیں"۔

"آنکھوں کی زبان جو ہم سمجھ رہے ہیں.... وہ غلط بھی تو ہو سکتی ہے"۔

"ہاں! اس کا امکان ہے.... لیکن اب اس کا بھی میں نے طریقہ سوچ لیا ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کیا.... بھلا اس کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"۔

"اب میں محمود سے پوچھوں گا.... کہ اس نے کیا سمجھا ہے.... اگر اس نے وہی بتایا جو اسے سمجھایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آنکھوں کی زبان کامیاب جا رہی ہے"۔

"بہت خوب جمشید.... مان گیا میں تمہیں.... اب میری شادی ہو کر رہے گی"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔ خان رحمان نے انہیں گھورا۔

"یار میرا مطلب ہے.... سمجھنے کی کوشش کرو نا"۔ انہوں نے

گڑبڑا کر کہا۔

"چلیے سمجھنے کی کوشش کر لیتے ہیں.... سمجھائیے"۔

"اوہو.... میرا مطلب ہے خود بخود سمجھ جاؤ نا"۔

"اچھی بات ہے.... ہم سمجھ گئے خود بخود"۔

"لل.... لیکن کیا سمجھ گئے.... کہیں غلط نہ سمجھ گئے ہوں"۔

پروفیسر داؤد گڑبڑا گئے۔

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اب اس کیس میں کامیابی کا امکان پیدا ہو گیا ہے.... ہم کامیاب ہوں گے تو اپنے گھروں کو جائیں گے نا.... وہاں جائیں گے تبھی شادی ہو سکے گی"۔ خان رحمان جلدی جلدی بولے۔

"بب.... بالکل ٹھیک"۔

"ویسے آپ نے ایک اعلان کر دیا.... یہ کہ آپ شادی کے لیے تیار ہیں"۔

"اس میں حرج کیا ہے.... ثواب کا کام ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"بالکل.... عین اسلامی کام ہو گا"۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً کہا۔

اور ایک بار پھر آنکھوں کی زبان کا پروگرام شروع ہو گیا.... یہاں تک کہ شوکی کی بات ہر ایک تک پہنچ گئی.... اب ان سب نے اس پر غور کرنا شروع کیا.... بات دل کو لگتی محسوس ہوئی.... اور وہ دل ہی دل میں شوکی کی تعریف کرنے لگے.... آخر وہ ٹنڈا کے ساتھ والے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

شہر کے ایئرپورٹ پر اترے۔

"پہلے ہم پروفیسر سیلانی کی حویلی کی طرف جائیں گے"۔

"اوہ ہاں! بالکل ٹھیک"۔

انہوں نے ایک بڑی گاڑی کرائے پر لی اور حویلی کی طرف روانہ ہوئے.... اور پھر وہ اس جگہ کے نزدیک پہنچ گئے۔

"ارے.... یہ کیا؟" انسپکٹر جمشید کے منہ سے نکلا۔

"ہائیں.... یہ کیا"۔ خان رحمان چلائے۔

"اف مالک.... یہ.... یہ کیا ہے"۔

ان سب کے منہ کھلے کے کھلے اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.... حویلی غائب تھی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پہلے لوگ

انسپکٹر کامران مرزا ایئرپورٹ سے اتر کر سیدھے گھر پہنچے... دستک دی تو بیگم شہناز نے دروازہ کھولا۔

"ارے آپ اکیلے... السلام علیکم"۔ انہوں نے گڑبڑا کر کہا۔

"ہاں! میں اکیلا آیا ہوں... باقی ساتھیوں کو ایک جگہ چھوڑ آیا ہوں... اور اب یہاں سے فارغ ہو کر سیدھا وہیں جاؤں گا"۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"اکیلے یہاں آنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔

"ایک چیز کی تلاش میں آیا ہوں... تم دروازہ بند کر دو... اور چھت وغیرہ کی طرف دھیان رکھنا... کیونکہ کوئی اندر داخل ہونے کی کوشش کر سکتا ہے"۔

"جی بہتر! آپ فکر نہ کریں... پہلے کچھ کھا تو لیں"۔

"نہیں... پہلے میں اپنا کام ختم کروں گا"۔ یہ کہہ کر وہ لائبریری میں گھس گئے... اور شہناز بیگم برا سا منہ بنا کر رہ گئیں۔

"لائبریری میں انہوں نے فائلیں فرش پر ڈھیر کر دیں... پھر ایک

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

ایک فائل کی ورق گردانی کرتے چلے گئے... انہیں ایک چیز کی تلاش تھی... ان کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا... فائلوں کے اوراق الٹتے پلٹتے ان کی پیشانی پر پسینے کے قطرات آ گئے... ناکامی کے خوف نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا... دو گھنٹے کی محنت کے بعد بھی انہیں وہ چیز نہیں ملی تھی... جس کی تلاش تھی... اور آخرکار... تین گھنٹے بعد... وہ چیز انہیں مل گئی... وہ جلدی جلدی اس پر نظریں دوڑانے لگے... اچانک وہ بہت زور سے اچھلے... ان کی آنکھیں مارے حیرت اور خوف کے ابل پڑیں۔

"نن... نہیں... نہیں... یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ زوردار آواز میں بڑبڑائے۔

ایسے میں شہناز بیگم گھبرا کر لائبریری کے دروازے پر آ گئیں۔

"کیا ہوا... خیر تو ہے"۔

"اوہ ہاں... خیریت ہے... آؤ چلیں... کھانا کھائیں"۔ وہ مسکرائے۔

"جی کیا فرمایا... کھانا کھائیں"۔

"ہاں! اس لیے کہ میرا کام مکمل ہو گیا ہے... کھانے کھاتے ہی میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا... اس لیے کہ... مجھے جلد از جلد اپنے ساتھیوں کے پاس جانا ہے... اور وہاں جانے سے پہلے میں میک اپ کروں گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اچھی بات ہے.... کھانا تیار ہے"۔

"میک اپ کرنے اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی وہ باہر نکل گئے.... ان پر جوش کی کیفیت طاری تھی.... وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح اڑ کر وہاں پہنچ جائیں.... انہوں نے ایک بہت خاص بات معلوم کی تھی.... اور اس خاص بات کا بتانا بہت ضروری تھا.... وہ سوچ رہے تھے.... جب وہ یہ بات انہیں بتائیں گے تو ان کا کیا حال ہو گا.... انہی خیالات میں گھرے.... آخر وہ اس شہر تک پہنچ گئے.... ایئرپورٹ سے انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور اس جگہ پہنچے.... جہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا تھا.... لیکن ان کی سٹی گم ہو گئی.... وہ حویلی غائب تھی.... اب وہاں میدان تھا۔

"کہیں میں کسی غلط جگہ پر تو نہیں آگیا"۔ وہ بڑبڑائے.... پھر چاروں طرف نظر دوڑائی.... آس پاس چند عمارات تھیں.... وہ ایک کی طرف بڑھ گئے.... دستک دی تو ایک نوجوان آدمی باہر نکلا۔

"یہاں ایک حویلی تھی.... بہت پرانی سی.... اب یا تو میں غلط جگہ آگیا ہوں یا پھر میں خواب دیکھ رہا ہوں"۔

"نہ آپ غلط جگہ آئے ہیں اور نہ خواب دیکھ رہے ہیں.... حویلی بالکل اسی جگہ تھی.... لیکن اب نہیں ہے اور اس بات پر آس پاس کے سب لوگ حیران ہیں.... لیکن اتنے بھی نہیں.... اس لیے کہ آخر نندا جتنا بڑا شہر غائب ہو چکا ہے.... لہٰذا اب ایسی باتوں پر کیا حیران

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہوتا"۔

"ہوں.... بات معقول ہے.... خیر.... میں بھی حیران نہیں ہوتا.... لیکن جو شخص اس حویلی میں رہتا تھا.... اس کے بارے میں تو آپ کچھ بتا ہی سکتے ہیں"۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... وہ بہت پراسرار آدمی تھا.... اس سے سب لوگ خوف کھاتے تھے.... نہ جانے کیوں.... ایک زمانے سے ہم اسے اس حویلی میں دیکھتے چلے آئے ہیں.... لیکن وہ بہت کم حویلی سے باہر آتا تھا.... سنا ہے.... اس کا نام پروفیسر سیلانی تھا"۔

"شکریہ.... کبھی آپ نے یہاں دوسرے لوگوں کو آتے جاتے دیکھا تھا"۔

"جی نہیں.... نہ کبھی کسی کو آتے دیکھا' نہ جاتے دیکھا.... سوائے ایک دو دن کے.... کچھ لوگوں کو کل یہاں آتے دیکھا گیا.... ویسے اس حویلی کو پولیس نے سیل کر دیا تھا.... اب وہ سیل کیسے ٹوٹ گئی.... یہ مجھے معلوم نہیں"۔

"بہت خوب! آپ کا شکریہ"۔

اور وہ وہاں سے ہٹ آئے.... اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا.... اپنی دھن میں وہ چلے جا رہے تھے کہ ایک آواز نے ان کے قدم روک لیے۔

"آپ اس حویلی کی تلاش میں ہیں.... ہیں نا"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

آواز ایک عورت کی تھی.... انہوں نے مڑ کر دیکھا تو ایک عورت اپنی کوٹھی کا دروازہ کھولے کھڑی تھی.... انہیں بہت حیرت ہوئی۔

"آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہو گئی؟"

"بس ہو گئی معلوم.... اگر آپ کو حویلی کے بارے میں یا پروفیسر سیلانی کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو اندر آ جائیں.... میں بہت حیرت انگیز باتیں جانتی ہوں"۔

"بہت خوب.... چلئے کوئی تو ایسا ملا"۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔

اور پھر وہ اندر داخل ہو گئے.... عورت انہیں ڈرائنگ روم میں لے آئی۔

"میری معلومات بہت قیمتی ہیں.... لیکن...." وہ کہتے کہتے رک گئی۔

"میں اس دنیا میں بالکل اکیلی ہوں.... میرا کوئی بھی نہیں.... لہذا"۔

"آپ کیا کہنا چاہتی ہیں.... بلا جھجک کہیں"۔

"آپ کو معلومات کا معاوضہ ادا کرنا ہو گا"۔

"میں معاوضہ ادا کر دوں گا' لیکن سب سے پہلے میں یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہو گئی کہ میں اس حویلی کے بارے میں فکر مند ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میرے پاس ایک دوربین ہے... میں نے اس حویلی کو غائب ہوتے بھی دیکھا تھا... پھر اس حویلی کے چکر میں جو لوگ ہیں، انہیں آ کر واپس جاتے دیکھا تھا... اور سچ تو یہ ہے کہ جب آپ اور آپ کے ساتھی اندر گئے تھے اور پھر صرف آپ واپس آئے تھے تو میں بہت حیران ہوئی تھی۔

"کیا مطلب... تو آپ نے اس وقت بھی مجھے باہر آتے دیکھا تھا"۔

"جی بالکل"۔

"اچھی بات ہے... لیکن آپ کو حیرت کس بات پر ہوئی تھی"۔

"اس بات پر کہ آپ باہر کیسے آ گئے... اس حویلی میں میں نے لوگوں کو جاتے تو اکثر دیکھا ہے... واپس باہر آتے کسی کو نہیں دیکھا۔

"اوہ... لیکن اس طرف ایک ہمسائے نے تو بتایا ہے کہ اس نے کسی کو کبھی اندر جاتے دیکھا نہ آتے دیکھا"۔

"ہر آدمی کا ذہن جاسوسی نہیں ہوتا... نہ ہر آدمی کے پاس جاسوسی آلات ہوتے ہیں"۔

"آپ نے دوربین کا ذکر کیا ہے... کیا اس کے علاوہ بھی آپ کے پاس آلات ہیں"۔

"ہاں! کیوں نہیں... کیا آپ دیکھنا پسند کریں گے"۔

"ضرور کیوں نہیں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

وہ انہیں اوپر والی منزل پر لے آئی.... وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے کہ وہاں تو ایک اچھی بھلی تجربہ گاہ تھی.... انہوں نے سوچا.... اس تجربہ گاہ کو دیکھ کر تو شاید پروفیسر داؤد بھی حیران ہوئے بغیر نہیں رہیں گے.... پھر وہ بولے۔

"یہ تجربہ گاہ دیکھ کر حیرت ہوئی.... آپ تو اس کا مطلب ہے.... سائنس دان ہیں"۔

"اس میں شک نہیں"۔ وہ مسکرائی۔

"تب پھر آپ نے وہ بات کیوں کہی تھی"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"کون سی بات؟" اس نے فوراً پوچھا۔

"وہی معاوضے والی"۔

"اوہ.... وہ.... وہ بات میں نے غلط نہیں کہی تھی.... میں اپنا سارا سرمایہ اس شوق پر لگا چکی ہوں اور اب آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے.... پہلے میرا خاوند تھا.... وہ کماتا تھا اور میں اس کی کمائی میں سے زیادہ رقم اس شوق پر لگا دیتی تھی.... اس کے مرنے کے بعد میں نے بچا کھچا بھی اس پر لگا دیا.... اسی لیے میں نے وہ بات کہی تھی.... میں وہ بات اور لوگوں سے بھی کہتی ہوں"۔

"کیا مطلب.... کیا اور لوگ بھی اس حویلی کے چکر میں یہاں آتے رہتے ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ان گنت لوگ... اب تو میری آمدنی کا ذریعہ ہی وہ لوگ ہیں"۔

"اوہ! میں سمجھ گیا"۔ وہ مسکرا دیئے۔

"کیا مطلب... آپ کیا سمجھ گئے"۔

"لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھی۔

"آپ شہر کے مشہور اور مال دار لوگوں کو خط لکھتی ہیں اور اس حویلی کی دلچسپ و غریب داستانیں انہیں سناتی ہیں... پھر جو لوگ یہاں تک آ جاتے ہیں... انہیں بالکل اسی طرح اپنی کوٹھی میں لے آتی ہیں... جس طرح مجھے لائی ہیں... اور اس کے بعد آپ معاوضہ لے کر اس حویلی کے بارے میں انہیں بتاتی ہیں... میں نے غلط تو نہیں کہا"۔ یہ کہتے وقت وہ مسکرائے بھی۔

"آپ پہلے آدمی ہیں... جنہوں نے میری یہ چوری پکڑی ہے... مجھے افسوس ہے... میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی"۔

"یہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں"۔

"کیا مطلب؟"

"چونکہ میں نے آپ کی چوری پکڑ لی... اس لیے آپ کہہ رہی ہیں کہ اب آپ آئندہ ایسا نہیں کریں گی... لیکن... آپ ایسا ہی کرتی رہیں گی... یہ آپ کی عادت بھی تو بن چکی ہے نا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"شش... شاید... آپ ٹھیک کہتے ہیں... کیا میرا ایسا کرنا جرم ہے"۔

"ہاں! جرم بھی ہے... آخر اس طرح آپ لوگوں کو ٹھگتی ہیں"۔

"اوہ! تب تو میں واقعی معافی مانگتی ہوں اور آئندہ ایسا نہیں کروں گی"۔

"خیر خیر... اب آپ مجھے حویلی کے بارے میں بتائیں... میں آپ کا معاوضہ ادا کر دوں گا اور آپ کو مشورہ بھی دوں گا"۔

"مشورہ... کیسا؟" وہ بولی... لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ مشورہ کہ آپ کو اپنی زندگی کس طرح گزارنا چاہیے"۔

"اوہ اچھا... پہلے تو پھر مشورے کی بات ہو جائے"۔

"چلئے یونہی سہی... آپ ان تمام آلات کو فروخت کر دیں... اور عورتوں کے لیے ایک سلائی کڑھائی کا مرکز کھول لیں... ان سے فیس لیا کریں اور انہیں سلائی کڑھائی کی تعلیم دینے کے لیے ماہر عورتیں ملازم رکھ لیں... اس طرح آپ کا ایک سکول سا قائم ہو جائے گا"۔

اور میری سائنس دانی کا کیا ہو گا"۔ اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"سچ بتائیں... کیا آپ نے آج تک کوئی چیز ایجاد کی ہے"۔

انہوں نے اسے گھورا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"ن ن نہیں... لیکن مجھے امید ہے... میں ایک نہ ایک دن کوئی بہت بڑی چیز ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی... اور دنیا میں تہلکہ مچا دوں گی"۔

"نہیں مچا سکیں گی... کیا آپ بلیک ہول سے بھی اوپر کوئی چیز ایجاد کر سکیں گی"۔

"بب... بلیک ہول... ارے نہیں... توبہ"۔ اس نے بوکھلا کر کہا۔

"تب پھر یہ حویلی... جو کل تک آپ کے سامنے تھی... ایک بلیک ہول کی مدد سے ہی تو غائب ہوئی ہے"۔

"ہاں! یہ تو خیر ٹنڈا شہر کی گمشدگی سے ہی ثابت ہے"۔ اس نے کہا۔

"بس تو پھر... آپ جان لیں... آلات آپ کے لیے بے کار ہیں... کوئی سائنس دان... نیا نیا بننے والا سائنس آپ کے آلات کو خرید لے گا... اور آپ کو اچھے پیسے مل جائیں گے... پھر آپ اپنا سکول کھول سکتی ہیں"۔

"اچھا خیر... میں آپ کے مشورے پر غور کروں گی۔

"غور نہیں... آپ کو ایسا کرنا پڑے گا... اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ کو پھر جیل جانا پڑے گا... اور وہاں خود کڑھائی سلائی سیکھنا پڑے گی... پھر دوسری عورتوں کو سکھانا پڑے گی"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"ج... جیل... کیا مطلب؟" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"جیل کا مطلب تو بس جیل ہی ہوتا ہے"۔

"نن نہیں بھئی۔ آپ آپ کا تعلق پولیس سے ہے"۔

"محکمہ سراغرسانی سے"۔ وہ مسکرائے۔

"ارے باپ رے... مجھے معاف کر دیں... چلیں میں معاوضے کے بغیر ہی آپ کو بتا دیتی ہوں"۔

"نہیں... میں چونکہ آپ کا کوئی خط پڑھ کر نہیں آیا... اس لیے میں تو معاوضہ ادا کروں گا... اب بتائیں... آپ کیا جانتی ہیں اس حویلی کے بارے میں؟"

"بہت کچھ... اور یہ بہت کچھ اس قدر حیرت انگیز ہے کہ بس کیا بتاؤں"۔

"بتانا تو آپ کو پڑے گا"۔

"دراصل ہم لوگ یہاں اس وقت سے رہتے ہیں... جب اس حویلی کو تعمیر کیا گیا تھا"۔

"کیا مطلب... کیا یہ حویلی پرانی نہیں ہے... میرا مطلب ہے... سو دو سو سال پرانی نہیں ہے"۔ وہ چونک اٹھے۔

"نہیں... یہی تو مزے کی بات ہے"۔ اس نے کہا۔

"مزے کی نہیں... حیرت کی... آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے... وہ تو بہت پرانی حویلی نظر آتی تھی"۔ انہوں نے منہ بنایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"صرف نظر آتی تھی.... پرانی وہ چالیس سال سے زیادہ کی نہیں تھی.... اس کو بنایا ہی اس طرح سے گیا ہے.... یعنی اس طرح کہ وہ بالکل پرانی نظر آئے.... پرانے انداز کی اگر آپ کوئی عمارت بنائیں گے تو وہ جدید عمارت تو نظر نہیں آئے گی.... پھر جب بناتے وقت اس بات کا خیال بھی رکھا جائے کہ وہ کسی طرح بھی نئی نظر نہ آسکے"۔

"اوہ.... اوہ.... یہ بات زبردست ہے"۔ وہ بولے۔

"ہے نا.... ہاں تو یہ حویلی میرے خاوند کے باپ کے سامنے بنی تھی.... انہوں نے ہی مرتے وقت مجھے اس کے بارے میں بتایا تھا.... اور میرے خاوند کو بھی.... پھر وہ بھی فوت ہو گئے"۔ وہ بولی۔

"اچھا خیر.... آگے چلیں"۔

"میں جب سے اس گھر میں آئی ہوں.... میں نے صرف راتوں کو اس حویلی میں لوگوں کو داخل ہوتے دیکھا ہے.... دن کے وقت میں کبھی کوئی نہیں آیا اس کی طرف.... آپ پہلے لوگ ہیں جو دن کے اوقات میں آئے ہیں"۔

"کیا مطلب.... لوگ.... میں آپ کو لوگ نظر آتا ہوں؟"۔

"آپ اکیلے نہیں.... آپ کے ساتھی بھی"۔ اس نے عجیب سے انداز میں کہا اور وہ بری طرح اچھلے۔

☆○☆

رسی

"لو بھئی.... انہوں نے کام دکھا دیا.... حویلی غائب کر دی.... تاکہ ہم لوگ ٹامک ٹوئیاں مارتے رہ جائیں"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں اباجان.... مار لیں گے ٹامک ٹوئیاں.... ہمارا کیا جاتا ہے"۔

"انہوں نے سوچا.... کہیں ہم اس حویلی کے ذریعے رانگ نمبر تک نہ پہنچ جائیں.... لہٰذا حویلی ہی غائب کر دی"۔ شوکی نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب.... کیا ہم اس حویلی کے ذریعے رانگ نمبر تک پہنچ سکتے تھے"۔

"شش.... شاید.... کیونکہ پروفیسر سیلانی حویلی کے اندر ہی تھا اور اس کے رانگ نمبر ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں"۔

"یار خان رحمان.... تم ایک خط کھینچ سکتے ہو.... یا دائرہ بنا سکتے ہو"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"خط تو ایک سکول کا بچہ بھی لگا سکتا ہے.... اور دائرہ بھی بنا سکتا ہے.... یہ کیا بات ہوئی"۔ خان رحمان نے جھلا کر کہا۔

"اوہ! تم میرا مطلب نہیں سمجھے.... جس جگہ حویلی تھی.... اس جگہ کے ارد گرد دائرہ بنا سکتے ہو یا نہیں"۔

"نہیں.... اس لیے کہ ایسے کوئی آثار موجود نہیں ہیں"۔

"خیر.... میں خود کوشش کرتا ہوں"۔

"لیکن.... ایسا دائرہ بنا کر کیا ہو گا"۔

"پتا نہیں.... کچھ ہو گا یا نہیں.... یہ بعد کی بات ہے"۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئے۔

"فاروق اپنی جیب میں سے کوئی نوک دار چیز نکالو.... جس سے زمین پر دائرہ بنایا جا سکے"۔

"تو میں چاقو کیوں نہ نکال دوں"۔ محمود نے کہا۔

"اوہ ہاں.... چاقو زیادہ مناسب رہے گا"۔

محمود نے مسکرا کر ایڑی سے چاقو نکال دیا.... فاروق کا ہاتھ جیب میں ہی رہ گیا.... اس نے برا سا منہ بنایا اور بولا۔

"اس میں مسکرانے کی کیا بات ہے"۔

"تو پھر مسکرانے کی بات کس میں ہے"۔ محمود ہنسا۔

"میں تم سے مغز نہیں مار رہا"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"ارے.... تو کیا ابھی یہ جملہ تم نے کسی اور سے کہا تھا.... اس

میں مسکرانے کی کیا بات ہے"۔

"میں نے دیواروں سے کہا تھا.... سنا تم نے"۔

"لیکن یہاں تو دیواریں بھی نہیں ہیں"۔ محمود نے ادھر ادھر دیکھا۔

"میں اس حویلی کی دیواروں سے بات کر رہا ہوں.... جو پہلے یہاں تھیں.... اب بھی کہیں نہ کہیں تو ہوں گی"۔ اس نے اور بھی جل بھن کر کہا۔

"ارے تو کاٹ کھانے کو کیوں دوڑ رہے ہو"۔

"بارہ گھنٹے ہو گئے.... ہم نے کچھ کھایا نہ پیا"۔

"اوہ! باپ رے.... کک.... کیا بات یاد دلا دی ظالم"۔ پروفیسر داؤد پیٹ پکڑ کر بولے۔

"مم.... معافی چاہتا ہوں.... بات واپس لیتا ہوں"۔ فاروق بوکھلا اٹھا۔

"اب کیا فائدہ.... اب تو بھوک چمک گئی ہے"۔

"فکر نہ کریں.... اب ہم کھانا حویلی میں کھائیں گے"۔ شوکی مسکرایا۔

"ارے باپ رے.... حویلی تو غائب ہے.... ہم اس میں کھانا کس طرح کھائیں گے"۔

"میری آنکھوں پر ایک عینک ہے"۔ ایسے میں انہوں نے فاروق

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کی آواز سنی۔

"عینک ہوتی ہو گی..... ہمیں اس سے کیا؟" آصف نے ہانک لگائی۔

"اور یہ عینک میں نے ابھی ابھی اپنی جیب سے نکالی ہے..... جیب میں ہاتھ میں نے کسی نوک دار چیز کی تلاش میں ڈالا تھا..... کیونکہ اباجان نے ایسی کسی چیز کا مطالبہ کیا تھا..... لیکن محمود نے چاقو نکال کر دے دیا..... اور میرا ہاتھ بے چارہ جیب میں رہ گیا..... اب میرا ہاتھ کیا کرتا..... مرتا کیا نہ کرتا..... وہ جیب میں موجود چیزوں کو ٹٹولنے لگ گیا..... ایسے میں ہاتھ سے یہ عینک ٹکرا گئی..... اور میں نے اس کو نکال کر آنکھوں پر لگا لیا"۔

"اچھا کیا بھائی..... اچھا کیا..... بور نہ کرو"۔ محمود نے منہ بنایا۔

"ہاں اور کیا..... آخر اس قسم کی فضول باتوں سے کیا فائدہ..... بات ہی کرنا ہے تو کوئی کام کی بات کیوں نہ کی جائے"۔ آفتاب نے جھلا کر کہا۔

"اور میں نے عینک آنکھوں پر لگا لی"۔ فاروق نے پھر کہا۔

"ارے تو ہم کیا کریں..... عینک لگا لی..... عینک لگا لی..... ہے کوئی تک..... عینک لگائی ہے..... کوئی توپ کا گولا تو نہیں لگا لیا"۔ آصف چلا اٹھا۔

"فاروق نہ تنگ کرو..... اس وقت ہم سب پریشان ہیں"۔ فرزانہ

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

"فرحت.... رفعت.... تم رہ گئیں.... تم بھی کچھ کہہ دو.... میں برا نہیں مانوں گا"۔ فاروق مسکرایا۔

"برا ماننے کے لیے تمہارے پاس ہے ہی کیا"۔ فرحت نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"حد ہو گئی.... کہہ رہی ہو.... برا ماننے کے لیے میرے پاس ہے ہی کیا.... ارے بھئی یہ عینک ہے تو سہی"۔

"پھر وہی عینک.... کیوں اس بے چاری کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہو"۔

"میں نہیں.... یہ عینک میرے پیچھے پڑ گئی ہے"۔

"کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید پہلی بار چونکے اور فاروق کی طرف مڑے.... اور پھر ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"ارے.... یہ عینک.... یہ.... یہ تو وہی ہے"۔

"یہ تو وہی ہے.... کیا مطلب"۔

"ایک بار پروفیسر صاحب نے یہ عینک ایجاد کی تھی.... اس کے ذریعے دیوار کے دوسری طرف دیکھا جا سکتا ہے"۔

"اوہ ہاں! اب یاد آیا.... لیکن اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟"

"اگر حیرت کی بات نہ ہوتی تو میں کیوں عینک کی رٹ لگاتا.... لیکن ابھی ہمیں اس عینک کا بغور جائزہ لینا ہے.... لیجیے ابا جان

پہلے آپ عینک لگا کر دیکھیں"۔ اس نے کہا اور عینک ان کی طرف بڑھا دی۔

اب سب لوگ عینک کی طرف متوجہ ہو گئے.... ادھر انسپکٹر جمشید نے عینک لگائی.... بہت زور سے اچھلے۔

"کمال ہے فاروق.... بلکہ داد دینا پڑتی ہے فاروق کو"۔ وہ گڑبڑا بولے۔

"کیا مطلب.... ایسا کیا کیا ہے فاروق نے؟" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"بس جل گئے.... مجھے ذرا سی داد ملتے بھی نہیں دیکھ سکتے"۔ فاروق نے تلملا کر کہا۔

"اوہو.... کوئی بات بھی تو ہو داد کی"۔

"اباجان خود کہہ رہے ہیں کہ داد دینی چاہیے"۔

"ہاں بھئی.... اس میں شک نہیں.... فاروق نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے"۔

"تو.... دیکھو.... تم لوگ بھی"۔ یہ کہہ کر انھوں نے عینک خان رحمان کی طرف بڑھا دی۔

پھر تو جس نے بھی عینک آنکھوں سے لگائی.... اچھلتا چلا گیا.... آخر میں باری آئی پروفیسر داؤد کی.... وہ بولے۔

"میری تو یہ ایجاد ہے.... لیکن افسوس.... میرے ذہن سے نکل

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہی گئی تھی.... فاروق نے گویا اس کی یاد تازہ کردی.... لیکن اس عینک کے ذریعے صرف دیوار کے پار دیکھا جا سکتا ہے.... جب کہ یہاں حویلی موجود ہی نہیں ہے"۔

"آپ عینک لگا کر تو دیکھیں انکل"۔ فاروق بولا۔

انہوں نے عینک لے کر آنکھوں سے لگائی.... کچھ نظر نہ آیا"۔

"مم.... مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا"۔

"اوپر کی طرف دیکھیں.... جس جگہ حویلی تھی.... اس جگہ کے عین اوپر"۔

انہوں نے اوپر دیکھا.... اور پھر ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا.... وہاں حویلی موجود تھی.... یوں لگتا تھا جیسے ہوا میں لٹک رہی ہے"۔

"اف مالک! یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں.... حویلی فضا میں لٹک رہی ہے.... اس کا مطلب ہے.... بلیک ہول کے ذریعے جو چیزیں غائب کی جاتی ہیں.... وہ وہیں کچھ اوپر موجود ہوتی ہیں.... لیکن بلیک ہول میں ہونے کی وجہ سے ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے.... البتہ اس عینک نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے.... حیرت ہے.... کمال ہے.... فاروق.... اس بار کے کیس کا سہرا میں تمہارے سر باندھوں گا"۔ پروفیسر داؤد نے چلانے کے انداز میں کہا۔

"مم.... مگر.... میں نے کیا کیا ہے انکل؟" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"یہ پوچھو.... تم نے کیا نہیں کیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"چلئے پھر۔۔۔ یہ بتا دیں۔۔۔ میں نے کیا نہیں کیا؟" اس نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

وہ مسکرا دیئے۔

"اب سوال یہ ہے کہ ہم اس اونچائی پر جا کر اس حویلی میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں"۔ خان رحمان بولے۔

"اس کا تجربہ کرنا ہوگا۔۔۔ چلو بناؤ انسانی سیڑھی۔۔۔ ہماری سیڑھی اس تک جا سکے گی"۔

"یہ تو ایسا لگتا ہے۔۔۔ جیسے ہم کوئی جادو کا محل دیکھ رہے ہوں"۔ شوکی کی آواز ابھری۔

"ہاں! یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ بناؤ سیڑھی"۔ انسپکٹر جمشید پرجوش انداز میں بولے۔

جلدی جلدی سیڑھی بنائی گی۔۔۔ فاروق کو اس بنانے کے عمل سے الگ رکھا گیا۔۔۔ جب سیڑھی مکمل ہو گئی تو انسپکٹر جمشید نے اس سے کہا۔

"چلو فاروق سیڑھی پر چڑھ جاؤ۔۔۔ اس کے بعد ہم اٹھنا شروع کریں گے"۔

"جی بہتر۔۔۔ لیکن میں کروں گا کیا؟"

"پہلے تم اوپر تو چڑھ جاؤ بھئی"۔ پروفیسر داؤد بے تابانہ بولے۔

فاروق چڑھ گیا۔۔۔ اب سیڑھی اوپر اٹھنے لگی۔۔۔ یہاں تک کہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

سب سے اوپر والے بھی اٹھ گئے.... اب فاروق اٹھا.... عینک اب فاروق کی آنکھوں پر تھی۔

"حویلی نظر آ رہی ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی ہاں بالکل.... نظر آ رہی ہے.... اور آپ کو"۔ اس نے پوچھا۔

"ہمیں بھلا کیسے نظر آ سکتی ہے؟.... عینک صرف ایک ہے"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"تت.... تو پھر.... آپ لے لیں"۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"ارے نہیں بھئی.... سب سے اوپر تم ہو.... دیکھو.... تمہارا ہاتھ اس کے دروازے تک پہنچا ہے یا نہیں"۔

"جج.... جی ہاں.... میں تو دروازے کے بالکل قریب کھڑا ہوں"۔

"دروازہ کھلا ہے یا بند ہے؟"

"بند ہے"۔ اس نے کہا۔

"دستک دو.... یا اس پر دباؤ ڈالو.... اور اگر کھل جائے تو بے دھڑک اندر داخل ہو جاؤ.... تمہارے پیچھے ہم بھی آتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے جلدی جلدی کہا۔

"جی بہتر.... اس نے کہا اور دروازے کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے سے دستک دے ڈالی.... ساتھ ہی دباؤ بھی ڈالا.... لیکن دروازہ اندر سے بند تھا.... تاہم دستک کی آواز ان سب نے سنی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"شاید ہم اپنی زندگی کے حیرت انگیز ترین دور میں داخل ہو رہے ہیں"۔ خان رحمان کی آواز سنائی دی۔

"لیکن افسوس! ہم حویلی کو دیکھ نہیں سکتے"۔

"اور فاروق... تم نے جب کہ دروازے کو پکڑ لیا ہے... کیا عینک کے بغیر بھی حویلی نظر آ رہی ہے"۔

"ہم... میں نے دیکھا نہیں"۔

"ارے تو دیکھو نا۔ جلدی کرو... اس سے پہلے دیکھ لو کہ کوئی دروازہ کھولنے کے لیے آ جائے"۔

"بہت بہتر"۔ اس نے کہا اور ایک ہاتھ کو دروازے سے پکڑے رہا... دوسرے سے اس نے عینک اتاری... حویلی نظروں سے فوراً غائب ہو گئی۔

"غ غ... غائب... غائب ہو گئی"۔

"اور دروازہ... اس پر تم تمہارا ہاتھ ہے نا"۔

"ہاں بالکل... دروازہ اب بھی میرے ہاتھ میں ہے"۔

"ٹھیک ہے... تم عینک پہن لو"۔

"جی بہتر"۔ اس نے کہا اور عینک آنکھوں سے لگا لی... اسے حویلی پھر سے نظر آنے لگی... ایسے میں دروازہ کھلا اور چھلی کی آواز سنائی دی۔

"کک... کون؟"

"یہ ہم ہیں جناب۔۔۔ آپ کو شاید یاد نہیں رہا۔۔۔ ہم آپ سے پہلے بھی مل چکے ہیں"۔

"آف مالک۔۔۔ تم۔۔۔ تم یہاں بھی آ پہنچے۔۔۔ یعنی عجائب حویلی کے دروازے پر۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ مسٹر رانگ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ آپ کہاں ہیں۔۔۔ یہ لوگ تو الٹ دیں گے ہمارے نظام کو"۔

رانگ نمبر کی طرف سے انہیں کوئی جواب سنائی نہ دیا۔

"چوبی صاحب۔۔۔ ہمارے لیے کیا حکم ہے"۔

"حویلی میں آنا ہو تو آ جائیں۔۔۔ لیکن یہاں ذمہ تمہارا ہو گا۔۔۔ یہاں آپ کی ملاقات پروفیسر سیلانی سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ مجھ سے ہو سکتی ہے۔۔۔ کچھ اور بھی رانگ نمبر کے وفادار یہاں موجود ہیں۔۔۔ لیکن تم اس حویلی میں آ کر کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔۔۔ یہ تمہارے لئے بے بسی کا گھر ہو گا"۔

"تو کیا ہوا۔۔۔ ہم بے بسی سے جی لگا لیں گے"۔ آفتاب کی آواز لہرائی۔

"یہاں وقت رکا ہوا ہے۔۔۔ نہ تمہیں بھوک لگے گی نہ پیاس۔۔۔ نہ تمہاری عقل کام کرے گی۔۔۔ نہ تم کچھ سوچ سکو گے۔۔۔ نہ کچھ سمجھ سکو گے۔۔۔ نہ تمہیں یہ بات یاد رہ جائے گی کہ تم کون ہو۔۔۔ کون تھے۔۔۔ کیا کرتے تھے۔۔۔ کیا کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اس جگہ کیوں آئے تھے۔۔۔ لہٰذا یہاں آ کر تم کیا کرو گے"۔

"لیکن تم یہ سب باتیں کیسے کہ رہے ہو.... تم کیسے سوچ سکتے ہو؟"

"میری بات اور ہے.... میں بلیک ہول سے باہر ہوں"۔ اس نے کہا۔

"آخر کیسے باہر ہو.... اور کیوں باہر ہو؟"

"مسٹر رانگ نمبر کی مرضی.... میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔

"ہم اوپر ضرور آئیں گے.... اور دیکھیں گے کہ کیا کر سکتے ہیں، کیا نہیں"۔

"تب پھر آجاؤ"۔

"کیا خیال ہے اباجان.... میرے لیے کیا حکم ہے"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... چلے جاؤ.... ہم بھی تمہارے پیچھے آ رہے ہیں"۔

"جو حکم"۔ اس نے کہا اور اندر داخل ہو گیا.... چولی نے سے اندر داخل ہونے دیا۔

"انکل.... آپ اپنی رسی اچھال دیں.... میں یہاں کسی چیز سے باندھ دوں گا.... اس طرح آپ سب اوپر آ سکیں گے"۔ فاروق نے کہا۔

"اوہ ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔

منور علی خان نے رسی اوپر اچھال دی.... جلد ہی وہ رسی کے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ذریعے حویلی میں داخل ہو گئے۔۔۔ چولی نے دروازہ بند کر دیا۔

"ارے یہ کیا۔۔۔ ہم تو سب کچھ سوچ سکتے ہیں۔۔۔ دیکھ بھال سکتے ہیں"۔

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ مسٹر چولی۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے تھے"۔

"نہیں! میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا۔۔۔ لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔ اس کا جواب تو مسٹر رانگ نمبر ہی دے سکتے ہیں"۔

"گویا اس وقت ہم اس حویلی کے ذریعے فضا میں لٹکے ہوئے ہیں۔۔۔ عجیب سا لگ رہا ہے"۔

"ہاں عجیب ضرور لگ رہا ہے۔۔۔ مگر برا نہیں لگ رہا ہے۔۔۔ اور پھر ہم زمین سے زیادہ اونچائی پر بھی نہیں ہیں۔۔۔ ہم چاہیں تو نیچے چھلانگیں بھی لگا سکتے ہیں"۔

"تت۔۔۔ تو۔۔۔ کیا۔۔۔ جب ٹنڈا شہر غائب ہوا تھا۔۔۔ اس وقت وہ اسی جگہ سے کچھ اوپر موجود تھا"۔

"بالکل یہی بات ہے"۔

"لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ نظر کیوں نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اور یہ حویلی بھی ہمیں کیوں نظر نہیں آ رہی تھی"۔

"میں سائنس دان نہیں ہوں۔۔۔ رانگ نمبر سائنس دان ہیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اور کیا پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر ہیں؟"

"ہمیں نہیں معلوم... رانگ نمبر کون ہے... ہم تو بس پروفیسر سیلانی کو جانتے ہیں... رانگ نمبر کو آج تک نہیں دیکھا... اگر پروفیسر سیلانی رانگ نمبر ہیں تو بھی یہ بات مجھے نہیں معلوم"۔

"مسٹر چولی... کیا تمہارا اور دامن کا کوئی ساتھ ہے"۔ ایسے میں فاروق بول اٹھا۔

"کیا مطلب... یہ کیا بات ہوئی... میں سمجھ نہیں سکا"۔ اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے! ہم رسی تو دروازے سے لٹکی ہی چھوڑ آئے ہیں"۔

"کیا!!!" چولی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے خوف کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ لگا دی... وہ بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے... چولی نے دروازے پر پہنچ کر اس کو کھول ڈالا... اور نیچے جھک کر دیکھا... واقعی رسی لٹکی ہوئی تھی۔

"اس رسی کو اوپر کھینچ لیجیے"۔ اس نے خوف زدہ آواز میں کہا۔

"کیوں... کیا بات ہے"۔

"اس طرح تو کوئی بھی اوپر آ سکتا ہے... اور مسٹر رانگ نمبر نے یہ اجازت صرف آپ کے لیے دی تھی... ورنہ میں حویلی کا دروازہ نہ کھولتا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اوہ اچھا.... آپ خود رسی کو اٹھالیں"۔ فاروق نے فوراً کہا۔
وہ رسی کو پکڑنے کے لیے جھکا.... لیکن عین اس لمحے فاروق نے
اسے نیچے دھکا دے دیا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

راٹور

"کیا مطلب... آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟" انسپکٹر کامران مرزا نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ آپ کے علاوہ آپ کے ساتھی بھی دن کے اوقات میں ہی آئے تھے"۔

"ہم... میرے ساتھی... وہ کب آئے تھے؟"

"آپ تو انہیں یہیں چھوڑ گئے تھے... پھر آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ وہ کب آئے تھے؟"۔

"اوہ ہاں! لیکن میں نے یہ جملہ آپ کی بات سن کر کہا ہے"۔ وہ گڑبڑا گئے۔

"اچھا ٹھیک ہے... آپ اچانک چلے گئے تھے... پھر آپ کے ساتھی بھی حویلی سے نکلے تھے... اور ان کے جانے کے بعد میں نے دیکھا حویلی غائب ہو گئی تھی... میں حیرت زدہ رہ گئی... اب حویلی کی جگہ میدان تھا... لیکن پھر مجھے ٹھڈا کے غائب ہونے والی بات یاد آئی... اور دوسری سب باتیں بھی یاد آ گئیں... تب میں نے جان لیا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہ یہ وہی چکر ہے۔۔۔ رانگ نمبر والا۔۔۔ اس کے بعد آپ کے ساتھی واپس آئے۔۔۔ اور اس کے بعد میں جو منظر دیکھا۔۔۔ اس جیسا منظر میں نے شاید اپنی زندگی میں نہ کبھی دیکھا ہے اور نہ دیکھ سکوں گی"۔

"اور وہ منظر کیا تھا؟" وہ حیران ہو کر بولے۔

"پہلے وہ سب جمع ہو کر ایک دوسرے کے اوپر چڑھے۔۔۔ یعنی اس جگہ پہنچ کر۔ جہاں حویلی کا دروازہ تھا۔۔۔ پھر انہوں نے ایک اور انوکھی حرکت کی"۔

"اور وہ کیا؟"

"انہوں نے فضا میں ایک رسی اچھالی۔۔۔ اور کیا آپ یقین کریں گے۔۔۔ وہ رسی اوپر کہیں جا کر اٹک گئی۔۔۔ وہ اس رسی کے ذریعے اوپر کہیں غائب ہو گئے"۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی؟"

"یہ تو خود میں بھی نہیں جانتی کہ یہ کیا بات ہوئی؟"

"اچھا خیر۔۔۔ آپ نے واقعی بہت قیمتی باتیں بتائی ہیں۔۔۔ یہ لیجئے اپنا معاوضہ"۔ انہوں نے چند بڑے کرنسی نوٹ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیئے۔

"شکریہ۔۔۔ بہت بہت شکریہ"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

وہ جانے کے لیے اٹھے ہی تھے کہ دھڑام سے گرے۔۔۔ عورت نے ٹانگ اڑائی تھی۔۔۔ وہ اٹھے۔۔۔ اس کی طرف مڑے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ آپ نے کیا کیا؟"

"مذاق... مجھے مذاق کی عادت ہے"۔

"اچھا خیر... کوئی بات نہیں مذاق کی بات کا کیا برا ماننا"۔ یہ کہہ کر انہوں نے پھر قدم اٹھایا... اچانک اس عورت نے پھر ٹانگ اڑائی... لیکن اس بار انسپکٹر کامران مرزا صاف بچ گئے... پہلے وہ بے خبر تھے... اب ہوشیار تھے... لہٰذا اچھل کر دوسری طرف چلے گئے... اور اس کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔

"بس یا اور مذاق باقی ہے"۔

"بس... بہت کافی ہو گیا... آپ مذاق پروف لگتے ہیں"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"تب پھر... یہ غصہ کیسا؟" انسپکٹر کامران مرزا چونکے۔

"غصہ... نہیں تو... مجھے کیوں کرنا بھلا غصہ"۔ اس نے تلملا کر کہا۔

"اچھا خیر... نہیں آ رہا ہو گا آپ کو غصہ... میں چلا... آپ کا شکریہ"۔

اب وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے... ایسے میں ان کے اوپر ایک جال آ گرا... اور وہ اس میں الجھ گئے۔

"کیا یہ بھی مذاق کا کوئی حصہ ہے؟" انسپکٹر کامران مرزا نے ناخوشگوار انداز میں کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہ سنجیدگی کا ایک حصہ ہے۔ اب تم یہاں سے نہیں جا سکتے"۔ عورت غرائی۔

"ابھی ابھی تو آپ کچھ کہہ کر بات کر رہی تھیں۔۔۔ اب اچانک تم پر اتر آئیں"۔ وہ حیران رہ گئے۔

"ہاں! اتر آئی۔۔۔ ابھی تو میں نہ جانے کس کس چیز پر اتر آؤں گی"۔

"ضرور اتریں۔۔۔ میرا کیا جاتا ہے۔۔۔ لیکن مجھے جانے دیں"۔

"انسپکٹر کامران مرزا۔۔۔ تم نے پرانے زمانے کی جادو کی کہانیاں تو پڑھی ہیں۔۔۔ جس میں جن بھوت یا چڑیلیں آدمیوں کو قید کر لیا کرتے تھے"۔

"اچھا تو پھر"۔ وہ بولے۔۔۔ ساتھ ہی انہوں نے جال سے نکلنے کی کوشش جاری رکھی۔۔۔ اس نے بھی یہ بات نوٹ کر لی۔۔۔ لیکن کچھ نہ بولی۔

"سمجھ لو۔۔۔ میں ایک چڑیل ہوں۔۔۔ اور میں نے تمہیں یہاں قید کر لیا ہے"۔

"لیکن کس لیے۔۔۔ تم مجھ سے کیا چاہتی ہو"۔

"جو چاہتی ہوں۔۔۔ بتا نہیں سکتی۔۔۔ ابھی تمہارے باقی ساتھی بھی ادھر سے گزریں گے۔۔۔ اس وقت میں انہیں بھی بہت قیمتی باتیں بتانے کے لیے روکوں گی"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نن نہیں"۔ وہ بولے اور پھر جال توڑنے کے لیے پورا زور لگانے لگے۔

"نہیں ٹوٹے گا انسپکٹر کامران مرزا..... مجھے رانوتا کہتے ہیں"۔

"رانوتا..... کون رانوتا"۔

رانگ نمبر کی ایک معمولی سی خادمہ..... رانگ نمبر کو تم لوگ سمجھتے کیا ہو..... وہ اس دنیا کا سب سے بڑا لیڈر ہے..... اس کے پاس دماغ ہے..... صلاحتیں ہیں..... پوری دنیا پر حکومت کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے"۔

"غلط..... بالکل غلط"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلا اٹھے۔

"کیا غلط..... میری کون سی بات غلط لگی"۔ اس نے منہ بنایا۔

"یہ کہ پوری دنیا پر حکومت کرنا اس کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے..... اگر ایسا ہوتا تو وہ انشارجہ سے کیوں مدد مانگتا..... جیرال' ابطال اور راٹور کیوں اس کی مدد کے لیے بھیجے جاتے"۔

"اسے ان کی مدد کی بالکل ضرورت نہیں تھی..... لیکن تم لوگوں کے مقابلے کے لیے ان کی مدد لینا پڑی..... دراصل اس کے دماغ میں ایک بات بیٹھ گئی ہے..... اور وہ یہ کہ تم لوگ بہت خطرناک ہو..... ہم سب پوری کوشش کر چکے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس کے دماغ سے یہ بات نکال دیں..... لیکن ایسا نہیں ہو سکا"۔

"تمہارے ماہرین بھی یہ کام نہ کر سکے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ کہ ہم اور ہمارے ماہرین۔۔۔ سب مل کر اس کے ذہن سے یہ وہم نہیں نکال سکے۔۔۔ یہاں تک کہ۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گئی۔

"یہاں تک کہ کیا؟" انہوں نے فوراً کہا۔

"یہاں تک کہ ہپناٹزم کے ذریعے بھی یہ کوشش کر لی گئی۔۔۔ لیکن ہپناٹسٹ کی کوششیں بے کار گئیں۔۔۔ اس کا دماغ حد سے زیادہ طاقتور ہے۔۔۔ وہ اس کو اپنے اثر میں نہیں لا سکا۔۔۔ بڑے سے بڑا ہپناٹزم کا ماہر بھی نہیں لا سکا۔۔۔ اور اس طرح یہ کوشش بے کار گئی۔۔۔ وہم دماغ کا دماغ میں ہی رہ گیا۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے جگہ جگہ مجھ جیسے پہرے دار بٹھا رکھے ہیں۔۔۔ جو تم لوگوں کی ہر کوشش ناکام بنا دیں گے"۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ بات بھی ہے"۔

"صرف یہی بات نہیں۔۔۔ اس جیسی ہزار ہا باتیں ہیں"۔

"تب پھر تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔ تم نے اپنا نام رانوتا بتایا ہے نا"۔

"ہاں! یہی نام ہے میرا۔۔۔ تو پھر' اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"سنو مس رانوتا۔۔۔ اس کا وہم اسے لے ڈوبے گا۔۔۔ وہ ہمارے ہی ہاتھوں مارا جائے گا"۔

"ایسا محسوس تو نہیں ہوتا۔۔۔ کیونکہ جس قدر طاقت وہ بن چکا

ہے۔۔۔ تم لوگ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نظر نہیں آتے"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"خیر چھوڑو۔۔۔ اور یہ بتاؤ۔۔۔ ابھی تم نے جو کہانی سنائی تھی۔۔۔ وہ کس حد تک درست تھی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"سو فیصد درست۔۔۔ لیکن اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ تم اس کہانی سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہو تو ہرگز نہ سناتی، مطلب یہ کہ وہ کہانی تمہارے کسی کام نہیں آئے گی"۔

"تب پھر مجھے جانے دو۔۔۔ جب میں یا ہم رانگ نمبر کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔۔۔ اور نہ یہ کہانی میرے کام آسکتی ہے تو مجھے یہاں روکنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ضرورت ہے۔۔۔ یہ کہ مسٹر رانگ نمبر کا وہم ایسا کرا رہا ہے ورنہ میں ذاتی طور پر کوئی ضرورت نہیں سمجھتی"۔

"خیر۔۔۔ اب جو کرنا ہے کرو۔۔۔ میں کچھ نہیں کہوں گا"۔ یہ کہہ کر وہ ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھے۔۔۔ لیکن تیسری بار گرے۔ اگرچہ انہوں نے پوری کوشش کی تھی کہ اس کی ٹانگ کی لپیٹ میں نہ آئیں"۔

"واہ انسپکٹر کامران مرزا۔۔۔ تم تو میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ رانگ نمبر تو بہت دور کی بات ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"دور کی بات کو نزدیک کی بات بنتے کیا دیر لگتی ہے"۔ وہ مسکرائے اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جال کو وہ توڑ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے.... تم جا سکتے ہو.... اب میں نہیں روکوں گی"۔ اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

وہ احتیاط سے دروازے کی طرف مڑے.... اس بار رانوتا نے حرکت نہ کی.... یہاں تک کہ وہ دروازے تک پہنچ گئے.... اب جو انہوں نے دروازے کو کھولنا چاہا تو وہ ٹس سے مس نہ ہوا.... انہوں نے پورا زور لگایا.... لیکن دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا.... اور اس کی مضبوطی پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ اس سے سر ٹکرانا بے وقوفی کا کام ہو گا.... وہ رانوتا کی طرف مڑے۔

"تم کچھ بھی کر لو.... میں نکل جاؤں گا"۔

"روکا کس نے ہے.... وہ تین بار ٹانگ اڑانا تو میرا مذاق تھا.... ورنہ میں ایک ہی بار میں ایسا وار کر سکتی تھی کہ تم بالکل ڈھیر ہو جاتے.... اور پھر نہ اٹھ سکتے.... لیکن اس طرح مزا کیا خاک آتا.... ہم تو چاہتے ہیں' ساتھ ساتھ ذرا ذرا مزا بھی آتا رہے"۔

"تت.... تو کیا.... تم بھی جیرال' ابطال اور راٹور کی ساتھی ہو؟"

"ہاں! میں ان کے ساتھ ہی آئی تھی.... ویسے اطلاعاً عرض یہ ہے کہ میں راٹور کی بہن ہوں"۔

"کیا!!!" ان کے منہ سے مارے حیرت کے نکلا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں! اور بیگال میں میرا حکم کس طرح چلتا ہے۔۔۔ یہ صرف بیگال میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔ اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔۔۔ بیگال کا صدر بھی میرے سامنے کھڑا ہوا کانپتا ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" انسپکٹر کامران مرزا نے بوکھلا کر کہا۔

"ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا"۔ اس نے کہا۔

وہ ایک بار پھر چونکے۔

"تو تم ہم سے اس حد تک واقف ہو"۔

"ایک ایک رگ سے واقف ہوں۔۔۔ لیکن اس سے پہلے تم لوگوں کی طرف توجہ دینے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔ اب ملا ہے موقع تو بہت اچھی طرح توجہ دینے والی ہوں"۔

"رانگ نمبر نے یہ اپنے حق میں اچھا نہیں کیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا اچھا نہیں کیا؟"

"تم لوگوں کو بلا کر۔۔۔ اب اس کا سارا کھیل آخر کار تم لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا اور وہ منہ دیکھتا رہ جائے گا اور اس بات کا احساس اسے اس وقت ہو گا جب وہ سب کچھ لٹا چکا ہو گا۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہ کہ۔۔۔ آخر کار اس کے منصوبے پر تم لوگ قبضہ کر لو گے اور حکومت بھی تم لوگوں کی ہو گی۔۔۔ رانگ نمبر بے بس ہو کر رہ جائے

گا۔۔۔ یا تمہارے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔۔۔ فی الحال اس کا منصوبہ۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ فارمولا شاید تم لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے اور تم اس کو سمجھ نہیں پا رہے کہ اس نے بلیک ہول کیسے تیار کر لیا ہے"۔

"ان فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔۔۔ انسپکٹر کامران مرزا تم اپنی بات کرو"۔

"میں اس عمارت سے باہر جا رہا ہوں۔۔۔ روک سکو تو روک لو"۔ انہوں نے پرسکون آواز میں کہا۔

"روکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تم باہر نہیں جا سکتے"۔

"اچھی بات ہے"۔ انہوں نے کہا اور اچانک ایک سمت میں دوڑ لگا دی۔۔۔ اس طرف دراصل سیڑھیاں تھیں اور وہ پہلے ہی سیڑھیاں دیکھ چکے تھے۔

"ارے ارے۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ چھت بہت اونچی ہے۔۔۔ کوئی انسان اتنی اونچائی سے چھلانگ نہیں لگا سکتا۔۔۔ اور اگر لگا بھی لو گے۔۔۔ اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو بھی جاؤ گے تو کیا ہے۔۔۔ باہر تمہارے دوست اس غرض کے لیے موجود ہیں"۔

"کس غرض کے لیے ۔۔۔ انہوں نے بھاگتے بھاگتے پوچھا"۔

"تمہیں پکڑنے کے لیے"۔

"کوئی پروا نہیں"۔ وہ بولے اور سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔۔۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جونہی وہ آخری سیڑھی پر پہنچے... ان کی ٹھوڑی پر ایک مکا لگا... وہ الٹ کر گرے اور لڑھکتے ہوئے نیچے چلے آئے... بالکل اسی جگہ پر جہاں رانوتا کھڑی تھی"۔

"میں چاہوں تو صرف ایک ٹھوکر اس وقت تمہارے دماغ پر رسید کر دوں اور تم اٹھ نہ سکو... لیکن پھر وہی مسئلہ ہمارا... ہمیں مزا نہیں آئے گا"۔

"اگر مزے کا اتنا ہی شوق ہے... تو پھر مجھے باہر کیوں نہیں جانے دیتے... کر لینے دیں ہمیں کوشش رانگ نمبر تک پہنچنے کی... جب ہم اس کے پاس پہنچ جائیں... اس وقت آپ لوگ دخل اندازی کر لیجئے گا"۔

"نہیں... ہمیں ہر موڑ پر روکنے کا حکم ہے تم لوگوں کو"۔ وہ سرد آواز میں بولی۔

"اور یہ اوپر کون تھا؟"

"ہو گا راٹور... یا پھر اقبال"۔ اس نے منہ بنایا۔

"اچھا تو میں ایک بار پھر جا رہا ہوں"۔

"کوئی اعتراض نہیں"۔ اس نے کندھے اچکائے۔

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے کی بجائے... بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"یہ کیا انسپکٹر کامران مرزا... اب پھر دروازے پر کوشش کرو

گے.... نہیں ٹوٹے گا تم سے"۔

انہوں نے کچھ نہ کہا.... بیرونی دروازے تک پہنچ گئے.... اور پھر یکایک سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔

"دوڑو.... دوڑو.... ضرور دوڑو"۔ اس نے قہقہہ لگایا۔

لیکن اچانک انہوں نے اپنا رخ تبدیل کر لیا اور اب ان کا رخ رانوتا کی طرف تھا.... رانوتا کو عین اس وقت احساس ہوا.... جب انہوں نے یک دم اپنا رخ تبدیل کیا تھا.... اور پھر ان کا جسم رانوتا کے جسم سے عجیب انداز سے ٹکرایا.... ان کے جسم کا دایاں پہلو اس کے سینے سے ٹکرایا.... وہ دھڑام سے گری.... ادھر انسپکٹر کامران مرزا کو محسوس ہوا جیسے ان کا جسم کسی پتھر سے ٹکرایا.... وہ بھی الٹ کر گرے اور ساکت ہو گئے۔

"بہت خوب.... ٹکر لاجواب تھی"۔ انہوں نے راٹور کی آواز سنی۔

شوخ انداز میں مسکراتا ہوا نیچے اتر رہا تھا.... انسپکٹر کامران مرزا نے اٹھنے کی کوشش کی.... وہ اس کے نزدیک آنے سے پہلے اٹھنا چاہتے تھے.... لیکن نہ اٹھ سکے.... دو تین بار کوشش کی.... لیکن پھر فرش پر ڈھیر ہو گئے.... ایسے میں راٹور ان کے سر پر پہنچ گیا.... اس نے اپنا ایک پیر ان کے سینے پر رکھ دیا اور سرد آواز میں بولا۔

"اب ذرا اٹھ کر دکھانا انسپکٹر کامران مرزا.... میں مان جاؤں گا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آپ کو"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے اٹھنے کے لیے زور لگایا.... ان کا پیر بھی سینے پر سے پیچھے اتارنے کی کوشش کی.... لیکن کامیاب نہ ہو سکے.... آخر تھک ہار کر بولے۔

"ٹھیک ہے.... اب تم جو کرنا چاہتے ہو کر گزرو"۔

انھوں نے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے.... راٹور زور سے ہنسا اور اچانک انسپکٹر کامران مرزا کی لات حرکت میں آئی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اف

"ارے! یہ کیا کیا؟" محمود، آصف وغیرہ چلا اٹھے... لیکن چلانے والوں کا ساتھ انسپکٹر جمشید نے نہ دیا۔

"ہم... میں نے اسے نیچے گرا دیا... وہ دیکھو... چولی نیچے بے ہوش پڑا ہے"۔ فاروق نے نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ... وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آیا"۔

"اوہ... وہ اس عینک کے بغیر نظر نہیں آئے گا"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا پھر انہوں نے فوراً عینک فاروق کی آنکھوں پر سے اتاری اور اپنی آنکھوں پر لگا کر نیچے دیکھا۔

"ہاں! واقعی... چولی نیچے پڑا ہے... اور بے حس ہے... اونچائی اگرچہ اس قدر زیادہ نہیں ہے... لیکن شاید چولی کا سر زمین سے ٹکرا گیا ہے"۔

"اب... اب ہم کیا کریں؟"

"یہ حویلی اب ہمارے قبضے میں ہے... پروفیسر سیلانی کی حویلی... وہ بھی فضا میں لٹکی ہوئی حویلی... یہ بات کس قدر عجیب ہے... کس

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

قدر پرلطف ہے۔۔۔ کس قدر سنسنی خیز ہے"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"سوال یہ ہے کہ اب ہم کیا کریں؟؟"

"دروازہ بند کر دو۔۔۔ اب ہم اس حویلی کا آزادانہ جائزہ لیں گے"۔ انسپکٹر جمشید پرجوش انداز میں بولے۔

"کیوں۔۔۔ کیا تم مجھے بھول گئے"۔

انہوں نے پروفیسر سیلانی کی آواز سنی۔۔۔ اور پھر وہ ان کے سامنے آ گیا۔۔۔ غالباً اب تک کہیں دور چھپا ان کی باتیں سنتا رہا تھا۔

"فاروق دروازہ بند نہ کرنا"۔ انسپکٹر جمشید نے فوراً کہا۔

"جی بہتر۔۔۔ نہیں کرتا"۔

"بات ہے بھی ٹھیک"۔ سیلانی ہنسا۔

"کک۔۔۔ کون۔۔۔ کون سی بات سنکل ایلانی"۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔ سنکل ایلانی"۔

"وہ میرا مطلب تھا۔۔۔ انکل سیلانی"۔

"اور وہ بات کون سی ٹھیک تھی"۔ محمود نے گویا یاد دلایا۔

"یہ کہ دروازہ بند نہ کرنا۔۔۔ آخر کو فرار ہونے کا راستا بھی تو رہنا چاہیے"۔

"اور ہم کیوں ہوں گے فرار"۔

"آخر تم مار کھا کر فرار ہونے کی ہی سوچو گے"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"ارے میاں جاؤ.... بہت دیکھے ہیں.... مار کھلانے والے.... اس وقت اپنی فکر کریں"۔ شوکی نے ہانک لگائی۔

اچانک اس نے شوکی پر چھلانگ لگا دی.... شوکی کی چیخ نکل گئی.... وہ کچھ اس بے ڈھب انداز میں اپنی جگہ سے بھڑک کر ہٹا کہ آفتاب سے ٹکرا گیا.... دونوں دھڑام سے گرے' لیکن ان کے گرنے کا فائدہ یہ ہوا سیلانی ان کے اوپر سے گزر کر خان رحمان سے جا ٹکرایا.... خان رحمان بھی اس حد تک چوکنے نہیں تھے.... نہ انہیں یہ اندازہ تھا کہ وہ اچانک چھلانگ لگا دے گا.... وہ بھی دھڑام سے گرے.... اور ساتھ ہی چلائے۔

"ارے باپ رے.... جمشید"۔

"یار میں کیوں ہوتا تمہارا باپ"۔ انسپکٹر جمشید جھلا کر بولے۔

"اوہو جمشید.... یہ آدمی.... اس کا جسم.... بہت سخت ہے.... چاقو لے لو.... محمود سے.... نہیں تو یہ سب کا بھرتہ بنا دے گا"۔

"چلو کوئی بات نہیں انکل.... کھانے کے تو کام آئے گا"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن.... کس کے کام آئے گا"۔ فاروق نے آنکھیں نکالیں۔

"ہمارے اور کس کے"۔

"احمق کہیں کے.... ہمارا ہی بھرتہ ہمارے ہی کس طرح کام آئے گا"۔ محمود نے جل کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ تو وہی بات ہو گئی.... ہماری بلی ہمیں ہی میاؤں"۔

"لو اور سنو.... یہ بات کس طرح ہو گئی.... ارے بھئی.... بات تو وہی ہو گئی.... ہمارا جوتا ہمارے ہی سر.... کیوں انکل؟" آصف نے فوراً کہا۔

"پتا نہیں.... میں اس وقت اردو کی کلاس نہیں لے رہا"۔ انسپکٹر جمشید جل گئے۔

"لیکن آپ ہم میں بڑے تو ہیں.... فیصلہ تو کر سکتے ہیں"۔ مکھن بولا۔

"سیلانی کی طرف توجہ دو.... ورنہ محاورات کی چٹنی بن کر رہ جائے گی"۔ وہ غرائے۔

انہیں یوں لگا جیسے سب کے سب ہوش میں آ گئے ہوں.... اور پھر وہ اس کے مقابلے میں ڈٹ گئے.... ایک دائرے میں کھڑے ہو گئے.... وہ دائرے کے درمیان آ گیا۔

"آؤ.... آؤ.... مجھ پر حملہ کرو.... بڑھ چڑھ کر حملہ کرو"۔ اس نے دونوں ہاتھ ہلائے۔

"لل.... لیکن بڑھ چڑھ کر کس طرح حملہ کریں"۔ فاروق بوکھلا کر بولا۔

"کیوں.... کیا بات ہے.... کیا تمہیں بڑھ چڑھ کر حملہ کرنا نہیں آتا"۔ محمود نے اسے گھورا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نن نہیں... پہلے تم کرو بڑھ چڑھ کی... پھر میں کر کے دکھاؤں گا بڑھ چڑھ کر"۔

"حد ہو گئی... انہیں ایسے میں بھی مذاق کی سوجھ رہی ہے"۔ منور علی خان نے بھنا کر کہا۔

"آہا... بہت دیر بعد آواز کی انکل آئی"۔ رفعت نے خوش ہو کر کہا۔

"لو اور سنو... آواز کی انکل"۔

"یہ کیا... عورتوں کی طرح باتیں بگھارنے لگے... مجھ پر حملہ کرو"۔

"اس سے پہلے کہ ہم حملہ کریں... ایک بات بتا دیں"۔ ایسے میں آصف کی آواز ابھری۔

"اور وہ کیا... بلکہ ایک کیا... تم دس باتیں پوچھو"۔

"فی الحال... ایک ہی کافی ہے... جب دس باتیں پوچھنے کی ضرورت محسوس ہو گی... اس وقت دس پوچھیں گے"۔

"اچھی بات ہے... پوچھو"۔

"کیا تم ہی رانگ نمبر ہو"۔

"ارے باپ رے... مم... میں... اور رانگ نمبر... وہ تو بہت بڑی چیز ہیں... میں تو ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں... کیوں میرا مذاق اڑاتے ہیں... ویسے بھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے نا... یہ

وقت ہے مقابلے کا۔۔۔ اب جب کہ تم یہاں تک آ ہی گئے ہو تو پھر دو دو ہاتھ بھی ہو جائیں"۔

"یہاں تک کیا مطلب۔۔۔ کیا یہ مسٹر رانگ نمبر کا ہیڈکوارٹر ہے"۔

"ہیڈکوارٹر تو خیر نہیں۔۔۔ تم اسے ایک شاخ کہہ سکتے ہو"۔

"آہا پھر تو مزا آ جائے گا۔۔۔ شاخ کو تو کم از کم تباہ کریں گے"۔

"آؤ آؤ۔۔۔ ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔ تم کتنے پانی میں ہو"۔

"بہت بہتر۔۔۔ میں پہل کرنے لگا ہوں"۔

یہ کہہ کر فاروق لوٹ لگا گیا۔۔۔ اور لڑھک کر اس کی ٹانگوں کے بالکل پاس پہنچ گیا۔۔۔ دوسرے ہی لمحے اس کے دونوں پیر اس کی پنڈلیوں کی ہڈیوں پر لگے۔۔۔ لیکن وہ ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔۔۔ البتہ اس کی حرکت کا اتنا فائدہ ہوا کہ اس کی توجہ پوری طرح فاروق کی طرف ہو گئی۔۔۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر محمود نے اپنی ایڑی سے چاقو نکال لیا۔

"تم لوگ بلاوجہ پریشان ہو رہے ہو۔۔۔ ایک طرف ہٹ جاؤ۔۔۔ میں کر لیتا ہوں اس سے دو دو ہاتھ"۔ انسپکٹر جمشید پرسکون آواز میں بولے۔۔۔ یہ انہیں ایک اشارہ تھا۔۔۔ اس اشارہ کو سب سے پہلے فرزانہ نے سمجھا۔۔۔ لہٰذا وہ بول اٹھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ہم ایک طرف ہٹ جاتے ہیں۔۔۔ آپ اس سے

دو یا چار چار ہاتھ کر لیں... ہمیں کوئی اعتراض نہیں"۔

"شکریہ فرزانہ"۔

"اور یہ لیجیے ابا جان"۔ محمود بولا۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے چاقو ان کی طرف اچھال دیا... انہوں نے چاقو دبوچ لیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا... چاقو ہلکی سی آواز کے ساتھ کھل گیا۔

سیلانی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"یہ... یہ کیسی آواز تھی؟"

"محمود کے چاقو کی آواز تھی... یہ رہا میرے ہاتھ میں"۔

"ارے! اتنا ننھا سا چاقو... یہ میرا کیا بگاڑ سکتا ہے بھلا"۔

"میں اسی چاقو سے تمہیں تگنی کا ناچ نچاؤں گا"۔ وہ ہنسیں۔

"انکل کیا ضروری ہے کہ تگنی کا ناچ ہی نچائیں... چوگنی کا نچا لیں"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"گھبراؤ نہیں... آج تمہاری تمام حسرتیں پوری ہو جائیں گی"۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کو تیزی سے گردش دینا شروع کیا۔

"جو بھی میرے ہاتھ یا پیر کی زد میں آئے گا... وہ ڈھیر ہو جائے گا... پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی"۔

"میرا خیال ہے... یوں مزا نہیں آئے گا"۔ ایسے میں انسپکٹر

جمشید کی آواز سنائی دی۔

"تب پھر جیسے مزا آتا ہے.... کر لیں.... مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔

"صرف میں اور آپ لڑتے ہیں.... باقی لوگ تماشا دیکھیں گے.... کیا مجھے چاقو استعمال کرنے کی اجازت ہے"۔

"کر لو جو کرنا ہے.... اب تم سب کی موت آگئی ہے.... بچ نہیں سکو گے"۔

ہم نے تو سنا تھا.... ہمیں زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے"۔ آصف نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"نہیں.... رانگ نمبر نے اقبال اور راٹور سے اتفاق نہیں کیا.... وہ لوگ ضرور تم سب کو زندہ رکھنے کے حق میں ہیں.... لیکن مسٹر رانگ نمبر کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں.... خاص طور پر اس وقت جو صورت حال پیش آگئی ہے' اس کی وجہ سے بھی کیونکہ رانگ نمبر سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم لوگ ہوا میں لٹکتی حویلی میں بھی آ سکتے ہو.... لیکن تم لوگ آ گئے.... لہٰذا فوری طور پر رانگ نمبر کو اپنا فیصلہ سنانا پڑا.... یہ کہ تم لوگوں کو ختم کر دیا جائے"۔

"لیکن اس کے لیے اس قدر کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے.... بس ہمیں چپکے سے کسی بلیک ہول میں بند کر دیں اور اس بلیک ہول کو تباہ کر دیں"۔

"نہیں.... سب لوگ تمہاری موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں"۔

"لیکن یہاں.... سب لوگ کہاں؟" انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"سب لوگ یہیں ہیں.... نظریں اٹھا کر دیکھو.... اس ہال میں گیلریاں ہیں چاروں طرف"۔

اب انہوں نے نظریں اٹھائیں.... پہلی گیلری میں انہیں خالی کرسی نظر آئی.... شاید اس کرسی پر اقبال تھا.... دوسری گیلری میں پروفیسر داؤد بیٹھے نظر آئے.... انہیں دیکھ کر وہ زور سے اچھل ہی پڑے۔

"ارے.... پروفیسر صاحب آپ"۔ خان رحمان چلائے۔

پروفیسر داؤد نے انہیں کوئی جواب نہ دیا.... انہیں یوں محسوس ہوا جیسے انہوں نے ان کی آواز سنی تک نہیں۔

"یہ کیا بات.... یہ میری آواز کیوں نہیں سن رہے"۔

"یہ اس وقت ایک طرح سے بلیک ہول میں ہیں اور باہر بھی.... آنکھوں سے دیکھنے کے لحاظ سے تو یہ باہر ہیں اور کچھ کہنے کے لحاظ سے یہ قید میں ہیں.... یہ اس لڑائی کو دیکھیں گے.... سمجھیں گے.... لیکن نہ تو کچھ کر سکیں گے اور نہ کچھ کہہ سکیں گے"۔

"اوہ!!" ان کے منہ سے نکلا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

اب انہوں نے تیسری اور چوتھی گیلری کی طرف دیکھا.... وہ بھی خالی تھیں۔

"ایک خالی کرسی تو سمجھ میں آتی ہے.... اس لیے کہ اس پر مسٹر ابطال ہوں گے.... لیکن اس تیسری اور چوتھی خالی کرسی کی سمجھ نہیں آئی.... آخر ان پر کسے بیٹھنا ہے.... اور کیا مسٹر رانگ نمبر اور راٹور"۔ انسپکٹر جمشید جلدی جلدی بولے۔

"نہیں انسپکٹر جمشید.... تمہارا یہ اندازہ آخر کار غلط ہو گیا.... اس کرسی پر ایک اور ہستی آنے والی ہے.... مسٹر راٹور کے ساتھ"۔

"کک.... کیا مسٹر جیرال"۔

"نہیں.... وہ تمہارا ساتھی بن چکا تھا.... لہٰذا مسٹر رانگ نمبر نے اسے بھی بلیک ہول میں بند کر دیا"۔

"لیکن اگر پروفیسر داؤد کو یہاں لایا جا سکتا ہے.... تو انہیں کیوں نہیں لایا جا سکتا"۔ انسپکٹر جمشید نے اعتراض کیا۔

"مسٹر رانگ نمبر.... آپ نے انسپکٹر جمشید کا اعتراض سنا"۔

"ہاں سنا.... میں جیرال کو بھی لا رہا ہوں.... لیکن اسی حالت میں جس میں پروفیسر ہیں"۔

"چلئے یہی سہی"۔

اور پھر صرف ایک منٹ بعد انہیں جیرال پروفیسر داؤد کے ساتھ ایک کرسی پر نظر آیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"مسٹر جیرال.... آپ کا کیا حال ہے؟" آصف نے بلند آواز میں کہا۔

اس کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی.... وہ سمجھ گئے کہ سیلانی ٹھیک کہہ رہا ہے"۔

"اور ایک اور ہستی جو آنے والی تھی؟"

"وہ بھی بس آتی ہو گی.... کسی وقت بھی وہ آپ کو اس کرسی پر نظر آئے گی"۔

"اس ہستی کا نام کیا ہے؟"

"بتانا ضرور نہیں.... پھر بھی جب وہ آجائے گی تو بتا دیا جائے گا"۔ سیلانی نے کہا۔

"اچھی بات ہے.... تو کیا اب لڑائی شروع کی جائے"۔

"ہاں.... شروع کریں"۔

انسپکٹر جمشید نے چاقو والا ہاتھ اوپر اٹھایا.... اور اس کی طرف لپکے' انداز ایسا تھا جیسے چاقو سے حملہ کرنا چاہتے ہوں.... لیکن پھر اچانک وہ مڑے اور اس گیلری کی سیڑھیوں تک جا پہنچے۔

"ارے ارے.... یہ کیا؟" سیلانی ان کی طرف بھاگا۔

"خبردار.... روکو اسے"۔ انسپکٹر جمشید گرجے۔

ان کے جسموں میں بجلی سی کوند گئی.... وہ بلا کی تیزی سے دوڑے اور سیلانی کے راستے میں آگئے.... ادھر سیلانی بہت گھبراہٹ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

میں دکھائی دے رہا تھا... شاید اسے انسپکٹر جمشید کا گیلری کی طرف مڑنا پسند نہیں آیا تھا... اس کے چہرے پر شدید گھبراہٹ بھی طاری تھی... لہٰذا جونہی وہ اس کے راستے میں آئے... اس نے ہاتھ گھما دیے... اس کا پہلا ہاتھ فرزانہ کے کندھے پر پڑا... کیونکہ سب سے پہلے وہی آگے آئی تھی... ساتھ ہی دوسرا ہاتھ فرحت کے جبڑے پر پڑا... دونوں الٹ گئیں... ان کے گرتے ہی رفعت اور شوکی اس کے سامنے آ گئے... اس نے پھر ہاتھ گھمائے... لیکن اس وقت تک رفعت اور شوکی اس کے انداز کو دیکھ چکے تھے... لہٰذا وہ اس کا وار بچانے کے لیے دائیں بائیں لڑھک گئے... اور اس کے سیدھ میں نکل گئے... ایسے میں منور علی خان اس کی کمر کی طرف بڑھے... ان کے ہاتھ میں ایک عجیب سا اوزار تھا... اور وہ لوہے کا تھا... اس پر ایک ہینڈل لگا تھا... اوزار کو ہینڈل سے پکڑے... وہ عین اس کی کمر تک پہنچ گئے... اس کی توجہ فرزانہ اور شوکی کی طرف تھی... لیکن وہ ایک ہی وقت میں دونوں پر وار نہیں کر سکتا تھا... لیکن ان کے ادھر ادھر ہو جانے کی وجہ سے اب اس کا سیڑھیوں تک جانے کا راستا صاف تھا... لہٰذا وہ انہیں بھول کر سیڑھیوں کی طرف لپکا... ایسے میں منور علی خان کا اوزار اس کی کمر پر لگا... وہ تڑپ کر مڑا، اس کے منہ سے چیخ نکل گئی... اور پھر وہ کمر کے بل گرا... اس رخ سے گرنے کی وجہ سے اوزار فرش سے ٹکرایا اور اس کے جسم میں اور دھنس گیا... اس کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

منہ سے ایک اور دل دوز چیخ نکل گئی۔

اس کے ساتھ ہی منور علی خان کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا.... اس ہاتھ میں ان کی شکاری رسی تھی.... اور پھر وہ رسی اس کی ٹانگوں کے گرد لپٹتی چلی گئی.... ٹانگوں کے بعد باری آئی باقی جسم کی.... جونہی وہاں سے اچھی طرح جکڑ کر فارغ ہوئے.... انہوں نے پروفیسر داؤد کی آواز سنی۔

"اف میرے خدا! یہ کیا ہو رہا ہے"۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ملاقات کرلیں

ان کی لات راٹور کی کمر پر لگی اور وہ منہ کے بل الٹ گیا.... ایسے میں انہوں نے رانوتا کو اٹھتے دیکھا.... انہوں نے فوراً ہی اس کی طرف چھلانگ لگائی.... لیکن وہ فوراً ایک طرف ہٹ گئی.... اس سے اس قدر تیزی کی امید انہیں ایک فیصد بھی نہیں تھی.... وہ تو اس خیال میں تھے کہ وہ ان کے ہاتھوں چوٹ کھا چکی ہے.... رانوتا شوخ انداز میں ہنسی۔

"انسپکٹر کامران مرزا تم برے پھنسے.... ساتھی تمہارے ساتھ ہیں نہیں.... ہم میں سے کسی ایک سے بھی مقابلہ تمہارے بس کا روگ نہیں.... بیک وقت دونوں سے مقابلہ تو تم کیا کرو گے"۔

"اور ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا ہوا تم دونوں کے ساتھ"۔ وہ مسکرائے۔ انداز میں ذرا بھی گھبراہٹ نہیں تھی۔

"میں تو تمہاری لڑائی کا انداز دیکھنا چاہتی تھی.... اور راٹور میری طرف متوجہ ہو گیا تھا کہ تمہارا وار چل گیا.... اب ہم دونوں سنبھل چکے ہیں اور تمہیں پیس ڈالنے کے لیے بالکل تیار ہیں.... لیکن ہم

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

تمہیں پورا پورا موقع دینا چاہتے ہیں"۔ رانوتا مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"تم اس وقت ہمارے درمیان میں ہو..... ہم دونوں ایک ساتھ تمہاری طرف دوڑیں گے..... ایک ہی وقت میں تمہارے جسم سے ٹکرائیں گے..... اور بس..... وہ لمحہ تمہاری زندگی کا آخری لمحہ ہو گا..... کیونکہ آج تک ہمارے اس وار سے کوئی نہیں بچ سکا..... ہم بھائی بہن کا یہ وار پورے بیگال میں مشہور ہے..... اور اس سے بڑے بڑے خوف کھاتے ہیں..... ایک نامی گرامی پہلوان ہمارے مقابلے میں اترا تھا..... اس کا ڈیل ڈول تم سے چار گنا تو ضرور ہو گا..... کہنے لگا..... مجھے پیس کر دکھاؤ..... تب مانوں..... لیکن وہ بے چارہ مانتا کیسے"۔ رانور کہتے کہتے رک گیا۔

"کیوں..... یہ کیا بات ہوئی؟"

"بھئی جونہی ہم نے دوڑ لگائی..... اس سے ٹکرائے..... وہ بے چارہ درمیان میں پچک کر رہ گیا..... اور سوکھی لکڑی کی طرح گرا..... بیگال کے چوک میں اس کی پچکی ہوئی اور سوکھی ہوئی لاش کئی دن تک لٹکی رہی تھی..... جب بو ناقابل برداشت ہو گئی..... تب اس کو دفن کیا گیا"۔

"مطلب یہ کہ اب تم مجھے پیس ڈالنے کے لیے تیار ہو"۔

"ہاں! اب تم لوگ حد درجے خطرناک ہو گئے ہو..... رانگ نمبر

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اب تمہیں زندہ نہیں دیکھ سکتا.... اگرچہ ہم تم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے حق میں نہیں ہیں.... لیکن مسٹر رانگ نمبر سے ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے.... اس لیے ہمیں یہ کام ان کی ہدایت کے مطابق کرنا پڑ رہا ہے"۔

"کوئی بات نہیں.... مجھے کوئی افسوس نہیں.... آپ اپنا کام کریں.... ہم اپنا کریں گے.... زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

"اچھی بات ہے.... چلو رانوٹا.... تیار ہو جاؤ.... ہمیں اس طرح دوڑ لگانا ہے کہ یہ کسی طرف سے بھی نکل نہ پائے.... اور اس کے بعد ہمیں گیلری میں جانا ہے.... وہاں ہمارا انتظار ہو رہا ہے.... وہاں پہنچ کر ہم انہیں خبر سنائیں گے کہ انسپکٹر کامران مرزا کا کانٹا کم از کم ہم نکال آئے ہیں"۔

"گیلری.... کیا مطلب؟"

"یہاں سے کچھ فاصلے پر تمہارے ساتھیوں کے ساتھ بھی اس وقت زندگی اور موت کی ہولناک جنگ لڑی جا رہی ہے.... اس لیے کہ رانگ نمبر اب تم میں کسی ایک کو بھی زندہ دیکھنا پسند نہیں کرتا"۔

"نن نہیں"۔ وہ خوف زدہ انداز میں بولے۔

"بس.... انسپکٹر کامران مرزا ڈر گئے.... ابھی تم کہ رہے تھے کہ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔

"بالکل یہی بات ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"بچوں کی موت اور زندگی کا سوال جب آتا ہے.... تو ماں باپ پریشان ہو جاتے ہیں.... یہ تو قدرتی بات ہے.... ویسے میری ایک تجویز ہے.... یہ کہ کیوں نہ ہم بھی اسی گیلری میں چلیں.... وہیں ہم بھی مقابلہ کرلیں گے"۔

"ٹھیک ہے.... چلو"۔

"ہم لے جانے کے لیے تیار ہیں.... لیکن ایک شرط پر"۔ راٹور مسکرایا۔

"اور وہ کیا؟"

"پہلے آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ آپ اپنے گھر کیوں گئے تھے.... ہمیں صرف یہاں تک معلوم ہے کہ آپ حویلی سے نکل کر سیدھے اپنے شہر پہنچے تھے.... اور پھر اپنے گھر.... وہاں جا کر آپ نے کیا کیا.... اگر آپ صرف اتنا بتا دیں تو ہم آپ کو وہاں لے چلیں گے"۔

"افسوس! یہ بات میں تمہیں اس وقت نہیں بتا سکتا.... وقت آنے پر ضرور بتا دوں گا"۔

"وقت.... وقت کب آئے گا.... وقت تو ختم ہو رہا ہے"۔

"حد ہو گئی.... بھئی کس کا وقت ختم ہو رہا ہے.... یہ بات تم اس قدر یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو"۔

"تمہارا وقت ختم ہو رہا ہے.... ادھر ہم نے دوڑ لگائی.... ادھر تم گئے"۔

Wadar Azeem Pakistanipoint.com

"تو پھر آؤ"۔ وہ بولے۔

"اس کا مطلب ہے.... آپ نہیں بتائیں گے"۔ راٹور نے تلملا کر کہا۔

"بتانے کی بات ہو تو بتاؤں نا.... لیکن تم لوگ یہ بات کیوں معلوم نہیں کر سکے.... ہر اہم مقام پر تم لوگوں نے ٹی وی کیمرے لگا رکھے ہیں.... یوں لگتا ہے جیسے پورے ملک کی اہم جگہوں پر کیمرے نصب کر دیے گئے ہوں"۔

"اس میں تو خیر کوئی شک نہیں.... لیکن آپ کے گھر کے صحن میں کیمرہ موجود ہے.... لائبریری میں نہیں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"افسوس! یہ آپ کی غلطی ہے.... میری نہیں.... بہرحال میں نہیں بتاؤں گا کہ میں وہاں کیوں گیا تھا"۔

"اور کیا.... جس مقصد کے لیے گئے.... وہ پورا ہوا"۔

"ہاں! اللہ کی مہربانی ہے"۔

"یہی وجہ تھی کہ آپ کو یہاں بلایا گیا.... ہم چاہتے تھے کہ جب تک آپ سے بات نہ کر لیں، اس وقت تک آپ کی ملاقات اپنے ساتھیوں سے نہ ہونے پائے.... تاکہ آپ انہیں وہ بات نہ بتا سکیں"۔

"کوئی بات نہیں.... زندگی رہی تو میں انہیں وہ بات بتا دوں گا.... لیکن نہ بتا سکا تو ایک بات آپ بھی لکھ لیں"۔

"ہماری یادداشت کمزور نہیں"۔ رانوتا بولی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میری موت کی صورت میں انسپکٹر جشید وہاں جائیں گے.... اور وہ چیز دیکھ لیں گے، جو میں دیکھ کر آیا ہوں"۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"ہم انہیں جانے ہی کب دیں گے.... پہلے ہی ان کا بھی کانٹا نکال دیا جائے گا"۔

"اچھی بات ہے.... آؤ رانوٹا یہ صاحب نہیں اگلیں گے.... دوڑ تو لگائیں"۔

"او کے.... ایک دو تین"۔ رانوٹا نے کہا۔

دونوں نے ایک ساتھ ان کی طرف دوڑ لگا دی.... انسپکٹر کامران مرزا پوری طرح ہوشیار تھے.... اور بالکل چوکنے.... وہ یہ بھی جانتے تھے.... کہ جس پہلو سے بھی وہ اچھلیں گے.... یہ دونوں ہوا میں اپنا رخ تبدیل کر کے انہیں لپیٹ میں لے لیں گے.... لیکن باتوں کے دوران وہ سوچ چکے تھے کہ انہیں کیا کرنا ہے.... ادھر ادھر یا اوپر کی طرف چھلانگ لگانے کی صورت میں صرف اور صرف موت تھی.... لیکن انہوں نے ایک بالکل انوکھا فیصلہ کیا تھا۔

جونہی دونوں کے جسم انہیں اپنے جسم سے ٹکراتے نظر آئے.... انہوں نے خود کو فرش پر گرا دیا اور فرش سے گویا چپک گئے۔

ادھر ایک زوردار دھماکا ہوا.... کیونکہ دو طاقتور جسم آپس میں ٹکرائے تھے.... ٹکرا کر وہ مخالف سمتوں میں الٹ کر گرے تھے.... ساتھ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہی انسپکٹر کامران مرزا نے چھلانگ لگائی اور سیدھے ہو گئے... انہوں نے دیکھا... ان کے دونوں دشمن بالکل ساکت پڑے تھے... ان کے پاس وقت بہت کم تھا... ان سے الجھنے کی بجائے... وہ اپنے ساتھیوں تک پہنچنا چاہتے تھے... لہذا انہوں نے دوڑ لگا دی... لیکن دروازے کی طرف نہیں... بلکہ زینے کی طرف۔

"ارے ارے... یہ کیا بھئی... دروازہ تو اس طرف ہے"۔ رانور چلایا۔

"تو تمہیں یہ بتانے کی کیا ضرورت ہے... کیا تم چاہتے ہو... میں اپنے ساتھیوں تک پہنچ جاؤں"۔ وہ مسکرائے۔

"نن... نہیں"۔ رانور ہکلایا۔

"تب پھر... کیوں بتا رہے ہو کہ دروازہ اس طرف نہیں ہے... اس کا مطلب میں سمجھتا ہوں... دروازے کی طرف سے جا کر میں حویلی تک نہیں پہنچ سکتا... لیکن چھت کے ذریعے میں حویلی تک جا سکتا ہوں... رانوتا کی باتوں سے میں اتنا تو سمجھ ہی گیا ہوں کہ اس وقت دونوں عمارتیں ایک ہیں اور ایک سے دوسری تک جا سکتے ہیں"۔

"نن نہیں"۔ رانور نے خوف زدہ آواز منہ سے نکالی۔

"کیوں! کیا ہوا... کیا سٹی گم ہو گئی؟"

"رانگ نمبر کا وہم غلط نہیں... تم لوگوں کے بارے میں جو نہ سوچا جا سکے... وہ بھی تم کر گزرتے ہو... یا وہ بھی تم سے ہو جاتا

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہے.... میں نے رانوتا کو منع کیا تھا.... کہ آپ کو آواز نہ دے.... اور جہاں جاتے ہیں، جانے دے.... لیکن یہ نہیں مانی، کہنے لگی.... پہلی بار ان کے ملک میں آئی ہے.... ایک ایک سے ملاقات کرے گی.... اور دیکھے گی کہ کون کتنے پانی میں ہے"۔

"مطلب یہ کہ ابھی انہوں نے صرف مجھ سے دو دو باتیں کی ہیں.... اور کسی سے نہیں"۔

"ہاں! یہ آپ لوگوں میں سے آپ سے اس کی پہلی ملاقات ہے.... اور میرا خیال ہے.... اس نے اب تک بہت کچھ اندازہ لگا لیا ہو گا.... کیوں رانوتا"۔ راٹور اس کی طرف مڑا۔

"ہاں! میں غلطی پر تھی.... ان میں کوئی بات ضرور ہے"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

انسپکٹر کامران مرزا اس وقت تک سیڑھیوں کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے.... اس بات کو محسوس کرتے ہوئے راٹور نے ایک بہت لمبی چھلانگ لگائی تھی اور ان سے ٹکرا گیا.... وہ اوندھے منہ گرے.... انہیں بھی راٹور سے اتنی لمبی چھلانگ کی امید نہیں تھی.... اگرچہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ راٹور ایک چھلاوا ہے۔

"انسپکٹر کامران مرزا.... میں تمہیں یہ سیڑھیاں نہیں چڑھنے دوں گا"۔ راٹور ہنسا۔

ایسے میں رانوتا بلا کی رفتار سے دوڑتی ہوئی ان کے پاس سے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آگے نکل گئی۔

"مجھے اجلاس میں شرکت کرنا ہے۔۔۔ تمہارا بھی وہاں انتظار ہو رہا ہے۔۔۔ لیکن میں ان لوگوں کو بتا دوں گا کہ کہ تم مصروف ہو۔۔۔ اس سے فارغ ہو کر ہی آنا"۔

"او کے۔۔۔ یہ اب نہیں بچے گا"۔ وہ بولا۔

رانوٹا تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔ اچانک انسپکٹر کامران مرزا کا ہاتھ حرکت میں آیا۔۔۔ اور اس کی کمر پر کوئی چیز لگی۔۔۔ پہلے وہ اوندھے منہ گری۔۔۔ پھر اٹھی اور پیٹ پکڑ کر جھک گئی۔۔۔ راٹور نے دیکھا۔۔۔ اس کی کمر پر لگنے والی چیز انسپکٹر کامران مرزا کا جوتا تھا۔

"کیوں۔۔۔ کیسی رہی"۔ وہ مسکرائے۔

اسی حالت میں رانوٹا پھر بھاگی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ انسپکٹر کامران مرزا دوسرا جوتا اس پر کھینچ مارتے۔۔۔ راٹور ایک بار پھر ان سے ٹکرا گیا اور وہ دھب سے گرے۔

"جاؤ۔۔۔ رانوٹا۔۔۔ موقع اچھا ہے"۔

"او کے۔۔۔ شکریہ"۔ اس نے شوخ انداز میں کہا اور چڑھتی چلی گئی۔

"انسپکٹر کامران مرزا نے اسے جاتے دیکھا اور اداس انداز میں مسکرائے۔

"خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ حویلی میں پکڑ لوں گا"۔

"وہاں تو پہلے ہی آپ کے ساتھی موجود ہیں"۔ راٹور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو کہتا ہوں.... ہم بھی وہیں چلے چلتے ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"نہیں.... آپ وہاں نہیں جا سکتے.... جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ آپ اپنے گھر کیا کرنے گئے تھے' اس وقت تک آپ کو جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی"۔

"جیسے آپ کی مرضی.... میں یہی بہتر سمجھتا تھا.... جو ہو.... سب کے سامنے ہو"۔ انہوں نے منہ بنایا۔

"نہیں.... رانوتا وہاں جا چکی ہے.... اب ہم اور آپ یہاں اکیلے ہیں.... یہ موت کی جنگ ہو گی.... اس جنگ کو موت اور زندگی کی جنگ کہنا بھی غلط ہو گا.... کیونکہ نتیجہ موت کی صورت میں ہی نکلے گا"۔ راٹور نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ کا مطلب ہے.... آپ کی یا میری موت کی صورت میں"۔

"نہیں صرف اور صرف آپ کی موت"۔ وہ ہنسا۔

"خیر خیر اللہ مالک ہے.... اگر اس نے ایسا ہی لکھ دیا تو میں کون ہوتا ہوں.... روکنے والا.... آیئے.... دو دو ہاتھ کر لیں.... اور ذرا جلدی' اس لیے کہ میں اس طرف جانے کے لیے بری طرح بے چین

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہوں..... ویسے یہ راستا کیسے بنایا گیا ہے؟"

"یہ کوئی مشکل کام نہیں..... رانگ نمبر کے لیے..... ان دونوں عمارات کے درمیان ایک بلیک ہول بچھا دیا بس"۔

"کیا کہا..... بلیک ہول بچھا دیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

"ہاں اور کیا"۔

"حد ہو گئی..... کل آپ کہیں گے..... اس نے ایک عدد بلیک ہول اوڑھ لیا..... ایک بچھا لیا..... ایک کھا لیا"۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔

"خیر..... کھانے کے کام تو نہیں آ سکے گا..... ہاں اوڑھنے اور بچھانے کے کام آ سکتا ہے"۔ وہ ہنسا۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ فرش پر گر کر لڑھکا اور اس قدر تیزی سے ان کی طرف آیا کہ وہ سنبھل نہ سکے..... اور اس کے ساتھ خود بھی لڑھک گئے..... بلکہ لڑھک کیا گئے..... لڑھکتے چلے گئے..... اور دیوار سے ٹکرا کر رکے..... اگر آگے دیوار نہ آ جاتی تو شاید ابھی اور کافی دور تک لڑھکتے۔

"یہ لڑھکنا کیسا لگا انسپکٹر کامران مرزا؟"

"اچھا لگا"۔ وہ مسکرائے۔

"ابھی اور اچھا لگے گا..... یہ لیں..... میں آپ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر دیوار پر مارنے لگا ہوں..... بالکل وہی طریقہ جو انسپکٹر جمشید آزماتے ہیں..... ہم نے بھی سیکھ لیا ہے..... اور اس داؤ کو سیکھنے میں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

مجھے کافی وقت لگا.... بہت محنت کرنا پڑی.... خیر فائدہ ہو گیا.... اب میں بھاری بھرکم شخص کو بھی آسانی سے اٹھا سکتا ہوں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ عجیب پہلو سے حرکت میں آیا اور وہ اس کے ہاتھوں پر اوپر اٹھتے چلے گئے.... یوں بھی انہوں نے اس کی اس حرکت سے بچنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"یہ کیا.... آپ نے بچنے کے لیے ہاتھ پیر نہیں مارے"۔ راٹور کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ضرورت نہیں سمجھی.... ضرورت سمجھی تو ہاتھ پیر ماروں گا"۔ وہ پرسکون آواز میں بولے۔

"اب آپ اس قابل نہیں رہ جائیں گے.... دیوار سے آپ اس قدر زور سے ٹکرائیں گے کہ پھر اٹھ نہیں سکیں گے.... اور اس کے بعد میں آپ کا گلا آسانی سے گھونٹ لوں گا جب تک آپ کی موت کا اطمینان نہیں ہو جائے گا.... میں اس وقت تک گردن پر سے ہاتھ نہیں ہٹاؤں گا"۔

"آپ باتیں زیادہ کرتے ہیں.... اور کام کم"۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔

"ہاں! یہ بات میں نے بھی محسوس کی ہے.... اور ایسا صرف آپ لوگوں کے بچوں کی وجہ سے ہوا ہے.... ان کی باتیں سن سن کر میں بھی باتونی ہو گیا ہوں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"میں انہیں ڈانٹوں گا"۔

"عالم بالا میں ڈانٹیے گا... اس دنیا میں ڈانٹنے کا موقع اب نہیں مل سکے گا... میں نے اب تک جتنے لوگوں کو اس طرح اٹھا کر دیوار پر دے مارا ہے... ان میں سے ایک بھی نہیں بچا"۔

"اوہو اچھا... ارے باپ رے... آپ نے یہ بات پہلے کیوں نہ بتائی"۔ وہ گھبرا کر بولے۔

"کیا مطلب... اگر ہم میں یہ بات پہلے بتا دیتا تو آپ کیا کر لیتے"۔

"میں کوشش کرتا کہ آپ مجھے اپنے ہاتھوں پر نہ اٹھا سکیں"۔

"او اچھا... خیر یہ لیں... اپنے اللہ سے ملاقات کریں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے انہیں دیوار پر دے مارا۔

☆○☆

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

مم.... فف

"ہائیں یہ کیا.... یہ آواز تو اپنے پروفیسر انکل کی ہے"۔ فاروق کی آواز میں حیرت کی جھلک تھی۔

"ہاں! جواب تک گونگے بنے بیٹھے تھے.... اور کیا مسٹر جیرال.... آپ بھی بول سکتے ہیں؟" انسپکٹر جمشید نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں"۔

"لیکن اچانک یہ کیسے ہوگیا.... مسٹر سیلانی کے جکڑے جانے کے فوراً بعد ہی یہ کیسے ہوگیا؟" خان رحمان نے کہا۔

"لیکن صرف اس کے جسم سے رسیاں ہی تو باندھی گئی ہیں.... لہٰذا یہ سارا کچھ کیسے الٹ پلٹ ہو سکتا ہے"۔

"کیوں مسٹر سیلانی.... کیا آپ اس بات کا جواب دیں گے"۔

سیلانی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ارے بھئی مسٹر سیلانی.... ہم آپ سے بات کر رہے ہیں.... آواز دیں.... آپ کہاں ہیں"۔ آفتاب نے برا سا منہ بنایا۔

"عجیب احمق ہو.... سامنے تو پڑا ہے سیلانی"۔ فاروق نے منہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بتایا۔

"میں عجیب ہوں یا غریب.... تمہیں اس سے کیا"۔ وہ شوخ انداز میں پکارا۔

"ہاں یہ تو خیر ہے.... اچھا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"کیا مطلب؟"

"اس کا مطلب بس یہی کہوں گا.... تم عجیب احمق نہیں ہو.... اور بس.... باقی رہی بات غریب احمق ہونے کی.... یا عقل سے پیدل ہونے کی.... تو اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا"۔

"اچھا تم خاموش تو رہ سکتے ہو کہ نہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلا کر کہا۔

"اوہ ہاں! ضرور کیوں نہیں.... یہ کون سی مشکل بات ہے.... لیجئے.... میں ہو جاتا ہوں خاموش.... اب جب آپ کو میری آواز سننے کی ضرورت محسوس ہو.... مجھے بتا دیجئے گا"۔

"او کے.... بتا دیں گے.... اب خدا کے لیے خاموش ہو جاؤ"۔

"حد ہو گئی.... سبھی میرے پیچھے پڑ گئے ہیں.... ارے مم.... مگر.... فف"۔ فاروق ہکلایا۔

"مم.... مگر.... فف.... یہ کیا بات ہوئی؟"

"یہ تم خاموش ہوئے ہو"۔ انسپکٹر جمشید نے اسے سرد نظروں

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

سے گھورا۔۔۔ وہ نظریں اسے کچھ کہتی محسوس ہوئیں۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے والد کیا کہنا چاہتے ہیں۔

"ہاں مسٹر میلانی۔۔۔ اب آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔ کیا آپ کی زبان پر چوٹ آئی ہے"۔ آصف نے تلملائے ہوئے انداز میں کہا۔

"م۔۔۔ مارا گیا۔۔۔ بے چارہ سیلانی تو"۔ آفتاب بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔ یہ تم نے کیا کہا۔۔۔ مارا گیا"۔ آصف نے اسے گھورا۔

"تو اور کیا۔۔۔ اپنا نام مسٹر میلانی سن کر یہ کیسے زندہ رہ سکے گا۔۔۔ تجربہ کر لیں۔۔۔ آنکھیں تک نہیں جھپک رہا۔۔۔ میں کافی دیر سے اسے تکے جا رہا ہوں"۔

"بری بات ہے۔۔۔ مسٹر سیلانی۔۔۔ کم از کم آپ کو پلکیں تو جھپکنا چاہییے۔۔۔ اور کوئی چیز جھپکیں نہ جھپکیں"۔ مکھن کی آواز ابھری۔

"حد ہو گئی۔۔۔ انسان کے جسم پر پلکوں کے علاوہ کوئی اور حصہ بھی ہے۔۔۔ جو جھپکا جائے"۔ آصف نے اسے گھورا۔

"پپ۔۔۔ پتا نہیں"۔

باری باری وہ سب اٹھ چکے تھے۔۔۔ صرف پروفیسر سیلانی نہیں اٹھا تھا۔

"یہ تو ایسا لگتا ہے۔۔۔ جیسے مردوں سے شرط باندھ کر لیٹے ہیں۔۔۔ ارے میاں پروفیسر سیلانی صاحب۔۔۔ کیا بالکل ہی سیل ہو گئے؟" محمود

نے جھلا کر کہا۔

یہ کیا کہا۔۔۔ سیل گئے ہو۔۔۔۔ یہ انسان ہے۔۔۔۔ کوئی مکان نہیں کہ سیل ہو گیا ہو"۔

"لیکن کیسا انسان ہے۔۔۔۔ ذرا سا گرا اور پھر آنکھیں جھپکنا تک بھول گیا۔۔۔ ہے کوئی تک۔۔۔۔ کچھ اور نہیں بھول سکتا تھا"۔ فاروق سے پھر نہ رہا گیا۔

"تم پھر بولے"۔ انسپکٹر جمشید جھلا کر اس کی طرف مڑے۔

"وقت ضائع نہ کرو دوستو۔۔۔ یہ مر چکا ہے"۔

انہوں نے پروفیسر داؤد کی آواز سنی۔۔۔ وہ ایک ایک کر کے سیڑھیاں اتر رہے تھے اور ان کے پیچھے ہی جیرال چلا آ رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر اداس مسکراہٹ تھی۔

"کیا کہا۔۔۔ یہ۔۔۔۔ یہ مر چکا ہے"۔

"ہاں! یہی اس کیس کا سب سے عجیب پہلو ہے۔۔۔۔ جونہی یہ مرا۔۔۔ ہم آزاد ہو گئے۔۔۔ بولنے کے قابل ہو گئے۔۔۔۔ ہاتھ پیر چلانے کے قابل ہو گئے۔۔۔ آخر یہ کیسے ہو گیا۔۔۔۔ ایسا تو ہم نے صرف اور صرف جادو کی کہانیوں میں بچپن میں پڑھا تھا۔۔۔ ان کہانیوں کا جادوگر جونہی مرتا تھا۔۔۔ سب کچھ اصل حالت میں آ جاتا تھا۔۔۔ اور جادو نگری پاش پاش ہو جاتی تھی۔۔۔ ہر چیز ختم۔۔۔ لیکن یہ سائنس کا دور ہے۔۔۔۔ اور مسٹر رانگ نمبر نے بلیک ہول کوئی جادو کے ذریعے نہیں۔۔۔ سائنسی

تجربات کے بل پر ایجاد کیے ہیں.... لہٰذا اس وقت یہ خوفناک ترین سوال ہے کہ اس کے مرتے ہی.... ہم لوگ بولنے' چلنے اور پھرنے کے قابل کیسے ہو گئے.... کون دے گا اس سوال کا جواب؟"

"میں دوں گا.... جمشید.... میں"۔ انہوں نے پروفیسر داؤد کی آواز سنی۔

"چلیے شکر ہے.... کوئی تو موجود ہے ہم میں.... جو جواب دے سکتا ہے"۔

اتنے میں پروفیسر سیڑھیاں اتر کر ان کے پاس آ گئے.... انہوں نے پہلے سیلانی کو دیکھا.... اس کی نبض ٹٹولی.... آنکھوں پر سے پپوٹے اٹھا کر پتلیوں کو غور سے دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ گئے۔

"نہیں جمشید.... اس میں زندگی کے آثار نہیں ہیں"۔

"لیکن اس کے مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا.... اس منصوبے کو نواب بنگال آگے بڑھائے گا"۔ انہوں نے ایک آواز سنی.... چونک کر دیکھا تو چھت کی طرف سے کوئی گیلری کی طرف بڑھ رہا تھا۔

انہوں نے دیکھا.... وہ ایک عورت تھی.... گیلری کی ایک کرسی خود بخود ہلی۔

"آپ بیٹھے رہیں مسٹر اقبال.... میرے لیے اٹھنے کی ضرورت نہیں"۔ عورت کی آواز سنائی دی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"آپ کون ہیں.... اور آسمان سے کس طرح ٹپک پڑیں؟"
آفتاب کی ناخوشگوار آواز سنائی دی۔

"ارے!" عورت زور سے چونکی.... پھر اس نے خالی کرسی کی طرف منہ کر کے سرگوشی کی.... آواز ان تک نہ پہنچ سکی۔

"یہ آپ مسٹر ابطال سے کیا کھسر پھسر کر رہی ہیں.... ہم جانتے ہیں، اس کرسی پر مسٹر ابطال تشریف فرما ہیں"۔

"میں نے انہیں ایک بات بتائی ہے.... اب میں اپنا تعارف خود کراتی ہوں.... مجھے رانوتا کہتے ہیں"۔

"کیا!!!" انسپکٹر جمشید چلائے۔

ان کے چلانے کی وجہ سے دوسرے حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"آپ.... آپ اس قدر حیرت زدہ کیوں ہیں.... کیا آپ اسے جانتے ہیں؟"

"ہاں.... کیوں نہیں.... میری معلومات کی بنیاد پر یہ راتور کی بہن ہے.... اور جاف کی ایک بہت بڑی عہدیدار ہے.... اس سے بیگال کا صدر تک گھبراتا ہے.... حیرت ہے.... یہ یہاں ہمارے ملک میں کیا کرنے آئی ہے"۔

"تمہارے ملک میں نہیں.... ہمارے ملک میں.... اب بہت جلد پوری دنیا پر بیگال کی حکومت ہو گی"۔ رانوتا نے منہ بنایا۔

"آپ نے ساتھ میں انشارچہ کا نام کیوں نہیں لیا"۔ شوکی بولا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"تم شوکی ہو نا؟" اس نے اسے گھورا۔

"حیرت ہے.... بلکہ حیرت سے بھی بڑھ کر اگر کوئی چیز ہوتی تو وہ بھی ہے مجھے.... کہ میرا نام آپ جانتی ہیں"۔

"میں اس ٹیم کے ہر فرد کے بارے میں بخوبی جانتی ہوں"۔ اس نے شوخ آواز میں کہا۔

"آپ نے انشارجہ والی بات کا جواب نہیں دیا"۔

"اس منصوبے میں انشارجہ سے مدد ضرور لی گئی ہے.... لیکن صرف اس شرط پر کہ اسے آزاد رہنے دیا جائے گا.... یعنی بلیک ہول حکومت میں شامل نہیں کیا جائے گا اور بس.... اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں"۔ اس نے کندھے اچکائے۔

"اور ابھی ابھی آپ نے مسٹر اقبال کے کان میں کیا کہا تھا"۔

"آپس کی بات تھی"۔

"نہیں.... آپس کی بات نہیں تھی.... بات ہمارے بارے میں ہی تھی"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اوہو اچھا.... یہ اندازہ بھی لگا لیا آپ نے.... کمال ہے"۔ رالوتا ہنسی۔

"لگانے کو ہم کیا کیا اندازے نہیں لگا سکتے"۔ آفتاب نے گنگنانے والے انداز میں کہا۔

"اور مسٹر رالوتا.... آپ کے بھائی نظر نہیں آ رہے"۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"وہ ذرا دوسری طرف مصروف ہیں... بہت جلد فارغ ہو کر اس طرف آنے والے ہیں"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اوپر کی طرف دیکھا۔

"کک... کیا مطلب"۔ انسپکٹر جمشید زور سے اچھلے اور پھر اوپر کی طرف دوڑ پڑے۔

رانوتا فوراً اٹھی اور ان کے راستے میں آگئی... وہ اپنے زور میں اس سے ٹکرائے... اور الٹ کر پیچھے آ رہے۔

"آپ پھر یہ کوشش نہ کیجئے گا انسپکٹر جمشید... آپ کو معلوم ہونا چاہیے... آپ کے مقابلے میں کوئی عام عورت نہیں... رانوتا ہے رانوتا... دنیا کی خطرناک ترین عورت"۔

"لیکن اب... میرا اوپر جانا ضروری ہے"۔ وہ چلائے۔

"اور یہاں کا کیا بنے گا"۔ رانوتا ہنسی۔

"یہاں... یہاں بہت لوگ ہیں"۔

"یہ تو میرے ایک ہاتھ کی مار نہیں ہیں"۔ انسپکٹر جمشید کو جھٹکا سا لگا... وہ ٹھیک کہہ رہی تھی... اس کی باتیں ان کے کانوں تک پہنچی... اسے دنیا کی خطرناک ترین عورت بلاوجہ تو کہا نہیں گیا ہو گا... ضرور اس میں کوئی بات ہو گی۔

"آپ ٹھیک کہتی ہیں... مجھے بلاوجہ دوڑ نہیں لگانا چاہیے تھی... خیر... میں یہیں رہوں گا... لیکن صرف ایک بات بتا دیں"۔

"اور وہ کیا؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

”آخر پروفیسر سیلانی کے مرتے ہی.... حالات یک دم کیوں بدل گئے.... کیا یہ کوئی جادوگر تھا؟“

”نہیں دنیا کا عظیم ترین سائنس دان.... جس نے خلا میں گردش کرنے والے بلیک ہولز پر ایک مدت تک تجربات کیے.... برموڈا ٹرائی اینگل کے سلسلے میں.... بلیک ہولز کا ذکر بار بار آیا.... یعنی ہمارے سائنس دانوں نے یہ اندازے لگائے کہ برموڈا پر جو ہمارے جہاز غائب ہو جاتے ہیں.... وہ ضرور کسی بلیک ہول میں چلے جاتے ہیں.... بلیک ہول کیا ہیں.... آپ لوگ انہیں سیارے کہہ لیں.... لیکن ایسے سیارے.... کہ جس میں کوئی چیز بھی چلی جائے‘ اس کے لیے وقت رک جاتا ہے.... وہ ہوش و حواس سے فارغ ہو جاتا ہے.... ایک طرح سے ساکن ہو جاتا ہے.... اب چاہے وہ اس بلیک ہول میں سو سال رہے.... اسی طرح رہے گا.... اور سو سال بعد اگر بلیک ہول اسے باہر پھینک دے تو اسے ہرگز ہرگز یہ بات معلوم نہیں ہوگی.... اس کی گھڑی بالکل وہی وقت بتا رہی ہوگی.... جس وقت کہ بلیک ہول نے اسے اچک لیا تھا.... بلیک ہولز میں پھنس جانے والے لوگ یا تو واپس نہیں آتے.... آتے ہیں تو ان کی دماغی حالت درست نہیں رہ جاتی.... دماغی حالت اگر درست ہوگی تو وہ کچھ بتانے کے قابل نہیں ہوتا.... مطلب یہ کہ اسے بالکل کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں رہا ہے.... اس قسم کا ذکر ہمیں ملا ہے برموڈا ٹرائی اینگل کے بارے میں لیکن یہ سب تو قدرتی طور پر

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

ہے۔۔۔ رانگ نمبر نے تو دراصل یہ سوچا تھا کہ کیا وہ کوئی مصنوعی بلیک ہول تیار کر سکتا ہے۔۔۔ وہ ایک بہترین سائنس دان تھا۔۔۔ اس خیال پر کام کرنے لگا تو بس اسی پر کام کرتا چلا گیا۔۔۔ اس پر ایک دھن سوار ہو گئی۔۔۔ اس نے بلیک ہول اور برموڈا کے بارے میں تمام تر معلومات جمع کیں۔۔۔ ان کا بغور مطالعہ کیا۔۔۔ خلا کا مطالعہ کیا۔۔۔ اسلامی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔۔۔ جن میں اس قسم کے واقعات پائے گئے کہ کچھ لوگ غار میں سو گئے۔۔۔ جب وہ جاگے تو تین سو کے قریب سال گزر چکے تھے۔۔۔ لیکن انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ ابھی سوئے ہوں۔۔۔ اس نے سوچا۔۔۔ وہ غار بھی ایک قسم کا بلیک ہول تھا۔۔۔ وہ تو خدا کی قدرت کا ایک نشان تھا۔۔۔ لیکن رانگ نمبر نے یہ سوچنا شروع کیا۔۔۔ کیا وہ ایسی کوئی چیز ایجاد کر سکتا ہے۔۔۔ اس نے مختلف لہروں پر تجربات کیے۔۔۔ چیزوں کو غائب کرنے کے تجربات کیے۔۔۔ یعنی آنکھوں کے سامنے سے چیزیں کس طرح غائب کی جا سکتی ہیں۔۔۔ اسے ابظال کے بارے میں بھی معلوم تھا۔۔۔ اس نے اس پر بھی غور کیا کہ ابظال دوسروں کو نظر کیوں نہیں آتا۔۔۔ انسان کی آنکھوں سے جو لہریں نکلتی ہیں۔۔۔ جن کے پلٹنے پر انسان اس چیز کو دیکھتا ہے۔۔۔ وہ لہریں ابظال کے جسم سے ٹکرا کر واپس کیوں نہیں آتیں۔۔۔ اس نے اس پر تجربات کیے۔۔۔ اس نے لہروں کو جذب کرنے کے تجربات کیے۔۔۔ لیکن صرف لہروں کو جذب کرنے سے بھی بلیک ہول نہیں بنتے تھے۔۔۔ کیونکہ اس طرح غائب ہونے والی چیز

حقیقت میں تو وہیں رہتی تھی..... واقعتاً" غائب نہیں ہوتی تھی..... اور وہ چاہتا تھا..... چیز بھی واقعتاً" غائب ہو جایا کریں..... وہ بھی اس طرح کہ وہ چیزیں ساکت ہو جائیں..... وقت ان پر ٹھہر جائے..... اس نے پہلے بالکل ننھی منھی چیزوں کو غائب کرنے کے تجربات کیے..... اپنی پوری دماغی طاقت صرف کی..... آخرکار وہ ایسی لہریں ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا..... جن کی مدد سے وہ ان چیزوں کو غائب کر سکتا تھا..... لیکن ابھی چیزیں رہتی وہیں تھیں..... اب اس نے ان چیزوں کو اس جگہ سے ہٹا کر کسی اور جگہ منتقل کرنے کے لیے تجربات کیے..... لہروں میں وہ طاقت پیدا کی کہ ساتھ میں وہ اس چیز کو اٹھا بھی لیں..... ایسا اس نے بگولوں پر غور کرنے کے بعد کامیابی حاصل کی..... اس نے غور کیا کہ جب کوئی انسان بگولوں میں گھر جائے تو بگولے اس کو اپنے ساتھ گردش دیتے ہیں..... اس قدر گردش دیتے ہیں..... اس قدر گردش دیتے ہیں کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے..... حالانکہ بگولا نظر آ رہا ہوتا ہے..... لیکن پھر بگولا بھی کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے..... اور اس انسان کو دور بہت دور کہیں پھینک دیتا ہے..... اب اس انسان کو بگولے میں گزارے ہوئے لمحات یاد نہیں رہتے..... کیونکہ اس کا دماغ گھوم گیا ہوتا ہے..... وہ پاگل سا ہو جاتا ہے..... سس..... سیلانی..... نن..... رانگ نمبر نے بگولوں پر بھی تجربات کیے..... اور آخرکار"۔

رانو تا کہتی چلی گئی..... اور انسپکٹر جمشید کا خودکار ٹیپ ریکارڈ پر

ساری تفصیل ریکارڈ کرتا چلا گیا.... رانوتا کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ سب کچھ ریکارڈ ہو رہا ہے۔

"اور آخر کار کیا؟" انسپکٹر جمشید چونک کر بولے۔

رانوتا کے جسم کو ایک جھٹکا لگا.... یوں جیسے وہ نیند سے جاگی ہو.... پھر اس نے کانپ کر کہا۔

"اف خدا.... میں آپ کو کیا کچھ بتا گئی.... نن نہیں.... نہیں.... راز کی یہ باتیں کسی کو نہیں بتائی جا سکتیں.... رانگ نمبر نے بہت سختی سے ہدایت کر رکھی ہے"۔

"لیکن اب تو آپ بتا گئیں.... مہربانی فرما کر صرف اتنا اور بتا دیں.... آخر کار کیا ہوا؟"

"نہیں.... نہیں بتاؤں گی"۔

اس نے چیخ کر کہا اور پھر چھلانگ لگا دی.... اس کی یہ چھلانگ بالکل چھلاوے جیسی چھلانگ تھی.... بالکل رانوتا کے انداز کی۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

رومال بمقابلہ خنجر

راٹور کے لیے وہ لمحہ شاید بہت زیادہ بوکھلا دینے والا تھا جب اس نے انسپکٹر کامران مرزا کو دیوار سے ٹکرا کر اپنی طرف اسی رفتار سے آتے دیکھا اور پھر ان کا جسم پوری قوت سے اس سے ٹکرایا.... وہ چاروں شانے چت گرا اور یہ اور بات ہے کہ اس نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی.... اسے اٹھتے دیکھ کر انسپکٹر کامران مرزا مسکرا دیئے۔

"کیسی رہی؟"

"حیرت انگیز"۔ راٹور نے تعریف کی۔

"اور میرے لیے آپ کا اٹھ کھڑے ہونا حیرت انگیز ہے.... خیر پھر سہی"۔

"ضرور کیوں نہیں.... لیکن اب میرے پاس وقت نہیں رہا.... مجھے فوراً باقی لوگوں کے پاس پہنچنا ہے.... لہٰذا"۔

یہ کہہ کر اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب قسم کا پستول نکال لیا۔

"بہت خوب! تو اب آپ اس پر اتر آئے.... تب پھر مجھے بھی

اجازت ہونی چاہیے"۔

"روکا کس نے ہے"۔ اس نے بے فکری کے عالم میں کہا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے.... آپ نے بلٹ پروف لباس پہن رکھا ہے"۔

"ہرگز نہیں.... میں ان چیزوں کا عادی نہیں"۔ وہ ہنسا۔

انسپکٹر کامران مرزا نے اپنا پستول نکال لیا.... دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے پر فائر کیا.... دونوں کی گولیاں آپس میں ٹکرائیں اور دونوں ہنسے۔

"بہت خوب! مان گیا میں بھی آپ کو"۔

"کم آپ بھی نہیں ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"افسوس! اس لڑائی کو دیکھنے والا کوئی نہیں"۔ راثور نے حسرت زدہ انداز میں کہا۔

"اسی لیے تو کہتا ہوں.... وہیں چلتے ہیں.... جہاں سب ہیں"۔

"نہیں.... میں آپ کو وہاں نہیں جانے دوں گا.... یا پھر پہلے آپ یہ بتائیں.... آپ گھر کس لیے گئے تھے"۔

"نہیں بتاؤں گا" وہ جھلا اٹھے۔

"تب میں بھی نہیں جانے دوں گا"۔

"او کے.... میں جا رہا ہوں.... روک سکتے ہیں تو روک لیں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے سیڑھیوں کی طرف چھلانگ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہے.... ادھر راٹھور نے ان پر فائر کیا.... وہ فوراً گرے اور پلٹنے سے پہلے راٹھور پر فائر کیا.... وہ اچھل پڑا.... اور گولی اس کے نیچے سے نکل گئی.... ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا نے فائر کیا.... ادھر سے راٹھور نے فائر کیا.... دونوں بلا کی رفتار سے ادھر سے ادھر ہوئے اور گولیاں ضائع گئیں۔

"ایسا لگتا ہے.... جیسے گولیوں سے ہم فیصلہ نہیں کر پائیں گے"۔

"کوئی بات نہیں.... جب تک گولیاں ختم نہیں ہوتیں.... اس وقت تک تو آزمائیں گے"۔

"دونوں نے ایک ساتھ نشانہ لیا.... اور فائر کر دیا.... دونوں ایک ساتھ اچھلے اور گولیاں دیواروں پر لگیں.... بہت سا پلستر اکھڑ گیا.... اب راٹھور نے انہیں مہلت نہ دی.... پھر ایک گولی داغ دی.... انہوں نے خود کو فرش پر گرا دیا.... گولی اوپر سے نکل گئی.... ساتھ ہی انہوں نے بھی فائر کیا.... ان کی یہ گولی راٹھور کے پستول کی نال پر لگی.... پستول اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

انسپکٹر کامران مرزا نے اس کی طرف دیکھا.... اس کے سکون میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"اب آپ کیا کریں گے؟"

"خود کو آپ کی گولیاں سے بچاؤں گا.... اور یہ میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہو گا"۔

"او کے.... میں بھی آج نشانہ بازی کا بہترین مظاہرہ کروں گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انسپکٹر کامران مرزا نے رکے بغیر لگاتار فائر کیے.... راٹھور گویا ہوا میں پرواز کر رہا تھا.... وہ دھک سے رہ گئے.... ان کی ایک بھی گولی اس کے نہ لگی اور پستول خالی ہو گیا۔

"ہوتا ہے.... ایسا بھی ہوتا ہے"۔ راٹھور ہنسا۔

"ہاں واقعی.... ایسا ہوتا ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"اب میرے پاس ایک خنجر ہے.... زہر میں بجھا ہوا خنجر.... اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو"۔

"ہاں ہاں کوئی حرج نہیں.... جو کچھ آپ کے پاس ہے.... آپ آزمائیں.... جو میرے پاس ہے میں نکال لیتا ہوں"۔

"کوئی اعتراض نہیں"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی راٹھور کے ہاتھ میں ایک خوفناک خنجر نظر آیا.... وہ بالکل سیدھا تھا.... لیکن اس کا پھل بالکل نیلا تھا.... ادھر انسپکٹر کامران مرزا نے جیب سے ایک رومال نکالا اور اس کا ایک سرا انگلی پر لپیٹ لیا.... باقی رومال اب ان کی انگلی سے لٹک رہا تھا۔

"یہ کیا خنجر کے مقابلہ میں رومال"۔ راٹھور ہنسا۔

"ہاں خنجر بمقابلہ رومال"۔

"بھئی واہ.... اسے کہتے ہیں کاری گری"۔

یہ کہہ کر راٹھور خنجر والا ہاتھ لہراتا ہوا ان کی طرف گویا اڑتے ہوئے آیا.... ادھر انہوں نے رومال گھمانا شروع کیا.... رومال ان کے

ہاتھ میں اس طرح گھوم رہا تھا گویا پھرکی۔

"ارے! یہ کیا.... رومال گھوم کس طرح رہا ہے"۔

"اس کے ایک سرے پر لوہے کی ایک چھوٹی سی گولی بندھی ہوئی ہے"۔

"اوہو اچھا.... ایک لوہے کی ننھی سی گولی سے لڑیں گے آپ"۔

"خود آپ نے کہا ہے.... جس چیز سے آپ لڑنا چاہیں، لڑ لیں"۔

"لیکن میرے ہاتھ میں زہر آلود خنجر ہے.... اس سے ذرا سی خراش بھی آپ کے جسم پر آ گئی تو آپ پانی بن کر بہہ جائیں گے"۔

"اور یہ گولی اگر آپ کے سر پر لگ گئی تو آپ سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے.... ایک بار آپ بیٹھ گئے تو اٹھنے میں بھی نہیں دوں گا ان شاء اللہ" وہ بولے۔

"اف مالک! میں بھی پاگل ہوں.... باتیں بنائے جا رہا ہوں.... جب کہ میں تو آپ کو فوراً موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں"۔

"یہ کہہ کر وہ بلا کی رفتار سے آگے بڑھا.... اس کا خنجر والا ہاتھ اٹھا ہوا تھا.... انہیں یوں لگا جیسے اب وہ اس کے وار سے بچ نہیں سکیں گے.... کیونکہ اس وقت وہ کمرے کے ایک کونے میں تھے اور ادھر ادھر ہونے کے لیے اب ان کے پاس کوئی جگہ نہیں بچی تھی.... لیکن اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

سے پہلے کہ راٹور ان پر آ پڑتا.... وہ لوٹ لگا گئے.... اور اس طرح لڑھکے کہ اس کی ٹانگوں سے جا ٹکرائے.... اس حالت میں اس کے گرنے کی وجہ سے انہیں خطرہ تھا کہ کہیں خنجر ان کے جسم سے نہ چھو جائے۔ اس کے لیے انہوں نے فوراً اس جگہ سے بھی آگے کی طرف لوٹ لگائی.... اور دھڑام سے گرے.... ساتھ ہی انہوں نے رومال کا وار اس کے سر پر کر دیا.... اور یہ وار انہوں نے لیٹے لیٹے کیا.... راٹور کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی.... انسپکٹر کامران مرزا اچھل کر کھڑے ہو گئے.... اور رومال کا دوسرا وار کرنے کے لیے آگے بڑھے.... یہی ان کی غلطی تھی.... وہ راٹور کو بے ہوش خیال کر بیٹھے.... لیکن اس چوٹ کا اس نے زیادہ اثر نہیں لیا تھا.... لہٰذا وہ جھلا کر پلٹا اور خنجر والا ہاتھ وحشیانہ انداز میں گھما ڈالا.... کامران مرزا اگر کمان کی طرح نہ مڑ جاتے تو وہ خنجر ان کا پیٹ چاک کر چکا تھا.... لیکن اس وار سے بچنے کی صورت میں وہ دھم سے گرے.... اور ساتھ ہی راٹور نے ان پر چھلانگ لگا دی.... انہیں یوں لگا جیسے کوئی پہاڑ ان پر آ گرا ہو.... ایسی حالت میں رومال بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

اور پھر انہوں نے دیکھا۔ راٹور ان پر چڑھا ہوا تھا۔ خنجر والا ہاتھ اس بلا کی رفتار سے نیچے آ رہا تھا۔ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ دونوں ہاتھ اس کا وار روکنے کے لیے اٹھا دیئے.... راٹور کی کلائی ان کے دونوں ہاتھوں میں آ گئی.... اور اس نے بھی خنجر والے ہاتھ کا زور

بڑھانے کے لیے اپنا دوسرا ہاتھ اس ہاتھ پر جما دیا.... اب صورت حال یہ تھی کہ وہ دونوں ہاتھوں سے نیچے کی طرف زور لگا رہا تھا.... تاکہ خنجر سے ان کے گلے پر خراش ڈال دے.... جب کہ انسپکٹر کامران مرزا کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ کو روکے ہوئے تھے.... اور اوپر کی طرف زور لگا رہے تھے.... ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا نے محسوس کیا.... پورا زور لگانے کے باوجود راٹھور کا ہاتھ نیچے کی طرف آ رہا تھا.... اور ان کے ہاتھ کمزور پڑتے جا رہے تھے۔

"لو انسپکٹر کامران مرزا.... تم تو گئے کام سے"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے بھی یہ بات محسوس کی.... انھوں نے اپنی تمام قوت سمیٹ کر دونوں ہاتھوں کی طرف لانے کی کوشش شروع کر دی.... جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خنجر کا نیچے آنا کچھ دیر کے لیے رک گیا.... لیکن ایسا بھی زیادہ دیر تک نہ ہو سکا.... دو منٹ بعد ہی پھر خنجر نیچے آنے لگا۔

"میں نے کہا نا.... انسپکٹر کامران مرزا.... تم تو گئے کام سے"۔

"اللہ مالک ہے"۔ وہ بولے۔

"ابھی یہ کہنے کی سکت ہے تم میں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"یہ تو میں مرتے وقت بھی کہنا پسند کروں گا"۔

"تم مسلمانوں کی یہ بات مجھے بہت غصہ دلاتی ہے.... جب دیکھو.... اللہ مالک ہے.... اللہ مالک ہے"۔ راٹھور نے جل بھن کر کہا۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

"مالک ہے ہی وہی"۔

"خیر... پکارو اپنے مالک کو... اب دیکھتا ہوں نا... کیسے وہ تمہیں مجھ سے چھڑواتا ہے... سنو انسپکٹر کامران مرزا... اس کائنات میں کسی خدا کا کوئی وجود نہیں ہے... یہ سب انسان کی سوچی ہوئی باتیں ہیں"۔

"تم ان لمحات میں مجھ سے میرا دین نہیں چھین سکتے... موت کے حوالے کر سکتے ہو"۔ کامران مرزا بولے۔

"آ گئے نا... غرور میں اور یہی چیز... تمہیں لے بیٹھے گی... انسپکٹر کامران مرزا"۔

"کیا مطلب؟" وہ زور سے چونکے۔

"میں نے مسلمانوں کی کسی کتاب میں ایک واقعہ پڑھا تھا... تمہارے کوئی بزرگ تھے' نام تو اب میں جانتا نہیں... واقعہ کے مطابق بات کر رہا ہوں... ورنہ مجھے ایسے واقعات بھی بالکل فرضی لگتے ہیں... یا تو ان بزرگ کو شیطان نے بھٹکانا چاہا... آسمان سے لے کر زمین تک ایک روشنی سی طاری کر دی... بزرگ نے سوچا... شاید یہ اللہ کا ان پر انعام ہے... پھر خیال آیا کہ کہیں یہ شیطانی کمال نہ ہو... انہوں نے لاحول ولا قوۃ پڑھا تو روشنی غائب ہو گئی... ساتھ ہی شیطان کی آواز سنائی دی' تو اپنے علم کی وجہ سے آج مجھ سے بچ گیا... اس پر بزرگ نے کہا... اپنے علم کی وجہ سے نہیں... اپنے اللہ کی مہربانی سے بچ گیا... یہ بھی تیرا دھوکا ہے کہ میں اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا... یہ تو

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

تھا واقعی... اب آپ اپنے الفاظ پر غور کریں... آپ نے کہا کہ میں ان حالات میں بھی آپ کا دین آپ سے نہیں چھین سکتا... آپ نے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کی حفاظت فرمائے"۔

"ہاں واقعی... مسٹر راٹور... ایک غیر مسلم... بلکہ ایک لادین ہوتے ہوئے بھی آپ نے بہت کام کی بات بتائی... آپ کا شکریہ... اے اللہ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں... ان حالات میں ایک بالکل غلط جملہ میرے منہ سے نکل گیا... تو مجھے اس سے اور میرے دین کو بچانے والا ہے... میری کوئی طاقت نہیں"۔

"موت تیرے کی... میں نے بھی کیا باتیں شروع کر دیں... حالانکہ مجھے بہت جلدی ہے... انسپکٹر کامران مرزا... خنجر اور نیچے آ گیا... اب میں تمہاری گردن سے صرف ایک انچ اوپر ہوں... اور ایک انچ کا فاصلہ بھی آخر طے ہو ہی جائے گا... موت کیسی محسوس ہو رہی ہے"۔

"اس میں شک نہیں... موت بہت خوفناک ہے... اللہ اس کی سختی سے بچائے... موت تو بہرحال آ کر رہے گی... لیکن اگر ہم سختی سے بچ جاتے ہیں تو یہ سراسر اس کا انعام اور احسان ہو گا"۔

"اب کرنے لگے ہو... مرتے ہوئے انسان جیسی باتیں... اپنے ساتھیوں کو کوئی پیغام دینا ہو تو میں حاضر ہوں... یہ فرض ضرور ادا کروں گا... ہاں شرط یہ ہے کہ میرے وہاں جانے تک وہ زندہ ہوں"۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

اس نے جلدی جلدی کہا۔

"ارے تو کیا۔۔۔ ان کے گرد بھی موت کا جال پھیلایا جا چکا ہے"۔

"ہاں! ان سب کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔۔۔ پہلے اور پروگرام تھا۔۔۔ لیکن اب مسٹر رانگ نمبر کوئی خطرہ مول لینے پر تیار نہیں ہیں"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے۔۔۔ خیر۔۔۔ آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ۔۔۔"

وہ رک گئے۔

"کہہ دیجئے گا کہ۔۔۔ کیا کہہ دیجئے گا"۔ رانور بولا۔

"یہ کہ۔۔۔ اپنا کام جاری رکھیں۔۔۔ کسی کے مر جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ کام جاری رہنا چاہیے بس"۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا اور خنجر اور نیچے آ گیا ہے۔۔۔ نصف انچ کا فاصلہ رہ گیا ہے"۔

"کوئی بات نہیں"۔ یہ کہہ کر انہوں نے ایک بار اور پورا زور لگایا۔۔۔ چند سیکنڈ کے لیے خنجر والا ہاتھ نیچے ہونا رک گیا۔۔۔ اور پھر خنجر واقعی اور نیچے آ گیا۔۔۔ انہیں نوک جلد کو چھوتی محسوس ہوئی۔۔۔ اپنی تمام قوت ہاتھوں میں سمیٹ لائے۔۔۔ اللہ کو یاد کیا۔۔۔ اور عین اسی وقت رانور کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔۔۔ اس کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے۔۔۔ ساتھ ہی ایک اور چیخ اس کے منہ سے نکلی اور اس کا جسم ان

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے اوپر سے لڑھک گیا۔

"انہوں نے دھندلائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا.... فرزانہ پاس کھڑی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی.... اور اس نے ایک ہاتھ میں اپنا پستول نال کی طرف سے پکڑ رکھا تھا.... اور دوسرے میں راٹور کا خنجر.... غالباً" اس نے خنجر اس کے ہاتھ سے نکال لیا تھا۔

"شکریہ فرزانہ.... بہت ٹھیک وقت پر آئیں"۔

"ہمیں فوراً حویلی میں جانا ہے.... آیئے چلیں"۔

"اس کا کام اب تمام ہی کرنا بہتر ہے.... ورنہ یہ پھر آئے گا.... اتار دو فرزانہ اس کا خنجر اسی کے جسم میں"۔

"بہت بہتر"۔ وہ بولی۔

اس نے خنجر والا ہاتھ بلند کیا اور راٹور کی گردن پر دے مارا.... گردن کٹتی چلی گئی.... ایک لمحے کے لیے وہ تڑپا اور ساکت ہو گیا.... اب وہ اوپر کی طرف دوڑے.... پھر فرزانہ ایک جھٹکے سے رکی۔

"ارے! یہ کیا؟"

"کیا ہوا؟"

"حویلی واپس آ گئی زمین پر.... اب وہ فضا میں نہیں ہے.... گویا اب ہمیں دروازے کی طرف سے جانا ہو گا"۔

"تو چلو پھر.... یہ خنجر مجھے دے دو"۔

وہ دوڑتے ہوئے نیچے آئے.... راٹور جوں کا توں پڑا تھا.... اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کی گردن سے خون اب بھی تیزی سے نکل رہا تھا.... خود کو اس کے خون سے بچاتے ہوئے وہ باہر نکلے اور حویلی کی طرف دوڑ پڑے.... درمیانی فاصلہ بہت تھوڑا تھا.... لہٰذا اس لیے وہ جلدی دروازے تک پہنچ گئے.... دروازہ تھا بھی کھلا.... لہٰذا وہ فوراً اندر داخل ہو گئے.... اور پھر فرزانہ نے اس ہال کا رخ کیا.... جس میں سارا ڈرامہ ہو رہا تھا.... انسپکٹر کامران مرزا اس کے پیچھے تھے۔

ہال کے دروازے پر پہنچتے ہی انہیں ایک زور کا جھٹکا لگا.... آنکھوں میں خوف سا آ گیا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

چیخ سنو

انسپکٹر جمشید نے پوری کوشش کی کہ اس کی چھلانگ کی زد میں نہ آئیں.... انہوں نے دائیں طرف چھلانگ بھی لگائی.... اور بروقت لگائی اور اس یقین کے ساتھ لگائی کہ وہ اس کی لپیٹ سے بچ جائیں گے.... لیکن ایسا نہیں ہوا.... سب نے دیکھا.... فضا میں ہی رانوتا نے اپنا رخ تبدیل کر لیا تھا.... اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور رخ تبدیل ہو گیا.... اب اتنا وقت بھی نہیں بچا تھا کہ انسپکٹر جمشید بھی دوسری چھلانگ لگا سکتے.... لہٰذا اس کا جسم ان سے ٹکرایا اور اس بری طرح ٹکرایا کہ وہ دیوار سے جا ٹکرائے.... پھر فرش پر گرے.... رانوتا اسی جگہ اچھلی اور ان کے پیٹ پر آ کر گری.... ان کی چیخ نکل گئی اور پھر وہ ساکت ہو گئے.... رانوتا فاتحانہ انداز میں ان کی طرف مڑی۔

"یہ انجام تو ہوا انسپکٹر جمشید کا.... تم لوگ تو ہو گیا.... انہیں گرتے دیکھ کر تم تو یونہی حوصلہ ہار بیٹھے ہو گے"۔

"یہ کام ہم نے سیکھا نہیں"۔ محمود مسکرایا۔

"کون سا کام؟" اس نے چونک کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہی حوصلہ ہارنے کا.... کوئی ہم سے مول بھی کرانا چاہے.... تب بھی نہیں کرتے"۔ فاروق مسکرایا۔

"ہاں! ہم ہمیشہ حوصلہ جیتتے ہیں"۔ آفتاب بولا۔

"اچھی بات ہے.... آج تم لوگوں کی جیت بھی ہار میں بدل جائے گی"۔

"دیکھا جائے گا"۔ مکھن کی آواز سنائی دی۔

"دوستو.... یہ بے چاری بھی کیا یاد کرے گی.... ذرا ہو جائے ترکیب نمبر تیرہ"۔

"ہاہاہا" رانوتا نے قہقہہ لگایا۔

"یہ قہقہہ کس خوشی میں؟" آصف نے منہ بنایا۔

"اس خوشی میں کہ تم ترکیب نمبر تیرہ آزماؤ گے.... اور میں ترکیب نمبر چودہ"۔ وہ پھر ہنسی۔

"ہائیں.... کیا مطلب.... یہ کیا بات ہوئی.... ایسی بات تو ہم نے نہ پہلے سنی نہ پڑھی"۔

"اب سن لو.... پڑھ بھی لو.... سبق یاد کرنے کی طرح پڑھو.... تمہاری ترکیب نمبر ۱۳ کے مقابلے میں میں ترکیب نمبر ۱۴ کام میں لاؤں گی"۔

"اور وہ کیا ہے؟" محمود بولا۔

"میں کیوں بتاؤں"۔ وہ مسکرائی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ ناانصافی ہے.... اور اگر اس وقت مقابلہ میں مسٹر جیرال ہوتے تو ہرگز ناانصافی نہ کرتے"۔

"جیرال.... یہاں موجود ہیں تو سہی"۔ رانوتا نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کو شاید معلوم نہیں"۔ محمود مسکرایا۔

"کیا معلوم نہیں؟" وہ چونکی۔

"مسٹر جیرال اس کیس میں اب آپ کے ساتھی نہیں رہے"۔

"ہائیں.... یہ کیا.... مسٹر جیرال.... یہ میں نے کیا سنا ہے.... مسٹر جیرال"۔

"میں اپنے اصول قربان نہیں کر سکتا.... اپنے آپ کو یا اپنے فائدے کو قربان کر سکتا ہوں"۔

"لیکن اس مہم میں آپ سب لوگ میرے ماتحت ہیں.... یہاں تک کہ راتور بھی.... اگرچہ وہ میرا بڑا بھائی ہے.... لیکن پھرتی اور چالاکی میں وہ بھی میرا پاسنگ نہیں"۔

"میں نہیں کروں گا یہ مہم.... اس مہم میں مجھے اپنے اصولوں کا خون ہوتا نظر آتا ہے"۔

"تو پھر تمہیں بھی میرے ہاتھوں مرنا پڑے گا"۔

"مقابلہ کیے بغیر میں مرنا پسند نہیں کروں گا"۔ وہ مسکرایا۔

"اوہو.... تم اور مجھ سے مقابلہ کرو گے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تم صرف ایک عورت ہی تو ہو.... جیرال کو کیا جانو"۔ اس نے منہ بنایا۔

"اچھی بات ہے.... اب یہ عورت تمہیں سبق سکھائے گی"۔

"پہلے اس ننھی فوج سے نبٹ لو.... یہی تمہیں نکنی کا ناچ نچانے کے لیے کافی ہے"۔ جیرال ہنسا۔

"ارے یہ.... ان کی کیا بات ہے.... انہیں تو میں ابھی جھٹک دوں گی.... اپنی ترکیب نمبر ۱۴ سے"۔

"اچھی بات ہے.... جھٹک کر دکھائیں پھر"۔ جیرال ہنسا۔

"محترمہ رانوتا.... برا نہ مانیے گا.... میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔ ایسے میں ابطال کی آواز سنائی دی۔

"آہا مسٹر ابطال.... آپ کی تو میں بس آواز ہی سن سکتی ہوں.... نہ جانے آپ کیسے ہوں گے"۔

"مجھے ان لوگوں نے ایک بار دیکھا ہے.... ان سے پوچھ لیں"۔

"کیوں بھئی مسٹر ابطال آپ لوگوں کو کیسے لگے تھے"۔ رانوتا ان کی طرف مڑی۔

"لیکن آپ یہ کیوں پوچھنا چاہتی ہیں"۔

"آخر ذہن میں سوال تو پیدا ہوتا ہے نا.... کہ یہ کیسے ہوں گے"۔

"شکل صورت کے لحاظ سے اچھے ہیں.... لیکن ہم سے دشمنی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے لحاظ سے کافی حد تک خراب"۔ آصف بولا۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ جب آپ آئیں تھیں تو آپ کس بات پر چونکی تھیں"۔

"اوہ... ہاں یاد آیا... دراصل میں فرزانہ کو غائب پا کر چونکی تھی"۔

"حیرت ہے... آپ ہم میں سے نہیں ہیں... پھر بھی ہم پر ایک نظر ڈالتے ہی آپ نے جان لیا کہ فرزانہ ہم میں نہیں ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہاں بس! میں ایسی ہی باتوں کے لیے مشہور ہوں"۔ وہ مسکرائی۔

اس وقت تک وہ اس کے گرد ایک دائرے کی صورت میں کھڑے ہو چکے تھے... وہ ان کے دائرے کو دیکھ کر طنزیہ انداز میں ہنس رہی تھی... جیسے کوئی چھوٹے بچوں کی بے وقوفیوں پر ہنستا ہے۔

"چلو آؤ... کرو مجھ پر وار مختلف سمتوں سے... کوئی میرا بازو پکڑے... کوئی بال پکڑے... کوئی میری گردن سے لپٹ جائے... کوئی میری ایک ٹانگ اور کوئی دوسری ٹانگ پکڑے... لپٹ جاؤ سب مل کر مجھ سے... یہی ہے نہ وہ تمہاری ترکیب نمبر ۳"۔

"ارے باپ رے... ان محترمہ کو تو ہر بات معلوم ہے"۔ فاروق بوکھلا اٹھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اس کا مطلب ہے.... ہمیں بھاگ دوڑ کرنے کی بھی ضرورت نہیں.... یہ تو خود ہی دعوت دے رہی ہیں کہ پکڑ لو.... جس طرح پکڑنا ہے"۔ آصف بولا۔

"ہاں ہاں! میں دعوت دے رہی ہوں.... جلدی کرو.... ورنہ پھر میں شروع ہو جاؤں گی.... اور تمہاری ترکیب نمبر ۱۳ دھری کی دھری رہ جائے گی"۔

"ہوشیار دوستو.... یہ صاحبہ بلاوجہ چالاک بننے کی کوشش کر رہی ہیں.... اور ہمارے ذہنوں میں یہ بات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جیسے ہم ان کے مقابلے میں بالکل صفر ہوں.... لیکن میں آپ کو یقین دلاتی ہوں.... ان میں ایسی کوئی بات نہیں.... ہم انہیں لوہے کے چنے چبوا دیں گے ان شاء اللہ"۔ فرحت نے جلدی جلدی کہا۔

"بلکہ دن میں تارے دکھا دیں گے"۔ رفعت مسکرائی۔

"میں تو چھٹی کا دودھ یاد دلانے کی کوشش کروں گا"۔ محسن نے منہ بنایا۔

"کک.... کیا کہا دودھ"۔ پروفیسر داؤد نے بوکھلا کر کہا۔

"کک.... کیوں.... کیا بات ہے.... آپ دودھ کے نام پر بوکھلا کیوں گئے"۔

"ذرا سوچو.... غور کرو.... ہم کب سے بھوکے ہیں.... ہم نے کب سے کچھ نہیں کھایا پیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن انکل..... میں نے لفظ چھٹی کا دودھ بولا تھا..... صرف دودھ نہیں"۔

"تو کیا ہوا..... اس میں دودھ تو شامل ہے نا"۔

"اچھا خیر..... ان شاء اللہ بہت جلد آپ کے کھانے کا بھی بندوبست ہو جائے گا..... آپ پریشان نہ ہوں"۔ خان رحمان نے انہیں دلاسا دیا۔

"کہاں سے ہو جائے گا..... یہاں دور دور تک کھانے کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی"۔

"یہ لیجئے انکل..... ایسے میں شوکی نے جیب سے کوئی چیز نکال کر ان کی طرف بڑھا دی۔

"یہ..... یہ کیا..... ٹافی"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"جی ہاں! لیکن یہ عام ٹافی نہیں..... خاص ٹافی ہے..... بھوک کو غائب کر دینے والی ٹافی..... آپ کی اپنی تیار کردہ ٹافی..... جو آپ نے ایسے موقعوں کے لیے تیار کی تھی..... لیکن شاید اس بار آپ یہ ٹافیاں جیب میں رکھنا بھول گئے"۔

"ہاں! بھول گیا"۔ وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولے۔

"لیکن بھئی شوکی"۔ آصف نے کچھ کہنا چاہا۔

"اوہو..... آخر ہو کیا گیا ہے تم لوگوں کو..... بات ہو رہی تھی لڑائی کی..... اور ہم لے بیٹھے ٹافی کی بات کو..... بس ٹھیک ہے..... اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ٹانی سے ان کی بھوک کچھ دیر کے لیے غائب ہو جائے گی"۔ فرحت نے جھنجلا کر کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے.... لاؤ ٹانی ہی دے دو اور تم لڑائی کی طرف توجہ دو"۔ پروفیسر داؤد بولے.... اور پھر انہوں نے شوکی سے ٹانی لے لی۔

"ہاں تو آپ کیا کہہ رہی تھیں مس بانوتا"۔ مکھن کی آواز لہرائی۔

"بانوتا نہیں.... رانوتا"۔ اس نے منہ بنایا۔

"اوہ ہاں.... دراصل یہ ہماری پہلی ملاقات ہے نا.... مسٹر شاتور سے چونکہ ہم بار بار مل چکے ہیں اس لیے ان کا نام غلط نہیں لیتے"۔

"واہ.... مان گئی بھئی تمہیں.... لیکن میں اس قسم کی فضول باتوں پر وقت ضائع کرنے کی عادی نہیں ہوں.... سمجھے جناب.... اب لڑائی شروع کرنا ہے تو کریں.... ورنہ میں اپنی کارروائی شروع کرتی ہوں"۔

"ضرور کیوں نہیں"۔

محمود نے اس کا ایک بازو' آصف نے دوسرا پکڑ لیا.... اسی طرح فاروق اور آفتاب نے ایک ایک ٹانگ پکڑ لی.... فرحت اچھلی اور اس کی گردن سے لٹک گئی.... یہ کام فرزانہ کا تھا.... لیکن وہ اس وقت تھی ہی نہیں.... رفعت آگے بڑھی اور اس کے لمبے بال دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیے.... باقی ساتھی کھڑے یہ سوچتے لگے کہ اب کیا کریں.... اسے کہاں سے پکڑیں۔

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"بس تم فی الحال لڑائی دیکھو.... ہم میں سے کوئی اگر چوٹ کھا کر گرے تو اس کی جگہ لینے کی فوراً کوشش کرنا"۔ محمود نے کہا۔

"او کے"۔ شوکی نے کہا۔

"بس.... کر لیا مجھے قابو"۔ رانوتا ہنسی۔

"ہاں کر چکے.... اب آپ اپنی ترکیب نمبر ۱۴ میدان میں لائیں.... پتا تو چلے.... وہ ہے کیا"۔

"اچھا.... لو.... سنبھلو.... خوب مضبوطی سے پکڑو مجھے"۔ اس نے للکارا۔

"انہوں نے گرفت اور مضبوط کر لی.... لیکن اچانک رانوتا کے منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکلیں.... انہیں یوں لگا جیسے ان کے پیروں کے نیچے کوئی جانور کلبلا رہا ہے.... انہوں نے بوکھلا کر رانوتا کو چھوڑ دیا۔

"بس.... ہو گئے الگ.... ایک ہلکی سی آواز سے.... ابھی تو میں نے منہ سے خوفناک قسم کی آواز نہیں نکالی.... ورنہ تو تم لوگوں کے پتے پانی ہو جاتے"۔

"یہ.... یہ کیا تھا"۔ محمود نے کانپ کر کہا۔

"ابھی بتاتی ہوں تمہیں یہ کیا تھا"۔ یہ کہہ کر اس نے محمود کی طرف منہ کر کے ایک زوردار آواز نکالی.... اس آواز میں جانے کیا تھا.... وہ بری طرح اچھلا اور دیوار سے جا ٹکرایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ... یہ کیا... محمود... اس نے تو تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا"۔ آصف چلا اٹھا۔

"ہاں... اس نے مم... مجھے ہاتھ بھی نہیں لگایا اور میں دیوار سے ٹکرا گیا... بھلا ایسا ہو سکتا ہے"۔ محمود نے لرزتی اور کانپتی آواز میں کہا۔

"عین اس وقت اس نے آصف کی طرف رخ کیا... منہ سے ایک بھیانک آواز نکالی... اور وہ زور سے اچھلا اور فرش پر دھم سے گرا... اس کے منہ سے مارے خوف کے چیخ نکل گئی۔

"پکڑ لو... پکڑ لو"۔ فرحت چلائی۔

"پکڑ لو... پکڑ لو... کیا پکڑ لو" رفعت نے جھلا کر کہا۔

"ایک دوسرے کا ہاتھ سب مضبوطی سے پکڑ لو... اس صورت میں ہم نہیں اچھل سکیں گے"۔

"اوہ ہاں... واقعی"۔ آفتاب بولا۔

انہوں نے جلدی جلدی ایک دوسرے کو پکڑ لیا... اور خوب مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"اب آواز نکالیے گا ذرا... لیکن زیادہ خوفناک نہیں... بس ہلکی سی آواز اور بہت کم خوفناک"۔ شوکی نے ڈرے ڈرے انداز میں کہا۔

"اچھا"۔ وہ مسکرائی... اور پھر اس نے ہلکی سی آواز نکالی... ان کے ہاتھ فوراً چھوٹ گئے... اور وہ الگ الگ ہو گئے۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"کمال ہے.... آخر یہ کیسی آوازیں ہیں.... ان آوازوں کے سنائی دیتے ہی ہمیں ایسا کیوں لگتا ہے جیسے پیروں کے نیچے کوئی زندہ جانور آ گیا ہو"۔

"ان آوازوں کے لیے میں نے بہت مشق کی ہے.... میں بڑے سے بڑے سورما اور بڑے سے بڑے جانور کو اچھل پڑنے پر مجبور کر سکتی ہوں"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... اب کیا ہو گا.... ہماری ترکیب نمبر ۱۳ تو مل گئی خاک میں"۔ اخلاق کی آواز سنائی دی۔

"ہونا کیا ہے.... ان کے ہاتھوں ہمارا آملیٹ تیار ہو گا"۔ اشفاق نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"آملیٹ.... ارے باپ رے"۔ پروفیسر داؤد نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

"اوہ پھر منہ سے کھانے کی چیز کا نام نکل گیا.... میرا خیال ہے.... اس بات پر پابندی ہونی چاہیے کہ ہم میں سے کسی کے منہ سے کھانے کی کسی چیز کا نام نہ نکلا کرے"۔ آصف نے منہ بنایا۔

"لیکن.... پروفیسر انکل.... وہ ٹافی.... کیوں نہیں کھائی آپ نے"۔

"یہ سوچ کر رکھ لی.... کہ شاید اس سے بھی زیادہ بھوک کا موقع آ جائے"۔ وہ مسکرائے۔

"آپ نے اچھا کیا... خیر فی الحال تو ہم آپ کے لیے آملیٹ کا انتظام نہیں کر سکتے... آپ ذرا صبر کریں... اس لیے کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"۔

"وہ تو ملنے پر ہوتا ہوگا نا... جب تک مل نہیں جاتا... اس وقت تک... اس وقت تک اس کے میٹھے ہونے کا بھی کیا فائدہ"۔

انہوں نے منہ بنایا۔

ان کی بات پر انہیں اس حالت میں بھی ہنسی آ گئی۔

"اب تمہارا اپنی ترکیب نمبر ۱/۲ ۱۳ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"وہ تو فوت ہو گئی"۔ آصف نے سرد آہ بھری۔

"اب تم کیا کرو گے"۔ رانو تا ہنسی۔

"مار کھائیں گے آپ کے ہاتھ سے اور کیا کریں گے"۔

"لیکن آج بات صرف مار کھانے پر ختم نہیں ہو جائے گی... ہم آپ لوگوں کا قصہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے"۔

"مجبوری ہے... اب ہم کر ہی کیا سکتے ہیں"۔

"میں ایک چیخ مارنے لگی ہوں... وہ چیخ آپ سب کو مکمل طور پر بے ہوش کر دے گی... بے ہوشی کی حالت میں ہم آپ لوگوں کو نہایت آسانی سے ذبح کر سکیں گے۔ گردنیں تنوں سے الگ کرنے کے بعد ہم اس پر یقین کریں گے کہ آپ لوگوں کا کام تمام ہو گیا ہے"۔

"اللہ مالک ہے"۔ محمود نے سرد آہ بھری۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تو پھر چیخ سنو"۔

یہ کہہ کر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں پر رکھے اور چیخنے کے لیے منہ کھولا۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

آواز کی مار

انہوں نے دیکھا... ہال میں انسپکٹر جمشید اور باقی سب لوگ ساکت پڑے تھے... رانوتا ان کے درمیان فخریہ انداز میں چل رہی تھی... ایسے میں اس نے کہا۔

"مسٹر اقبال... میرے پاس خنجر نہیں... یہ کام تم انجام دے ڈالو... ان سب کو ذبح کر دو... اور مسٹر جیرال کو بھی"۔

اب انہوں نے دیکھا... بے ہوش ہونے والوں میں جیرال بھی موجود تھا۔

"میرے پاس خنجر ہے... میں ابھی چند منٹ میں ان کی گردنیں الگ کیے دیتا ہوں... پھر ہمارے اس منصوبے میں یہ رکاوٹ نہیں بن سکیں گے"۔

انسپکٹر کامران مرزا اور فرزانہ کے رنگ اڑ گئے... اچانک انسپکٹر کامران مرزا کے منہ سے بلند آواز میں یہ الفاظ نکلے۔

"لیکن... ابھی ہم دو باقی ہیں... پہلے ہمیں بے ہوش کر لیں"۔

وہ چونک کر دروازے کی طرف مڑے... پھر رانوتا بری طرح

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اچھلی۔

"اوہ.... اور راٹھور کہاں ہیں؟"

"اس سے پہلے کہ تم انہیں ذبح کرو.... پہلے اس کی خبر لے لو"۔ انسپکٹر کامران مرزا ٹھہری ہوئی آواز میں بولے۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں انسپکٹر کامران مرزا"۔ اس نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"جا کر دیکھ لیں.... پھر ہمارے ساتھیوں کی طرف توجہ دیجئے گا"۔ وہ بولے۔

رانوتا بے تحاشا دروازے کی طرف دوڑ پڑی.... اقبال کے بارے میں وہ جان نہ سکے.... کہ اس نے بھی دوڑ لگائی یا نہیں.... پھر جونہی رانوتا دروازے سے نکلنے لگی.... انسپکٹر کامران مرزا نے اپنی ٹانگ آگے بڑھا دی.... وہ اوندھے منہ گری.... ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا نے اس کی کمر پر چھلانگ لگائی.... لیکن عین اس وقت رانوتا کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی.... انہیں یوں لگا جیسے ان کے پیروں کے نیچے کوئی زندہ جانور آ گیا ہے.... وہ بھڑک کر دور جا گرے.... اور رانوتا پھر اٹھ کر بھاگی.... ساتھ ہی فرزانہ کی کمر پر ایک لات لگی.... وہ اوندھے منہ گری.... صاف ظاہر تھا.... اس کی کمر پر لات اقبال نے ماری تھی.... گویا وہ دونوں دوسرے مکان کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔

"فرزانہ اٹھو.... جلدی انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرو....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میں ان کے پیچھے جاتا ہوں"۔

"لیکن انکل.... آپ ان دونوں سے نہیں لڑ سکیں گے.... اول تو رانوتا ہی کم نہیں.... اوپر سے ابقال.... جو نظر نہیں آتا"۔

"تم فکر نہ کرو.... سب سے پہلے اپنے اباجان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرو.... ہم سب بہت بڑے خطرے میں ہیں.... یہ واقعی ہمیں جان سے مارنا چاہتے ہیں"۔

"اوہ.... اس طرف جیرال بھی بے ہوش پڑا ہے"۔

"اس لیے کہ اب وہ ان کا ساتھی نہیں رہا.... میں ان کے پیچھے جاتا ہوں.... تم انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرو"۔

"اصل مسئلہ ابقال کا ہے.... ارے ہم اس عینک کو بھول ہی گئے.... کم از کم ہمیں اس عینک کے ذریعے ابقال کو دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے"۔

"ابھی تو ابقال یہاں ہے ہی نہیں.... جب آئے گا کوشش کر لینا"۔

یہ کہہ کر انہوں نے رانوتا والے گھر کی طرف دوڑ لگا دی.... فرزانہ فوراً انسپکٹر جمشید کی طرف بڑھی۔

"اباجان.... ہوش میں آئیں.... ورنہ ہم سب"۔

"شش.... شش"۔ اس نے ان کی آواز سنی۔

فرزانہ اچھل پڑی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ک... کیا مطلب... آپ ہوش میں ہیں"۔

"ابھی ابھی آیا ہوں... تمہارے جھنجھوڑنے سے شاید ایک منٹ پہلے... میں نے تم دونوں کی باتیں سنی ہیں... مجھے یونہی بے ہوشی کے انداز میں پڑا رہنے دو... باقی لوگوں کو جلدی جلدی ہوش میں لانے کی کوشش کرو... اور ہاں... ذرا جلدی سے مجھے فاروق کی جیب میں سے ایک ربڑ نکال کر دے دو"۔

"ربڑ... جلدی سے... یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کی جیب سے کوئی چیز جلدی سے مل جائے"۔

"جلدی کرو فرزانہ... رانوتا وہاں نہیں ٹھہرے گی... غالباً" انسپکٹر کامران مرزا نے راٹور کا کام تمام کر دیا ہے"۔

"ج... جی ہاں! راٹور مار جا چکا ہے"۔ اس نے فوراً کہا۔

"تب وہ وہاں نہیں رکے گی"۔

"آپ پریشان نہ ہوں... انکل ان کے پیچھے گئے ہیں"۔

"اور ابطال بھی رانوتا کے ساتھ ہے... ربڑ... جلدی کرو"۔ وہ چلا اٹھے۔

فرزانہ نے گھبراہٹ کے عالم میں فاروق کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا... فاروق نیند کی حالت میں چلا اٹھا۔

"چور... چور... یہ کون ہے... جو ہمارے گھر میں گھسا جا رہا ہے"۔

"حیرت ہے.... ادھر میں نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا.... ادھر اس نے خواب میں کوئی چور دیکھ لیا"۔ فرزانہ بولی۔

"خواب میں دیکھ رہی ہو گی تم خود.... ہاتھ باہر نکالو.... تم سے تو ربڑ کل تک بھی نہیں نکلے گا"۔

"یہ رہا ربڑ"۔ فرزانہ بولی اور ہاتھ باہر نکال لیا.... اس کے ہاتھ میں وہ عینک تھی.... جس کے ذریعے انہوں نے حویلی کو دیکھ لیا تھا۔

"حیرت ہے.... تم عینک کو ربڑ کہہ رہی ہو"۔ یہ کہہ کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال دیا اور ربڑ نکال کر اس کی طرف بڑھا دی.... اس نے ربڑ انہیں تھما دی اور بولی۔

"پروفیسر انکل کے پاس وہ آلہ ضرور موجود ہو گا جس کے ذریعے ہم ابتال کی کم زکم موجودگی محسوس کر لیتے ہیں"۔

"تم ان کی بھی جیبیں ٹٹول ڈالو.... یا انہیں ہوش میں لے آؤ"۔ فاروق مسکرایا۔

"اور تم.... فاروق تم کیا کر رہے ہو.... جلدی جلدی انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرو.... لیکن جو ہوش میں آتا جائے.... وہ لیٹا اسی طرح رہے.... جیسے ابھی تک بے ہوش ہو.... پھر موقع محل دیکھ کر دار کر سکیں گے.... دراصل میں پہلے ابتال سے ٹکرانا چاہتا ہوں"۔

عین اس وقت انہوں نے دوڑتے قدموں کی آواز سنی.... نظریں اٹھائیں.... تو رانوتا چلی آ رہی تھی.... اس کے چہرے پر خون سوار تھا....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آنکھیں لال بھبھوکا ہو رہی تھیں.... آتے ہی اس نے کہا۔

"کہاں گئے انسپکٹر کامران مرزا.... انہوں نے میرے بھائی کو مار ڈالا.... اب وہ میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے.... ہائیں.... چھپ گئے.... بزدل کہیں کے.... سامنے آئیں نا"۔

"وہ تو آپ کے پیچھے گئے تھے"۔ فرزانہ نے فوراً کہا۔

"نن نہیں.... نہیں تو"۔

"اس کا مطلب ہے.... وہ وہیں رہ گئے.... یا پھر"۔ فرزانہ کہتے کہتے رک گئی۔

"یا پھر کیا؟" وہ پھاڑ کھانے کے انداز میں بولی۔

"یا پھر مسٹر ابقال سے بھڑ گئے ہوں گے.... وہ بھی تو آپ کے ساتھ گئے تھے نا"۔ یہ کہتے ہوئے فرزانہ نے عینک آنکھوں پر لگا لی۔

"مسٹر ابقال.... آپ میرے سامنے ہیں نا"۔

"ہاں بالکل.... مجھے انسپکٹر کامران مرزا وہاں نظر نہیں آئے"۔ ابقال کی آواز سنائی دی.... لیکن فرزانہ کو اس عینک سے وہ نظر نہ آیا۔

"خیر.... کوئی بات نہیں.... وہ بھی آجائیں گے"۔

"میں ان کا خون پینا چاہتی ہوں"۔ وہ چلائی۔

"ارے باپ رے.... تو آپ بھی آدم خور ہیں"۔

"ہاں ہوں.... تم جیسوں کے لیے میں آدم خور ہی ہوں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اچانک کمرے میں عجیب سی آواز ابھری۔

"پھس.... سی پھس.... ھمپھ.... ھمپھ"۔

"یہ.... یہ کیسی آوازیں ہیں.... ارے.... یہاں.... یہاں ابھی انسپکٹر جمشید لیٹے ہوئے تھے"۔ اس نے بوکھلا کر کہا اور کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں.... اس کی اپنی کمر کی طرف انسپکٹر جمشید عجیب سی حالت میں کھڑے نظر آئے۔

"اوہ.... تو آپ ہوش میں آ گئے.... اور آپ پیچھے سے مجھ پر وار کرنا چاہتے تھے.... لیکن یہ تو کوئی بہادری نہیں ہے"

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں"۔ وہ مسکرائے۔

"اور یہ آپ کھڑے کس طرح ہے؟"

"یہ شاید آپ کی آواز کا اثر ہے"۔

"نہیں.... میری آواز انسانی جسموں کو ٹیڑھا میڑھا نہیں کرتیں.... اور آپ کا جسم تو بل بھی رہا ہے"۔

"شش.... شاید مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی ہے.... اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ وہ بولے۔

"یہ انسپکٹر کامران مرزا کہاں رہ گئے.... اوہ شاید.... وہ بھی چھپ کر وار کرنا چاہتے ہیں.... لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے.... مسٹر اقبال آپ ذرا جا کر انھیں دیکھیں اور جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں.... انھیں گھسیٹ لائیں"۔

"او کے"۔ ابطال کی آواز ابھری.... اور پھر دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"انسپکٹر جمشید.... آخر یہ کیا مذاق ہے.... آپ سیدھے کیوں نہیں کھڑے ہو جاتے"۔

"آپ کی آوازیں"۔ وہ قدرے کانپ کر بولے۔

"غلط.... بالکل غلط.... میری آوازیں آدمی کو بے ہوش کر سکتی ہیں"۔

"مم.... میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ وہ بولے۔

"اور یہ آپ ہانپ کیوں رہے ہیں.... جیسے دوڑ کر آ رہے ہوں"۔

"بس.... بس"۔ وہ جلدی سے بولے۔

"بس بس.... کیا.... انسپکٹر جمشید آپ کوئی چال چلنے کے موڈ میں ہیں.... لیکن میری ایک آواز آپ کی ہر چال کا جواب ثابت ہو گی"۔

"چال کا جواب.... یہ.... تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔ فاروق کی آواز ابھری۔

"اوہ.... تو فاروق کو بھی ہوش آ گیا"۔ رانو تا چونکی۔

"صرف مجھے ہی نہیں.... میرے ایک دو اور ساتھیوں کو بھی"۔ فاروق نے کہا۔

"کوئی بات نہیں.... تم سب تو میری ایک آواز کی مار ہو.... بس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ذرا انسپکٹر کامران مرزا سامنے آ جائیں.... حیرت ہے.... مسٹر اقبال اب تک لوٹ کر نہیں آئے"۔

"میں سیدھا کھڑا ہو گیا ہوں.... مس رانوتا"۔ انہوں نے انسپکٹر جمشید کی آواز سنی۔

"تو پھر میں کیا کروں؟" وہ برا سا منہ بنا کر بولی.... اب اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو چکے تھے۔

"کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

"میرا خیال ہے.... اب مجھ کو جانا ہو گا.... لیکن اس سے پہلے تم سب کو پھر سے بے ہوش کرنا ہو گا"۔

اس نے منہ سے پھر ہولناک آوازیں نکالیں اور یہ دیکھے بغیر باہر چلی گئی کہ وہ سب بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں.... شاید اسے ان کے بے ہوش ہونے کا سو فیصد یقین تھا۔

"تم میں سے کون کون بے ہوش ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

کمرے میں کھی کھی کی آواز شروع ہو گئی.... انہوں نے دیکھا سب منہ دبائے ہنس رہے تھے.... انسپکٹر جمشید اب ایک جگہ اکڑوں بیٹھے تھے.... ان کا بیٹھنے کا انداز بھی بہت عجیب تھا.... اس طرح انہیں بیٹھے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"کس بات پر ہنسی آ رہی ہے؟" وہ جھلائے۔

"آپ نے کہا ہے.... تم میں سے کون کون بے ہوش ہے....

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بے ہوش آدمی کس طرح بتا سکتے ہیں کہ وہ بے ہوش ہیں"۔

"اوہ اچھا.... واقعی.... خیر چھوڑو.... جلدی سے ہوش میں آ جاؤ.... معرکہ شروع ہونے والا ہے.... کانوں میں انگلیاں ٹھونس دو"۔

"جی.... کیا فرمایا کانوں میں انگلیاں ٹھونس دیں"۔

"ہاں! اس وقت ہمارے پاس اور کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم کانوں میں ٹھونس سکیں"۔

عین اس لمحے دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی.... ایسے میں جیرال کو ان سب نے دروازے کی طرف ایک لمبی چھلانگ لگاتے دیکھا۔

"ارے ارے.... یہ کیا مسٹر جیرال"۔

جیرال بری طرح رانوتا سے ٹکرایا.... ایک دھماکے کی آواز سنائی دی.... دونوں دور جا کر گرے.... ساتھ ہی جیرال نے رانوتا کا گلا دبوچ لیا۔

"اب نکال کر دکھاؤ آوازیں"۔ وہ غرایا۔

"بہت خوب مسٹر جیرال.... آج تو آپ نے پرانی دوستی کا حق ادا کر دیا"۔

"دوستی کا نہیں.... دشمنی کا.... میری آپ لوگوں سے کوئی دوستی نہیں ہے.... میں آپ لوگوں کا دشمن ہوں.... اور دشمن رہوں گا.... لیکن ایک اچھا دشمن.... بااصول دشمن"۔

"چھوڑ دو.... چھوڑ دو.... ورنہ تمہاری موت بہت عبرت ناک ہو

گی مسٹر جیرال"۔

"موت تو اب تمہاری عبرت ناک ہو گی"۔

"آپ لوگ ناک لفظ کا استعمال کچھ زیادہ کر رہے ہیں"۔ آفتاب کی آواز سنائی دی۔

"تم لوگوں سے بعد میں نبٹوں گی... پہلے ذرا اسے تو مزا چکھا دوں"۔

اور پھر نہ جانے کیا ہوا... جیرال کے جسم سے خون کا فوارہ نکلنے لگا... رانوتا نے اس کا پیٹ نوچ لیا تھا... اب انہوں نے وہ ہولناک منظر دیکھا... اس کے ناخنوں سے خون اور گوشت کے ریشے ٹپک رہے تھے... اس کے ناخن بہت لمبے تھے... اور ان ناخنوں سے اس نے جیرال کا پیٹ چاک کر کے رکھ دیا تھا... وہ سب کانپ گئے... اس قدر خوفناک اور ہولناک منظر انہوں نے بہت کم دیکھے ہوں گے"۔

جیرال کے منہ سے غرغراہٹ کی آواز نکلی۔

"اف ظالم... یہ کیا کیا"۔ اس نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"ہم غداروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں"۔ رانوتا بولی۔

جیرال کے ہاتھ اس کے گلے پر سے ہٹتے چلے گئے... پھر وہ الٹ کر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا... ایسے میں اس نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"انسپکٹر جمشید... میرا... میرا انتقام اس سے ضرور... ضرور

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

لینا۔۔۔ اسے زندہ واپس نہ جانے دینا۔۔۔ ورنہ یہ تم لوگوں کے لیے۔۔۔ تمہارے ملک کے لیے بہت بڑا خطرہ ثابت ہو گی۔۔۔ اور رہی ناٹ رانگ نمبر کی۔۔۔ تت۔۔۔ تو"۔

ایسے میں رانوٹا نے جیب میں سے پستول نکالا اور تین گولیاں جیرال کے سر میں اتار دیں۔۔۔ اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

وہ سب سکتے میں آ گئے۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جیرال اس طرح مارا جائے گا۔

"اور اب تم بھی ہاتھ اوپر اٹھا دو۔۔۔ بلکہ ہاتھ کیا اوپر اٹھاؤ گے۔۔۔ میں ساتھ میں تم لوگوں کو بھی بھون ڈالتی ہوں"۔

یہ کہہ کر اس نے پھر ٹریگر دبا دیا۔۔۔ اس نے انسپکٹر جمشید کا نشانہ لیا تھا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رانوٹا

انسپکٹر جمشید ہوا میں اڑتے نظر آئے... یہاں تک کہ اس کا پستول خالی ہو گیا۔

"اب اپنا پستول اپنے سر پر مار لو مس رانوٹا"۔ انسپکٹر جمشید ہنسے۔

"اپنے سر پر کیوں... تمہارے سر پر کیوں نہیں؟"۔

یہ کہہ کر اس نے پستول بھی کھینچ مارا... ایسے میں فرحت اپنی جگہ سے اچھلی... اور رانوٹا کی گردن سے لٹک گئی... ساتھ ہی اس نے اپنے بازو پوری طرح جکڑ لیے... اس کی کوشش تھی کہ رانوٹا کی گردن اس حد تک دبا دے کہ اس کے حلق سے آواز نہ نکل سکے... اور جب آواز نہیں نکل سکے گی تو ان کے لیے بے ہوش ہونے کا کوئی خطرہ نہیں رہ جائے گا... لیکن اس سے پہلے کہ وہ گردن پر دباؤ بڑھاتی... رانوٹا نے منہ سے آواز نکالی اور اس نے بلبلا کر گردن چھوڑ دی... ساتھ ہی وہ فرش پر گر پڑی۔

"کسی اور میں ہمت ہے تو آئے اور مجھے پکڑ لے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

سب اپنی جگہ جمے رہے.... انسپکٹر جمشید اس کی طرف قدم اٹھانے لگے۔

"میں مقابلہ کروں گا"۔

"ایک آواز کی مار ہو انسپکٹر جمشید"۔

"بہت بڑی بھول میں مبتلا ہو مس رانوتا"۔ وہ مسکرائے۔

"کیا مطلب؟"

"ذرا سوچیں.... آپ اپنے بھائی کو گنوا چکی ہیں.... جیرال ویسے ہی الگ ہو گیا تھا آپ سے.... اور وہ بھی مارا گیا.... اب رہ گئیں صرف آپ"۔

"آپ بھول رہے ہیں انسپکٹر جمشید"۔

"کیا بھول رہا ہوں.... وضاحت کر دیں ذرا"۔ انہوں نے پرسکون آواز میں کہا۔

"یہ کہ ابھی میرے ساتھی مسٹر ابظال موجود ہیں.... جو نظر نہیں آتے"۔

"اوہ اچھا.... آپ مسٹر ابظال کی بات کر رہی ہیں"۔ انہوں نے مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔

"ہاں.... بالکل"۔ وہ بولی۔

"مجھے افسوس ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"افسوس ہے.... لیکن کس بات پر"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اچانک رفعت نے ان کی رانوتا کی طرف چھلانگ لگائی.... اور اس کی کمر پر سر کی ٹکر دے ماری۔

رانوتا اوندھے منہ گری.... شاید اس لیے کہ وہ اس وقت مکمل طور پر بے دھیان تھی.... لیکن اس نے اٹھنے میں ذرا بھی دیر نہ لگائی.... غصے میں آ کر اس نے الٹا ہاتھ گھمایا.... اس کا یہ ہاتھ رفعت کے گال پر لگا.... رفعت کے منہ سے ایک دل دوز چیخ نکلی۔

"اف.... میرے گال پر آگ سی لگ گئی ہے.... اس کے ہاتھ ہیں یا آگ"۔ وہ چلائی.... پھر وہ گال پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"اگر پھر ایسی حرکت کی تو پورا جسم آگ کی طرح جلنے لگے گا"۔ وہ غرائی۔

"کیوں.... آپ آگ کی بنی ہوئی ہیں؟"۔ مکھن نے ڈرے ڈرے انداز میں کہا۔

"میں آگ کی بنی ہوئی نہیں ہوں.... بلکہ آگ ہوں آگ.... جلا کر راکھ کر دوں گی.... ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے"۔

"بہت کچھ دیکھ چکے ہیں.... جو باقی ہے.... وہ بھی دیکھ لیں گے"۔ اشفاق گنگنایا۔

"حد ہو گئی.... بات کیا ہو رہی تھی.... اور کیا ہونے لگی۔ ارے میں اپنے ساتھی ابقال کی بات کر رہی تھی.... انسپکٹر جمشید آپ کس بات پر افسوس ظاہر کر رہے تھے"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اسی بات پر"۔ وہ بولے۔

"کیا کہا... اسی بات پر... لیکن کس بات پر"۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ سمجھتی کیوں نہیں"۔ اخلاق نے جھلا کر کہا۔

"کچھ پتا بھی تو چلے... آخر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

"صرف اور صرف یہ کہ مسٹر اقبال اب آپ کے ساتھی نہیں رہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا کہا!!!" وہ چلا اٹھی... باقی لوگ بھی چلا اٹھے۔

"یہ آپ نے کیا کہا ا جان"۔ محمود نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

"تو کیا وہ بھی جیرال کی طرح غدار ہو گئے ہیں"۔

"نہیں... جیرال کی طرح نہیں... بلکہ وہ میرے ہاتھوں مارے گئے ہیں"۔

"کیا!!!" رانوتا کے منہ سے نکلا۔

ان سب کے منہ مارے حیرت کے کھل گئے... یہ خبر صرف رانوتا کے لیے ہی حیرت انگیز نہیں تھی... بلکہ ان سب کے لیے بھی چونکا دینے والی تھی۔

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے... میں نے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا"۔ رانوتا کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"جب آپ اور ابطال دوسری عمارت سے اس عمارت میں داخل ہوئے تھے.... اس وقت مسٹر ابطال آپ کے پیچھے تھے.... تھے نا"۔

"ہاں! اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"اس وقت میں بھی آپ کی کمر پر پہنچ گیا تھا.... بس میں نے اندازے سے ابطال کی گردن دبوچ لی.... آپ کو وہ آوازیں یاد ہیں.... پھس سی.... پھس.... پھس.... وہ آوازیں ابطال کے حلق سے نکل رہی تھیں.... آپ یہ خیال کر رہی تھیں کہ آوازیں میرے حلق سے نکل رہی ہیں.... اس وقت میں عجیب و غریب حالت میں کھڑا نظر آیا تھا آپ کو.... آپ نے کہا بھی تھا کہ آپ یہ کھڑے کس طرح ہیں.... میرے بدن میں کپکپی بھی آپ نے محسوس کی تھی.... اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت ابطال آخری دموں پر تھا.... اور آزاد ہونے کے لیے اپنا پورا زور لگا رہا تھا.... ادھر اس کے گلے کو قابو میں رکھنے کے لیے مجھے سخت مشکل پیش آ رہی تھی.... لیکن آخرکار ابطال نے دم توڑ دیا۔

"غلط.... بالکل غلط.... میں نے ان لمحات میں مسٹر ابطال کو آواز دی تھی.... کہ مسٹر ابطال آپ یہیں ہیں نا.... تو انہوں نے کہا تھا.... ہاں! میں یہیں ہوں"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"وہ تو آپ اب بھی ان کی آواز سن سکتی ہیں.... لیجیے.... سنیں.... ہاں میں یہیں ہوں"۔ انہوں نے یہ الفاظ ابطال کی آواز میں

کیے۔

"کیا مطلب؟" رانوٹا چلائی۔

"ہاں! وہ آواز میری تھی.... ابظال تو اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار تھا.... اور ایسا صرف اس لیے کیا گیا کہ آپ لوگ بھی اس بار ہمیں موت کے گھاٹ اتارنے پر تل گئے تھے.... اب میدان میں صرف اور صرف آپ رہ گئیں ہیں مس رانوٹا"۔

"اور میں تم سب کے لیے بہت کافی ہوں"۔

"یہ بھی ابھی پتا چل جائے گا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب؟"

"ہم سب کے خلاف کیا حربہ اختیار کرنے کا ارادہ ہے"۔

"اپنی آواز کا ہتھیار استعمال کروں گی۔"

"تب پھر میں آپ کو دعوت دیتا ہوں.... سب سے پہلے آپ مجھ پر اپنی آواز استعمال کریں"۔

"ضرور.... اگر بے ہوش ہونے کا اتنا ہی شوق ہے تو یہ لیں"۔

یہ کہہ کر اس نے منہ سے آواز نکالی.... لیکن اس سے پہلے انسپکٹر جمشید کے ہاتھ اپنے کانوں کی طرف جا چکے تھے.... انہیں اس کے چیخنے کی آواز ہی نہ سنائی دی.... لہٰذا وہ جوں کے توں کھڑے رہے.... نہ چیخے نہ گرے.... اور نہ بے ہوش ہوئے۔

رانوٹا کی تیوریوں پر بل پڑ گئے.... اس نے ایک بار اور آواز

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نکالی.... لیکن کچھ نہ ہوا۔

"کیوں.... کہاں گئی آپ کی آواز؟"

"مم.... میں ان پر بھی آواز آزماؤں گی"۔ وہ غرائی۔

"ضرور.... کیوں نہیں"۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"رائونا نے محمود کی طرف دیکھا اور منہ سے آواز نکالی.... لیکن وہ بھی بے ہوش نہ ہوا۔

"حیرت ہے.... یہ کیا ہو گیا"۔

"کچھ بھی نہیں.... بس ہم نے اپنے کان بند کر لیئے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"تب پھر مجھ سے باتیں کیسے کر رہے ہیں"۔

"آپ کا کیا خیال ہے' کیا ہم آپ کی آواز سن کر جواب دے رہے ہیں"۔

"تب پھر؟" وہ چونک کر بولی۔

"ہم اشاراتی زبان سمجھنے کے ماہر ہیں.... خود بھی اکثر اشاروں میں باتیں کرتے رہے ہیں.... آپ جو بات کہہ رہی ہیں.... وہ ہم اشارات کی مدد سے سمجھ رہے ہیں اور جواب دے رہے ہیں.... ورنہ ہم سب نے اپنے کان بالکل بند کر رکھے ہیں"۔

"لیکن کیسے؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم میں ایک صاحب ہیں.... ان کا نام فاروق ہے.... آپ کو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اس کی جیب کے بارے میں کچھ معلوم ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہاں! فاروق کی جیب میں اوٹ پٹانگ چیزیں بھری رہتی ہیں"۔

"بس.... آج اس کی اوٹ پٹانگ چیزیں ہمارے کام آگئی ہیں.... اس کی ربڑ میرے کانوں میں ٹھنسی ہوئی ہے.... باقی چیزیں دوسروں کے کام آئی ہیں.... کچھ دوسروں کی جیبوں سے بھی اس قسم کی چیزیں مل گئی ہیں"۔

"ہوں.... اب میں سمجھی.... .... خیر.... تم نے میرا یہ حربہ بے کار کر دیا.... لیکن تم مجھے طاقت میں بھی کم نہیں پاؤ گے.... اگرچہ میں ہاتھ پیر بہت کم چلاتی ہوں.... لیکن جب چلاتی ہوں.... خوب چلاتی ہوں.... بڑے بڑے میرے اس کمال کا لوہا مان چکے ہیں.... اور آج تم بھی مانو گے"۔

"چلو مان لیں گے.... ہمارا کیا جاتا ہے"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

"ہائیں! یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ آصف نے اسے گھورا۔

"کک.... کیوں.... کیا میں کچھ غلط کہہ گیا ہوں"۔

"کچھ نہیں.... بہت زیادہ غلط.... دشمن کا لوہا ماننے کی بات کر رہے ہو اور خوشی کا اظہار بھی کر رہے ہو"۔

"اوہ میرے کان بند ہیں نا.... شاید میں کوئی اشارہ غلط سمجھ گیا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

”راٹور مارا جا چکا.... جیرال بے چارہ ختم ہو گیا.... ابطال بھی زندگی کی بازی ہار گیا.... ایک تم رہ گئیں.... اور تم سے پہلے پروفیسر بیالانی مر چکا ہے.... اب تو یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ کیا پروفیسر ہی راکاسا لیڈر تھا؟“

”ہاں! اس کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا“۔

”اور اس کے فارمولے پر کام بیگال میں ہو رہا ہے“۔

”بالکل یہی بات ہے“۔ وہ مسکرائی۔

”مطلب یہ ہوا کہ ہم تمہیں بھی مار ڈالیں.... تب بھی.... جیت ہماری نہیں ہو گی“۔

”بالکل.... اس کیس میں تو کسی صورت جیت تمہاری نہیں ہو گی.... ہار ہی ہار ہے.... اور اب تو تم لوگوں کے لیے یوں بھی غلامی کا دور آنے کو ہے“۔

”اللہ اپنا رحم فرمائے۔

”بہرحال غلامی کا دور تو بعد میں آئے گا.... تم تو اس سے پہلے ہی موت کا مزا چکھ لو گے.... لو.... میرا وار روکو.... تم سب مل کر.... پوری اجازت ہے“۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کا جسم پھرکی کی طرح گھومنے لگا.... وہ اس قدر تیزی سے گھومی.... اس قدر تیزی سے کہ جسم قریب نظر آنا بند ہو گیا.... لیکن وہ تھی ان کے درمیان میں۔

"ایک طرف ہٹ جائیں.... یہ تو صرف میری ایک رسی کی مار ہے"۔ ایسے میں انہوں نے منور علی خان کی آواز سنی.... وہ ان کی آواز سن کر خوش ہو گئے۔

"ہاں واقعی ہمیں دیواروں سے لگ کر کھڑے ہو جانا چاہیے.... اب ایک طرف یہ گھومے گی.... دوسری طرف انکل کی رسی گھومے گی"۔ محمود خوش ہو گیا۔

دوسری طرف منور علی خان.... رسی ہاتھ میں لے چکے تھے.... اور اس کے بل نکال رہے تھے.... پھر اس کے سرے پر بندھا ہوا آنکڑا گھمانے لگے.... لیکن ابھی وہ اونچائی پر تھا.... اچانک آنکڑا نیچے ہوا.... اور رانوتا کے جسم سے لپٹتا چلا گیا.... یہاں تک کہ اس کی گردش رک گئی.... رانوتا انہیں نظر آنے لگی.... وہ گھومتے گھومتے آخر رک گئی تھی۔

"اس رسی کے علاوہ بھی منور علی خان اگر تمہارے پاس کچھ اور چیزیں ہیں تو وہ بھی میرے جسم کے گرد کس دو.... پھر نہ کہنا حسرت دل میں رہ گئی.... میں آج تم لوگوں کو خوب موقع دینا چاہتی ہو۔

"تم رسی کو ہی توڑ کر دکھا دو.... میرے خیال میں تو تم اس رسی کی گرفت میں آچکی ہو"۔

"اچھی بات ہے.... یہ لو.... میں صرف ایک زوردار سانس لینے لگی ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس نے جونہی سانس اندر کھینچا.... ہوا کو خوب پھیپھڑوں میں بھرا' رسی آواز کے ساتھ ٹوٹی' اور اس طرح ٹوٹی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

ان کی آنکھیں مارے حیرت اور خوشی کے پھیل گئیں.... منور علی خان تو چلا اٹھے۔

"اف مالک.... کیا اس عورت میں ہاتھی اور گینڈے سے بھی زیادہ طاقت ہے.... کیونکہ یہ رسی ہاتھیوں اور گینڈوں سے بھی نہیں ٹوٹتی"۔

"ہاں منور علی خان.... تم نے ٹھیک کہا.... ابھی تم میری طاقت کا مظاہرہ دیکھ ہی لو گے.... کوئی ہے.... جو میرے مقابلے پر آئے.... جسے اپنی طاقت کا گھمنڈ ہے.... وہ آگے آئے"۔ اس نے للکار کر کہا۔

کوئی بھی آگے نہ آیا تو وہ ہنسی۔

"بس.... ہوا ہو گئی ساری طاقت.... ساری بہادری"۔

"یہ بات نہیں محترمہ ناروتا"۔ محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"تب پھر.... کیا بات ہے؟"

"ہم گھمنڈ نہیں کرتے کسی بھی چیز پر.... اور آپ نے یہ کہا ہے کہ جس میں گھمنڈ ہے.... وہ آگے آ جائے"۔

"خیر.... میں اور طرح کہتی ہوں.... اس سے پہلے کہ میں سب کی چٹنی بنا کر رکھ دوں.... کوئی مجھ سے زور آزمائی کرنا چاہے تو آگے آ سکتا

ہے.... اور یہ تم نے میرا کیا نام لیا تھا"۔ اس نے محمود کو گھورا۔

"اس بات کو چھوڑیں.... ہمارے ہاں نام عجیب و غریب صورتیں اختیار کرتے نہیں تھکتے"۔

"ہاں یار واقعی.... میں بہت تھکن محسوس کر رہا ہوں.... اجازت ہو تو ذرا بیٹھ جاؤں.... اس کمرے کے اس کونے میں"۔ پروفیسر داؤد تھکے تھکے انداز میں بولے۔

"آپ چاہیں تو اس کمرے کے اس کونے میں بھی بیٹھ سکتے ہیں"۔ فاروق مسکرایا۔

"ل.... لیکن میں اس کمرے میں کمرہ کہاں سے لاؤں.... اس وقت تو ہمارے پاس ایک کمرہ ہے"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"یہ تم لوگوں نے کیا اوٹ پٹانگ باتیں شروع کر دیں"۔ رانو تا نے بھنا کر کہا۔

"کیوں.... کیا آپ کو پتا نہیں"۔ آصف نے کہا۔

"کیا پتا نہیں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"جب آپ کو ہمارے بارے میں ہر بات معلوم ہے تو پھر یہ بات بھی تو معلوم ہو گی کہ ہم ایسے موقعوں پر اوٹ پٹانگ باتیں ضرور کرتے ہیں.... اور آج آپ کو راز کی بات بتا دوں"۔ آصف نے جلدی جلدی کہا۔

"راز کی بات.... جلدی بتاؤ"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اے، آصف.... خبردار.... جو تم نے اسے راز کی کوئی بات بتائی.... جانتے نہیں.... یہ ہماری دشمن ہے"۔ آفتاب ولا۔

"کوئی پروانہ کرو.... وہ راز کی بات ہے ہی دشمنوں کو بتانے کی"۔ آصف مسکرایا۔

"ہائیں.... یہ کیسی راز کی بات ہوئی.... میں نے تو کبھی ایسی راز کی بات سنی نہ دیکھی.... پڑھی نہ لکھی.... چکھی نہ کھائی"۔ فاروق جلدی جلدی بولا۔

"بس بس.... کافی ہے.... بس مس رانوتا کی چیں نہ بول جائے.... اور وہ تمہاری زبان کے ہاتھوں شکست کھا کر دم دبا کر بھاگ نہ نکلے"۔ آفتاب فوراً بولا۔

"اف توبہ.... بلکہ توبہ کے بھی اباجان" فرحت نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"آپ کو کیا ہوا.... اپنی زندگی کے سارے گناہ یاد آ گئے کیا.... جو توبہ کر رہی ہیں"۔ اشفاق گھبرا گیا۔

"لیکن اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے"۔ مکھن نے حیران ہو کر کہا۔

"گھبرانے کی بات ہونے کی بھی ایک ہی کہی.... جبکہ گھبرانے کی بات تو کسی بات میں بھی ہو سکتی ہے.... یہ کوئی بات نہ ہوئی"۔ اشفاق نے اسے گھورا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں کوئی بات نہیں ہے.... میرا دماغ چل گیا تھا کہ یہ بات کہہ بیٹھا"۔

"لیکن بھائی جان.... ایسے موقعوں پر دماغ چلنے سے روکنا چاہیے.... یہ آپ کا فرض ہے"۔ اخلاق نے فوراً کہا۔

"مان گئے بھئی.... تم ہمارے کان کاٹنے کی کوشش میں ہو.... لیکن یہ کان ہمارے آزمائے ہوئے ہیں"۔ آصف ہنسا۔

"لیجیے.... ذرا سنئے.... کان آزمائے ہوئے ہیں.... آج تک بازو آزمائے ہوئے سنتے چلے آرہے تھے"۔

"حد ہوگئی.... بات کیا ہو رہی تھی.... اور کیا ہونے لگی.... تم تو چاٹ جاؤ گے میرا دماغ"۔ رانو نانے پاؤں پٹخے۔

"بالکل یہی بات ہے"۔ محمود نے ہاتھ پر ہاتھ مارا.... لیکن وہ لگا جا کے رفعت کے۔

"تمہارے ہاتھ کی آنکھیں کمزور ہو چلی ہیں.... ان کا علاج کراؤ.... یا پھر.... چہرے والی آنکھیں ہاتھوں پر لگوا لو.... اور ہاتھوں والی چہرے پر"۔

"مشورے کا شکریہ.... مس ناروتا.... نن نہیں.... رونا دھونا.... شاید یہ بھی.... ارے ہاں یاد آیا.... مس اٹونارا.... ہاں تو مس اٹو نارا آپ کا شکریہ"۔

"شکریہ.... لیکن کس بات کا؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ تو اب مجھے بھی یاد نہیں کہ کس بات کا شکریہ.... بہرحال آپ جس بات کا جی میں آئے شکریہ سمجھ لیں"۔

"تم لوگ یوں باز نہیں آؤ گے.... میں حرکت میں آ رہی ہوں.... مجھے کیا.... کوئی میرے مقابلے میں نہیں آتا.... نہ آئے"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"ایک منٹ مس رانوتا"۔

ایک آواز ابھری۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انسپکٹر جمشید کا اندازہ

ان سب نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا.... لیکن کوئی نہ سمجھ سکا کہ کون بولا تھا۔

"یہ.... یہ کون بولا تھا"۔ آفتاب نے ڈرے ڈرے انداز میں کہا۔

"یہ .... میں ہوں.... جیرال کی روح"۔ کمرے میں آواز پھر گونجی۔

رانوتا نے فوراً آواز کی سمت دیکھا.... لیکن اس طرف تو انسپکٹر جمشید کھڑے تھے۔

"آواز جیرال کی ہی تھی.... تو کیا.... وہ زندہ ہے"۔ رانوتا نے سرسراتی آواز منہ سے نکالی۔

"کیا بات کرتی ہیں مس پراٹھا.... یہ رہے مردہ جیرال بے چارے"۔ رفعت نے جھلا کر کہا۔

"ہاں! یہ مر چکا ہے"۔

"لیکن روح کبھی نہیں مرتی"۔ کمرے میں آواز گونجی.... اس بار

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آواز دوسری طرف سے آئی تھی۔

"ارے ہائیں.... آخر تم کون ہو.... سامنے آ کر بات کرو"۔ رانوٹا نے چلا کر کہا۔

"دماغ چل گیا ہے تمہارا.... میں سامنے ہی تو موجود ہوں.... لو مجھے چھو لو.... پکڑ کر دیکھو.... تم مجھے محسوس کر سکو گی.... آگے بڑھو.... اگر میں تمہیں نظر نہیں آ رہا تو اس میں میرا کیا قصور"۔

"لیکن تم میرے سامنے مردہ پڑے ہو"۔

"میں نے کہا نا.... روحیں نہیں مرتیں"۔

"تب پھر روحوں کو چھوا بھی نہیں جا سکتا"۔ رانوٹا نے تلملا کر کہا۔

"میں نئے دور کی روح ہوں.... آپ مجھے چھو کر دیکھ سکتی ہیں"۔

"اوہ اچھا"۔ وہ حیرت زدہ سی آگے بڑھی.... دونوں ہاتھ پھیلا دیئے.... اور پھر اوندھے منہ گری.... کیونکہ پیچھے سے فرزانہ نے یک دم اس کی دونوں ٹانگیں ٹخنوں سے پکڑ کر گھسیٹ لی تھیں۔

"دبوچ لو اسے.... اب یہ اٹھنے نہ پائے"۔ فرزانہ چلائی۔

بس پھر کیا تھا۔ سب اس کے جسم سے چمٹ گئے.... رفعت تو اس کی کمر پر اچھلنے کودنے لگی۔

"یہ ڈانس کا کون سا وقت ہے"۔ محمود نے اسے گھورا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"یہی تو وقت ہے ڈانس کا"۔ وہ مسکرائی۔

"اچھا تو پھر باری باری.... اب میری باری ہے"۔

"ہاں کیوں نہیں.... آ جاؤ"۔ یہ کہہ کر رفعت نیچے اتر گئی.... ابھی محمود اس کی کمر پر چڑھا ہی تھا کہ اس نے کروٹ لی.... اسے جکڑنے والے اس کے ساتھ اٹھے.... اور اب وہ ایک طرح اس کے نیچے دب گئے.... چند ادھر ادھر مڑ گئے.... جو اس سے چمٹ نہیں سکے.... اور چمٹ اس لیے نہیں سکے تھے کہ انہیں چمٹنے کی جگہ نہیں مل سکی تھی۔

"ارے! یہ کیا ہوا؟"

"میں نے کہا تھا نا یہ ڈانس کا وقت نہیں ہے"۔ محمود مسکرایا۔

"اور میں نے کہا تھا.... یہی تو ڈانس کا وقت ہے.... دیکھ لو.... میری بات ثابت ہو گئی.... جب تک میں اس کی کمر پر ڈانس کرتی رہی.... یہ صاحب چپ چاپ لیٹی رہیں.... شاید...." رفعت کہتے کہتے رک گئی۔

"شاید کیا؟"

"شاید ڈانس کے مزے لے رہی تھی۔

"اوہ ہاں! واقعی.... خیر اگر یہ بات ہے تو ہم سب اس کے جسم پر"۔

"خاموش.... اب میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ لوگ مثالیں دیا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کریں گے"۔

"گگ..... کون سے لوگ..... یہاں تو صرف ہم ہیں یا آپ ہیں..... اگر مثالیں ہی دلوانا ہے تو پھر بہتر ہو گا..... یہ مقابلہ شہر کے چوک میں کرایا جائے"۔

"نہیں..... شہر کے چوک سے یہی جگہ بہتر ہے"۔

"میرا خیال ہے..... باتیں بہت ہو گئیں..... اب ذرا کچھ عملی کام بھی کر لیا جائے"۔

"ارے..... مگر..... وہ جیرال کی آواز"۔ رانو تا کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

"وہ بے چارے جیرال کی روح..... وہ آپ جانیں..... ہمارا تو اس کی روح سے کوئی تعلق نہیں..... نہ کوئی جھگڑا رہا ہے..... کہ وہ ہم سے انتقام لینے پر اتر آئے"۔

"یوں بھی روحیں انتقام تو لے سکتی ہیں شاید..... لیکن کم از کم انتقام لینے پر اتر نہیں سکتیں..... آخر وہ روحیں ہیں..... کوئی گھسیارے نہیں کہ اتر آئیں"۔

"اف توبہ"۔ انسپکٹر جمشید نے تلملا کر کہا۔

"اوہو..... ابا جان..... آخر آپ کیا چاہتے ہیں..... کیا ہم اپنے ہونٹوں کو تالا لگا لیں..... لیکن یہ بہت خطرناک ہو گا"۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا خطرناک ہو گا"۔ آفتاب کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہونٹوں پر تالے لگانا اور کیا.... صرف اور صرف یہی تو بات ہو رہی ہے"۔

"ہوں اچھا.... خیر.... ٹھیک ہے.... ہاں اچھا.... واقعی"۔ آفتاب گڑبڑا گیا۔

"کچھ سمجھ میں آیا دوستو.... ان صاحب نے کیا جملہ بولا ہے"۔ فاروق ہنسا۔

"ہماری سمجھ میں تو تمہارے جملے بھی نہیں آ رہے.... اس کے تو کیا آئیں گے"۔ محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"مان گئی بھئی.... میں مان گئی.... بلکہ ہار گئی"۔

"خدا کا شکر ہے.... یہ میدان تو ہم نے صرف باتوں سے جیت لیا.... سن لیا باجان.... مس رانوتا اپنی ہار کا اعلان کر رہی ہیں.... اب تو آپ بھی ہماری باتوں کا لوہا مان جائیں"۔

"میں تو تمہاری باتوں کو فولاد تک ماننے کے لیے تیار ہوں"۔ وہ مسکرائے۔

"لیکن تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کیا مان گئی.... کیا ہار گئی"۔ رانوتا بھی مسکرائی.... اس کی مسکراہٹ بھی عجیب بھیانک قسم کی تھی۔

"ضرور بتا دیں.... ہم آپ کی باتیں بہت دلچسپی اور غور سے سن رہے ہیں"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ سراسر الزام ہے"۔ رانوتا نے گویا اعلان کیا۔

"کیا مطلب..... آپ کون سے الزام کی بات کر رہی ہیں"۔

"یہ کہ تم لوگ میری باتیں بہت غور اور دلچسپی سے سن رہے ہو"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"لیکن یہ الزام کس طرح ہو گیا"۔

"اس طرح کہ میں تو باتیں کر ہی نہیں رہی..... باتیں تو تم لوگ کر رہے ہو"۔

"الزام درست ہے..... معافی مانگو بھئی"۔ انسپکٹر جمشید نے گویا اعلان کیا۔

"اور اگر انہوں نے نہ دی"۔ فرحت جل کر بولی۔

"کیا نہ دی"۔

"معافی اور کیا؟" فرحت مسکرائی۔

"اف! میرا دماغ پگھل جائے گا"۔ رانوتا چلا اٹھی۔

"تب ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا"۔ آفتاب گنگنایا۔

"ٹھیک ہے..... اب میں کچھ نہیں بولوں گی..... صرف اور صرف ہاتھ پیر چلاؤں گی..... گویا اب میرے ہاتھ اور پیر بولیں گے..... ہاں..... ہاتھ اور پیر"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ اشفاق نے بوکھلا کر کہا..... وہ باقاعدہ کانپنے لگا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کک..... کیا ہوا"۔ انسپکٹر جمشید اس کی طرف مڑے۔

"ہم نے سنا تھا..... ہاتھ پیر قیامت کے دن بولیں گے..... یہ ابھی سے بلوانے پر تل گئیں"۔

"یہ تو خیر پتا نہیں..... تلی ہیں یا نہیں"۔ خان رحمان نے منہ بنایا۔

"آپ مہربانی فرما کر ذرا پہلے تل جائیں..... اس کے بعد ہم دیکھیں گے"۔ محمود نے کہا۔

"کیا دیکھو گے اس کے بعد؟"۔

"یہ کہ آپ کتنے پانی میں ہیں"۔

"اب بس..... انتہا ہو گئی..... میں نے سنا ضرور تھا کہ تم لوگ حد سے زیادہ باتیں بناتے ہو..... لیکن آج تجربہ ہو گیا..... کہ سنی ہوئی باتیں تو اس لحاظ سے بہت کم ہیں..... تم تو ان باتوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہو"۔

"لیجیے..... ہم باتوں سے آگے ہو گئے..... ہے کوئی تک..... ہم انسان ہیں یا بے جان چیزیں"۔

"میں اب نہیں بولوں گی..... ہاں ہرگز نہیں بولوں گی"۔ رالوتا نے چیخ کر کہا۔

"ہم آپ کا یہ دعویٰ بھی غلط ثابت کر دیں گے"۔ آفتاب ہنسا۔

"کک..... کون سا دعویٰ"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہی کہ اب آپ کچھ نہیں بولیں گی.... آپ کا تو رواں رواں بول اٹھے گا"۔ آصف نے منہ بنایا۔

"خیر خیر.... دیکھوں گی.... کون میرے مقابلہ پر آ رہا ہے"۔

"میں"۔ انہوں نے اخلاق کی آواز سنی۔

"اخلاق.... اب بس.... کافی ہو گیا مذاق"۔ انسپکٹر جمشید نے ہاتھ اٹھایا۔

"جی.... کیا فرمایا.... کافی ہو گیا مذاق.... لیکن میں نے کون سا مذاق کیا ہے"۔

"یہ کہ تم رانوٹا کا مقابلہ کرو گے"۔

"یہ ٹھیک ہے.... میں کروں گا اس کا مقابلہ.... اور خوب کروں گا.... آپ بھی مان جائیں گے اس بات کو"۔

اس کی آواز میں اس قدر سنجیدگی تھی.... کہ وہ سب چونک اٹھے.... اور پھر اخلاق چند قدم آگے آ گیا۔

"مس رانوٹا.... میرے خیال میں آپ نے ایسا لباس پہن رکھا ہے.... جس سے آپ کو چوٹ نہیں لگتی.... اور یہ لباس سر سے لے کر پیروں تک ہے"۔

"نہیں.... یہ بالکل غلط ہے"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"آپ مجھے ذرا اپنا پاؤں دکھائیں.... میں ابھی ثابت کر دیتا ہوں"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"اور اگر نہ ثابت کر سکے.... تو؟"

"تو جو چور کی سزا وہ آپ کی"۔ اس نے فوراً کہا۔

"کیا مطلب.... میری کیوں.... سزا تمہاری ہو گی"۔ اس نے جل کر کہا۔

"چلیے.... خیر.... میری سہی.... آپ پاؤں تو دکھائیں"۔

"لیکن تم پاؤں کیوں دیکھنا چاہتے ہو"۔

"فوری طور پر یہ جاننے کے لیے کہ پیروں پر لباس ہے یا نہیں.... بعض لباس بالکل نظر نہیں آتے"۔

"اچھی بات ہے.... یہاں بیٹھ جاؤ فرش پر"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

اخلاق فرش پر بیٹھ گیا.... رانوتا نے نزدیک بیٹھنے کے بعد اپنا پاؤں اس کی طرف بڑھا دیا.... اس نے انگلی کی مدد سے اس کے پاؤں کے تلووں کو چھوا ہی تھا کہ رانوتا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"کک.... کیا ہوا؟" اخلاق گھبرا گیا۔

"کک.... کچھ نہیں.... تمہیں کوئی لباس محسوس ہوا؟" اس نے فوراً پوچھا۔

"جی.... جی نہیں.... مجھے افسوس ہے.... میں یہ خیال کر بیٹھا"۔ اخلاق بولا۔

"خیر.... کوئی بات نہیں"۔ یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اچھا دوستو... آخری بار ایک دوسرے کو دیکھ لو... گلے ملنا ہے... مل لو... پھر تو تم اپنے عقیدے کے مطابق قیامت کو ہی ملو گے"۔

"کک... کیوں... آپ کا کیا عقیدہ ہے"۔ اشفاق نے برا سا منہ بنایا۔

"میں مسلمان نہیں ہوں... بلکہ میرا کوئی مذہب نہیں ہے... اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں ہوگا... بس آدمی گیا... قصہ ختم"۔

"ایک بات کہوں مسٹر رانوتا"۔ انسپکٹر جمشید کی آواز ابھری۔

"ضرور... کیوں نہیں"۔

"فرض کریں مس رانوتا... مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں... اس صورت میں تو ہم اور آپ ہو گئے برابر... مرنے کے بعد سب مٹی ہو جائیں گے... نہ آپ کو کوئی پریشانی ہو گی نہ ہمیں... ٹھیک ہے"۔

"ہاں! بالکل ٹھیک"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"اور اگر غور کریں... فرض کیا مرنے کے بعد حساب کتاب ہے... جیسا کہ آپ نے ہماری کتب میں پڑھا ہو گا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ہاں بالکل پڑھا ہے... بہت اچھی طرح پڑھا ہے"۔

"تب پھر... ہم نے تو اس حساب کتاب کی فکر کرتے ہوئے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

زندگی گزاری ہو گی۔۔۔ اپنے اللہ کے احکامات پر عمل کیا ہو گا۔۔۔ ہم تو بچ جائیں گے۔۔۔ اور آپ لوگ۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔ اس صورت میں آپ لوگ پھنس جائیں گے یا نہیں"۔

"ہاں! اس صورت میں ہم ضرور پھنس جائیں گے۔۔۔ لیکن ایسا ہو گا نہیں۔۔۔ اس لیے کہ حساب کتاب ہے ہی نہیں"۔

"جس طرح آپ کو یقین ہے کہ حساب کتاب نہیں ہو گا۔۔۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ماننے والے اس بات پر سو فیصد یقین رکھتے ہیں کہ حساب کتاب ہے"۔ وہ مسکرائے۔

رالونا لاجواب ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ پھر چونک کر بولی۔

"یہ میں کن باتوں میں الجھ گئی۔۔۔ ارے۔۔۔ مجھے تو آپ سب کو ٹھکانے لگانا ہے"۔

"اس سے پہلے ہم چند سوالات کے جوابات چاہتے ہیں"۔

"اوہ اچھا۔۔۔ میں سمجھ گئی"۔ اس نے فوراً کہا۔

"آپ کیا سمجھ گئیں۔۔۔ ذرا ہمیں بھی تو بتا دیں"۔

"اب آپ رانگ نمبر کے بارے میں پوچھیں گے۔۔۔ تو یہ رہا رانگ نمبر"۔ اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"رانگ نمبر کے مرنے کے بعد۔۔۔ کیا اب آپ کو فارمولا آگے بڑھانے میں کوئی دقت نہیں ہو گی"۔

"نہیں۔۔۔ تمام تر تفصیلات ہماری حکومت معلوم کر چکی ہے۔۔۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اور سائنس داں ان معلومات کو پوری طرح نوٹ کر چکے ہیں.... ان حالات میں ناکامی کا سوال پیدا نہیں ہوتا"۔

"گویا اس کے بعد تمام دنیا پر حکومت بیگال کی ہو گی"۔

"بالکل یہی بات ہے"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"اور بے چارے رانگ نمبر کو کیا ملا؟"

اس کی بدقسمتی.... ہم کیا کر سکتے ہیں"۔

"لیکن میرا ایک اندازہ ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کیا؟" وہ بولی۔

"یہ کہ اگر رانگ نمبر ہمارے ہاتھوں مارا نہ جاتا.... تب بھی.... آپ لوگوں کے ہاتھوں مارا جاتا"۔ وہ بولے۔

"کیا مطلب.... یہ کیا بات ہوئی؟"

فارمولا اس سے حاصل کرنے بعد بھلا آپ کو اس کی زندگی کی پروا کیوں ہونے لگی"۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اچانک رانوتا نے وحشیانہ انداز میں دانت نکالے.... اور ان سب کی سٹی گم ہو گئی۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آخری خواہش

دانت نکالنے کی وجہ سے اس کی شکل اس قدر بھیانک نظر آئی کہ انسپکٹر جمشید تک لرز گئے... اچانک اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا اور اس طرح اس کی خوفناکی میں اور اضافہ ہو گیا... وہ بری طرح کانپنے لگے... پھر اس نے منہ کھول دیا... اس کے دانت کسی ڈریکولا کی طرح کے نظر آئے... انہیں یوں لگا جیسے ان سے خون ٹپک رہا ہو... اور پھر وہ اوپر کی طرف اچھلی... اس کے پاؤں اوپر اٹھتے چلے گئے... یہاں تک اس کا سر چھت کے نزدیک پہنچ گیا... اس نے اپنے سر کو چھت سے بچانے کی کے لیے ہاتھ اوپر اٹھا لیے تھے... اب وہ نیچے آئی... ایسے میں اس نے خود کو چکر بھی دیا... لہٰذا چکراتی ہوئی ان پر گی گرنے... وہ ادھر ادھر بھڑک کر ہٹے اور دیواروں سے چپک گئے... وہ سیدھی فرش پر آ کر گری... ساتھ ہی اس کا جسم گھومتا نظر آیا... اور اس وقت اس کا قہقہہ گونجا۔

"ہاہاہا... ہاہاہا... دیکھو انسپکٹر جمشید... میرا کمال دیکھو... یہ کمال تم نے پہلے شاید نہیں دیکھا ہو گا... افسوس اس بات کا ہے کہ تم یہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کمال آخری بار دیکھ رہے ہو"۔

"چلو کوئی بات نہیں.... دیکھ تو لیا.... لیکن پھرکی کی طرح گھومنے کا کیا فائدہ.... کچھ کام دکھاؤ"۔

"اب یہ پھرکی.... ہی تو کام دکھائے گی"۔

"اوہو اچھا"۔ فاروق نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

پھرکی پھر اس قدر تیزی ہو گئی کہ نظر آنا بند ہو گئی.... وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہے تھے.... اچانک ایک لات شوکی کے پیٹ پر لگی.... وہ پہلے دہرا ہوا.... پھر اوندھے منہ گر گیا.... اس کا جسم بالکل ساکت ہو گیا.... ابھی وہ شوکی کو گرتے دیکھ پائے تھے کہ آفتاب گرا.... اس کے منہ سے بھیانک آواز نکلی تھی۔

اسی طرح وہ باری باری گرتے چلے گئے.... دراصل انہیں یہ پتا ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ کس طرف گئی اور کس طرف آئی.... جب کوئی گرتا تھا' اس وقت پتا چلتا تھا۔

"اچانک خان رحمان کے سر پر لات لگی.... وہ غرا کر گرے.... اسی وقت منور علی خان کے بلبلانے کی آواز سنائی دی.... اس کے بعد میدان میں صرف انسپکٹر جمشید رہ گئے۔

"اور اب.... انسپکٹر جمشید.... صرف آپ بچے ہیں.... آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔

"میں تیار ہوں.... تمہارے استقبال کے لیے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ ایک پاؤں پر گھومتے نظر آئے۔

"ارے.... ارے.... یہ کیا.... آپ بھی گھومنے لگے"۔

"کیا کیا جائے مجبوری ہے.... گھومتے آدمی سے گھومتا آدمی ہی لڑ سکتا ہے"۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"جی بھر کر گھوم لیں.... پھر موقع نہیں ملے گا.... آپ کے یہ ساتھی.... اب نہیں اٹھ سکیں گے.... کیونکہ جب تک ان میں اٹھنے کی طاقت آئے گی.... میں ان کا کام تمام کر چکی ہوں گی"۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔ انہوں نے فوراً کہا۔

اچانک انہوں نے گھومتے گھومتے رالوٹا پر چھلانگ لگا دی۔

دو گھومے جسم آپس میں ٹکرائے اور اس زور سے ٹکرائے کہ مخالف سمتوں میں جا کر دیواروں سے ٹکرا گئے.... دونوں فرش پر گرے اور ساکن ہو گئے.... ایسے میں انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنائی دی۔

"مجھے اسی لمحے کا انتظار تھا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ دروازے میں نمودار ہو گئے.... اور مسکراتے ہوئے رالوٹا کی طرف بڑھنے لگے۔

"کیا مطلب اباجان؟" آفتاب نے چونک کر کہا۔

"میں سوچ رہا تھا.... آخری لمحات میں انسپکٹر جمشید ضرور کوئی کام دکھائیں گے.... لیکن کام دکھانے کی صورت میں شاید خود بھی بے بس ہو جائیں گے اور اس وقت کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تو اٹھ نہ سکیں اور

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رانوتا اٹھ جائے.... اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہم لوگ گئے کام سے' لہٰذا میں اس وقت اندر آیا ہوں.... اب میں رانوتا کو اٹھنے نہیں دوں گا"۔

"اٹھنے تو اس وقت نہیں دیں گے جب میرے نزدیک آ سکیں گے"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے منہ سے وہی عجیب و غریب آواز نکالی.... لیکن نہ تو انسپکٹر کامران مرزا اچھلے نہ بے ہوش ہوئے.... اس لیے کہ انہوں نے اپنے کان بند کر رکھے تھے۔

"یہ کیا کہا.... میں ان الفاظ کا مطلب نہیں سمجھا"۔ انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ.... تو اس وقت آپ بھی اشاراتی زبان میں بات کر رہے ہیں"۔

"ہاں! میں نے کان بند کر رکھے ہیں۔

"اوہ نہیں"۔ رانوتا چلائی۔

"اب کیا خیال ہے.... میں نزدیک آ سکتا ہوں یا نہیں"۔

"اگر اپنا انجام خطرناک دیکھنا ہے تو ضرور نزدیک آ جائیں.... رانوتا وہ چیز نہیں.... جس پر کوئی ہاتھ ڈال سکے"۔

"تم اپنے ساتھیوں کا انجام دیکھ چکی ہو.... رانوتا.... کیا یہ لوگ معمولی تھے.... میرا مطلب ہے.... داتوب.... ابقال.... اور جیرال تو خیر مارا ہی تمہارے ہاتھوں گیا ہے"۔

"نہیں.... یہ لوگ معمولی نہیں تھے.... ان سے پہلے جو لوگ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تمہارے ہاتھوں مارے گئے ہیں.... مثلاً جی موف.... لی کاف.... کالی آنکھ.... جیتال وغیرہ.... یہ سب لوگ معمولی نہیں تھے.... لیکن.... میں ان سب سے عجیب ہوں.... خیر آپ آگے آ جائیں.... اندازہ ہو جائے گا.... میں.... انسپکٹر کامران مرزا آپ سے زور آزمائی کرنے کے لیے تیار ہوں"۔ یہ کہ کر اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"مجھے افسوس ہے.... میں زور آزمائی نہیں کر سکتا"۔

"کیوں.... یہ کیا بات ہوئی"۔

"یہ بات اس طرح ہوئی کہ ہم مسلمان لوگ غیر عورت کو نہیں چھو سکتے"۔

"اور لڑائی میں کیا ہوگا"۔

"لاتوں اور مکوں سے وار کرنا اور بات ہے.... ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر زور آزمائی کرنا اور بات ہے"۔

"او کے"۔ یہ کہ کر وہ اچھلی اور ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی.... یہ دیکھ کر سب گھبرا گئے.... انسپکٹر کامران مرزا بھی دھک سے رہ گئے.... وہ تو اس خیال میں تھے کہ وہ گر گئی ہے اور اب اسے اٹھنے نہیں دیں گے"۔

"کیوں.... حواس باختہ ہو گئے انسپکٹر کامران مرزا"۔

"نہیں.... باختہ حواس ہوا ہوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"اپنے بچوں کے انداز میں باتیں کرو گے اب..... لیکن اطلاعاً عرض ہے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے..... میں تو بس اب اس کھیل کو ختم کر رہی ہوں"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹے سے پھل والا چاقو نظر آیا۔

"ارے یہ کیا..... یہ تو محمود کا چاقو ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

"ہاں! اس کے لات رسید کرتے وقت اس کے جوتے..... کی ایڑی سے چاقو نکال لینا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا"۔

"نن نہیں" وہ حیران رہ گئے۔

کیونکہ ایسی حالت میں چاقو نکالنا قریب قریب ناممکن تھا۔

"تب تو آپ بہت بڑی جیب کتری بھی ہیں"۔ مکھن نے برا سا منہ بنایا۔

"یہ سن کر حیرت ہوئی"۔ رانو تانے واقعی حیران ہو کر کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھے۔

"میں پہلے اپنے ملک کی ایک جیب کتری ہی تھی..... لوگوں کی جیبیں کاٹتی تھی..... میں اس کام میں اس قدر ماہر ہو گئی کہ بڑے بڑے لوگوں کی جیبیں کاٹ ڈالیں..... آخر پکڑی گئی..... لیکن..... تھیلی جاف کے چیف نے مجھے چھڑا لیا اور اپنی تنظیم میں شامل ہونے کی دعوت دی..... میں شامل ہو گئی..... وہ دن اور آج کا دن میں جاف کے لیے کام

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کر رہی ہوں"۔

"نن نہیں"۔ وہ ہکلائے۔

"اور جاف میں شامل ہونے کے بعد میرے جسم کو عجیب و غریب ورزشیں کرائی گئیں۔۔۔ غذائیں کھلائی گئیں۔۔۔ جسم پر ان گنت ادویات کی مالشیں کی گئیں۔۔۔ لہٰذا اب میرا جسم چوٹ پروف ہے"۔

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"مطلب یہ کہ چوٹ نہیں لگتی۔۔۔ چاہے تو تم مجھے لوہے کے ڈنڈے سے مارو"۔

"کک۔۔۔ کیا سر پر بھی چوٹ نہیں لگے گی"۔

"نہیں۔۔۔ سر بھی بہت پکا ہو چکا ہے۔۔۔ پھر میں بہت سی ایسی آوازیں نکال سکتی ہوں جن کو سن کر دوسرے یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے پیروں کے نیچے کوئی زندہ جانور آگیا ہے۔۔۔ میرے اس فن کا توڑ تو خیر تم لوگوں نے فوراً ہی کر لیا۔۔۔ جو کہ دوسرے نہیں کر سکے۔۔۔ یہ بات بہرحال ماننا پڑتی ہے۔۔۔ کہ تم لوگ بہت عجیب ہو اور تمہیں مارتے ہوئے مجھے افسوس ضرور ہو گا' اس لیے کہ پھر ایسے دشمن نہیں ملیں گے"۔

"تو پھر نہ ماریں نا"۔ آفتاب نے ننھے بچوں کے انداز میں کہا۔

اور وہ مسکرانے لگے۔

"انسپکٹر کامران مرزا۔۔۔ اب آپ کی باری ہے۔۔۔ یہ سب تو اب

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اٹھ نہیں سکیں گے"۔

.... "اس سے پہلے کہ آپ ہم سب کا کام تمام کریں.... میری ایک آخری خواہش پوری کر دیں۔ ایسے میں رفعت کی آواز سنائی دی.... سب نے اس کی طرف گردنیں گھما دیں.... وہ جاننے کے لیے بے چین ہو گئے تھے کہ آخر وہ کیا آخری خواہش بتاتی ہے"۔

"آخری خواہش"۔ وہ چونک اٹھی۔

"ہاں آخری خواہش"۔ وہ مسکرائی۔

"اور وہ کیا؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے اپنے پاؤں چھونے دیں"۔

"پ.... پاؤں چھونے دوں.... یہ کیا بات ہوئی"۔ اس نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تم نے کیا کہا رفعت.... دماغ تو نہیں چل گیا.... تم اس ملک دشمن کے پاؤں چھوؤ گی"۔ شوکی چلایا۔

"ہاں! انہوں نے ہماری بہت مدد کی ہے.... لہٰذا میں ان کے پاؤں چھونا چاہتی ہوں.... مرنے سے پہلے یہ میری آخری خواہش ہے"۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا.... مس رانوتا.... آپ اپنا کام کریں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"نہیں.... میں اس کی آخری خواہش پوری کروں گی"۔ رانوتا کی سرسراتی آواز سنائی دی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیجیے.... اس کے ساتھ ساتھ آپ کا بھی دماغ چل گیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں.... میرا دماغ نہیں چلا.... آپ لوگ مجھے بہت پسند آئے ہیں.... میں چاہتی تھی.... دو چار اور مہمات میں ہمارا ٹکراؤ ہوتا.... لیکن رانگ نمبر کے حکم نے مجھے مجبور کر دیا.... وہ آپ لوگوں کو کسی طرح بھی کوئی رعایت دینے پر آمادہ نہیں"۔

"کوئی بات نہیں.... ہم اس سے زندگی کی بھیک نہیں مانگتے.... اس لیے کہ زندگی اور موت تو اس کے ہاتھ میں ہے ہی نہیں"۔

"یہ لو رفعت.... تم میرے پاؤں چھو لو"۔

وہ یک دم رفعت کے پاس آ گئی۔

"مہربانی فرما کر.... اپنا پاؤں اوپر اٹھائیں"۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"میں پاؤں اس صورت میں چھو سکتی ہوں.... گرنے سے میرے جسم کی عجیب حالت ہے"۔

"اچھا خیر.... یہ لو"۔ اس نے کہا اور پیر اٹھا دیا۔

رفعت نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور اس کا پیر تھام لیا.... ساتھ ہی اس کے پاؤں کے تلوے میں گدگدی کر ڈالی۔

"یہ کیا کر رہی ہو.... پاؤں پکڑ رہی ہو یا گدگدی کر رہی ہو.... مجھے اس سے کچھ نہیں ہو گا.... میں راتور نہیں ہوں.... رانوتا ہوں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"تب پھر... جب اخلاق نے آپ کا پیر چھوا تھا... آپ اس وقت کیوں گھبرا گئی تھیں"۔ رفعت نے حیرت کے عالم میں کہا۔

"اوہ... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"رفعت... تم نے واقعی ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی... مگر افسوس... ان کا وہ گھبرانا گدگدی کی وجہ سے نہیں تھا"۔ انہوں نے انسپکٹر جمشید کی آواز سنی۔

"خدا کا شکر ہے... آپ بھی بولنے کے قابل ہوئے"۔

"بولنے کے قابل بہت پہلے ہو چکا تھا... لیکن میں تم لوگوں کی باتیں سنتا رہا... بولنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی"۔

"تب پھر... یہ اس وقت گھبرائی کیوں تھیں"۔ رفعت نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! یہ دیکھنا ہو گا... سوچنا ہو گا... ویسے اگر مس رانوتا خود یہ بات بتا دیں تو کیا ہی بات ہے"۔

"میں گھبرائی ہی نہیں تھی... یہ تو صرف آپ لوگوں کا وہم ہے"۔ اس نے منہ بنایا... پھر چاقو والا ہاتھ موڑتے ہوئے اس نے کہا۔

"وقت بہت ضائع کر لیا... اب میں جانا چاہتی ہوں... لہٰذا سب سے پہلے انسپکٹر کامران مرزا کو دوسری دنیا کے سفر پر روانہ ہونا مبارک ہو"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"خیر مبارک.... شکریہ"۔ وہ مسکرائے۔

اس کا چاقو والا ہاتھ بجلی کی تیزی سے چلنے لگا.... لیکن' انسپکٹر کامران مرزا دور کھڑے نظر آئے۔

تم بھول رہی ہو مس رانوتا.... ابھی تک میں تمہاری زد میں آنے سے محفوظ ہوں جب کہ ان سب کو تم وہ چوٹ لگا چکی ہو"۔ انہوں نے نفرت زدہ انداز میں کہا۔

"نہیں.... میں بھولی نہیں.... لیکن تم میرے ایک ہاتھ کی مار ہو.... اس وقت تک تمہارا بچ جانا بھی اس وجہ سے تھا کہ میں تمہارے انداز کو دیکھنا چاہتی تھی.... سو میں نے دیکھ لیا' اب تم میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکو گے"۔

یہ کہ کر وہ آگے بڑھی.... پھر یکا یک.... اس نے ایک چھلانگ لگائی.... اور ان کے اوپر گرتی محسوس ہوئی.... انسپکٹر کامران مرزا نے بھی یہ بات محسوس کر لی.... اچانک انہوں نے اوپر کی طرف چھلانگ لگائی.... دونوں کے جسم فضا میں ٹکرائے.... اور دھڑام سے گرے.... اس بار انسپکٹر کامران مرزا کو شدید چوٹ محسوس ہوئی.... کچھ اس لیے کہ رانوتا کے پاؤں ان کے سر سے ٹکرائے تھے.... لہٰذا وہ دھم سے گرے.... اور ساکت ہو گئے۔

"یہ ہے تمہارا انجام انسپکٹر کامران مرزا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ ان کے سینے پر چڑھ گئی.... اور چاقو والا ہاتھ بلند کر لیا.... جونہی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس کا چاقو والا ہاتھ ان کے دل کی طرف آیا.... انہوں نے دونوں ہاتھوں کو بلند کر لیا.... رانوتا کی کلائی ان کے ہاتھوں میں آ گئی.... اب وہ نیچے کی طرف زور لگانے لگی.... وہ نیچے لیٹے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اوپر کی طرف کرنے لگے۔

سب کی نظریں بھی ان کے ہاتھوں پر جم کر رہ گئیں.... منظر بہت خوفناک تھا.... ایسے میں اچانک رانوتا کے منہ سے چیخ نکل گئی.... اس کے ہاتھ سے چاقو گر گیا.... اور وہ خوف زدہ انداز میں چلائی۔

"نہیں.... نہیں.... نہیں"۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

بات کیا ہے

وہ حیرت زدہ رہ گئے.... کہاں تو رانوتا بہت بڑھ چڑھ کر باتیں بنا رہی تھی.... اور ان سب کو ختم کرنے کے درپے تھی.... کہاں وہ خوف زدہ انداز میں نہیں نہیں کر رہی تھی.... انہوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا.... آفتاب اس کی کمر سے لپٹا ہوا تھا اور نہ جانے کیا کر رہا تھا کہ وہ خوف کے عالم میں نہیں نہیں کر رہی تھی.... اور چاقو بھی اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا۔

"کک.... کیا ہوا مس رانوتا"۔ آفتاب نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"مم.... مجھے چھوڑ دو.... میں.... میں اپنے ملک جانے کے لیے تیار ہوں.... رانگ نمبر کھیل سے بالکل الگ ہونے کے لیے تیار ہوں.... جو تم کہو.... کرنے کے لیے تیار ہوں.... چھوڑ دو.... مجھے چھوڑ.... چھوڑو"۔ یہ الفاظ کہتے کہتے .... اس کی گردن ڈھلک گئی.... یوں جیسے دم نکل گیا ہو۔

"ارے.... یہ کیا.... کیا یہ مر گئی ہے"۔ وہ سب چلائے۔

"نہیں.... صرف بے ہوش ہوئی ہے"۔ آفتاب مسکرایا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن..... بھئی..... تم نے کیا کیا"۔

"صرف اور صرف عقل استعمال کی..... اور آنکھیں بھی"۔ اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

"وضاحت کرو بھئی..... جہاں تک عقل اور آنکھوں کا استعمال ہے..... وہ تو رفعت نے بھی استعمال کی ہیں..... لیکن..... اس وقت اس کا گھبرانا گدگدی کی وجہ سے نہیں تھا..... لہٰذا رفعت کو غلط فہمی ہوئی تھی..... لیکن تم نے کیا کیا"۔

"دراصل اخلاق جس وقت اس کے پاؤں ٹٹول رہا تھا..... اس وقت اس کا ہاتھ انجانے میں اس کے کندھے کی ہڈی کے نچلے حصے سے لگ گیا تھا..... سب اس وقت یہی سمجھے تھے کہ وہ پیروں میں گدگدی کی وجہ سے گھبرائی ہے..... لہٰذا رفعت نے اس داؤ کو استعمال کیا..... لیکن رانوٹا پر گدگدی کا کوئی اثر نہ ہوا..... اس وقت مجھے یاد آیا..... میں نے اخلاق کا دوسرا ہاتھ صاف طور پر اس کے کندھے کی ہڈی سے ٹکراتے دیکھا تھا"۔

"تب پھر..... آخر س کے کندھے کی ہڈی پر ایسی کیا بات ہے کہ یہ یوں یک دم بے ہوش ہو گئی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مارے حیرت کے کہا۔

"یہ تو اب دیکھنا پڑے گا"۔

"لل..... لیکن کیسے؟"۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

"پہلی بات تو یہ کہ یہ اب بھی اتنی ہی خطرناک ہے.... جونہی ہوش میں آئے گی.... ہم سب کو الٹ پلٹ کر رکھ دے گی.... لہٰذا پہلے اس کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے"۔ منور علی خان نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں.... میرا ہاتھ اب بھی اس کی کمر کی ہڈی پر ہے"۔ آفتاب مسکرایا۔

"آخر اس کی کمر کی ہڈی پر کیا بات ہے"۔ پروفیسر داؤد نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم.... انکل"۔ آفتاب نے کہا۔

"فرزانہ.... رفعت.... فرحت.... تم دیکھو.... ہم ایک طرف ہٹ جاتے ہیں.... آخر کو یہ ایک عورت ہے"۔ انسپکٹر کامران مراز نے کہا۔

اور پھر وہ ایک طرف ہٹ گئے.... رفعت نے اس کی کمر پر سے لباس ہٹایا.... اور پھر چونک اٹھی.... فرحت اور فرزانہ بھی اچھل پڑیں.... ہڈی میں ایک کیل نظر آئی تھی.... ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"ارے یہ کیا.... ہڈی میں کیل"۔

"اس کیل کو پکڑے رہو.... رانوتا ہمارے قابو میں ہو گی.... منور علی خان ایک باریک ترین اور مضبوط ترین ڈوری اپنے شکاری تھیلے میں سے نکال سکتے ہیں"۔

"ضرور.... کیوں نہیں.... میرا تھیلا اور ہے کس مرض کی دوا"۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

وہ مسکرائے۔

اور پھر انہوں نے فوراً ڈوری نکال دی.... اس کیل سے ڈوری کو باندھا گیا.... ڈوری کا دوسرا سرا انسپکٹر کامران مرزا نے اپنی انگلی پر لپیٹ لیا۔

"حیرت ہے.... ایک باریک سی ڈوری سے یہ تو تبدیل ہو گئی.... نام کتنا بڑا.... جسمانی لحاظ سے حد درجے طاقت ور اور قابو آ گئی ایک ڈوری سے.... یہ سب تو بہت ہی عجیب لگتا ہے"۔

"عجیب واقعی ہے.... لیکن اس میں ہمارا کیا قصور"۔ فاروق مسکرایا۔

"سب نے اسے گھور کر دیکھا.... جیسے کہ رہے ہوں.... کوئی ضرورت تھی اس جملے کی۔

"حیرت ہے.... سب مجھے گھورنے لگے.... اور رانوتا کو بالکل بھول گئے.... جو کسی وقت بھی چھلاوا ثابت ہو سکتی ہے"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"اوہ ہاں.... مس رانوتا.... فی الحال تو یہ بے ہوش ہے.... ہوش میں آئے گی تو بات کریں گے.... اور دیکھیں گے کہ اب یہ کیا کرتی ہے"۔

"ہوں اچھا ٹھیک ہے.... لیکن یہ کیسے ہو گیا.... خان صاحب کے جسم میں آخر کیل کہاں سے آ گئی.... وہ بھی ہڈی میں.... اور اس میں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

س قدر تکلیف کے ہاتھ لگ جائے تو اس کی جان پر بن جاتی ہے.... آنے سے پہلے اس نے اس کیل کا انتظام کیوں نہ کیا"۔

"یہ تو یہ ہوش میں آنے پر ہی بتا سکے گی"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

آخر رانوٹا نے آنکھیں کھول دیں.... اس نے چاروں طرف آنکھیں گھمائیں.... اس کی نظر اس ڈوری پر پڑی.... جو اس کیل سے باندھی گئی تھی۔

"یہ.... یہ.... یہ کیا؟"۔ مارے حیرت کے اس کے منہ سے نکلا۔

"آپ کو اس قدر باریک ڈوری سے کسی جانور کی طرح بھی باندھا جا سکتا ہے.... یہ تو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا' لیکن یہ کیل کا کیا چکر ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہاں.... کیل"۔ اس نے سرد آہ بھری۔

"یہ کیل میری زندگی کے لیے عذاب بن گئی ہے"۔

"یہ آپ کے جسم میں لگی کیسے؟"

"میں نے بچپن میں یہ کیل کھا لی تھی"۔

"کک.... کیا کہا.... کیل کھا لی تھی.... کیوں آپ کو کھانے کو اور کچھ نہیں ملا تھا"۔ شوکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

سب لوگ مسکرا دیئے۔

"یہ بات نہیں.... بس کہیں سے میں نے یہ کیل اٹھا لی اور کھا لی.... اب وہ جسم کے اندر تھی.... کسی ڈاکٹر نے میرے والد کو بتایا کہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس کے پاس ایک دوا ہے.... اس دوا سے کیل جلد کے ذریعے بغیر تکلیف کے نکل آئے گی.... اور بچی آپریشن سے بچ جائے گی.... مجھے وہ دوائی کھلائی گئی.... اس کے بعد یہ کیل اس ہڈی میں سے نکلنے لگی.... لیکن اس کا ٹوپی والا حصہ پھر بھی اندر رہ گیا"۔

"تو کیا ہوا.... اب آپریشن کے ذریعے اس کو نکلوا دیں۔

"ڈاکٹر کہتے ہیں اس طرح ہڈی میں جو سوراخ ہے وہ پر نہیں ہو گا.... جس سے میری موت واقع ہو جائے گی"۔

"بات کچھ جچی نہیں.... آپ سفید جھوٹ بول رہی ہیں.... اس کیل کو آپ کے جسم میں خود فٹ کیا گیا ہے.... اور اس کا خاص مقصد ہے"۔ پروفیسر داؤد نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔

رانوتا کے چہرے پر حیرت کی بجلی کوند گئی.... پھر اس نے گھبرا کر کہا۔

"نن نہیں.... ایسی کوئی بات نہیں"۔

"ایسی ہی کوئی بات ہے.... لیکن آپ بتا نہیں رہیں.... لیکن آپ کو کیل کا راز بتانا ہی ہو گا"۔

"کیل کا راز"۔ فاروق کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

"ہاں! ہم جانتے ہیں.... یہ کسی نلول کا نام نہیں ہو سکتا.... ایسے نام اب پرانی بات لگتی ہیں.... اب تو مصنف لوگ بہت انوکھے قسم کے نام رکھتے ہیں ناولوں کے"۔ آفتاب نے طنزیہ انداز میں کہا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"شکریہ! میں بھی یہی کہنے والا تھا"۔ فاروق مسکرایا۔

"بات ہو رہی تھی کیل کی"۔

"اوہ ہاں کیل..... ہاں تو مس رانوٹا..... کیل کا راز تو بتانا ہو گا..... اس قدر تکلیف دہ چیز کو جسم میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے..... یہ تو بتانا ہو گا..... ورنہ ہم تمہیں اس ڈوری سے کھینچتے پھریں گے..... اور سارے ملک میں گھمائیں گے..... بلیک ہول کا کام جب شروع ہو گا..... ہو گا' اس سے پہلے ہی تمہاری ایسی کی تیسی ہو جائے گی..... دنیا میں تم کسی کو اپنا چہرہ تک دکھانے کے قابل نہیں رہ جاؤ گی"۔

"نن نہیں"۔ وہ مارے خوف کے کانپ گئی۔

"ہاں! تو ہو جائے..... کیل کا راز"۔

"یہ..... یہ کیل نہیں..... جسم سے ابھرنے والی کوئی چیز ہے..... ڈاکٹر آج تک سمجھ نہیں سکے"۔

"تو اس کو نکلوا کیوں نہیں دیا"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"آپ اب بھی سفید جھوٹ بول رہی ہیں"۔

"نہیں..... آپ ڈاکٹروں کی ٹیم بلا لیں..... ان سے چیک کرا لیں..... یہ چیز ہڈی سے نکلنے والی کوئی چیز ہے"۔

"اوہو تو آپ نے آپریشن کے ذریعے اس کو نکلوا کیوں نہیں دیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جھلا کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ایک بار.... میں تو دس بار آپریشن کرا چکی ہوں"۔

"تب پھر؟"

"جس دن آپریشن کراتی ہوں.... اسی دن شام کو اتنا ہی کیل پھر باہر نکل آتا ہے"۔

"اوہ!!!" ان کے منہ سے نکلا۔

"ڈاکٹر دوائیں لگا لگا کر تھک گئے"۔

"تو اس کے اوپر کوئی خول وغیرہ لگوایا جا سکتا تھا.... جس سے آپ کو تکلیف نہ ہو"۔

"خول لگا ہوا تھا.... اس لڑائی کے دوران وہ اتر گیا.... اور ایسے میں اخلاق کا ہاتھ اس جگہ لگ گیا تھا.... اب سب کے سامنے تو خول کو میں پھر سے نہیں لگا سکتی تھی نا"۔

"خول کہاں ہے؟" آصف بولا۔

"خ.... خول.... ن نہیں"۔ وہ لرز گئی۔

"خول یہیں کہیں ہے.... تلاش کرو"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

ان سب نے کمرے کے فرش پر نظریں دوڑانا شروع کیا.... آخر ننھی سی ٹوپی نما چیز انہیں نظر آ گئی۔

"کیا یہی ہے"۔ آصف نے اس کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اف مالک! اب کیا ہو گا.... میں نے تو سوچا تھا.... جونہی موقع ملے گا.... اس کو اٹھا کر چپکا لوں گی.... اور پھر تم لوگوں کی مرمت شروع

کر دوں گی.... آوازوں والا ہتھیار پہلے ہی بیکار ہو چکا ہے.... یہ.... یہ کیا ہو گیا.... کیا رانگ نمبر ہی درست کہتا تھا"۔

"کیا کہتا تھا.... کیا مطلب؟" وہ سب چونک اٹھے۔

"ہاں! وہ بے چارہ بھی مردہ پڑا ہے.... تم نے سب کو ختم کر دیا.... وہ کہتا تھا.... تم بہت خطرناک ہو.... اتنے کہ انشارجہ اور بیگال مل کر بھی یہ بات نہیں سوچ سکتے.... کہ تم کس حد تک خطرناک ہو.... اس لیے وہ تم سے بہت زیادہ گھبراتا تھا.... اور بعد میں تو اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا کہ بس تم لوگوں کو ہر حال میں ختم کر دیا جائے.... اس کا کہنا تھا کہ جب تک تم لوگوں کو بالکل ختم نہیں کر دیا جاتا.... اس وقت تک وہ سکون کا سانس نہیں لے سکتا.... اس کا خیال درست تھا.... ہم سب نے تم لوگوں کے بارے میں بالکل غلط اندازے قائم کیے تھے.... اتنے بڑے بڑے جاسوس تم لوگوں کے ہاتھوں بلاوجہ نہیں مارے گئے.... یا شکست کھا گئے.... جاسوسوں کی ایک فہرست ہے میرے ذہن میں.... آج میرا جی چاہ رہا ہے.... میں ان کے نام گنوا دوں.... لو تم بھی سن لو.... شاید تمہیں تو ان سب کے نام یاد بھی نہ ہوں.... لیکن ہمارے ہاں تو ہر چیز کمپیوٹر میں ریکارڈ ہو جاتی ہے.... سب سے پہلے تمہارے مقابلے میں بیرونی جاسوس جیرال آیا تھا.... پھر کالی آنکھ.... جیتال.... الناتیو.... اربیو.... گماٹا.... برائٹ ڈے.... سلاش.... اف بلائنڈ کنگ جیسے کو تم نے نہیں چھوڑا.... روتل.... شیلاک' لبوٹا.... سی مون.... ارے

باپ رے.... ہم لوگ تو اب تک سی مون کی موت کو یاد کر کے کانپ جاتے ہیں.... اشاریہ.... مارکوش.... مٹانگ.... جی موف.... لی کاف.... جیکان.... زر موف.... بلیک کنگ.... اور اب ابطال.... راٹور.... اور...."

وہ اور کے آگے کچھ نہ کہہ سکی.... یک دم خاموش ہو گئی۔

"اور آپ خود.... اب آپ کی باری ہے"۔

"ہاں شاید"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"لیکن ہمیں آپ کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے.... آپ تو ہمارے لیے بالکل بے ضرر ہیں.... کھونٹے سے بندھی ہوئی ایک بلی کی طرح ہیں.... آپ کو تو ہم اپنے چڑیا گھر میں رکھیں گے"۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"سن رہے ہیں آپ انسپکٹر جمشید"۔ اس نے جلا کر کہا۔

"بری بات ہے فاروق.... ہم انہیں بہت خاص احتیاط سے اپنی بہترین جیل میں رکھیں گے"۔

"لیکن کیا فائدہ.... کتنا عرصہ رکھ سکو گے"۔ وہ مسکرائی۔

"کیوں.... کیا مطلب.... رکھ کیوں نہیں سکیں گے"۔

"اس لیے کہ آخر کار.... اب اشارجہ بلیک ہول کا تجربہ مکمل کر ہی لے گا.... راٹنگ نمبر اس کو مکمل نہیں کر سکا تھا.... اس میں نقص رہ گیا تھا.... اب اس نقص کو دور کرنے میں کتنا وقت لگ جائے گا"۔

"یہ بات نہیں ہے"۔ ایسے میں انسپکٹر جمشید کی آواز ابھری۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"جی.... کیا مطلب.... یہ بات نہیں ہے.... لیکن کون سی بات نہیں ہے.... پہلے تو آپ اس بات کی وضاحت کریں"۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا.... باقی لوگ بھی حیرت زدہ نظر آئے۔

"ہم آپ کی بات کا مطلب واقعی نہیں سمجھ سکے انکل"۔ فرحت نے بوکھلا کر کہا۔

"میں وضاحت کیے دیتا ہوں.... اس وقت تک ہم یہ سنتے چلے آ رہے ہیں کہ رانگ نمبر چونکہ تجربے کو مکمل نہیں کر سکا تھا.... اور اس میں بہت بڑا نقص رہ گیا تھا اور وہ یہ کہ اندھیرے میں وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا تھا.... لہٰذا اس نے انشارجہ سے رابطہ کیا.... اور اپنے فارمولے کا سودا ان سے کر لیا.... لہٰذا اسی لیے ادھر سے اس کی مدد کے لیے جیرال' ابطال.... رانور اور رانوتا کو بھیجا گیا"۔

"جی ہاں! بالکل یہی بات ہے"۔ کئی آوازیں ابھریں۔

"اور میں کہتا ہوں.... بات یہ نہیں ہے"۔

"تب پھر بات کیا ہے؟" پروفیسر داؤد چلا اٹھے۔

"مس رانوتا.... انہیں بتا دیں.... بات کیا ہے"۔

"مم.... میں بتا دوں.... بات کیا ہے"۔ اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہاں! بس.... آپ بتا دیں"۔

"لیکن کیا بتا دوں"۔ وہ بولی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"یہ کہ رانگ نمبر نے اپنا فارمولا انشارجہ کے حوالے ہرگز نہیں کیا تھا"۔

"کیا!!"

وہ سب ایک ساتھ بولے اور ان کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اعلان

کمرے میں ادھر ادھر خون پھیلا ہوا تھا... کچھ کے زخموں سے اب تک خون رس رہا تھا... پروفیسر سیلانی اور جیرال کی لاشیں انہیں نظر آ رہی تھیں... جب کہ وہاں ابظال کی لاش بھی موجود تھی... اور راٹور تو دوسری عمارت میں مردہ پڑا تھا... بس ایک رانوتا بچی تھی... اس کا بھی اس وقت مارے ہڈی کی تکلیف کے برا حال تھا۔

"آپ نے... کیا کہا... انسپکٹر جمشید؟" اس کی آواز بہت دور کسی ویرانے سے آتی محسوس ہوئی۔

"میں نے یہ کہا ہے کہ رانگ نمبر نے انشارجہ کے حوالے اپنا فارمولا ہرگز نہیں کیا تھا"۔

"اف مالک... آخر یہ اندازہ آپ نے کس طرح لگا لیا"۔

"اس لیے کہ میں اندازے لگا ہی لیا کرتا ہوں... یہ میرے لیے کوئی نئی بات نہیں"۔

"لیکن کم از کم یہ اندازہ لگا لینا میرے لیے بہت انوکھی بات ہے... اس بات کا علم تو کسی کو بھی نہیں... یہاں تک کہ مجھے بھی

نہیں.... مجھے بھی یہی معلوم ہے.... کہ رانگ نمبر نے بیگال اور انشارجہ کو اپنا فارمولا دے دیا ہے اور وہ مل کر اس کا نقص دور کریں گے.... بدلے میں رانگ نمبر صرف برصغیر پر حکومت کرے گا.... باقی ساری دنیا پر حکومت ان دونوں ملکوں کی ہو گی"۔

"یہ بات نہیں.... آپ پسند کریں تو اسی وقت اپنے ملک سے رابطہ کر کے پوچھ لیں"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"ہوں.... لیکن پہلے آپ وضاحت کر دیں.... آخر آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں"۔

"رانگ نمبر کو فارمولے کا نقص دور کرنے کے لیے مہلت درکار تھی.... ادھر وہ ہم سے بہت خوف زدہ تھا.... اس نے سوچا.... ہمیں جیرال، ابطال وغیرہ میں الجھا دے.... اور خود اپنا کام کرتا رہے.... لہٰذا اس نے انشارجہ اور بیگال سے رابطہ کیا.... اپنے بارے میں بتایا.... دونوں حکومتیں پہلے ہی بلیک ہول حکومت کی وجہ سے بہت پریشان تھیں.... ان کی تو راتوں کی نیند اڑی ہوئی تھی.... اس نے ان سے کہا.... اگر وہ اس وقت اس کی مدد کریں تو وہ بھی بعد میں انشارجہ اور بیگال کو اپنا غلام نہیں بنائے گا.... باقی ساری دنیا پر ضرور حکومت کرے گا.... لیکن ان پر نہیں.... ان دونوں ملکوں کو یہ سودا بھی سستا محسوس ہوا اور انھوں نے فوراً آپ لوگوں کو اس کی مدد کے لیے بھیج دیا"۔

"نن نہیں.... یہ نہیں ہو سکتا.... ہم اتنی سی بات کے لیے ہرگز

ادھر نہیں آ سکتے تھے"۔ رانوتا چلائی۔

"بالکل ٹھیک.... بیگال اور انشارجہ کو بھی یہ بات معلوم تھی.... کہ آپ لوگ اتنی سی بات کے لیے نہیں جائیں گے.... انکار کریں گے.... لہٰذا وجہ بڑی بتائی گئی.... اور وہ یہ کہ رانگ نمبر نے فارمولا ان کے حوالے کر دیا ہے.... اس کا نقص دور کرنے کے لیے انہیں مہلت درکار ہے.... لہٰذا انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا کو ان کے ملک میں ہی الجھائے رکھنا بہت ضروری ہے.... چنانچہ آپ لوگ ادھر آ گئے"۔

"میں ایسا نہیں سوچ سکتی"۔

"تب پھر رابطہ کریں اپنے ملک میں"۔

"اوہ ہاں"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی جیب سے ایک ننھا سا ٹرانسمیٹر نکالا.... اس کے چند بٹن دبائے.... تو اس میں ٹوں ٹوں کی آواز ابھرنے لگی.... آخر کسی نے کہا۔

"یس مس رانوتا"۔

"انسپکٹر جمشید کا کہنا ہے.... کہ رانگ نمبر نے آپ کے حوالے کوئی فارمولا نہیں کیا"۔

"وہ! یہ اس نے کیسے سوچ لیا"۔

"میں نہیں جانتی"۔

"اس کا خیال ٹھیک ہے.... بات یہی ہے.... لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا.... ہم تو آزاد رہیں گے.... رانگ نمبر کی غلامی سے یہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہیں بہتر ہے کہ ہم اس کے دوستوں کی طرح اس دنیا میں رہیں"۔

"رانگ نمبر مارا جا چکا ہے"۔

"کیا نہیں"۔

"اور ابظال.... جیرال اور راٹور بھی"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔

"اور اب میری باری ہے.... لیکن شاید یہ مجھے زندہ رکھنا چاہتے ہیں"۔

"یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟"

"جو میں کہہ رہی ہوں"۔ رانوٹا نے برا سا منہ بنایا۔

"ہاں! بات ہے تو یہی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خیر.... اب میں اس کیس کو مکمل کروں گی.... میں انہیں پیس کر رکھ دوں گی"۔

"بہت خوب.... مس رانوٹا.... ہمیں آپ سے یہی امید ہے.... آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں"۔

"نہیں.... میں دیکھ لوں گی انہیں"۔ اس نے غرا کر کہا اور سیٹ بند کر دیا۔

"حیرت ہے.... انسپکٹر جمشید.... تمہارا اندازہ درست نکلا"۔ اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

"اور تم نے انہیں بتایا نہیں کہ تم بھی ہمارے قابو میں آ چکی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہو"۔

"اس طرح کام خراب ہو جاتا۔۔۔ وہ فوری طور مدد کے لیے اپنے جاسوسوں کو بھیج دیتے اور میں ماری جاتی"۔

"بہت خوب! آپ عقل مند بھی ہیں"۔

"ان کے جاسوسوں کے آنے سے یہ ماری جاتیں۔۔۔ اور یہ عقل مند بھی ہیں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی جمشید"۔ خان رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"بھئی ان کی آمد سے یہاں معاملہ گڑبڑ ہو جاتا"۔

"خیر۔۔۔ اب کیا پروگرام ہے؟"

"پروگرام ختم۔۔۔ کیس بھی ختم"۔

"جی۔۔۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔۔۔ کیس کیسے ختم۔۔۔ آخر رانگ نمبر یہ سب کچھ کہاں کرتا تھا۔۔۔ اس کی تجربہ گاہ کہاں گئی؟"

"اوہ ہاں! یہ بات ابھی باقی ہے۔۔۔ مس رانوتا۔۔۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ اس کی تجربہ گاہ کہاں ہے؟" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"نہیں۔۔۔ اس نے تو تجربہ گاہ کی تو کبھی ہوا تک نہیں لگوائی"۔

"پھر آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر تھا"۔

"اس لیے کہ یہاں اس ملک میں ہم سے رابطہ اسی نے کیا تھا۔۔۔ بیگال اور انشارجہ کو اس نے ہی پیغام دیا تھا کہ ان کے جاسوسوں سے وہ خود رابطہ کرے گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہوں.... خیر.... ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ پروفیسر سیلانی ہی رانگ نمبر تھا.... محمود.... آصف.... ذرا اس کے لباس کی تلاشی لو.... اور دیکھو.... کمر وغیرہ پر تو کچھ نہیں بندھا ہوا"۔

"جی بہتر"۔

انہوں نے اس کی تلاشی لی.... اور پھر کپڑوں کے نیچے کمر سے چپکے ہوئے بہت سے آلات اتار کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"اف مالک.... یہ کیا ہے.... کیا یہ اپنی تجربہ گاہ ساتھ لیے پھرتا تھا"۔ پروفیسر داؤد نے چلا کر کہا۔

"جی نہیں.... تجربہ گاہ کا ایک حصہ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"پروفیسر صاحب.... ان آلات کی مدد سے یہ کسی وقت بھی ایک آدھ بلیک ہول سے کام لے سکتا تھا.... دوسرے یہ کہ انہی آلات کی مدد سے یہ اپنی تجربہ گاہ تک جاتا تھا.... اور آتا تھا"۔

"حیرت ہے جمشید.... تم تو میرے بھی کان کاٹ رہے ہو"۔

"نن نہیں.... تو انکل"۔ فاروق نے بوکھلا کر کہا اور اپنے کان ٹٹولنے لگا۔

"بچہ بغل میں' ڈھنڈورا شہر میں' اسی کو تو کہتے ہیں۔ کان انکل کے کاٹنے کی بات ہو رہی ہے.... اور کانوں کو چھو کر یہ اپنے دیکھ رہے ہیں.... ہے کوئی تک"۔ آفتاب نے بھناتے ہوئے انداز میں کہا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"تک کی بات یہاں کہاں سے لائیں"۔ محمود بول پڑا۔

"جمشید... وہ مارا... تم بہت بڑے سائنس دان ہو"۔

"جی... یہ کیا بات ہوئی... جمشید وہ مارا... تم بہت بڑے سائنس دان ہو"۔

"ہاں! بالکل ٹھیک... ان آلات کی مدد سے ہم اس تجربہ گاہ کا دروازہ کھول سکتے ہیں"۔

"ارے... کیا واقعی... تو پھر کھولیے نا"۔

انہوں نے آلات کا بغور جائزہ لیا اور پھر ایک بٹن دبا دیا... آلات میں کچھ نہیں ہوا... اب انہوں نے سوچ سمجھ کر دوسرا بٹن دبایا... اچانک ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"دیکھو جا کر... یہ آواز کہاں سنائی دی ہے"۔

وہ باہر کی طرف دوڑے... جلد ہی ان کی آوازیں ابھریں۔

"زینے کے نیچے دیوار میں راستا کھلا ہے... سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں"۔

"واہ... تو پھر چلیں"۔ پروفیسر بولے۔

"اور مس رانوٹا کا کیا کریں؟"

"انہیں ساتھ لے جانا ہو گا... ورنہ یہ فرار ہونے کی کوشش کریں گی"۔

"نہیں... اب میں کیا کروں گی فرار ہو کر... ویسے میں خود بھی

اس تجربہ گاہ کو دیکھنا چاہتی ہوں"۔ رانو نا مسکرائی۔

"آیئے پھر... لیکن اگر آپ نے کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو ہم بہت برے وہ ہیں... یعنی جن سے رانگ نمبر کو بھی ڈر لگتا تھا"۔ محمود نے سرد آواز منہ سے نکالی۔

"ہاں یہی بات ہے... میں کچھ نہیں کروں گی... اب کچھ کرنے کے لیے رہ بھی کیا گیا ہے... ہم اس فارمولے پر کام نہیں کر سکیں گے"۔ اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

اور پھر وہ سب اس تہ خانے میں اترے... دوسرا لمحہ حیرت ہی حیرت کا تھا... نیچے ایک بہت شان دار ہال تھا... اور پورا ہال سائنسی آلات سے بھرا پڑا تھا۔

"اف مالک... اس قدر بڑی تجربہ گاہ... اتنے بڑے آلات... یہ رانگ نمبر کیا چیز تھا"۔ پروفیسر داؤد نے کانپ کر کہا۔

"آدم خور"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"جی... کیا کہا... آدم خور"۔

"ہاں آدم خور تھا"۔ انہوں نے کہا۔

"آدم خور سائنس دان"۔ محمود نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

"ارے باپ رے... یہ تو واقعی کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔ فاروق نے کانپ کر کہا۔

"لیکن اس میں کانپنے کی کیا بات ہے... وہ تو اب مر چکا ہے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

آصف نے منہ بنایا۔

"اوہ ہاں واقعی.... اب ڈرنے.... ارے انکل.... آپ کیا کہہ رہے تھے.... وہ آدم خور تھا.... تو پھر اتنا بڑا سائنس دان کس طرح بن گیا؟"

"سائنس دان وہ پہلے ہی تھا.... اور شروع سے ہی بڑا سائنس دان تھا.... لیکن اس نے خود کو چھپا کر رکھا.... اپنے بارے میں یا اپنی ایجادات کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتایا.... بس تجربات کرتا رہا.... اور اپنی کامیابیوں کو چھپاتا رہا.... پھر اسے آدم خوری کی لت پڑ گئی.... اور وہ سوچنے لگا.... کوئی ایسی جگہ ہو جیسے کوئی جزیرہ.... جہاں وہ انسان کو قید کر کے رکھا کرے.... اور جب چاہے.... ان میں سے کسی کو پکڑ کر کھا لیا کرے.... اس کے ساتھ کام کرنے والے بھی اس کو دیکھ دیکھ کر آدم خور بن گئے گویا پورا گروہ آدم خوروں کا بن گیا.... وہ لوگوں کو پکڑ لیتے.... یا بہلا پھسلا کر حویلی میں رات کی تاریکی میں لے آتے اور ذبح کر ڈالتے.... ادھر پروفیسر سیلانی کسی ایسی جگہ اور ایجاد کے چکر میں تھا.... جس کے ذریعے وہ اپنا کام بخیر و خوبی چلا سکے.... اور آخر کار وہ انجانے میں ایک بلیک ہول ایجاد کر بیٹھا.... وہ کوئی خفیہ جگہ ایجاد کرنے کے چکر میں تھا.... جس میں اپنے شکار قید کر کے رکھ سکتا.... ایسی خفیہ جگہ اس نے لہروں کے ذریعے خفیہ بنانے کی کوشش شروع کیں.... لیکن ایک دن اچانک لہروں کا ایک گولہ تیار ہو گیا.... اس نے تجربے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے طور پر اس بگولے کو ایک قیدی پر گرایا تو وہ اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا.... مارے حیرت کے اس کا برا حال ہو گیا.... اپنے آلات کی مدد سے اس نے بگولے کی رفتار کم کی تو آدمی اس میں نظر آنے لگا.... ورنہ پہلے تو بگولہ بھی دکھائی دینا بند ہو گیا تھا.... اس کے ساتھ ساتھ اس نے محسوس کیا کہ بگولہ آدمی کو لے کر اوپر اٹھ گیا تھا.... اب اس نے بے جان چیزوں پر تجربات کیے.... بے جان چیزیں بھی غائب ہو گئیں.... اب اس کی حیرت بڑھی.... غیرارادی طور پر ایک حیرت انگیز چیز اس کے ہاتھوں ایجاد ہو گئی تھی.... اس نے آہستہ آہستہ اس پر کام شروع کیا.... اس بات کو مکمل طور پر راز میں رکھا.... اپنے علاوہ اس نے کسی کو بھنک بھی نہ پڑنے دی.... یہاں تک کہ ایک دن اسے معلوم ہو گیا کہ فضا میں جس قسم کے بلیک ہول کا ذکر وہ سائنس کی کتابوں میں پڑھ چکا ہے.... اس قسم کا ایک بلیک ہول وہ ایجاد کر بیٹھا ہے.... بس پھر کیا تھا.... اس نے چیزوں کو غائب کرنے کے تجربات شروع کیے.... اور یہ دیکھ کر اس کی حیرت اور بڑھ گئی کہ بڑی بڑی چیزیں بھی وہ غائب کر سکتا ہے.... آہستہ آہستہ اس نے بڑی سے بڑی چیزوں پر تجربات شروع کیے.... اسے ہر قدم پر حیرت انگیز کامیابی ہوئی.... اور پھر ایک دن وہ ایک عمارت غائب کرنے کا تجربہ کر بیٹھا.... وہ لہروں کی طاقت دیکھ کر دنگ رہ گیا.... لہروں نے ایک عمارت کو اٹھا کر فضا میں لٹکا دیا تھا.... اس کی آنکھیں پھیل گئیں.... آخر کار اس نے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اپنے تجربات کا دائرہ اور وسیع کر دیا وہ برابر تجربات کرتا رہا' کرتا رہا.... اور کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کرتا رہا.... وہ چاہتا تو پوری دنیا میں تہلکہ مچا سکتا تھا.... دنیا اس کی ایجاد خریدنے کے لیے ٹوٹ پڑتی.... لیکن وہ کہہ دیتا کہ نہیں.... اس کی ایجاد اس کے ملک کے لیے ہے.... لیکن اس نے یہ اعلان نہ کیا.... ایجاد کو چھپائے رہا.... پھر مخلوق کو اس کے ذریعے تنگ کرنے لگا.... اس کے بعد جو کچھ ہوا' وہ کہانی تو آپ سب کو معلوم ہی ہے.... خیر.... اب تو یہ کہانی ہی ختم ہو گئی.... تجربہ گاہ پر اب پروفیسر داؤد کام کریں گے اور بلیک ہول والا فارمولا دریافت کرنے کی کوشش کریں گے.... کیا خیال ہے آپ کا"۔

"بالکل ٹھیک ہے.... ل ابھی ہم آرام کریں گے.... اس کیس نے بری طرح تھکا دیا ہے"۔

"اور رانوتا کو سرکاری مہمان بنا کر ساتھ لے جائیں گے"۔

فاروق مسکرایا۔

اس طرح ان کی واپسی دارالحکومت میں ہوئی.... دنیا بھر کے اخباری رپورٹر ان پر ٹوٹ پڑے.... اور پھر اگلے دن کے اخبارات نے تو پوری دنیا میں ہل چل مچا دی.... صدر صاحب نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کیا.... جس میں ان سب کا ذکر کیا اور کہا کہ قوم کے یہ ہیروز اور ان کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے.... ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا۔

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"ان کے اعزاز میں ایک عالمی دعوت دی جا رہی ہے.... جس میں دنیا بھر کے ممالک کے اہم لوگ شرکت کریں گے"۔

وہ یہ اعلان سن کر دھک سے رہ گئے۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

تحریر سے تحریر

نیشنل ہال میں ایک بہت بڑی دعوت کا انتظام کیا جا رہا تھا.... اس میں دنیا بھر کے ملکوں کے رہنما شرکت کرنے والے تھے.... اس دعوت کے خاص مہمان انسپکٹر جمشید' انسپکٹر کامران مرزا اور شوکی برادرز تھے.... ان کے دوست بھی شریک ہو رہے تھے.... خاص مہمانوں میں پروفیسر داؤد' خان رحمان اور منور علی خان بھی شامل تھے.... یہی نہیں.... ٹی ایس ایم کو بھی خاص مہمانوں کے ساتھ ہی بلایا گیا تھا۔

کچھ اور لوگوں کو بھی دعوت دی گئی تھی.... ان میں سرکاری لوگ بھی تھے اور غیر سرکاری بھی.... انسپکٹر جمشید' انسپکٹر کامران مرزا اور شوکی برادرز کے تمام عزیز' رشتے دار اور پرانے اور نئے دوست بھی آ رہے تھے.... بہرحال اس تقریب کے دولہا یہی لوگ تھے۔

بہت بڑے پیمانے پر تیاریاں ہو رہی تھیں.... اس دوران اخبارات میں بس انہی کے چرچے تھے.... بہت دھوم دھام سے خبریں شائع ہو رہی تھیں.... ابھی تک رانگ نمبر اور اس کے غیر ملکی ساتھیوں سے مقابلوں کی تفصیلات سنائی جا رہی تھیں.... لوگ ان خبروں کو بہت

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جوش و خروش سے پڑھ رہے تھے.... ساتھ ہی اس تقریب کی بھی خبریں شائع ہو رہی تھیں.... لوگوں کو اس تقریب کا بھی بہت انتظار تھا.... سننے میں آیا تھا.... تقریب کے دوران انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا کچھ اور خاص باتیں بھی بتائیں گے.... جو اس کیس کے بارے میں کسی کے علم میں نہیں.... لوگوں کو دراصل ان باتوں کے سننے کا انتظار بہت شدید تھا.... اور وہ بری طرح بے چین تھے۔

آخر خدا خدا کر کے وہ دن آ گیا.... تقریب شام ۶ بجے شروع ہونا تھی اور رات کے بارہ بجے تک جاری رہنا تھی.... داخلہ دعوت نامے کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا.... ہر کوئی اپنا دعوت نامہ ساتھ لایا تھا.... اگر کوئی بھول آیا تھا تو اسے لانے کے لیے واپس جانا پڑا.... کیونکہ یہ ہدایت بھی انسپکٹر جمشید کی ہی تھی.... کہ بغیر کارڈ کے کوئی اندر نہ داخل ہو۔

پانچ بجے تک مہمانوں کی آمد و رفت جاری رہی.... آخر پانچ بجے جب تمام مہمان آ گئے تو عمارت کے دروازے اندر سے بند کر دیے گئے.... اور پروگرام شروع ہوا.... پہلے تمام مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی.... ایسے میں صدر صاحب سٹیج پر چڑھتے نظر آئے.... پھر سپیکر پر ان کی آواز ابھری۔

"خواتین و حضرات.... میرا خیال ہے.... کھانے پینے کا پروگرام تو رات بارہ بجے تک جاری رہے گا.... کیوں نہ پہلے ہم سب اپنی.... بلکہ

پورے ملک کے لوگوں کی.... بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کی بے چینی دور کرلیں.... واضح رہے کہ یہ پروگرام پوری دنیا میں دکھایا جا رہا ہے"۔

صدر صاحب کے اس اعلان پر حضرات نے ایک آواز ہو کر کہا۔

"بہت خوب.... بہت خوب"۔

"گویا سب یہی چاہتے ہیں"۔

"بالکل.... بالکل.... بلکہ ہم تو چاہتے ہیں.... یہ ساری تفصیل سنائیں"۔

"بالکل ٹھیک.... ہم سب یہی چاہتے ہیں.... ہماری قوم کے یہ ہیروز سٹیج پر آ جائیں.... ان کے لیے یہاں صوفے سیٹ بچھے ہیں.... سب صوفوں کے سامنے مائک لگے ہیں.... ان میں سے ہر ایک جس وقت چاہے.... جہاں سے چاہے تفصیل شروع کر سکتے ہیں.... اور درمیان میں جہاں کسی دوسرے کے بیان کی ضرورت محسوس ہو گی.... بات ادھر سے ادھر ہوتی رہے گی.... یہ تمام انتظامات ہم پہلے ہی کر چکے ہیں.... اور پوری عمارت کے ہر گوشے میں آواز بالکل صاف پہنچے گی.... ہر شخص جہاں تشریف فرما ہے یا وہ جہاں اٹھ کر جانا چاہے.... گفتگو کے الفاظ اس تک پہنچیں گے"۔ یہ الفاظ آئی جی صاحب نے ادا کیے۔

"بہت خوب.... ہم انتظار کر رہے ہیں.... اپنے ہیروز کو دیکھنے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کے لیے بری طرح بے تاب ہیں"۔

اب انہیں اٹھ کر سٹیج کی طرف چلنا پڑا.... ایسے میں بے تحاشا تالیاں گونج اٹھیں.... تالیوں کی گونج میں وہ آگے بڑھتے رہے.... تالیوں کا شور بڑھتا ہی چلا گیا.... کوئی اور ہوتا تو یہ شور اسے بہت اچھا لگتا.... لیکن.... انہیں تالیوں کی گونج پسند نہیں تھی.... ان کے سٹیج پر آ کر صوفوں پر بیٹھ جانے کے بعد بھی لوگوں کا جوش کم نہ ہوا اور گونج برقرار رہی.... آخر کار انسپکٹر جمشید کو اٹھنا پڑا' ان کی آواز مائک میں گونجی۔

"خواتین و حضرات.... اب بس کریں.... بہت تالیاں ہو چکیں"۔

تالیاں یک لخت رک گئیں.... ان کی آواز پھر ابھری۔

"اسلام میں تالیاں بجانا پسندیدہ عمل نہیں ہے.... آپ وعدہ کریں.... آئندہ پرہیز کریں گے"۔

"اوہ.... ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی.... خیر.... ہم آئندہ تالیاں نہیں بجائیں گے.... آپ تفصیلات شروع کریں"۔

"اس کام کے آغاز کے لیے میں انسپکٹر کامران مرزا سے درخوست کروں گا.... وہ شروع کریں"۔ انہوں نے کہا۔

"کیوں! آپ کیوں نہیں؟"

"اس کی ضرورت ہے.... بس آپ شروع کریں"۔

"بہت بہتر.... خواتین و حضرات.... ہماری طرف سے یہ کہانی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اس وقت شروع ہوئی... جب پروفیسر سجاد عرفانی صاحب سفر کر کے میرے گھر آئے... اور انہوں نے ہم سے ملاقات کی... آج کی اس دعوت میں وہ سب حضرات بھی تشریف فرما ہیں... جن کا اس کیس سے تھوڑا بہت بھی تعلق ہے... لہٰذا پروفیسر سجاد عرفانی صاحب بھی یہاں ضرور موجود ہوں گے... میں نے غلط تو نہیں کہا... پروفیسر صاحب آپ مہمانوں میں موجود ہیں نا"۔

"ہاں! میں یہ رہا"۔ ایک طرف سے پروفیسر سجاد عرفانی صاحب کی آواز ابھری... انہوں نے اٹھ کر خود کو دکھایا بھی۔

"بہت خوب! تو پروفیسر سجاد عرفانی صاحب میرے ہاں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کی تجربہ گاہ کے آلات نے کام کرنا بند کر دیا ہے... جب کہ آلات بالکل ٹھیک ہیں... ان میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوئی... لہٰذا یہ ضرور کسی دشمن کی سازش ہے... میں اپنے بچوں کے ساتھ ان کے شہر پہنچا... ان کی تجربہ گاہ کا معائنہ کیا... وہاں ایک آلے میں ایک ہیرا ملا... بہت بڑا ہیرا"۔

"ہیرا!" سب لوگوں کے منہ سے نکلا' کیونکہ اخبارات میں آنے والی کہانیوں میں بہت سی باتوں کا ذکر نہیں تھا۔

"ہاں... ہیرا"۔

اور پھر وہ تفصیلات سناتے چلے گئے... آخر پروفیسر سیلانی تک ذکر پہنچا... کبھی کہانی کا کچھ حصہ انسپکٹر جمشید کو سنانا پڑا تو کبھی انسپکٹر کامران

مرزا کو..... اور کبھی درمیان میں چھوٹی پارٹی کو..... اس طرح کہانی مکمل ہوتی چلی گئی..... آخر میں انسپکٹر جمشید بولے۔

"اور اس طرح حضرات..... یہ کیس ختم ہوا..... بڑے تین مجرم مارے گئے..... رانوتا اب تک ہمارے قبضے میں ہے..... تجربہ گاہ پر اب پروفیسر داؤد صاحب کام کر رہے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد ان شاء اللہ بلیک ہول تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے..... اگر وہ کامیاب ہو گئے..... تو..... ہمارا ملک ان سے پوری دنیا کو غلام نہیں بنائے گا..... بلکہ دنیا کی فلاح اور بہبود کا کام لے گا"۔

ایک بار پھر غیر ارادی طور پر لوگوں نے تالیاں بجا دیں..... لیکن پھر اچانک انہیں تالیوں والی بات یاد آ گئی اور تالیوں کا گلا درمیان میں ہی گھٹ گیا..... ایسے میں ایک آواز ابھری۔

"حضراتین و خوات..... کیا آپ نے یہ کہانی غور سے سنی ہے..... اخبارات بغور پڑھے ہیں"۔

سب نے دیکھا..... یہ آواز فاروق کی تھی۔

"یہ تو بعد کی بات ہے..... پہلے تو یہ بتایا جائے..... یہ حضراتین اور خوات کیا ہوتا ہے؟" صدر صاحب نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ معاف کیجئے گا..... یہ الفاظ ذرا اپنی جگہ تبدیل کر گئے..... ہاں تو حضرات و خواتین"۔

"پھر الٹ پلٹ کر دیا"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

"پھر کیسے الٹ پلٹ کہ دیا"۔ فاروق نے اسے گھورا۔

"تم نے حضرات و خواتین کہا ہے.... جب کہ پوری دنیا میں خواتین و حضرات کہا جاتا ہے"۔

"اگر پوری دنیا میں کوئی غلط بات ہو رہی ہو تو کیا یہ ضروری ہے کہ ہم بھی وہ غلطی کریں"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"غلطی.... کیسی غلطی.... یہاں کسی غلطی کا کیا کام؟" مکھن نے چونک کر کہا۔

"پوری دنیا میں خواتین و حضرات کہا جاتا ہے.... یعنی عورتوں کا نام پہلے لیا جاتا ہے.... مردوں کا بعد میں.... جب کہ اسلام نے مردوں کو پہلے اور عورتوں کو بعد میں پکارا.... اور مردوں کو حاکم بنایا ہے.... لہٰذا پہلے حضرات پھر خواتین"۔

"بہت خوب! یہ نکتہ شاید پوری دنیا میں آج تک کسی نہیں اٹھایا.... ہمیں بہت پسند آیا"۔ بہت سے لوگ ملی جلی آوازوں میں بول اٹھے۔

"لیکن خواتین کو شاید یہ میری بات بری لگی ہو"۔ فاروق نے کہا۔

"نہیں نہیں.... ہمیں اپنا دین زیادہ عزیز ہے.... جب دین نے ایک بات بتائی ہے تو اس میں برا کیا ماننا"۔ کئی عورتیں بولیں۔

"شکریہ شکریہ.... بلکہ میں تو لگے ہاتھوں یہ بھی کہتا چلوں کہ جو

قوم اپنا حکمران کسی عورت کو چن لیتی ہے.... وہ تباہ و برباد ہوتی ہے.... یہ بات بھی ہمارے مذہب میں ہے۔

"ہمیں اس میں بھی کوئی شک نہیں.... لیکن بات ہو رہی تھی.... کہانی کی.... ہم نے کہانی کو بہت غور سے سنا ہے"۔

"جب کہ ہمارا دعویٰ ہے.... کہ آپ لوگوں نے کہانی کو اتنے غور سے نہیں سنا.... جتنے غور سے سننا چاہیے تھا"۔

"کیا مطلب.... کیا مطلب؟" ان گنت چونکی ہوئی آوازیں ابھریں۔

"مطلب یہ کہ.... خیر.... کہانی جو سنائی گئی.... ساتھ ساتھ ریکارڈ ہوتی رہی ہے.... ایک بار پھر اس کی ریکارڈنگ آپ کو سنائی جاتی ہے.... اگرچہ اس میں وقت لگے گا.... لیکن پارٹی بھی تو رات کے بارہ بجے تک ہے.... لہٰذا سنئے اور غور سے سنیں"۔

ٹیپ ریکارڈر سے کہانی گونجنے لگی.... سب لوگ اس بات بہت غور سے سن رہے تھے.... پہلی بار واقعی انہوں نے کہانی اتنے غور سے ہرگز نہیں سنی تھی.... اور آخر کہانی ایک بار پھر ختم ہو گئی.... فاروق ایک بار پھر کھڑا ہو گیا.... ایسے میں اس کی نظر فرزانہ کی جگہ پر پڑی.... وہ غائب تھی.... فاروق مسکرایا.... کیونکہ یہ اس کی خاص ہدایت تھی۔

"آپ نے کہانی ایک بار پھر سنی.... اس بات آپ نے نہایت توجہ سے سنی.... کیا خیال ہے.... کیا آپ کے ذہن میں کوئی سوال

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

گونجا"۔ وہ یہاں تک کہہ کر رک گیا۔

سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ پھر ایک صاحب اٹھے۔

"جی ہاں! میرے ذہن میں ایک سوال ابھرا ہے۔۔۔ اور میرا خیال ہے۔۔۔ یہ سوال اور بھی بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں ابھرا ہو گا۔۔۔ لیکن وہ بیان نہیں کر پائے۔۔۔ اب جیسے ہی میں اس سوال کا ذکر کروں گا۔۔۔ تو بہت سے لوگ کہہ اٹھیں گے۔۔۔ کہ ہاں واقعی یہ سوال تو ہمارے ذہنوں میں بھی ابھرا تھا۔۔۔ اور ایسا ہوتا ہے۔۔۔ ہوتا ہے نا"۔

اس نے فاروق کی طرف دیکھا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔ اپنا سوال بتائیں"۔

"جب آپ لوگوں کی جنگ ہو رہی تھی تو اس وقت عین لڑائی کے وقت انسپکٹر کامران مرزا وہاں سے چلے گئے تھے؟"

"اوہ ہاں واقعی۔۔۔ یہ سوال ہمارے ذہنوں میں بھی ابھرا تھا۔۔۔ یہ کہاں چلے گئے تھے"۔

"یہ وہاں سے سیدھے ہوائی جہاز کے ذریعے اپنے گھر گئے تھے"۔ فاروق مسکرایا۔

"لیکن کیوں۔۔۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ عین لڑائی کے وقت بھلا کوئی گھر جایا کرتا ہے"۔

"انہیں اس لڑائی سے بھی زیادہ ضروری کام یاد آ گیا تھا"۔

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

فاروق نے کہا۔

"اور وہ کام کیا تھا؟"

"کہانی کے دوران ہم نے آپ حضرات کو بتایا ہے کہ ہمیں مجرم نے ایک خط اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجا تھا... ہم نے اس کی تحریر ان گنت لوگوں کی تحریر سے ملا کر دیکھی تھی... آپ ذرا غور کریں... کسی کی تحریر اس تحریر سے نہیں مل سکتی تھی... لیکن"۔ فاروق کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا... آپ رک کیوں گئے"۔

"یہ اس کی پرانی عادت ہے"۔ آفتاب پکارا۔

اور تمام لوگ مسکرانے لگے۔

"ہاں جناب... آفتاب نے بالکل ٹھیک کہا... یہ میری پرانی عادت ہے... اور اس کی نئی"۔

اس پر ایک قہقہہ لگا... آفتاب کا منہ پھول گیا۔

"اصل بات رہ گئی... مجرم کی طرف سے آپ لوگوں کو ایک خط ملا تھا... اور آپ نے تحریر سے بہت سے لوگوں کی تحریریں ملا کر دیکھیں تھیں... لیکن کسی کی تحریر اس خط کی تحریر سے نہیں ملی تھی... سوال نے یہ تھا کہ انسپکٹر کامران مرزا مین لائٹ کے دوران اپنے گھر کیوں گئے تھے؟"

"ہاں! میں اسی سوال کا جواب دینے والا ہوں... آپ پریشان نہ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہوں"۔

"نہیں خیر... ہم پریشان تو نہیں ہیں... ہاں ہم بے چین ضرور ہیں... آپ ذرا سسپنس کم کریں"۔

"سسپنس اگر ختم کر دیا تو مزا کیا آئے گا"۔

"اوہ... خیر... جیسے آپ کی مرضی"۔

"ہاں... میں کہہ رہا تھا... کسی شخص کی تحریر اس خط کی تحریر سے نہ ملی... لیکن اچانک انکل کامران مرزا کو ایک بات یاد آئی"۔

"اور... وہ کیا؟" سب ایک ساتھ بولے۔

"یہ کہ... اس تحریر سے ملتی جلتی تحریر انہوں نے کہیں دیکھی ہے"۔

"حیرت ہے... یہ بات یاد آنے سے تو تعلق نہیں رکھتی"۔ کسی نے کہا۔

"ہم جیسے لوگوں سے ضرور تعلق رکھتی ہے... بس انہوں نے وہاں سے دوڑ لگا دی... ہوائی اڈے پر پہنچے... ایک سپیشل طیارہ لے کر اپنے شہر پہنچے... وہاں سے گھر گئے... اور لائبریری میں گھس گئے"۔

"اچھا تو پھر"۔ کئی بے چین آوازیں ابھریں۔

"وہاں انہوں نے مختلف لوگوں کی تحریریں اس خط سے ملانا شروع کیں... اپنے دوستوں کے خطوط سے... سرکاری خطوط... مختلف فائلوں سے... ان کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی... ان کا دل بار بار کہہ

رہا تھا.... کہ ایسی تحریر انہوں نے دیکھی ضرور ہے.... ان کا جسم پسینے سے بھیگتا جا رہا تھا.... کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کو موت کے منہ میں چھوڑ کر نکل آئے تھے.... اب اگر وہ تحریر بھی انہیں نہ ملتی تو انہیں بہت افسوس ہوتا.... وہ تلاش کرتے چلے گئے.... تحریر سے تحریر ملاتے چلے گئے.... اور آخرکار"۔ فاروق ایک بار پھر رک گیا۔

"اور آخرکار کیا؟.... آپ ایک بار پھر رک گئے"۔

"اوہ.... معاف کیجئے گا.... یہ میری بہت پرانی عادت ہے.... اور آفتاب کی نئی"۔ وہ مسکرایا۔

"یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی؟" آفتاب نے بھنا کر کہا۔

"اوہ.... معافی چاہتا ہوں.... ہاں تو آخرکار انہیں وہ تحریر مل گئی"۔

"کیا کہا.... تحریر مل گئی"۔ سب ایک ساتھ چلا اٹھے۔

عین اس وقت بھرے مجمعے میں سے ایک صاحب اٹھے اور مہمانوں کے درمیان سے نکل کر ایک سمت میں جانے لگے.... اس طرف ہاتھ روم تھے.... لیکن ان کے سامنے کوئی آ کھڑا ہوا۔

☆○☆

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہاہاہا.... نہیں نہیں

اس طرف کسی کی توجہ نہیں تھی.... ان صاحب نے چونک کر اپنے سامنے دیکھا.... فرزانہ وہاں کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیے"۔

اچانک ایک چاقو فرزانہ کی طرف تیر کی طرح آیا.... لیکن وہ پہلے ہی ہوشیار تھی.... لہذا دائیں طرف سرک گئی.... چاقو والا ہاتھ آگے نکل گیا.... فرزانہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ.... چاقو والے ہاتھ پر اپنے دائیں ہاتھ کی کلائی دے ماری.... لیکن اسے اس وقت حیرانی ہوئی.... جب چاقو اس کے ہاتھ سے نکلتا نظر نہ آیا.... اس نے چاقو کا دوسرا وار فوراً ہی کیا.... لیکن فرزانہ جھکائی دے گئی.... اس وقت تک آس پاس کے لوگ اس طرف متوجہ ہو چکے تھے.... اور خوف زدہ ہو گئے تھے.... ایسے میں سٹیج سے انسپکٹر جمشید گویا اڑتے ہوئے آئے.... ادھر وہ شخص چاقو کا تیسرا وار کرنے کے لیے پر تول چکا تھا.... فرزانہ تیار ہی تھی.... تیسرا وار اس نے اس کے کندھے پر کیا.... فرزانہ نے پینترا بدلا.... چاقو کی نوک اس کی قمیض کو چاک کرتی چلی گئی.... ایسے میں اس شخص کی کمر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پر ایک لات لگی.... وہ اوندھے منہ گرا.... اور پھر انسپکٹر جمشید نے اس کا چاقو والا ہاتھ پکڑ لیا.... انہوں نے پورا زور لگایا.... لیکن چاقو اس کے ہاتھ سے نہ نکلا.... انہیں بہت حیرت ہوئی.... کہ اس شخص میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی.... انہوں نے دو تین جھٹکے اور مارے.... لیکن چاقو نہ گرا.... اب انہوں نے اپنے الٹے ہاتھ کی ہڈی اس کی کھوپڑی پر ماری.... اب بھی کچھ نہ ہوا.... اب تو وہ پریشان ہو گئے.... آخر انہوں نے اپنی سیدھی انگلیاں اس کی آنکھوں میں بھونک دیں.... یہ وار خطرناک ترین تھا.... اس کی دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں.... وہ گر تڑپنے لگا.... چاقو والا ہاتھ اب تک انسپکٹر جمشید کے ہاتھ میں تھا.... اب چاقو اس کے ہاتھ سے گر گیا.... فرزانہ نے چاقو اٹھا لیا۔

"یہ.... یہ کون ہے؟" صدر صاحب چلائے۔

"اگر یہ بتا دیا تو یہاں طوفان آ جائے گا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب؟" صدر صاحب اور دوسرے چلائے۔

"میں اسے سٹیج پر لاتا ہوں.... اس شخص کی تحریر انسپکٹر کامران مرزا کو اپنی لائبریری میں ملی تھی"۔

"لیکن یہ کون ہے.... ہم نے تو آج تک اس شکل و صورت کے آدمی کو نہیں دیکھا"۔

"اب دیکھ لیں"۔ محمود نے فورا کہا۔

"لیکن ایک بالکل انجان آدمی اس دعوت میں کس طرح آ گیا.... یہاں تو سب واقف لوگ ہیں.... سب کے سب جانے پہچانے ہیں.... کیوں حاضرین.... ان صاحب کو آپ میں سے کچھ لوگ جانتے ہیں"۔

اس وقت تک انسپکٹر جمشید اسے گھسیٹتے ہوئے سٹیج پر لا چکے تھے اور سیدھا کھڑا کرنے پر اس کو دکھا رہے تھے.... اس کی دونوں آنکھوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"خون صاف کیا جائے.... ایسے کیا پتا چلے گا"۔ کسی نے کہا۔

ایک رومال سے اس کا چہرہ صاف کیا گیا.... لیکن آنکھوں سے تو خون اب بھی نکل رہا تھا.... تاہم لوگوں نے اس کا چہرہ دیکھ لیا۔

"ہم اسے نہیں پہچانتے.... نہ جانے یہ کون ہے"۔

"تب پھر یہ اس دعوت میں کیسے آ گیا"۔ صدر صاحب بولے۔

"یہ جب دعوت میں آیا تھا تو اپنے اصل چہرے کے ساتھ آیا تھا.... اب جب یہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر جانے لگا تو اس نے میک اپ کر لیا.... ریڈی میڈ میک اپ"۔ وہ بولے۔

"کیا!!!" وہ چلائے۔

"ہاں جناب.... یہ اس وقت میک اپ میں ہے.... میں ابھی اس کا میک اپ اتار دوں گا.... آپ پہلے یہ بات جان لیں کہ یہی وہ شخص ہے.... جس کے خط کی تحریر اس خط سے مل گئی جو ہمیں مسٹر رانگ نمبر

نے لکھا تھا"۔

"کیا مطلب.... یہ کیا بات ہوئی.... اس کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ یہ رانگ نمبر ہے.... جب کہ آپ نے اپنی کہانی میں ہمیں بتایا ہے کہ رانگ نمبر آپ لوگوں کے ہاتھوں وہیں مر گیا تھا"۔

"جو مر گیا.... وہ پروفیسر سیلانی ضرور تھا.... لیکن رانگ نمبر نہیں تھا.... تاہم اس وقت وہ رانگ نمبر کے روپ میں ہی تھا.... مطلب یہ کہ رانگ نمبر نے اسے آگے کر دیا تھا.... تاکہ ہم اسے رانگ نمبر خیال کریں"۔

"اوہ اوہ" اب تو سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے.... آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.... اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"یہ.... یہ ہم نے کیا سنا ہے.... اس روز جو مارا گیا.... وہ رانگ نمبر نہیں تھا"۔

"جی نہیں.... رانگ نمبر یہ رہا.... میرے ہاتھ میں"۔

"کیا.... کیا"۔ لوگ چلائے۔

"آپ لوگ جس قدر بھی حیران ہوں.... کم ہے.... لہٰذا خوب پیٹ بھر کر حیران ہو لیں.... ہمیں کوئی اعتراض نہیں"۔ فاروق کی شوخ آواز ابھری۔

"جی ہاں! اگر کسی صاحب کے پاس حیرت کا سٹاک نہ ہو تو فاروق سے لے لیں"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"لیکن.... آخر.... یہ.... کیسے ہو سکتا ہے؟" بے شمار آوازیں ابھریں۔

"یہ ہو سکتا ہے نہیں.... واقعی ہے.... یہی مسٹر رانگ نمبر ہیں.... لیکن اس وقت یہ ایک عام آدمی ہیں.... اس وقت اگر یہ رانگ نمبر ہوتے تو ہم ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے.... یہ تو ہم سب کو کر دیتے بلیک ہول میں بند"۔

"اوہ.... نہیں"۔ لوگ مارے خوف کے چلائے۔

"یہاں آنے سے پہلے.... میرا مطلب ہے.... یہاں داخل ہونے سے پہلے ان کی تلاشی لی گئی تھی.... تاکہ کوئی نقصان دہ چیز اندر نہ لا سکے.... جب ان صاحب کی تلاشی لی گئی تو ان کی کمر کے ساتھ کچھ آلات بندھے ہوئے تھے"۔

"کیا.... آلات بندھے ہوئے تھے؟"

"ہاں.... ننھا منا بلیک ہول فوری طور پر تیار کرنے کا سامان یہ صاحب ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں"۔

"لیکن کیوں؟" کئی لوگ مارے حیرت کے چلائے۔

"اس لیے کہ تلاشی کے دوران ان آلات کا تسمہ بلیڈ سے اس حد تک کاٹ دیا گیا تھا کہ بس وہ ذرا سا اٹکا رہ جائے.... دعوت کے دوران میں نے وہ تسمہ غیر محسوس طور پر بالکل الگ کر دیا اور آلات گھاس پر گر گئے"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"او... اور انہیں پتا نہیں چلا"۔

"پتا چل گیا تھا... لیکن یہ سب کے سامنے گھاس پر سے ان آلات کو اٹھا کر اپنی کمر پر نہیں باندھ سکتے تھے... دوسرے یہ کہ انہوں نے خیال کیا تھا کہ تسمہ اتفاقیہ طور پر ٹوٹا ہے... لہٰذا انہوں نے سوچا کہ جونہی موقع ملے گا... وہ آلات اٹھا کر پھر باندھ لیں گے... لیکن وہ لوگ انہیں یہ موقع کس طرح دے سکتے تھے... جنہوں نے تسمہ کاٹا تھا... لہٰذا فرحت نے فوراً وہ وہاں سے پار کر دیا... اور اب وہ کسی نامعلوم جگہ پر ہے"۔

"او... بہت خوب... اس کا مطلب ہے... یہ شخص واقعی رانگ نمبر ہے"۔ صدر صاحب نے مارے حیرت کے کہا۔

"بالکل! اس میں تو ایک فیصد بھی شک نہیں ہے"۔

"تو پھر یہ کون ہے؟"

"ہاں! یہ سوال بہت مزے کا ہے... کہ یہ کون ہے... اس بار دراصل ہم کسی غیر ملکی سازش کا شکار نہیں ہوئے... یہ اپنے ہی ملک کا ہے... لیکن سائنس میں اس نے قدر ترقی کی... اس قدر ترقی کی کہ انشارجہ جیسا ملک بھی نہیں پہنچ سکا اس تک... اور بلیک ہول کی بات سامنے آجانے کے باوجود... وہ بھی تک بلیک ہول ایجاد نہیں کر سکا"۔

"اب مجمع بہت بے چین ہو گیا ہے... لہٰذا نقاب کشائی ہو جانی چاہیے"۔ آفتاب کی شوخ آواز لہرائی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

عین اس لمحے رانگ نمبر بری طرح اچھلا اور ان کی گرفت سے نکل کر دروازے کی طرف دوڑ پڑا.... لیکن راستے میں رفعت پہلے ہی موجود تھی.... اس نے اپنی ٹانگ اڑا دی.... وہ اوندھے منہ گرا' لیکن حیرت انگیز پھرتی سے اچھلا' سیدھا کھڑا ہوا اور پھر دوڑ پڑا.... عین اس وقت اس کی کمر پر کسی نے لات رسید کر دی.... یہ شوکی تھا.... انہیں بہت حیرت ہوئی.... شوکی اور ایسا کام کر جائے.... لیکن انہیں پھر حیرت کا سامنا کرنا پڑا.... جب اسے پھر اٹھتے دیکھا.... اور وہ دوڑا.... ایک بار پھر وہ اوندھے منہ گرا.... اس بار آصف اس کے سامنے تھے۔

"کب تک گرو گے.... کب تک اٹھو گے.... کب تک دوڑو گے"۔ آصف گنگنایا۔

اور یہ گنگناتا اسے لے کر بیٹھ گیا.... رانگ نمبر نے جھلا کر اس پر وار کیا تھا.... اس نے لیٹے لیٹے ایک چھلانگ لگائی تھی.... اس کا سر آصف کے پیٹ میں لگا.... آصف دہرا ہو گیا اور وہ اس کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے نکل گیا.... لیکن اب محمود اس کے سامنے تھے۔

"ہر قدم پر ایک چٹان ملے گی"۔ وہ مسکرایا۔

رانگ نمبر نے جھپٹ کر ایک مکا اس کی پیشانی پر دے مارا.... محمود نیچے بیٹھ گیا.... مکا آگے نکل گیا.... محمود نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر گھسیٹ لیں.... وہ گرا.... لیکن گرتے گرتے اپنی دونوں ٹانگیں چھڑا بھی گیا.... اور وہ محمود کے پیٹ پر رسید بھی کر دیں.... محمود بری

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

طرح ڈکرایا۔۔۔ اور گھاس پر گر کر تڑپنے لگا۔۔۔ لیکن اس وقت محمود کی طرف کون توجہ دیتا۔۔۔ رانگ نمبر اس وقت ہاتھ سے نکل جاتا تو پھر قابو میں نہیں آ سکتا تھا' پھر تو وہ بلیک ہول میں چلا جاتا۔۔۔ اور بلیک ہول میں رہ کر بلیک ہول کا نقص دور کرتا رہتا۔۔۔ یہ غلطی اس سے ہو چکی تھی کہ یہاں آ گیا تھا۔۔۔ جب کہ وہ ان لوگوں سے ازحد خوف زدہ بھی تھا۔۔۔ لیکن اس نے سوچا تھا۔۔۔ اب تو ان لوگوں نے اپنے خیال میں رانگ نمبر کو ہلاک کر دیا ہے۔۔۔ اب اس کے لیے کیا خطرہ رہ گیا۔۔۔ بس وہ اس خیال کے چکر میں آ گیا۔۔۔ اور یہی چیز اس کے لیے خطرناک ثابت ہو گئی۔۔۔ اس نے شاید خواب میں بھی نہیں سوچا ہو گا کہ انسپکٹر کامران مرزا اس کی کوئی تحریر اپنی لائبریری میں تلاش کر لیں گے اور جان جائیں گے۔۔۔ اصل مجرم کون ہے۔"

جونہی محمود گرا۔۔۔ فاروق اس کے سامنے آ گیا۔

"ابھی دروازہ بہت دور ہے۔۔۔ مطلب یہ کہ ہنوز دلی دور است۔۔۔ اور دروازے تک ہم لوگوں کی ایک لائن لگ چکی ہے۔۔۔ اب ہر کوئی تم سے ٹکرانے کی حسرت پوری کرے گا۔۔۔ اور اگر تم ہم چھوٹے چھوٹے کرداروں کو گراتے چلے گئے۔۔۔ تب بھی آگے جا کر تمہاری ملاقات بڑوں سے ہو گی۔۔۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ ہتھیار ڈال دو۔"

"حد ہو گئی۔۔۔ اس کے پاس ہتھیار کہاں ہیں۔۔۔ جو یہ ڈال

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

دے"۔ فرحت کی آواز ابھری۔

"اس کے ساتھ ہی مکا فاروق کے کندھے پر پڑا... فاروق نے بچنے کی کوشش کی... لیکن پھر بھی ترچھا وار کندھے پر لگ گیا... یہ ترچھا وار بھی اسے دن میں تارے دکھا گیا... تاہم وہ گرا نہیں ... اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ... سر کی ٹکر اس کے پیٹ میں دے ماری... رانگ نمبر لڑکھڑا گیا... اور نگا گرنے... فاروق یہ دیکھ کر خوش ہو گیا... اور دوسری ٹکر دے ماری... لیکن اس وقت تک وہ سیدھا ہو گیا تھا... لہذا بہت اونچا اچھلا... فاروق اس کے نیچے سے نکل گیا اور آگے جا گرا... لیکن گرا نہیں سیدھا جا کھڑا ہوا... جہاں فرحت موجود تھی... فرحت مسکرائی۔

"شاید تم نے ہم میں سے ہر ایک کا ایک آدھ ہاتھ کھانے کی قسم کھالی ہے"۔

"کھانے کی قسم کھائی ہے... ذرا سے جملے میں دو بار کھانے کا لفظ ارے باپ رے"۔ پروفیسر داؤد بوکھلا گئے۔

"لگ گئی انہیں تو بھوک... ارے مم... مگر... یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ آفتاب چلا اٹھا۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے؟" خان رحمان بولے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے... لوگ کھا پی رہے تھے... آپ بھی کھانے پینے والوں میں شامل تھے... پھر اس قدر جلد آپ کو بھوک لگ

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

گئی"۔ یہ کہتے ہوئے آصف نے اس پر چھلانگ لگا دی اور منہ کے بل گرا کیونکہ وہ آگے نکل چکا تھا۔

"ہم... میں نہیں کھا رہا تھا"۔ وہ بوکھلا اٹھے۔

"تب پھر... آپ کیا کر رہے تھے"۔ خان رحمان نے جھلا کر کہا... کیونکہ اس لڑائی کے موقع پر انہیں کھانے کا ذکر پسند نہیں آیا تھا۔

"میں ایک ایجاد کے بارے میں سوچ میں گم ہو گیا تھا"۔

"حیرت ہے"۔ مکھن کی آواز ابھری... ساتھ ہی اس کی کن پٹی پر رانگ نمبر کا مکا لگا... کیونکہ وہ عین اسی وقت اس کے سامنے آ گیا تھا جب اس نے کہا تھا... حیرت ہے۔

"اس بے چارے کی حیرت تو دور ہو گئی ہو گی... لہٰذا یہ پوچھنے کا کیا فائدہ کہ اسے کس بات پر حیرت تھی"۔ فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

اب وہ سب رانگ نمبر کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے... چوٹ کھا کر جو گر جاتا... جلد از جلد اٹھنے کی کوشش کرتا... یہاں تک کہ محمود بھی اٹھ چکا تھا... جس نے زبردست چوٹ پیٹ میں کھائی تھی۔

"لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں... کہ مجھے حیرت کس بات پر ہوئی"۔ مکھن نے برا سا منہ بنایا۔

"اچھا بھائی... بتا دو"۔ آفتاب مسکرایا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"پروفیسر انکل نے کہا ہے کہ یہ کسی ایجاد کے بارے میں سوچ میں گم ہو گئے تھے... تو مجھے حیرت اس بات پر ہوئی کہ حیرت ان میں گم کیوں نہ ہوئی"۔

"واہ... بہت خوب صورت بات کہی... خیر... پہلے ذرا دو دو ہاتھ ہو جائیں... رانگ نمبر سے... پھر کر لیں گے باتیں"۔ منور علی خان بولے... ساتھ ہی ان کے ہاتھ میں ان کی شکاری رسی نظر آئی... وہ اس کو گھمانا شروع کر چکے تھے۔

"میرا خیال ہے... اور سب لوگ ہٹ جائیں... اس کے لیے تو میری یہ رسی کافی ہو جائے گی"۔ وہ بولے۔

"چلیے... ٹھیک ہے... اگر صرف ایک رسی سے کام چل سکتا ہے تو ہم اپنی ہڈیاں پسلیاں کئی کیوں کرائیں"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی... ہڈیاں پسلیاں کئی کیوں کرائیں... محاورہ تو یہ ہے... ہڈی پسلی ایک ہونا"۔

"جناب سب کی ہڈیاں پسلیاں ایک کیسے ہو سکتی ہیں"۔

"ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے... خیر... نہیں ہو سکتی ہوں گی... ارے... یہ بڑے صاحبان کہاں چلے گئے"۔

"بڑے صاحبان... منور علی خان اور پروفیسر صاحب بھی تمہیں چھوٹے صاحبان نظر آتے ہیں"۔ خان رحمان نے جھلا کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نن نہیں... انکل"۔

"میرا نام نہیں انکل نہیں ہے"۔

"او اچھا جو نہیں انکل نہیں صاحب... شکریہ"۔ آفتاب بولا۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔ انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"دھت تیرے کی"۔ انہوں نے جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ پھیرا۔

"انکل... کہیں محمود کی روح میں آپ تو نہیں گھس گئے"۔

فاروق بوکھلا اٹھا۔

"ہائیں کیا کہا؟"

"اوہ... الٹ کہ گیا... کہیں آپ میں محمود کی روح تو نہیں گھس آئی"۔

"نہیں... لیکن یہ وقت ان باتوں کا نہیں... اب ذرا منور علی خان کی رسی کی کارکردگی دیکھو"۔ خان رحمان بولے۔

رسی اب پوری رفتار سے گھوم رہی تھی... ایسے میں جونہی وہ لوگ رانگ نمبر کے ارد گرد سے ہٹے... رانگ نمبر گیٹ کی طرف دوڑ پڑا... ادھر وہ دوڑا... ادھر رسی اس کے جسم سے لپٹتی چلی گئی... اور جونہی لپٹنے کے قابل اس کی لمبائی ختم ہوئی... اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا... ادھر منور علی خان کو بھی جھٹکا لگا۔

"نن نہیں سر... کوئی نہ چلائے گا... ہم اسے زندہ پکڑیں گے... یہ ہمارے بہت کام آئے گا"۔ ایسے میں محمود کی آواز گونج

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اٹھی... انہوں نے چونک کر دیکھا... آئی جی صاحب اپنے پستول سے رانگ نمبر کا نشانہ لے چکے تھے... ادھر رسی اس کے گرد خوب اچھی طرح لپٹ چکی تھی... جبکہ رسی کا دوسرا سرا منور علی خان کے ہاتھ میں تھا... رانگ نمبر نے بھی رسی کو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لیا... اچانک اس نے رسی کو جھٹکا مارا... منور علی خان اڑتے ہوئے اس کی طرف آئے... ساتھ ہی وہ اچھلا اور اپنے سر کی ٹکر ان کے سر پر دے ماری... منور علی خان کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی... رسی ان کے ہاتھوں سے نکل گئی... اور رانگ نمبر رسی سمیت بھاگ کھڑا ہوا... منور علی خان کو گرتے دیکھ کر وہ دم بخود رہ گئے... اور سب کے سب اس کے پیچھے دوڑے... لیکن اس کی رفتار بھی بہت تیز تھی... درمیانی فاصلہ بڑھتا چلا گیا... سارے مہمان حیرت کے بت بنے اس لڑائی کو دیکھ رہے تھے اور وہ ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے تھے... ان سب کی آنکھوں میں بے پناہ خوف بھی تھا... وہ بلا کی رفتار سے اڑا جا رہا تھا کہ بری طرح اچھل کر گرا۔

اب سب نے دیکھا... دروازے کی طرف سے انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا نے اس کی طرف بلکہ عین اس کی سیدھ میں دوڑ لگائی تھی... نتیجہ یہ کہ دونوں ایک ہی وقت میں اس سے ٹکرائے... گرے وہ بھی تھے... اور پھر مجمع یہ دیکھ کر ساکت رہ گیا کہ رانگ نمبر اٹھ کھڑا ہوا تھا... جب کہ انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا ابھی تک

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

نہیں اٹھ سکے تھے.... ہاں وہ اٹھنے کی کوشش ضرور کر رہے تھے۔

"میں تم دونوں کو موقع دوں گا.... اچھی طرح اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ.... بے شک میں تم سے خوف زدہ رہا ہوں.... لیکن میرا خوف ہر بار میرے آگے رہا ہے.... لیکن اس ٹکر کے بعد میرا خوف دور ہو گیا ہے.... تم تو میرے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہو.... میری تو صرف ایک ٹکر تمہیں زمین پر گرانے میں کامیاب ہو گئی.... اور اگر کہیں میں نے دو چار ایسی ٹکریں رسید کر دیں تو کیا ہو گا.... یہ سوچ لو.... لو اب مجھے روک لو.... کس میں ہمت ہے روکنے کی.... اوہ ہاں.... ابھی ابھی کسی نے کہا تھا.... آئی جی صاحب کو.... فائرنگ نہ کرنا.... ہم اسے زندہ پکڑیں گے.... زندہ تو کیا.... تم مجھے مردہ بھی نہیں پکڑ سکو گے.... جتنی چاہے فائرنگ کر لو.... میں چلا"۔

"اب کیا کہتے ہو جمشید.... کروں فائر"۔

"کوئی فائدہ نہیں ہو گا سر.... گولی الٹا آپ کو لگے گی"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

"کیا مطلب؟" وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"ہم سب بلاوجہ اچھل اچھل کر نہیں گر رہے.... اس کے جسم کے گرد لہروں کا ایک جال ہے.... وہ جال ہمیں اچھالتا ہے.... اگرچہ ہم اسے بھی چوٹ لگانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں"۔

"اوہ.... اوہ"۔ پروفیسر داؤد کی حیرت میں ڈوبی آواز ابھری.... پھر

Wadaar Azeem
Pakistanipoint.com

ان کا ہاتھ جیب میں رینگ گیا۔۔۔ اس میں سے ایک پستول نکلا۔۔۔ بالکل عام سا پستول۔

"ہاہا۔۔۔ پروفیسر داؤد۔۔۔ کیا سٹھیا گئے ہیں شاید۔۔۔ اس عام سے پستول سے مجھ پر فائر کریں گے۔۔۔ اور خود موت کا شکار ہو جائیں گے"۔

"دیکھا جائے گا۔۔۔ میں فائر ضرور کروں گا"۔

"ہاہا۔۔۔ ضرور کریں۔۔۔ ضرور کرو"۔

"نہ کریں فائر پروفیسر صاحب"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

لیکن اسی وقت انہوں نے ٹریگر دبا دیا۔

"ارے! یہ کیا۔۔۔ نہ کوئی آواز۔۔۔ نہ دھماکا۔۔۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا"۔ خان رحمان دھک سے رہ گئے۔ باقی کا بھی برا حال تھا۔

"دھماکا نہیں ہوا۔۔۔ نہ آواز آئی۔۔۔ لیکن اس کے جسم کے گرد سے لہروں کا جال ہٹ گیا ہے۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے جب سب کھا پی رہے تھے۔۔۔ اپنی اسی ایجاد کے بارے میں تو سوچ رہا تھا کہ اس کا تجربہ بھی کر ہی لینا چاہیے۔۔۔ ہر قسم کی حفاظتی لہروں کا خاتمہ کرنے کے لیے ہی میں نے یہ پستول ایجاد کیا ہے"۔

"ارے۔۔۔ کیا واقعی؟"

"اگر یقین نہیں ہے تو اب اس پر چھلانگ لگاؤ جمشید۔۔۔ اندازہ ہو جائے گا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دونوں نے بیک وقت اس پر چھلانگ لگائی۔۔۔ اور اسے جھاپ بیٹھے۔ ایسے میں اس کے منہ سے خوف کے مارے نکلا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں"۔

☆O☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اللہ حافظ

اس کے منہ سے نکلنے والی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

"ارے ارے اترو میرے اوپر سے.... کیا کرتے ہو.... مجھ غریب کو رگیدے ڈالتے ہو.... کامران مرزا یہ مذاق ختم کرو.... یہ تو میں ہوں تمہارا بچپن کا دوست پروفیسر سجاد عرفانی.... میں تو یونہی رانگ نمبر بننے کا ڈراما کر رہا تھا.... اور تم سچ مچ مجھے رانگ نمبر خیال کر بیٹھے"۔

"کیا کہا"۔ بے شمار لوگ چلائے۔

"ڈراما تو اب کر رہے ہو میرے پرانے دوست.... نئے دشمن"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کیا مطلب!" سب ایک آواز میں بولے۔

"یہی اصل مجرم ہے.... پروفیسر سیلانی کو تو اس نے رانگ نمبر کے طور پر آگے کر دیا تھا.... کیونکہ اس روز اسے اپنی شکست نظر آنے لگی تھی"۔

"تب پھر اس نے خود کو بلیک ہول میں کیوں محفوظ نہ کر لیا"۔

"یہ اس خیال میں تھا کہ ہم اس کی اصل حیثیت سے بالکل بے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

خبر ہیں.... اور کبھی نہیں جان سکیں گے کہ یہ شخص رانگ نمبر ہے"۔

"تب پھر اب.... اس کے چہرے سے میک اپ اتار دیں.... تاکہ ہم سب کو اپنے کانوں پر یقین آ جائے"۔ فاروق نے پرجوش انداز میں کہا۔

"ضرور.... کیوں نہیں.... ارے.... کیا کہا تم نے.... کانوں پر یقین.... اوہ آنکھوں پر یقین کہنا چاہتے تھے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا۔

"جی نہیں.... آپ کی آنکھوں کو دھوکا ہوا ہے.... میں یہی کہنا چاہتا تھا.... جو کہا ہے.... تاکہ سب کو اپنے کانوں پر یقین آ جائے"۔

"اچھا بھائی.... اوٹ پٹانگ باتیں نہ کرو"۔ وہ بولے۔

"اب تک ہم نے باتیں سنی ہیں.... تو کانوں پر یقین آئے گا.... اگر آنکھوں سے دیکھ لیا ہوتا تو آنکھوں پر یقین آتا"۔

"مان گئے بھئی تمہیں مان گئے.... چچا انکل.... اٹھائیے پردہ"۔ محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"پردہ اٹھائیے.... لیکن ڈراما تو ختم ہو چکا ہے.... اب تو پردہ گرانا باقی ہے.... اس شخص پر"۔ آفتاب نے فوراً کہا۔

ادھر انسپکٹر کامران مرزا نے اس کے چہرے سے میک اپ نوچ ڈالا.... سب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے.... وہ جلدی جلدی پلکیں جھپک رہا تھا۔

"یقین مانو انسپکٹر کامران مرزا... میں مذاق کر رہا تھا"۔ اس نے کہا۔

"لیکن یہ مذاق اب تمہیں بہت مہنگا پڑے گا... وہ خط لکھنے کی کیا ضرورت تھی... تمہیں... بس تم شو میں آگئے اور خط اپنے ہاتھ سے لکھ بیٹھے... اور بھول گئے کہ کسی زمانے میں تم مجھے خط لکھتے رہے ہو... اور تم یہ بھی نہ سوچ سکے کہ میں ان خطوط کی تحریر کو بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں... اور جب تمہارا لکھا ہوا خط میرے سامنے آئے گا... میرا ذہن فوراً ان خطوط کی طرف جائے گا... تم تو کچھ بھی نہ سوچ سکے... بس تمہارے دل و دماغ پر تو ساری دنیا پر حکومت کرنے کا بھوت سوار تھا... لیکن تم ایک اور اہم ترین بات بھول گئے... اگر وہ بات تم نہ بھولے ہوتے تو آج یہ دن ہرگز نہ دیکھنا پڑتا"۔ یہاں تک کہہ کر انسپکٹر کامران مرزا خاموش ہو گئے۔

"اور وہ بات کیا؟" لوگ بولے۔

"یہ کہ ساری دنیا پر حکومت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے... اور وہی کر بھی سکتا ہے... یہ کسی اور کے بس کا روگ نہیں"۔

"ہوں... واقعی"۔ لوگ بولے۔

اس کا سر اور جھک گیا۔

"میرا خیال ہے... اس دعوت میں ہم نے اکرام کو بھی بلایا تھا... کیونکہ اس کی تو ضرورت پیش آنے کا ہمیں پہلے ہی پتا تھا"۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

انسپکٹر جمشید کی آواز ابھری۔

"یس سر... میں یہاں موجود ہوں"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی اکرام سامنے آگیا اور اس نے مجرم کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں"۔

"لیکن... میرے دوست... اگر تم پروفیسر داؤد صاحب کو یہ فارمولا بتا دو... اور یہ بلیک ہول بنانے میں اور ان سے کام لینے میں کامیاب ہو جائیں تو ہم تمہاری سزا میں کمی کرانے کی سفارش کر سکتے ہیں"۔

"جی نہیں... شکریہ... فارمولا میں نے ایجاد کیا تھا... میں ہی اس سے کام لے سکتا تھا... میں کام نہیں لے سکا تو کوئی بھی نہیں لے سکے گا... پروفیسر داؤد صاحب بھی قیامت تک بلیک ہول ایجاد کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے"۔

"ارے نہیں بھئی... میرا قیامت تک جینے کا کوئی پروگرام نہیں ہے"۔ انہوں نے گھبرا کر کہا۔

عین اس لمحے مجرم تڑپ سے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"ارے... یہ کیا"۔

وہ اس پر جھک گئے... لیکن اس کے جسم سے روح پرواز ہو چکی تھی... وہ خودکشی کر چکا تھا... غالباً اس نے زہر کا کیپسول بہت پہلے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"افسوس.... اتنا قابل آدمی بے موت مارا گیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"بلکہ حرام موت.... انکل"۔ فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں فرزانہ.... بالکل ٹھیک.... خودکشی کرنے والا مکمل طور پر حرام موت مرتا ہے.... اور تم نے آج بھی بہت خوب کام دکھایا"۔

"چھوڑیئے انکل.... اس بات کو.... اب تو کان پک چکے ہیں.... ایسی باتیں سن سن کر"۔ فرزانہ نے شرما کر کہا۔

"ارے باپ رے.... کان پک گئے ہیں.... یہاں کوئی ڈاکٹر صاحب ہیں"۔ آفتاب نے ہانک لگائی۔

"ہاں! جو ان کی عقل کا علاج کر سکیں.... کیونکہ یہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ کان پکنا محاورہ ہے"۔ فرزانہ نے اسے گھورا۔

"اس طرح نہ گھورو.... گھورنے پر پابندی نہ لگوا دینا"۔ محمود نے گھبرا کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"اب یہاں.... اس محفل میں یہ کون سوچے گا کہ یہ کیا بات ہوئی.... بس جو بات بھی ہوئی.... جیسی بھی ہوئی.... اور جس بنیاد پر بھی ہوئی.... بس ہو گئی اور ٹھیک ہو گئی"۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"زبان میں اور قینچی میں مجھے تو کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا"۔ مکھن بولا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"حاضرین.... کھانے پینے کا پروگرام پھر سے شروع کر لیں.... کیونکہ اب ان کی یہ بے کار کی باتیں تو ختم ہوں گی بھی نہیں.... اور ہم انہیں اس وقت روکیں گے.... کم از کم کیس سے فارغ ہونے کے بعد تو یہ اوٹ پٹانگ باتیں کر ہی سکتے ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.... لیکن کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

"شاید آپ میری بات سمجھ نہیں سکے"۔

"بالکل سمجھ گئے ہیں.... لیکن.... ہم ان کی باتوں میں بہت لطف محسوس کر رہے ہیں.... ایسا لطف جو اس دعوت میں نہیں آ رہا تھا.... لہذا انہیں باتیں کرنے دیجئے.... اور ہمیں سننے دیجئے.... آپ کا کیا جاتا ہے"۔

"دھت تیرے کی.... کرو بھئی باتیں.... ہم تو چلے.... آیئے انسپکٹر کامران مرزا"۔

"ہاں چلیں"۔ وہ بولے۔

"آئیں پروفیسر صاحب.... منور علی خان اور خان رحمان"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

لیکن وہ تینوں بھی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔

"ہائیں.... یہ کیا"۔ انسپکٹر جمشید نے آنکھیں نکالیں۔

"تم دونوں جاؤ.... ہم بھی ان کی باتیں سنیں گے"۔ پروفیسر نے مسکرا کر کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"دھت تیرے کی"۔

انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا نے ایک ساتھ کہا اور دونوں نے جھلا کر اپنی رانوں پر ہاتھ بھی مارے۔

"ارے باپ رے۔ میں تو گیا کام سے"۔ محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"لیکن کس کس کام سے؟" مکھن بے خیالی کے عالم میں بولا۔

"آیئے کامران مرزا۔ بھاگ چلیں۔ ورنہ ہم بھی باتوں کے طوفان میں گھر جائیں گے۔ باتوں کے سیاہ بادل بہت بری طرح امڈے چلے آ رہے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے خوف کے عالم میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے وہاں سے آگے بڑھ گئے۔

"ہائیں۔ یہ کیا کر گئے ہیں۔ باتوں کے سیاہ بادل۔ ارے باپ رے۔ پھر تو ہمیں بھی بھاگ نکلنا چاہیے"۔ آصف نے بوکھلا کر کہا۔

وہ ایک ساتھ جو مخالف سمتوں میں بھاگے۔ تو بری طرح ایک دوسرے سے ٹکرائے اور وہیں آس پاس ہی ڈھیر ہو گئے۔ اور اس طرح گرے کہ ان میں اٹھنے کی سکت نہ رہ گئی۔ لڑائی بھڑائی نے انہیں پہلے ہی بہت تھکا دیا تھا۔ لہٰذا گھاس پر لیٹ کر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"یہ کیا۔ وہ باتیں کہاں گئیں"۔ مجمع میں سے کسی نے کہا۔

"اب ہم بہت تھک گئے ہیں.... آپ لوگ دعوت کے بعد جب اپنے گھروں کو جائیں گے اور سو جائیں گے تو ہم آپ کے خوابوں میں آکر باتیں سنا دیں گے.... کیونکہ خواب میں آکر باتیں سنانے سے ہم مزید نہیں تھکیں گے"۔

لوگ انہیں اس طرح گھورنے لگے جیسے وہ پاگل ہو گئے ہوں.... اور انہوں نے اس طرح آنکھیں بند کر لیں.... جیسے اب کھولیں گے ہی نہیں.... ایسے میں محمود کی آواز سنائی دی۔

"اصل مسئلہ یہ ہے حاضرین.... جب ہم سے کہا جاتا ہے کہ باتیں نہ کرو.... تو ہمیں باتیں کرنے کی سوجھتی چلی جاتی ہے.... اور جب کہا جاتا ہے.... باتیں کرو.... تو ہم سب کے دماغ ٹھپ ہو جاتے ہیں.... لہٰذا آپ اور ہمارے بڑے لوگ اس وقت یہ کہتے کہ خبردار.... ہم میں سے کوئی باتیں نہیں کرے گا.... تب ہم کوئی نہ کوئی بات اگلتے چلے جاتے.... لہٰذا اب معذرت.... ہم بہت تھک گئے ہیں.... اس قدر تھک گئے ہیں کہ کچھ سوچنا بھی ہمارے لیے مشکل ہو رہا ہے.... آپ خود سوچیں.... کہ سوچنے میں کون سا محنت کرنا پڑتی ہے.... کوئی زور لگانا پڑتا ہے.... سوچ چکے آپ یا نہیں.... اگر نہیں تو اور سوچ لیں.... خوب سوچ لیں.... لیکن ہمیں تو آپ مہربانی فرما کر سوچنے پر بھی مجبور نہ کریں.... لہٰذا السلام علیکم"۔

اور لوگ انہیں اس طرح گھور رہے تھے.... جیسے وہ سب پاگل ہوں۔

☆○☆

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

خبردار

☆ آیندہ خاص نمبر صرف 2000 صفحات کا ہو گا۔

☆ ان شاء اللہ 20 جون کو شائع ہو گا۔

☆ اشتیاق احمد کی زندگی کا سب سے بڑا ناول۔

☆ اشتیاق احمد اپنا ریکارڈ خود ہی توڑنے پر تل گئے ہیں۔

☆ آج ہی 250 روپے کا منی آرڈر کر کے اپنی کاپی محفوظ کرا لیں۔

ورنہ پھر ہاتھ ملتے رہ جائیں گے 'خبردار' کا لفظ اوپر اسی لیے لکھا گیا ہے۔

باقی تفصیلات آیندہ

انداز پبلی کیشنز 3۔ عابد مارکیٹ' جو آئے شاہ روڈ' ساندہ کلاں' لاہور۔

WaqarAzeem.
Pakistanipoint.com